

الحمد لله

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

العلم

الترجمة

صلى الله عليه وسلم

وآلِهِ الطَّيِّبِينَ
وَمَنْ يَتَّبِعْهُمْ يَنْصُرْهُمْ

فہرست کتاب تطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد ثانی

صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
۵۲۵	کتاب الصلوٰۃ کتاب نماز کے بیان میں اور میں	۵۲۵	میں اور جو کوئی سورہ فاتحہ نہ پڑھے سکر وہ جو سورہ ہر سکے پڑھے
۵۲۶	سنائیں باب میں	۵۲۶	باب ۱۱ اس بیان میں کہ مقتدی کو بکار کر قرآن پڑھنا امام کے پیچھے منع ہے۔
۵۲۷	باب ۱۲ اذان کیونکر شروع ہوئی اس بیان میں	۵۲۷	باب ۱۲ اذان کے کلموں کو دوبار کہنا اور اقامت کے کلموں کو ایک یا بیکار سوا قدر قاست اصلہ کر
۵۲۸	باب ۱۳ اذان کیونکر کہے اس بیان میں	۵۲۸	باب ۱۳ اذان کیونکر کہے اس بیان میں
۵۲۹	باب ۱۴ اس بیان میں کہ ایک عید میں دو مؤذن ہو سکتے ہیں۔	۵۲۹	باب ۱۴ اس بیان میں کہ ایک عید میں دو مؤذن ہو سکتے ہیں۔
۵۳۰	باب ۱۵ اس بیان میں کہ اندھا اذان دے سکتا ہے اگر کوئی انکھ نہ والا اس کے ساتھ ہو۔	۵۳۰	باب ۱۵ اس بیان میں کہ اندھا اذان دے سکتا ہے اگر کوئی انکھ نہ والا اس کے ساتھ ہو۔
۵۳۱	باب ۱۶ اس بیان میں کہ کسی قوم کو دار الکفر میں اذان دینا سن کر تو بہر اس کو نہ لوئے	۵۳۱	باب ۱۶ اس بیان میں کہ کسی قوم کو دار الکفر میں اذان دینا سن کر تو بہر اس کو نہ لوئے
۵۳۲	باب ۱۷ اس بیان میں کہ جو اذان سنو وہ بھی تھا	۵۳۲	باب ۱۷ اس بیان میں کہ جو اذان سنو وہ بھی تھا
۵۳۳	باب ۱۸ جو مؤذن کہے پھر درود بھیج رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر درود لگائے آپ کے لیے	۵۳۳	باب ۱۸ جو مؤذن کہے پھر درود بھیج رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر درود لگائے آپ کے لیے
۵۳۴	باب ۱۹ اذان کی فضیلت اور شیطان کے پہا گئی کے بیان میں۔	۵۳۴	باب ۱۹ اذان کی فضیلت اور شیطان کے پہا گئی کے بیان میں۔
۵۳۵	باب ۲۰ رفع یدین کے بیان میں۔	۵۳۵	باب ۲۰ رفع یدین کے بیان میں۔
۵۳۶	باب ۲۱ اس بیان میں کہ نماز میں چہتر اور اٹھتے تکبیر کی اور کب سے اٹھتی وقت سمع اصل میں جہرہ	۵۳۶	باب ۲۱ اس بیان میں کہ نماز میں چہتر اور اٹھتے تکبیر کی اور کب سے اٹھتی وقت سمع اصل میں جہرہ
۵۳۷	باب ۲۲ اس بیان میں کہ نماز میں چہتر اور اٹھتے تکبیر کی اور کب سے اٹھتی وقت سمع اصل میں جہرہ	۵۳۷	باب ۲۲ اس بیان میں کہ نماز میں چہتر اور اٹھتے تکبیر کی اور کب سے اٹھتی وقت سمع اصل میں جہرہ

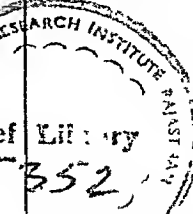
صفحہ	مطالعہ کتاب	صفحہ	مطالعہ کتاب
۵۶۵	باب ۲۱ اس بیان میں کہ حبیبیہ زمین کو بھی حاکم	۵۸۳	باب ۱۱ حبیبیہ کی قرأت کا بیان
	پیش آوی تو مروی ہے کہ زمین کو بھی حاکم	۵۸۶	باب ۱۲ حبیبیہ کی قرأت کا بیان
۵۶۶	باب ۲۲ نماز کو اچھی طرح پڑھنے اور دل لگا کر	۵۸۸	باب ۱۳ نماز پوری اور حبیبیہ کی حکم
	اداکر نے کے بیان میں	۵۹۰	باب ۱۴ نماز میں سبکدکان عتدال کو پورا
۵۶۷	باب ۲۳ اس بیان میں کہ امام سے پہلے رکوع		کرنے اور حبیبیہ کی قرأت کے بیان میں
	اور سجدہ کرنا حرام ہے	۵۹۲	باب ۱۵ امام کی پیروی اور سر رکھنا امام کے
۵۶۸	باب ۲۴ اس بیان میں کہ نماز میں آسمان		بعد کرنے کا بیان
	کی طرف دیکھنا منع ہے	۵۹۴	باب ۱۶ حبیبیہ کی رکوع سے سہرا اٹھادی تو کیا کہو
"	باب ۲۵ نماز میں حرکت بھی کرنے کی ممانعت	۵۹۶	باب ۱۷ قرآن پڑھنا منع ہے رکوع اور سجدہ میں
	اور سلام کے لیے ہاتھ سوسا رہ کرنے کی نعت	۵۹۷	باب ۱۸ رکوع اور سجدہ میں کیا پڑھتا ہے۔
	کے بیان میں	۶۰۰	باب ۱۹ سجدہ کی فضیلت اور اس کی ترغیب
۵۷۰	باب ۲۶ صفوں کے برابر کرنے اور اول صف	۶۰۱	باب ۲۰ بیان سجدہ کر عتدال اور کپڑے سیٹھنی
	کی فضیلت کے بیان میں		اور جوڑہ باندھ کر نماز پڑھنے کی کراہت
۵۷۳	باب ۲۷ اس بیان میں کہ جب عدد تین بردار کے	۶۰۳	باب ۲۱ سجدہ کس طرح کرے
	پیچھے ہوں نماز میں تو سہرا اٹھادین جب تک	۶۰۴	باب ۲۲ نماز کی ترکیب کے بیان میں
	مرد سہرا اٹھالین۔	۶۰۶	باب ۲۳ سترہ کے بیان میں
"	باب ۲۸ عورتوں کا نماز کے لیے مسجد میں جا سکتا ہے	۶۱۵	باب ۲۴ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بیان میں
۵۷۶	باب ۲۹ نماز تھوڑی میں زور سے قرأت نہ پڑھنا	۶۱۷	کتاب المساجد کتب کی جگہ ہونے کی
	جب کسی نماز کا خوف ہو		میں اور اس میں ۷۴ باب میں۔
"	باب ۳۰ نماز میں قرأت پڑھنے کا حکم	۶۲۲	باب ۲۵ حبیبیہ کی قرأت کا حکم
۵۷۷	باب ۳۱ حبیبیہ کی نماز میں قرأت پڑھنے کا حکم	۶۲۳	باب ۲۶ قبروں پر سجدہ بنانے اور دکان میں
۵۷۸	باب ۳۲ ظہر اور عصر میں قرأت کا بیان		رکعت کی زبردستی کو مسجد بنانے کی ممانعت

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۶۹	باب ۳ وقت مغرب کا بیان	۷۵۱	باب ۱ امام کی ذہنی طرہ رہنا مستحب
۷۰	باب ۳ غشا کی وقت اور سبب تاخیر کرنا بیان	۷۵۲	باب ۱ فرض شروع ہو کر بعد نفل مکروہ ہونا
۷۱	باب ۳ اندھیرے میں جہجہ کی نماز پڑھنا	۷۵۳	باب ۱ مسجد میں جانے کی دعائیں
۷۲	باب ۳ اور اسکی قرارت کا بیان -	۷۵۴	باب ۱ تحیۃ المسجد کا بیان
۷۳	باب ۳ عہدہ وقت نماز کی تاخیر مکروہ ہونا	۷۵۵	باب ۱ مسافر کو پہلے مسجد میں دو رکعت پڑھنے کا بیان
۷۴	باب ۳ نماز جماعت کی فضیلت	۷۵۶	باب ۱ نماز چاشت کا بیان
۷۵	باب ۳ عذر کے سبب جماعت کا معاف ہونا	۷۵۷	باب ۱ سنت فجر کی فضیلت
۷۶	باب ۳ نفل کی جماعت اور بیک پر نماز پڑھنا	۷۵۸	باب ۱ سنتوں کی فضیلت اور گنتی
۷۷	باب ۳ فرض کی جماعت کی فضیلت	۷۵۹	باب ۱ نفل کھڑے بیٹھ کر اور ایک رکعت کچھ کھڑے کچھ بیٹھ کر جائز ہونا
۷۸	باب ۳ صبح کے بعد اپنی نماز کی جگہ بیٹھنا	۷۶۰	باب ۱ فائدہ حکم قیاس کے مخالف ہونا کا حدیث سے
۷۹	باب ۳ اور مسجدوں کی فضیلت	۷۶۱	باب ۱ نماز خفیہ اور وتر کی ایک رکعت ہونا
۸۰	باب ۳ امامت کا مستحق کون ہے	۷۶۲	باب ۱ فائدہ تحقیق لفظ گان
۸۱	باب ۳ قنوت کا بیان	۷۶۳	باب ۱ قیام رمضان کا بیان ہے
۸۲	باب ۳ قضا نماز کا بیان	۷۶۴	باب ۱ قیام کہتے ہیں
۸۳	باب ۳ کتاب صلوات اللہ علیہ	۷۶۵	باب ۱ شجرہ کا بیان
۸۴	باب ۳ مسافروں کی نماز کی اور سہین ۲۲ باب ہیں	۷۶۶	باب ۱ نماز شب اور شب کی دعاؤں کا بیان
۸۵	باب ۳ فائدہ تحقیق مقدار میل و فرسخ و گز	۷۶۷	باب ۱ تہجد میں نبی فرات مستحب ہونا
۸۶	باب ۳ مدینہ کے وقت گھر و زمین نماز پڑھنا	۷۶۸	باب ۱ تہجد کی ترغیب اگرچہ تہجد ہی ہے
۸۷	باب ۳ ساری پر نفل روا ہونا -	۷۶۹	
۸۸	باب ۳ دو نمازین جہجہ کرنا سفر میں	۷۷۰	
۸۹	باب ۳ فائدہ تحقیق مسکب صلواتین حضرتین	۷۷۱	
۹۰	باب ۳ نماز کو بعد از نماز یا بائیں پہرے پڑھنا	۷۷۲	

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۸۱۰	باب ۲ فضل نماز گہری میں مستحب ہر	۸۲۴	باب ۹ فاتحہ اور فاتحہ سورہ البقرہ کی فضیلت
۸۱۱	باب ۳ ہمیشہ کے عمل کی فضیلت	۸۲۵	باب ۱۰ سورہ کہف اور آیت الکرسی کی فضیلت
۸۱۳	باب ۴ اونگہ کے وقت نماز تمام کر کے	۸۲۸	باب ۱۱ قل ہوا احد کی فضیلت
	سورہ شہ کا بیان	۸۳۰	باب ۱۲ معوذتین کی فضیلت
=	کتاب فضیلت القرآن	=	باب ۱۳ قرآن پر عمل کر کے فضیلت
	کتاب فضیلت قرآن میں اور اس میں	۸۳۲	باب ۱۴ قرآن کا سات خروں میں اثر
	۱۴ باب میں	۸۳۵	باب ۱۵ قرآن تہمیر کر کے پڑھنا
=	باب ۱۶ قرآن کی نگہبانی کر کے بیان	۸۳۸	باب ۱۶ قرآن توں کا بیان
۸۱۴	باب ۱۷ آواز خوش ہو قرآن پڑھ کر کا بیان	۸۴۲	باب ۱۷ جن وقتوں کی مانع ہوا ان کا بیان
۸۱۸	باب ۱۸ قرآن پڑھتے وقت تسکین اثر کا بیان		
	۸۱۹	۸۵۲	باب ۱۹ قبل مغرب دو رکعت مستحب
	۸۲۰	۸۵۳	باب ۲۰ نماز خروٹ کا بیان
	۸۲۱	۸۵۶	کتاب المجموعہ میں جمعہ کے بیان میں
	۸۲۲	۸۶۲	کتاب صلوٰۃ العیدین نماز عیدین کی کتاب
	۸۲۳	۸۶۴	کتاب صلوٰۃ الاستسقاء نماز استسقاء کی کتاب
	۸۲۴	۸۶۹	کتاب الکسوف گہن کی نماز کی کتاب
	۸۲۵	۹۱۴	کتاب الجنائز جنازہ کی کتاب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عِزُّ الْمَلِكِ



جلد ثانی ترجمہ صحیح مسلم

کتاب الصلوٰۃ کتاب نماز کے بیان میں ف نماز تمام عبادات میں ایمان کے بعد مقدم ہے اور طہارت نماز کی شرط ہے اور بدن طہارت نماز درست نہیں ہوتی اس لیے طہارت کی کتاب کے بعد نماز کی کتاب کو رکھا قیامت میں سب اعمال سے پہلے نماز کا سوال ہوگا اگر نماز چھٹی کھلی تو اور اعمال کا دوسرا پہلی آسانی سے ہو جائیگا اور جو نماز میں فتور نکلا تو بس اس پر غلط پھر اور اعمال کا کیا ٹھہکا ماس لیے ہوسن کو چاہیے کہ نماز کا بہت خیال رکھے وقت پر پڑھے ناغہ نہ کرے پھر پھر کر اطمینان سے دل لگا کر پڑھے اور حتی المقدور نماز سے پہلے اور دن کا سوکھا فارغ ہو جائے جو دل لگنے میں خلل ڈالتے ہیں جیسے کھانا پینا پیشاب پچھانہ غنیمت و آخرت میں جو نماز کے فوائد ہیں وہ تو حدیثوں سے معلوم ہوتے ہیں پر دنیا میں بھی نماز پڑھے کا کہہ ہیں۔ ایک تہیہ کہ انسان کو بچپنی سے پابندی اوقات کی عادت ہوتی ہے جو بڑی اعلیٰ اور مفید صفت ہے وہ سہری یہ کہ نماز کے خیال سے انسان طہارت اور صفائی اور پاکیزگی کا بندوبست کرتا ہے جو حفظ صحت کے لیے نہایت ضرور ہے پتیسری یہ کہ نماز میں جمعیہ اور رکوع اور سجود اور قعود کرتا ہے یہ سب کثرت میں منہ بدن کے جوڑدن میں طاقت آتی ہے اور سکون سے جو کھانسی اور سستی پیدا ہوتی ہے اس کو رفع کرتے ہیں چوتھی یہ کہ نماز میں شکر گزاری اور اذکار کی عادت پڑتی ہے جو شخص خداوند کریم کی نعمتوں کا شکر نہ کرے گیگا اور لوگوں کے احسان کو بھانجے گا یہ کہ نماز و کثرت ہے بہت سے گناہوں سے اکثر آدمی کے خیال میں آجاتا ہے کہ شامت نفس سے کوئی گناہ کر بیٹھے پر جب نماز کا وہاں ہوتا ہے کہ نماز ناغہ ہو جائیگی تو وہ گناہ چھوڑ دیتا ہے چھٹی یہ کہ نماز باعث ہے تصفیہ قلب اور اندوہ و قوت توجہ کا اس لیے کہ جب تک کوئی شخص اس امر کی عادت نہ کرے یہ قوت اس کو حاصل نہیں ہوتی اور جب تک یہ قوت حاصل نہیں ہوتی اس وقت تک نیکو سلیم نہیں ہو سکتی۔ واللہ اعلم

پایہ ابتداء الاذکار ان اذان کیوں کر شروع ہوئی اس کا بیان عجلہ عبد اللہ بن

[illegible]

میں اعتنا نہ کرنا ہے تو ترجمہ یہ ہوگا کہ مومن سے جلد جنت کو دوڑ جاویں گے (نوی) **سُئِلَ عَنْ مُعَاوِيَةَ**
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **يُجَاهِدُكُمْ فِي جَاهِدِكُمْ** **جَاهِدُوا عَنْكُمْ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ التَّكْبِيرَ بِالضَّلَوةِ ذَهَبَ حَتَّى يَكُونَ مَكَانَ الرَّحْمَةِ
فَالْيُكْمَانُ فَسَأَلَ عَنْ الرَّحْمَةِ فَقَالَ هِيَ الْكَفَرَةُ رِيشَةُ وَتَقْدُوتُونَ مِنْهَا **تَرْجُمَةُ** **عَبْدُ اللَّهِ**
 روایت جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ شیطان جب اذان کی آواز سنتا ہے تو
 بہاگ کر اُسی دروازہ جاتا ہے جس پر وہاں یحییٰ بن مہران آتش نے کہا میں نے ابوسفیانؑ کے بن نام سے پوچھا وہ کہا کہ ہاں، انہوں
 نے کہا یہ ترجمہ یہ ہے کہ اگر شیطان نے اذان کی آواز سنی تو وہ کہتا ہے کہ اذان کی آواز سن کر میں نے اللہ کی
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ التَّكْبِيرَ بِالضَّلَوةِ أَحَالَ لَهُ ضَرَأَهُ حَتَّى لَا يَسْمَعَ دَرِيَّةً **فَإِذَا اسْتَكْتَبَ**
أَجَعَهُ فَرَسُوسٌ **فَإِذَا سَمِعَ الْإِقَامَةَ ذَهَبَ لَا يَسْمَعُ صَوْتَهُ** **فَإِذَا اسْتَكْتَبَ بَجَعَ فَرَسُوسٌ** **تَرْجُمَةُ**
 ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان جب اذان کی آواز سنتا ہے تو بہاگتا ہے
 اُتنا ہوتا کہ اذان کی آواز سنائی دیر سے پہر جب اذان ہو چکی ہے تو لوٹ آتا ہے اور دل میں دوسو ڈالتا
 ہے پہر جب کبیر کی آواز سنتا ہے چلا جاتا ہے تاکہ آواز سنائی نہ دے جب کبیر ہو چکی ہے تو لوٹ آتا ہے اور
 دوسو ڈالتا ہے **كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يُكْرَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّيْتَ التَّكْبِيرَ أَدَّيْتَ**
الشَّيْطَانَ وَكَانَ حُصَامٌ **تَرْجُمَةُ** **ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بن اذان کی آواز**
 ہے تو شیطان پیٹھ پر ہاتھ رکھتا ہے باؤتا ہوا دوڑتا ہوا **فَإِذَا اسْتَكْتَبَ** **تَرْجُمَةُ** **نوی** کہ شیطان اذان کی کثرت سے
 لیے بہاگتا ہے تاکہ اذان سنائی نہ دے اور قیاس کے دن اس کی گواہی دینا نہ پڑے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا جو کوئی اذان سنے جن میں آدمی وہ قیاس کے دن اس کی گواہی دینا اور بعضوں نے کہا مراد
 اس سے مومن ہیں مگر ایسے کہ کانر کی گواہی نہیں اور بعضوں نے کہا کہ شیطان اذان کی عظمت اور بڑائی
 سے بہاگتا ہے اور بعضوں نے کہا نا اس پر ہاتھ رکھتا ہے کیونکہ اذان میں اعلان ہے توحید الہی کا اس نے مختصراً
سُئِلَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَبَعِثَ عَلَیْكُمْ تَكْبِيرًا وَأَصَاحِبًا تَقْدُوتًا فَادَّاهُ مُنَاجِيَةً
حَاطِطَةً بِاسْمِهِ قَالَ وَاتَّخَذَ لَهَا مَعَهُ عَلَى الْحَاظِ فَلَمْ يَمَسَّ شَيْئًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَفِيقٍ فَقَالَ لَوْ شِئْتَ
أَنْتَ تَلْقَى هَذِهِ الرِّسَالَةَ وَلَكِنْ إِذَا سَمِعْتَ صَوْتَهُ تَرْتَابِطُ لَوْ تَرْتَابِطُ لَوْ تَرْتَابِطُ لَوْ تَرْتَابِطُ
لَوْ تَرْتَابِطُ لَوْ تَرْتَابِطُ **تَرْجُمَةُ** **ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بن اذان کی آواز**
 ہے تو شیطان پیٹھ پر ہاتھ رکھتا ہے باؤتا ہوا دوڑتا ہوا **فَإِذَا اسْتَكْتَبَ** **تَرْجُمَةُ** **نوی** کہ شیطان اذان کی کثرت سے
 لیے بہاگتا ہے تاکہ اذان سنائی نہ دے اور قیاس کے دن اس کی گواہی دینا نہ پڑے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا جو کوئی اذان سنے جن میں آدمی وہ قیاس کے دن اس کی گواہی دینا اور بعضوں نے کہا مراد
 اس سے مومن ہیں مگر ایسے کہ کانر کی گواہی نہیں اور بعضوں نے کہا کہ شیطان اذان کی عظمت اور بڑائی
 سے بہاگتا ہے اور بعضوں نے کہا نا اس پر ہاتھ رکھتا ہے کیونکہ اذان میں اعلان ہے توحید الہی کا اس نے مختصراً
سُئِلَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَبَعِثَ عَلَیْكُمْ تَكْبِيرًا وَأَصَاحِبًا تَقْدُوتًا فَادَّاهُ مُنَاجِيَةً
حَاطِطَةً بِاسْمِهِ قَالَ وَاتَّخَذَ لَهَا مَعَهُ عَلَى الْحَاظِ فَلَمْ يَمَسَّ شَيْئًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَفِيقٍ فَقَالَ لَوْ شِئْتَ
أَنْتَ تَلْقَى هَذِهِ الرِّسَالَةَ وَلَكِنْ إِذَا سَمِعْتَ صَوْتَهُ تَرْتَابِطُ لَوْ تَرْتَابِطُ لَوْ تَرْتَابِطُ لَوْ تَرْتَابِطُ
لَوْ تَرْتَابِطُ لَوْ تَرْتَابِطُ **تَرْجُمَةُ** **ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بن اذان کی آواز**

مجاہد میرے باب کے بنی حاشیہ کے پاس پہنچا اور ہمارے ساتھ ایک لڑکا تھا یا ایک آدمی تھا بہر حال ایک شخص
 باغ میں گرام لیکر چکا۔ اس پر کے ساتھ دسے نو ماہ کے اندر دو کپڑاؤں کی نہ پایا میں نے اپنے باپ سے اس کا بیان
 کیا انھوں نے کہا اگر میں ایسا جاتا تو مجھ کو نہ ہوتا جیسی آواز تو سن کر جبکہ آواز کرینا لامعلوم نہ ہو بلکہ
 شیطان ہی آواز دے دی جیسے غار کے لیے آواز دینے میں کیونکہ میں نے ابو ہریرہ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلمیٰ حدیث بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا جب نماز کی آواز ہو تو شیطان پاؤں مہر ہا ہا گناہ
 كَلِمَةُ اَوْ هَسْرَةٍ اَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَدُنَّ لِلْمَلَائِكَةِ دَبْرُ الشَّيْطَانِ لَكُنَّ صَرَاطِ حَتَّى لَا يَسْمَعَ
 التَّائِيْدِيْنَ فَاِذَا اَقْبَلَ التَّائِيْدِيْنَ اَقْبَلَ حَتَّى اَذْهَبَ بِالْمَلَكِ اَذْهَبَ حَتَّى اَوْ اَقْبَلَ النَّبِيَّ اَقْبَلَ حَتَّى يَخْلُفَ
 يَبْرَأُ الْمَلِكُ وَنَفْسُهُ يَنْفِرُ كَمَا دُكِّنَ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَنْفِرُ كُنْ مِنْ نَفْسٍ حَتَّى يَكُنَّ النَّجْلُ
 مَا يَكُنْ دَعَى كَحَتَّى كَرَّجُمِيهِ ابُو هُرَيْرَةَ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ فَرَمَا يَجِبُ لِكُلِّ اَذَانٍ هُوَ
 ہے تو شیطان مچھڑ کر پاؤں مہر ہا ہا جاتا ہے تاکہ آواز نہ سنی ہو جب آواز ہو جاتی ہے تو لوٹ آتا ہے جب
 تجھ پر ہوتی ہے تو ہر بہا گناہ ہے جب ہر کلمہ ہے تو لوٹ آتا ہے رسول میں غلطہ ڈالتا ہے اور وہ باتیں یاد دلانا
 ہے جو نمازی پہلے خیال میں نہ تھیں یہاں تک کہ آدمی ہوا جا رہا ہے کہ کتنے کلمے میں ہر کلمہ کے آواز میں
 عَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ عَمْرُ اَنَّهُ قَالَ حَتَّى يَطْلُعَ النَّجْلُ اِنْ يَكُنْ دَعَى كَيْفَ صَلَّى كَرَّجُمِيهِ
 ابو ہریرہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے جس پر اگر گزری اس میں یہ ہے کہ آدمی کو معلوم نہیں رہتا اس
 نے کیونکہ نماز پڑھی (یعنی شیطان ایسے اسی خیالوں میں بہنا دیتا ہے کہ نماز کا وہ بیان ہی تھیں بے تکلیف
 پڑھی کیونکہ پڑھی) **سَابِقُ** اسْتَعْبَابُ نِعْمَ الْيَدِيْهِمْ وَالتَّكْبِيْنَ مَعَ تَكْبِيْهِمْ اَلَا حَقَّ كَلِمَةُ النَّبِيِّ
 دُرُ الْفَرَقِ مِنَ الرَّكْعَةِ وَاَنَّهُ لَا يَفْعَلُهُ اِذَا اَنْعَمَ مِنَ السُّجُوْدِ كَيْفَ تَحْمِيهِ كَيْفَ اَنْعَمَ مِنَ الرَّكْعَةِ
 سے سر اٹھانے کی وقت ہو ہڈیوں تک منوں ہاتھ اٹھانا اور سجدوں کے پیر میں ہاتھ نہ اٹھانا **اَحْكَمُ**
 اَبْرَحَمَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْعَمَ مِنَ السُّجُوْدِ كَفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَخْلُفَ
 مُتَكَبِّبَةً وَاقْبَلَ اَنْفُكَ كَمَ فَاِذَا اَنْعَمَ مِنَ الرَّكْعَةِ فَلَا يَنْفَعُهُمَا بَيْنَ السُّجُوْدِ تَكْبِيْنَ كَرَّجُمِيهِ عِدَاةُ
 بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے
 موند ہوا تاکہ پہلے طرح رکوع سے پہلے اور رکوع سے پہلے ہاتھ نہ اٹھاتے ہاتھوں کو اٹھاتے اور سجدوں کے پیر میں
 اٹھاتے تو آدمی نے کہا نماز کے شروع میں تو ہاتھ اٹھانے پر استیجاب کیا ہے لیکن اختلاف ہے

اور قاضی بن شافعی اور احمد اور جہور علماء کے نزدیک کہ تم کہ وقت اور کعب سے سر اوٹھا تو وقت
بھی مٹھون کا اٹھانا مستحب اور امام مالک سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے اور شافعی کا یہ قول ہی ہے کہ
پہلا شہدہ پڑھ کر پڑھو اور وقت ہی دو وزن مٹھنا اور پھر ایک پڑھ کر پڑھو بخاری سے عبد العبد
بن عمرو سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے اور ابو حمید ساعی سے بھی باسانید
صحیحہ میں کہ ابو داؤد اور ترمذی نے نقل کیا یہی روایت ہے اور ابو بکر بن منذر اور ابو علی طبری اور بعض اہل
حدیث کہ نزدیک وزن بعد دن کیسے بچھین ہی مٹھنا اور پھر ایک پڑھ کر پڑھو اور ابو یوسف اور مالک کوفہ کے نزدیک
سوا ایک تحریک کے وقت اور قاضی بن شافعی اور امام مالک سے بھی مشہور روایت ہے کہ لیکن طبری نے
کا اور مٹھنا کسی قسم میں نہ واجب نہیں ہے بالاجماع اور دو وقتوں میں سے اسکا واجب منقول ہے کہ بکیر تحریک
کے وقت اور امام ابو الحسن احمد بن حنبلہ سے روایت ہے کہ یہ قول ہے کہ مٹھون کو مٹھنا پہلا
ایک مٹھنا اور اس طرح کہ انگلیوں کے کنارے کا نوک اور پھر ایک پڑھ کر پڑھو اور انہوں نے کا وزن کی تو اس کے وقت اسکا
کہ پہلا روایت میں بکیر سے پہلی ہے اور دوسری روایت میں بکیر کے بعد اور تیسری روایت میں بکیر
کے ساتھ ہے انتہی حدیث میں قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام للصلاة رفع
يد يده حتى يركل ناحيته ويستكبره ثم اذا اراد ان يركع فعل مثل ذلك فاذا ارفع
من الركعة فعل مثل ذلك ولا يفعله احد منكم الا بعد ركعتين من ركعتين ثم يركع ركعتين ثم يركع ركعتين
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دو وزن مٹھنا اور پھر ایک پڑھ کر پڑھو
تک پڑھ کر پڑھتے پھر جب رکوع کا ارادہ کرتے تو ایسا ہی کرتے پھر جب رکوع کا ارادہ کرتے تو ایسا ہی کرتے
تو ایسا ہی کرتے اور جب سے سر اٹھا تو وقت ایسا نہ کرتے لیکن مٹھنا سے پہلے ان کے ہاتھ بڑھاتا
الاسناد كما قال ابو جریج کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام للصلاة رفع
يد يده حتى يركل ناحيته ويستكبره ثم اذا اراد ان يركع فعل مثل ذلك فاذا ارفع
من الركعة فعل مثل ذلك ولا يفعله احد منكم الا بعد ركعتين من ركعتين ثم يركع ركعتين ثم يركع ركعتين
یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے اٹھتے تو دو وزن مٹھنا اور پھر ایک پڑھ کر پڑھو
کہ پھر رکعتیں پڑھتا کہ ان کے ارادے کے مطابق الخ ویرث اذا صلى بركعتين ثم يركع ركعتين ثم يركع ركعتين
بركعتين ثم يركع ركعتين ثم يركع ركعتين ثم يركع ركعتين ثم يركع ركعتين ثم يركع ركعتين ثم يركع ركعتين
ما لم كان يفعل هكذا ثم يركع ركعتين ثم يركع ركعتين ثم يركع ركعتين ثم يركع ركعتين ثم يركع ركعتين
نماز کے وقت انہوں نے دیکھا مالک بن حیرث کو انہوں نے نماز

پڑھی تو تکبیر پڑھی پھر دو نون ہاتھ اٹھائے اور جب کوع کا قصد کیا تو دونوں ہاتھ اٹھائے اور جب کوع سے سر اٹھایا
تو یہی دونوں ہاتھ اٹھائے اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے **عَنْ**
مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكْبَسَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَخْجُذِيَ
بِهِمَا أَدْنِيَهُ وَإِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَخْجُذِيَ بِهِمَا أَدْنِيَهُ وَإِذَا رَفَعَ نَاسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَعَمَ
نَقَالَ سَمِعَهُ اللَّهُ لِرَجْعِهِ دَعَا فَعَلْ مِثْلَ ذَلِكَ ترجمہ مالک بن حوریت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب تکبیر کہتے دو نون ہاتھ اٹھاتے کانوں تک اور جب کوع کرتے دو نون ہاتھ اٹھاتے
کانوں تک اور جب کوع سے سر اٹھاتے تو سمعہ المدین جمدہ کہتے اور ایسا ہی کرتے یعنی ہاتھ کانوں کو اٹھاتے۔
عَنْ قتادہ بن دینار کہہ دے کہ ای بخیر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ حَتَّى يَخْجُذِيَ بِهِمَا
مُزَوَّجًا تَبِيْرَةً ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ کانوں کی لوث تک ہاتھ اٹھاتے
وَفِي نزدیکی نے کہا تکبیر تحریر و جب کہ مالک اور ثوری اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور اکثر علما کے
نزدیکی تھانی عیاض نے ابن سیب اور حسن اور زہری اور قتادہ اور حکم اور اوزاعی سے نقل کیا کہ تکبیر
تحریر میں ہر دو جب نہیں ہے اور نماز میں داخل ہونے کے پیر نہایت کافی ہے گھر حدیث صحیحہ سے تکبیر
کا وجہ ثابت ہوتا ہے **بِأَنَّ** اِتِّبَاعَ التَّكْبِيرِ كُلَّ خَفِضٍ وَدَفْعٍ فِي الصَّلَاةِ لَا دَفْعَ مِنْ
الْكُوعِ فَيَقُولُ فِيهِ سَمِعَ اللَّهُ لِرَجْعِهِ دَعَا فَعَلْ مِثْلَ ذَلِكَ ترجمہ کہے مگر کوع سے سر اٹھا کر سمع
المدین جمدہ کہے **عَنْ** اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ اَبَاهُ كَرِهَ اَنَّ يَصَلِّيَ اِلَيْهِمْ فَيَكْبِرُ كَلِمًا
خَفِضَ رُفْعَ كَلِمًا اَصْرَفَ قَالَ وَاللَّهِ اِنَّكَ سَمِعْتَ كَعَمَ صَلَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَمِعَ ثُمَّ حَمِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعَ رَوَيْتُ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ اَبَاهُ كَرِهَ اَنَّ يَصَلِّيَ اِلَيْهِمْ
فَيَكْبِرُ كَلِمًا اَصْرَفَ قَالَ وَاللَّهِ اِنَّكَ سَمِعْتَ كَعَمَ صَلَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ ثُمَّ حَمِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
سَمِعَ رَوَيْتُ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ اَبَاهُ كَرِهَ اَنَّ يَصَلِّيَ اِلَيْهِمْ فَيَكْبِرُ كَلِمًا اَصْرَفَ
نماز سے فارغ ہوئے تو کہا میں تم سب سے زیادہ مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں
نزدیکی نے کہا ہر ایک کے کتب تکبیر کہنا چاہیے مگر کوع سے سر اٹھانے کی وقت سمع المدین جمدہ کہے
اور اس پر اتفاق ہے حال اور مکہ ششہ علماء کا البتہ ابو سمریہ کے زمانے میں ان میں اختلاف تھا ابو حنیفہ
کے نزدیک صرف تکبیر تحریر تھی اور متبصرون کے نزدیک ایک اور جگہ یہی شائع ان لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے فعل کی تکرار پہنچی ہوگی اسی لیے ابو سمریہ نے کہا میں تم سب سے زیادہ مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے نماز میں ابو سمریہ کی تکرار یہاں تکبیر تحریر اور پانچ ہر رکعت میں اور تین

کہی نماز میں ستر تکبیریں ہیں ایک پہلی شہد ستر اور سات اور ایک تکبیر تحریمہ باقی پندرہ مہمل
 اور چار کہی نماز میں تیس تکبیریں ہیں اور پانچون فرض میں ۴۴ تکبیریں ہیں تکبیر تحریمہ واجب اور
 باقی سنت ہیں ایک ایستہ میں امام احمد و سب تکبیریں واجب ہیں تہہ کل ایستہ کہی
 کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الى الصلوة فليذكر حين يقوم ثم يكبر حين
 يكبر ثم يقول سمع الله وحده لا شريك له ثم يكبر ثم يقول وهو قائم
 ربنا انك لا تدركنا ثم يكبر حين يجزى ساجدا ثم يكبر حين يقوم ثم يكبر حين يجزى
 ثم يكبر حين يكبر ثم يكبر حين يكبر ثم يكبر حين يكبر ثم يكبر حين يكبر ثم يكبر حين يكبر
 يقوم من المنكب بعد الجلوس ثم يقول ابو هريرة ان اباك شجعكم صلوة برسول الله صلي
 الله عليه وسلم ثم حميم ابو هريرة سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو اٹھتے تھے
 کہتے اٹھ اٹھ اٹھ ایہ پھر رکوع کے وقت تکبیر کہتے پھر بیانی بیٹھ رکوع سے اٹھتے تو سبع السبعین حمید
 کہتے اس کے بعد کھڑے ہو کر بارگاہ اللہ کہتے پھر جب سجدے کے لیے جھکتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدے
 سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سب میں جاتے تو تکبیر کہتے پھر جب اٹھتے تو تکبیر کہتے ساری
 نماز میں ایسا ہی کرتے یہاں تک کہ نماز کو ختم کرتے اور دو رکعت پڑھ کر بیٹھ کر جب اٹھتے تو تکبیر کہتے
 ابو هريرة کہتے تھے میں تم سب میں زیادہ مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں
 ابی ہریرہ کہی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الى الصلوة فليذكر حين يقوم
 يقوم ثم يكبر حين يكبر ثم يكبر حين يكبر ثم يكبر حين يكبر ثم يكبر حين يكبر ثم يكبر حين يكبر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم حمیم ابو هريرة سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز
 کو کھڑے ہو کر بیٹھتے تو اسی طرح یہ روایت ہے جیسو اور بگدزی مگر اس میں ابو هريرة کا یہ قول نہیں ہے
 کہ میں تم سب میں زیادہ مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں
 عبد الرحمن ان اباه ربه كان حين يستخلفه من ذلك على امك ينة اذا قام للصلوة لم يكن
 كبر فذكر نحو حد يثا ابن جبير في حديثه فاذا قضاها وسلم انكبر على اهل المسجد
 فقال والذين نكسوا ركبهم في ذلك انك شجعكم صلوة برسول الله صلي الله عليه وسلم ثم حميم
 ابو سلمة بن عبد الرحمن سے روایت ہے جب ابو هريرة کو مروان نے غلیفہ کیا تو مروان نے تودہ نماز کو کھڑے ہوئے

وقت تکبیر کہتے ہیں بیان کیا حدیث کہ اس طرح اس میں یہ کہ جب نماز پڑھ چکے اور سلام پڑھیں تو سجدہ الوداع
 کی طرہ سے نہ کیا اور کہا تم اس کے جسکے ہاتھ میں سیرجان ہے میں تم سے زیادہ شایع ہوں رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم سے نماز میں **حکم** **ابن مسعود** کہ ان ابابھر یہ کہ کان تکبیر فی الصلوۃ کہ کیا ارفع و
 وضع نقلت یا ابابھر یہ ماہل ان الکعبین فقال انما الصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ترجمہ ابوسلمہ سے روایت ہے ابوسریہ ثمالی کہ کہتے ہیں کہ جب نماز پڑھتے اور جبکہ تم نے کہا یا ابابھر یہ کہ تکبیر کی ہے
 انہوں نے کہا یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے **حکم** **ابن مسعود** کہ ان ابابھر یہ کہ کان تکبیر فی الصلوۃ
 خفض و رفع و کعبت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک ترجمہ ابوسریہ ثمالی سے روایت
 ہے وہ تکبیر کہتے ہیں کہ جب تکبیر اور اٹھتے نماز میں ابوبکر نے کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی کیا کرتے تھے
حکم **مطرف** قال صلیک انا و عمر ان برخصین خلف علی بن ابیطالب کان اذا سجد کان اذا اقامت لاسہ کعب
 و اذا اقامت لاسہ کعب ما اذا اقم من الکعبین کان اذا اقم من الصلوۃ قال اخذ
 عمر ان بید لشر قال لقد صلی بنا هذا الصلوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوقال قد ذکر فی
 هذا الصلوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ طریف روایت ہے میں نے اور عمران بن حصین حضرت
 علیؓ کی پیروی نماز میں وہ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب اٹھتے سجدہ سے تکبیر کہتے اور جب کھڑے
 پڑھ کر کھڑے ہوتے تب بھی تکبیر کہتے جب ہم نماز پڑھ چکے تو عمران نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا انہوں نے ایسی نماز
 پڑھائی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے یا میں کہہا مجھے یا و لاوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی نماز **باب** **وجہ پڑھانے الفاتحہ فی کل رکوعہ و انما اذا لم یحس الفاتحہ و لا امكنه نقلها**
قال اما یقرکہ **عمر** کا سورہ فاتحہ ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے ابوجہ کہ میں اس وقت فاتحہ نہ پڑھ سکے
 جو سورہ ہو کہ پڑھ لے **عمر** **عبادۃ بن الصامت** یہ کہتے ہیں کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوا الا
 لیکن کہتے ہیں کہ بنا خیر الکذاب ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خیر
 سورہ فاتحہ نہ پڑھتا وہ اس کی نماز نہیں نہ ہوگی **ف** **نودی** نے کہا اس حدیث سے سورہ فاتحہ کا وجوب نکلتا
 ہے اور جو شخص یہ سورہ پڑھ سکے اس کو اس کا پڑھنا ضرور ہے لکن اس حدیث سے اور جو عبادہ بن صامت سے روایت ہے
 نزدیک البیہقی نے کہا کہ فرض کیا ہے قرآن کی اور یہ غلط ہے اس حدیث کی **حکم** **عبد اللہ بن**
الصامی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوا لیکن کہتے ہیں کہ یا ایہذا القرآن ترجمہ

[illegible]

عَلَیْهِ سَلَامٌ فَذَکَرْنَا لَهُ مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيرٍ وَأَوْسَىٰ ذُنُوبًا مَّا نَدْرِي بِهِ فَأَخْتَارَ مَا نُنَاقِشُ فِيهِ رَبَّنَا
 ہے فرمایا جو شخص نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ناقص ہے تین بار یہ رٹا دے یا ابورہہ کہ کہا گیا کہ
 ہم امام کے پیچھے ہونے میں ادھون نہ کیا کیونکہ پچھلے پچھلے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ
 قرأت کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا نماز سب گئی پھر ادریکر سیکر سیکر کیجیے میں ادھون آؤ اور میرا بندہ جو مانگے دے گا
 ملے گا حبیب کہ کتاب ہے الحمد للہ رب العالمین اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسے میرے بندہ نے مجھے سرائی اور حبیب کہتا ہے انزل
 الرحیم اللہ تعالیٰ فرمایا ہے میرے بندے کے تعریف کی سیری اور حبیب کہ کتاب ہے ما کہ لیم الدین تو اللہ تعالیٰ فرمایا ہے
 جو نبی بیان کی بناء نے سیری اور کہی یوں کہ اس کے سب کو دیکھ کر وہ کہتا ہے اب جو کام چھو کہ وہ چھو کہتا ہے یا کہتے ہیں
 وایک مستحق تو اللہ تعالیٰ فرمایا ہے یہ میرے اور سب کے پیچھے ہیں ہے اور میری بناء کی جو مانگے وہ ملے گا چھو کہتے ہیں
 کہ کتاب ہے ابراہنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غم المغلوب علیہم ولا الضالین تو اللہ تعالیٰ فرمایا ہے میرے
 بندے کے کہیے ہے اور جو وہ مانگے اس کو ملے گا سفیان نے کہا جو اوی ہے اسے میرے کاکہ علین عبد الرحمن
 بیمار ہے اب کہہ میں میں ادھون کے پاس گیا اور یہ حدیث میں نے اور اب کہہ پھر اوی سے کہانا
 سے مراد اس حدیث میں سورہ فاتحہ ہے کیونکہ وہ ایسا ہے نماز کا جس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی اور یہ دلیل
 ہے اس کو واجب ہونے کی اور میں نے یہ مراد ہے کہ اوی میں اس کی تعریف ہو اوی میں دعا جو میں نے کیا
 فائدہ ہے اور جن لوگوں نے سورہ فاتحہ میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کو داخل نہیں کیا ہے وہ اسی حدیث سے دلیل
 ہیں اس لیے کہ اگر بسم اللہ اس سورت میں داخل ہوتی تو آپ کا وہی بیان کرتے لیکن جو لوگ داخل جانتے ہیں
 وہ یہ جابہ تہ میں کہ بیان ان آیتوں کا بیان کرنا مقصود تھا جو سورہ فاتحہ سے خاص ہیں اور بسم اللہ خاص نہیں ہے
 سورت سے اتنی مختصر ہے کہ ابی ہریرہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی
 صلوۃ لم یقرأ فیہا بسم اللہ الا قرآن فمیل حدیث سفیان ورفیع بن یحیہ قال اللہ عز وجل قسمت
 الصلوۃ بکئی وکین عبدی فضعفوا ورضعوا عبدی ثم حمیہ منی خواہر پر گزرا اس
 میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نماز سب گئی ہے ادھون آؤ مجھ میں اور میں نے اوی میں سیری ہے
 اور اوی میں سب کی ہے کہ ابی ہریرہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی
 صلوۃ لم یقرأ فیہا بسم اللہ الا قرآن فمیل حدیث سفیان ورفیع بن یحیہ قال اللہ عز وجل قسمت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ناقص ہے تین بار یہ

فرمایا کہ اے محمد ﷺ کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلوة الا بغير اذنة قال لا
 حدیث کہ اے محمد ﷺ کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلوة الا بغير اذنة قال لا
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز نہیں درست ہوئی بغیر قرأت کر ابرہہ نے کہا جس نماز میں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر پڑھ کر پڑھا اور جس نماز میں آپ آہستہ سے پڑھا ہم نے بھی
 آہستہ سے پڑھا **عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ ابُو هُرَيْرَةَ فِي كُلِّ الصَّلَاةِ يَقْرَأُ فَمَا أَسْمَعُنَا رَسُولَ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعُنَا كَمَا وَمَا نَسْمَعُ مِنْهُ أَحْفَيْنَا مِنْكُمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَرَأَيْتَ إِنْ كُنَّا نَرُدُّ
عَلَى أَمِّ الْقُرَآنِ فَقَالَ إِنْ رُدِّدْتَ عَلَيْهَا فَيُؤَخِّرُ خَيْرٌ رَأَيْتَ أَنْتَ هَيْتَ إِلَيْهَا أَجَزَاتِ عَنْكَ مَرَّ حَمِيمٍ عِلَّار
 اور روایت کر ابرہہ نے کہا ساری نماز میں اسے پکار کر پڑھا اور جس نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قرأت
 سنائی ہم نے بھی اس کو سنائی اور جس نماز میں آہستہ سے قرأت کی تو بھی آہستہ سے قرأت کی کہ بخبر بلکہ میں صرف سورہ فاتحہ
 پڑھوں انہوں نے کہا اگر تو زیادہ پڑھیں اور ایک سورہ ملاوی (تو بہتر ہے اور جو صرف سورہ فاتحہ پڑھیں
 تب بھی کافی ہے **ف** انہوں نے کہا اس حدیث کی یہ تکلف ہے کہ فاتحہ پڑھنا واجب اور سورہ کا ملا کر پڑھنا
 ہے اور اس پر اجماع ہے صحیح اور جمعہ اور ہر نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اور یہ سنت ہے کہ عیسا اور یحییٰ اور یونس
 عیسا بن ماریہ سے سورہ کا وجوب لیا گیا ہے اور یہ قول شاذ اور مردود ہے اور تیسری یا چوتھی رکعت میں سورہ
 کا ملا کر پڑھنا صحیح یا نہیں یہ میں اختلاف ہے امام مالک اس کو مکروہ جانا ہے اور شافعی نے مستحب کہا ہے قبل وہ پڑھیں
 اور قاضی حمید ہے کہ مستحب نہیں ہے اور بعضوں نے کہا کہ نمازی کو اختیار ہے خواہ ان رکعتوں میں قرأت کرے
 یا صرف تسبیح کہے اور یہ قول ضعیف ہے اور نقل نماز میں سورہ پڑھنا مستحب ہے اور جہاں کی نماز میں مستحب نہیں صرف
 سورہ فاتحہ پڑھنا ہے اور اس کے بعد آمین کہہ لیں اور جب سے ملا کر پڑھیں تو اس کی ترک کو عجبہ کہہ لیں اور وہ
 ہوگا (اسے مختصر) **عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ ابُو هُرَيْرَةَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ قَدْ رَدَّ فَمَا أَسْمَعُنَا رَسُولَ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعُنَا كَمَا وَمَا نَسْمَعُ مِنْهُ أَحْفَيْنَا مِنْكُمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَرَأَيْتَ إِنْ كُنَّا نَرُدُّ
نَقْدَ لِحْنٍ لَكَ عَنْكَ وَمَنْ زَادَ لِمَنْ نَقْدَ لِحْنٍ لَكَ عَنْكَ مَرَّ حَمِيمٍ عِلَّار اور روایت کر ابرہہ نے کہا ہر نماز میں قرأت کر ابرہہ
 نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قرأت سنائی ہم نے بھی اس کو سنائی اور جس نماز میں آپ آہستہ سے
 قرأت کی اس میں ہم نے بھی آہستہ سے قرأت کی کہ جس شخص سورہ فاتحہ پڑھیں اور کسی نماز ہو گئی اور جو اس سے زیادہ
 پڑھے تو افضل ہے **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ دَخَلَ دَخَلَ دَخَلَ فَدَخَلَ دَخَلَ فَدَخَلَ**

فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلْجَمُ فَصَلَّ
 فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ تَرْجِعْ الرَّجْلُ فَصَلَّ كَمَا كَانَ صَلَّيْتُ فَخَرَّ رَأْسِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ رُجِعْ فَصَلَّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ
 حَتَّى تَعْمَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَحْسَنَ غَيْرَ هَذَا عَلَيَّ نَكَلًا
 إِذَا كُنْتُ إِلَى الصَّلَاةِ وَكَئِنْ قُمْتُ مَا يَكُونُ مَعَكَ مِنَ الْفُتُورِ أَذْكَكُمْ حَتَّى تَطْمَئِنُّ
 رَأْسًا ثُمَّ أَرَدَ فَعَمَلَهُ لَقَدْ صَدَّقَ مَا كُنْتُ أَسْجُدُ حَتَّى تَطْمَئِنُّ سَاجِدًا ثُمَّ أَرَدَ فَعَمَلَهُ حَتَّى تَطْمَئِنُّ
 جَالِسًا ثُمَّ أَفْعَلَ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كَلِمَةً مَرَّجَمَةً أَبُو بَرِيرَةَ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَمِعْتُ
 لَأَحَدٍ يَكُنْ فِي صَلَاتِهِ يَأْتِيهِ نَزَارٌ يَنْزِلُ فِيهِ بَعْضُ النَّاسِ كَمَا يَأْتِيهِ بَعْضُ النَّاسِ يَأْتِيهِمْ بَعْضُ النَّاسِ
 نَزَارٌ يَنْزِلُ فِيهِ بَعْضُ النَّاسِ يَأْتِيهِمْ بَعْضُ النَّاسِ يَأْتِيهِمْ بَعْضُ النَّاسِ يَأْتِيهِمْ بَعْضُ النَّاسِ
 وَعَلَيْكَ السَّلَامُ كَمَا أَدْرَفَ مَا جَاءَ نَزَارٌ تَوَسَّعَ نَزَارُ نَبِيِّ تَبَيَّنَ بَارِيًا كَيَا فَرَدَ تَحْفَرُ لَنَا تَسْمُوكِ حِينَ يَأْتِيهِ
 سَاجِدًا يَنْزِلُ كَرَامَةً يَنْزِلُ فِيهِ بَعْضُ النَّاسِ يَأْتِيهِمْ بَعْضُ النَّاسِ يَأْتِيهِمْ بَعْضُ النَّاسِ
 تَكْبِيرُ كَرَامَةً يَنْزِلُ فِيهِ بَعْضُ النَّاسِ يَأْتِيهِمْ بَعْضُ النَّاسِ يَأْتِيهِمْ بَعْضُ النَّاسِ
 كَرَامَةً يَنْزِلُ فِيهِ بَعْضُ النَّاسِ يَأْتِيهِمْ بَعْضُ النَّاسِ يَأْتِيهِمْ بَعْضُ النَّاسِ
 أَطْمِئِنَّا سَوَادُكَ اسْكُوتْ قَدِيلُ ارْكَانُ كَهْتَمِينَ بِفَرْضٍ جَمْعُهُ عِلْمَارُكَ نَزْوِيكَ أَوْ أَبُو ضَيْفَانِ اسْكُوتْ
 وَاجِبُ كَمَا هُوَ أَوْ جَمْعُهُ كِي دَلِيلُ هُوَ حَلَالُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةٍ وَكَانَ الْحَدِيثُ يَمْتَلِئُ هَذِهِ الْقِصَّةَ وَكَانَ فِيهِ إِذَا
 مُتَّ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَسَبَ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ مَرَّجَمَةً أَبُو بَرِيرَةَ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 مَسْجِدِيْنِ أَيَا أَوْ سَخِ نَزَارٌ يَنْزِلُ فِيهِ بَعْضُ النَّاسِ يَأْتِيهِمْ بَعْضُ النَّاسِ يَأْتِيهِمْ بَعْضُ النَّاسِ
 بِكَ أَتَى نَزَارٌ يَنْزِلُ فِيهِ بَعْضُ النَّاسِ يَأْتِيهِمْ بَعْضُ النَّاسِ يَأْتِيهِمْ بَعْضُ النَّاسِ
 جَمْعُهُ بِالْقُرْآنِ خَلْفَهُ مَا مَهْ تَقْدَسِي كَرَامَةً يَنْزِلُ فِيهِ بَعْضُ النَّاسِ يَأْتِيهِمْ بَعْضُ النَّاسِ
 عَمْرَانُ بْنُ حَصَيْنٍ قَالَ صَلَّيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّلِّ أَوِ الْعَصْرِ فَقَالَ
 أَلَيْكُمْ قَرْنٌ خَلْفَهُ يَسِيرُ اسْمُ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ رَجُلٌ أَتَاكُمْ أَرَدْتُمْ بِهَا إِلَّا أَنِّي كَرِهْتُ قَالَ فَنَزَلَتْ
 إِنَّ بَعْضَكُمْ خَلْفَ الْخَلْفَةِ مَرَّجَمَةً عَمْرَانُ بْنُ حَصَيْنٍ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَارٌ

بڑائی ظہر یا عصر کی پھر نماز کے بعد) فرمایا تم میں سے میری بچے کس سے سب سے پہلے رکعت پڑھتا ایک شخص
 بولامین پڑھتا تھا اب کی نیت سوائے فرمایا میں سمجھا کہ تم میں سے جو چاہے لیتا ہے مجھ سے قرآن کو ف
 ندوی نے کہا اس کے مقصد یہ ہے کہ مقتدی کو اپنے بکار کر پڑھنے سے مخالفت کی اس طرح کہ دوسروں کے اسکا
 پہن سنا سائی دلیکے نہ یہ کہ قرآن پڑھنے سے مخالفت کی بلکہ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صحابہ پھر نماز میں
 امام کے پیچھے ہی سورت پڑھ کر نے تھے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے اور ایک قول شاذ اور ضعیف یہ ہے
 کہ مقتدی کے نماز میں ہی سورت پڑھتے تھے جو جہری میں نہیں پڑتا اور یہ غلط ہے اس لیے کہ جہری
 میں جب پڑھتا حکم ہے اور سری میں نہیں بلکہ جہری نماز میں ہی اگر امام سے ابتدا و رد ہوگا کہ اسکو قرات
 کی آواز سنائی دے تو سورت پڑھے اور یہی صحیح ہے **عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ فَجَلَّ دَجْلًا يَخْلُقُهُ سَبْعٌ أَسْمَاءَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالُوا
أَهْكَرَفَ قَالَ أَلَيْكُمْ كَسْ أَرَأَيْكُمْ الْقَادِرُ قَالُوا دَجْلًا أَنَا فَقَالَ قَدْ طَنَنْتُ أَنْ بَعْضُكُمْ
خَالِجِيْنِيَا تَرْجَمُهُ دِي جَوَادِرْ كَذَا اس مین سے کہ اسنے ظہر کی نماز پڑھی **حَسْبُ قَتَادَةَ بَعْدَ**
أَمْسَادِ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ
خَالِجِيْنِيَا تَرْجَمُهُ دِي جَوَادِرْ كَذَا **جَابُ** **مُجْتَبِئٌ مِّنْ قَالِ لَا يُجْهَدُ بِالْإِسْمَاءِ جَوْشَنُ**
بِاسْمِ اللَّهِ كَوْبَارِ كَرْدِ پڑھنا چاہیے اسکی دلیل **عَنْ آئین قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ نَكْرَةً عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَكَلَّمَ اسْمَهُ أَحَدًا أَمْرَهُمْ يُقْرَأُ بِاسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 ترجمہ اس روایت میں ہے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان نے
 اسمہم کے ساتھ میں نے ان میں سے کو کسی کو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے نہیں سنا **ف** یعنی بکار
 نہیں پڑھتے تھے بلکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہستے ہوئے بکر قرات احمد رب العالمین سے شروع کرتے تھے ندوی
 نے کہا خالفی اور ایک جماعت مختلف اور مختلف کا یہ قول ہے کہ اسمہم ہے سورہ فاتحہ کا اس صورت میں
 جہاں فاتحہ جہر سے پڑھ کر وہاں **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** ہی جہر پڑھ کر **عَنْ** **شُعْبَةَ** **قَالَتْ** **كَانَ**
رَدَّادُ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِفَتَادَةَ السَّعْدِيَّةُ مَرَّ النَّبِيِّ قَالَ تَعْلَمُونَ فَنَسَأَلُنَا عَنْهُ تَرْجَمُهُ
 اسی اسناد سے حدیث مروی ہے تھانہ زیادہ ہے کہ شعبہ نے فتادہ کو پوچھا کیا تم نے اس حدیث کو انس سے سنا
 ہے انہوں نے کہا ہاں ہمارے پوچھنا اسکو اس **ف** تو اب یہ شبہ ہی رفع ہو گیا کہ شاید فتادہ نے اس

[illegible]

پہننا درست ہے لیکن اختلاف اس میں ہے کہ افضل کون سا ہے تو شافعی اور بعض مالکیہ نزدیک عبد بن عباس کا تشہد
 افضل ہے اس لیے کہ اس میں بارکات کا لفظ زیادہ ہے اور صاف ہے قرآن کی اس آیت کے تحتی معنی اس بارکہ علیہ
 ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے تشہد اس طرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھلاتے تھے
 اور ابو حنیفہ اور احمد اور جبہ بن نفہما اور ابو محمد ریشہ کز دیکھ عبد بن عباس سے خود کا تشہد نقل ہے کیونکہ وہ نہایت صحت
 سے مروی اگرچہ باقی تشہد بہرین بصحت منقول ہیں اور امام مالک نے حضرت عمرؓ سے جو تشہد یہ تو فارسی ہو اسکو
 افضل کہا ہے کس لیے کہ حضرت عمرؓ اسکو منبر پر سکھلا یا صحابہ کے سامنے اور کسی نے انکار نہیں کیا اور وہ تشہد
 یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَشْهَدُ اَنْ
 مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ
 تشہد واجب یا سنت شافعی کے نزدیک پہلا تشہد سنت و اور اخیر کا واجب ہے اور جبہ بن نفہما کے نزدیک وہ دونوں
 تشہد واجب ہیں اور امام احمد کے نزدیک پہلا تشہد واجب ہے اور دوسرا فرض ہے اور ابو حنیفہ اور مالک اور جبہ بن نفہما
 کے نزدیک وہ دونوں تشہد سنت ہیں انتہی حد تک
 فِي الْمَسْجِدِ مَا شَاءَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَأَى فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا يَتْلُو الْقُرْآنَ فَقَالَ مَا تَقْرَأُ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ
 چاہے مانگے حد تک
 فَقَالَ مَا تَقْرَأُ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ
 بعد میں لکھتا ہے مَا شَاءَ اَوْ مَا أَحَبَّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَأَى فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا يَتْلُو الْقُرْآنَ فَقَالَ مَا تَقْرَأُ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ
 خوارسے لکھی حد تک
 فَقَالَ مَا تَقْرَأُ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ
 ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے تو ان میں سے کچھ اسی طرح بیان کیا جیسے اور کچھ آپ
 فرمایا یہ تشہد کے بعد کو دعا اختیار کرے حد تک
 اَبُو مُسْعُودٍ يَقُولُ عَلَيَّ سَلَامٌ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ
 عَلَيَّ سَلَامٌ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ
 بِمِثْلِ مَا اَتَقَصَّوْا ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَأَى فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا يَتْلُو الْقُرْآنَ فَقَالَ مَا تَقْرَأُ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ
 ما تہہ آج کے دنوں ما تہہ ان میں تھا جیسے آپ پھر قرآن کی ایک سورت سکھلاتے تھے اور بیان کیا تشہد کہ
 اسی طرح جیسے اور کچھ حد تک
 اَبُو مُسْعُودٍ يَقُولُ عَلَيَّ سَلَامٌ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ

یہ حد تک

الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ نَبِيٌّ رَحِيمٌ بَيْنَ نَبِيِّينَ كَمَا
 يُعَلِّمُ الْقُرْآنَ **ترجمہ** عبدالمعین عباسی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہدائے طرح
 سکھاتے تھے جس طرح کہ قرآن کی سورت سکھاتے تھے اسی طرح اتمیہ المبارکات خیرات کی اس طرح
 کی روایت میں یوں ہے جس طرح کہ قرآن سکھاتے تھے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الشَّعْرَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الشُّوْقَةَ مِنَ الْقُرْآنِ **ترجمہ** عبدالمعین عباسی روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہدائے طرح سکھاتے تھے جس طرح کہ قرآن کی سورت سکھاتے تھے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ**
 عَبْدُ اللَّهِ الرَّفَاعِيُّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو سَعْدٍ الْأَشْعَرِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْفَجْرِ
 قَالَ حُجِّلْ مِنَ الْقَوْمِ فَرَدَّتْ لِي صَلَواتُكَ يَا دُرِّ الْوَرْدِ فَكَفَى ابْنُ أَبِي سَعْدٍ قَضَى أَبُو مُوسَى الصَّلَاةَ وَكَسَمَ
 انْصَرَفَ فَقَالَ ابْنُ أَبِي سَعْدٍ كَرِهَ لَكَ كَذَا وَكَذَا قَالَ نَارِضٌ الْقَوْمِ فَقَالَ لَكَ يَا حِطَّانُ فَلَمَّا
 قَالَ مَا قُلْتُمْ وَأَوْفَعْتُ هَيْبَتِي أَنْ يَنْجَحَنِي بِهَا فَقَالَ حُجِّلْ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا قُلْتُهَا وَلَمْ أَرِدْ بِهَا إِلَّا
 أَنْ يَخْرُجَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى لَمْ يَأْتِ لَكُمْ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي صَلَواتِكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ سَخَطَنَا فَبَيَّنَّا لَنَا سُبُوتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَواتَنَا فَقَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَمَا قِيَمُوا صَفْوَكُمْ ثُمَّ يَوْمُكُمْ
 أَحَدَكُمْ فَإِذَا كَانَ بَرْدٌ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ غَيْرُ الْغُضُوفِ عَلَيْكُمْ وَلَا الصَّالِحِينَ فَقُولُوا آمِينَ **ترجمہ**
 اللَّهُ فَإِذَا كَانَ بَرْدٌ فَكَبِّرُوا وَإِذَا كَفُّوا فَإِنَّ الْأَمَامَ يَكْفِيكُمْ قَبْلَكُمْ وَيَرُدُّكُمْ فَبِكُمْ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ بَيْتُكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ
 رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَكَ وَتَعَالَى قَالَ عَلِيٌّ لِسَانُ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا كَبَّرُوا وَسَجَدُوا فَكَبِّرُوا وَلَا تَسْجُدُوا فَإِنَّ الْأَمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ
 وَيَرُدُّكُمْ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ بَيْتُكَ وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدِ
 فَنَبِّئْكُمْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلٍ أَحَدِكُمْ الْحَيَاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ اللَّهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
 وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ
 أَفَ مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ **ترجمہ** حطاب بن عبدالمعین قاضی سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی ابو موسیٰ اشعری
 کے ساتھ جب بیٹھیں نماز میں تو ایک شخص بغض بولافرن کی گئی نماز نیکی اور نیکو کہ ساتھ جب نماز فرما کر ہو تو ہر
 نے پیر پر ہوا کیسے ہم کس نے کہا سب لوگ سن ہو ہر دینے کیسے جواب دیا اور خاموش ہو گئی پھر انہوں نے کہا تم

اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ عَلِيٌّ وَاجْتَنَبَ عَشْرًا مَرَّجَمَهُ الْبُورَةُ
 سے رعایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی نبی پر ایک روایت ہے اسے تنگ اوپر سے باسیجیگا
 ندوی نے کہا قاضی عیاض نے کہا راوی پر کہ دوسرا اپنی رحمت اس پر تاکر کا یاد گنا ثواب یکا جیست
 ہے جو کوئی نیکی کرے اور سو دس گنا ثواب ہو فی السَّبَبِ الشَّعِيرِ وَالْخُمَيْدِ وَالْقَامِلِينَ مَعَ الْمَرْجَمِ جَمَاهُ
 اور ربنا واکسٹ کھراور آمین کہنے کا بیان ہے ابی ہریرہ کہ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ إِذَا قَالَ الْإِنْسَانُ سَمِعَ اللَّهُ لِرَجْمِكَ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مِنْ دَانٍ
 قَوْلِكَ قَوْلُكَ الْكَافِرُ عَفْرُكَ مَا تَقْدَمُ مِنْ ذَنْبِهِ مَرَّجَمَهُ الْبُورَةُ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم نے فرمایا جب ایام سے اعلان جمہ کہے تو تم اللہ ربنا لک الحمد کہو جبکہ کہنا فرستہ من کہنے کو برابر بیتر
 ادیوتت یا اونکی طرح حضور اور حضور سے ہوگا اور اس کے گناہ سب سے جاوین کے حسن (ابو ہریرہ)
 عَنْ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ مَعْنَى مَرَّجَمِهِ وَبِهِ جَوَادٍ كَرَامٍ اسْحَبْنِ الْوُجْهَ الْوَحِيدَ
 اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمَّنُوا فَإِنَّ مَنْ دَانَ قَوْلَهُ فَفِي
 الْمَلَكِ رَكْعَةٍ عَفْرُكَ مَا تَقْدَمُ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شَيْبَةَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَمَّنَ مَرَّجَمَهُ الْبُورَةُ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایام آمین کہے
 تو تم ہی آمین کہو جسکی آمین فرستہ من کے آمین کہے برابر ہو جاوینگی اور اس کے گناہ سب سے جاوین کے
 ابن شہاب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہتے تھے (ولا الضالین کے بعد) فت ندوی نے
 کہا اس حدیث میں ثابت ہوتا ہے کہ امام اور مقتدی کے دونوں کو سورہ فاتحہ کے بعد آمین کہنا سب سے سید
 ہو جو کیلئے نازل فرماتا ہوا و مقتدی کی آمین امام کے ساتھ ہی ہونا چاہیے یہ نہ اوس سے پہلے اور نہ بعد
 یے کہ دوسری روایت میں ہے جب ایام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اور امام اور مقتدی اسی کی آمین کہیں
 کہ کہنا چاہیے اور جو سیدہ اس کے نزدیک آئے تھے کہنا چاہیے سہل بن ابی ہریرہ کہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ شَاكِلٍ لِكُلِّ رَجُلٍ كَرَّمَ قَوْلَ ابْنِ شَيْبَةَ مَرَّجَمَهُ الْبُورَةُ سے روایت
 ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے یہاں کیا اسی حدیث کہ جو اوپر گری آمین ابن شہاب کا قول نہیں
 ہے سہل بن ابی ہریرہ کہ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ
 آمِينَ وَالْمَلَكُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ قَوْلًا فَجَدَّ عَفْرُكَ مَا تَقْدَمُ مِنْ ذَنْبِهِ مَرَّجَمَهُ

لا یجوز

مِنْهُ شَيْئًا عَدَاكَ فَكَانَ اَمْتًا لَكَ الرَّحْلُ لَكَ لَنْ يَمِيْكَ كَانَتْ مَعَكَ الْكَبَابُ لَمْ تَلِكْ لَكَ فَكَانَ هُوَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ الرَّحْلُ الْاَخَرُ
 ترجمہ مجید المدین عبد الصمد روایت ہے میں نے المؤمنین علیہ السلام سے صلہ پائے گیا اور ان سے کہا تم مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 بیماری کا قصہ بیان نہیں کرتے میں نے انہوں سے کہا اچھا بیان کرتے ہو میں آپ بیمار ہو کر پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے
 تھے کہا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میرے لیے کڑے مین پانی رکھو ہم نے پانی کیا
 آپ غسل کیا پھر چٹا چاہا تو ہوش ہو کر پھر سر شستن میں آئے اور پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے تھے کہا نہیں پھر رسول
 اللہ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا اچھا میرے لیے پانی رکھو کڑے مین میں آئے پانی رکھا آپ نے غسل کیا پھر چٹا
 چاہا تو ہوش ہو کر پھر شستن میں آئے اور پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے تھے کہا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ
 نے فرمایا میرے لیے پانی رکھو کڑے مین میں آئے پانی رکھا آپ نے غسل کیا پھر چٹا چاہا تو ہوش ہو کر پھر شستن میں آئے
 نوزی نے کہا آپ پھر شستن میں بیماری کی شدت کی تہین اور جنون نہیں تھا کیونکہ جنون نقصان اور پیغمبر پاک اللہ
 اور صحابہ اور یاروں کی شدت و اراد کا ثواب اور درجہ بڑا نامنظور ہے اور صحابہ نے آپ کا انتظار کیا اس سے معلوم ہوتا
 ہے کہ اگر نام کے آئینے توقع ہو تو اس کا انتظار جانے پہنچنے کیلئے ہوتا ہے باقی ہوا رہا رہا بیہوشی کے بعد غسل کرنا سنا
 ہے اگر شستن شستن کے بعد ایک سہی غسل کر لے تو سہی کافی ہے اور قاضی عیاض نے بھی بیٹھ میں غسل سے دستور دیا
 لیا ہے **۱۱** پھر شستن میں آئے اور پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے تھے ہم نے عرض کیا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے
 ہیں یا رسول اللہ اور لوگ کے سب سب جو میں جہت ہے اور عت کی نماز کے لیے آپ کے گلے کا انتظار کر رہے تھے آخر رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ابوبکر کے پاس بھیجا کہ تم نماز پڑھا ورجعے شخص ابوبکر کے پاس آیا اور اس سے کہا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو حکم کرتے ہیں نماز پڑھنا ابوبکر نے دم دل آدمی سے (او کو جلد روانہ کر دیا) اور وہ اپنے عمر کے ساتھ
 نماز پڑھا ورجعے کہ نہیں تم اس بات کو زیادہ جلد ارہو **۱۲** انہوں نے کہا اس بیٹھ کو کئی فائدہ نہ ملے ایک
 توفیقیت ابوبکر باقی رہی تمام صحابہ پر اور یہاں است صغریٰ میں اشارہ ہوا است کبریٰ یعنی خلافت کی طرف ۔۔
 دو سہرے کہ جب امام کو چہ عذر ہو تو وہ اپنی طرف سے کسی اور کو خلیفہ کر دے پیشتر کی ایک روایت ابوبکر کے بعد عمر فاروق
 استے مختصراً **۱۳** پھر کئی دن تک بکرا نماز پڑھا کیا کیے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کو
 لکھا یا تو دو آدمیوں پر بیکار دیکھا آپ ظہر کی نماز کے لیے نکلے اور دو آدمیوں میں سے ایک عیسیٰ (حجی حضرت صلو
 اللہ علیہ وسلم کے) اور ابوبکر نماز پڑھا رہے تھے جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو پیچھے ہٹا چاہا آپ
 نے اشارہ فرمایا بیٹھ پڑو اور ان دونوں شخصوں سے فرمایا مجھے ابوبکر کے بارے میں پتا چلا اور انہوں نے ابوبکر کے

[illegible]

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَاکِبًا لَّا تَلْقٰہُ صَوَابٌ یُّوسُفُ مَّا اَبَاکِبُ عَلَیْکُمْ بِالْاَنْبَا فَکَلَّمَتْ
 مَامَرًا اَبَاکِبُ عَلَیْکُمْ بِالْاَنْبَا فَکَلَّمَتْ لَمَّا دَخَلَ وَالصَّلَاةُ وَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مِنْ
 قَعْرِہُ فَمَدَّ نِقَامَہُ یَعَادٰی بَابِیْنِ رَجُلًا مِّنْ رَّجُلًا کَرُوْهُ حُطَّانٍ فِیْ اَکْرَعِیْنِ قَالَتْ فَکَلَّمَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ
 سَمِعَ اَبُو بکرٍ حِشَّةً ذَهَبَ یَتَخَفَرُ فَاَوْفَرِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَخَوَّكَ تَلَّ
 فَبَاکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَتّٰی جَلَسَ عَنْ یَکِیَارَ اَبُو بکرٍ قَالَتْ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
 اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یُصَلِّیْ بِالْاَنْبَا اَبُو بکرٍ قَا اَبُو بکرٍ قَا اَبُو بکرٍ یُصَلِّیْ بِالشَّجَرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
 وَیَقْدَحُی النَّاسُ یُصَلِّوْہُ اَبُو بکرٍ فَعَفٰی اللّٰہُ عَنْہُ ثُمَّ حَجَّہُ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سُرَّوْا بِہِ
 رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بِمَا رَہْتُمْ تَرٰہُ لَیْلًا اَبُو بکرٍ دَلَّہُ لَیْلًا اَبُو بکرٍ دَلَّہُ لَیْلًا اَبُو بکرٍ دَلَّہُ لَیْلًا
 دین میں سے عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکر کا دل نرم ہے انا کو جہٹ دنا آجاتا ہے وہ جب کبھی جگہ کھڑے ہوں
 تو لوگوں کو قرآن پڑھنا سکھانے لگتا (یعنی رونا آجاتا دیکھا اور قرآن پڑھنا دشوار ہوگا) اگر آپ عمر کو حکم کریں نماز
 پڑھنا نیکو تو مناسب ہے آپ فرمایا ابو بکر سے کہو وہ نماز پڑھنا دین میں سے نصف ہے کہا تم رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 سے عرض کرو کہ ابو بکر نرم دل آدمی ہیں وہ اگر آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو فوراً رت نہ کر سکیں گے اس سے عمر کو حکم
 کیجئے حفصہ نے ایسا ہی عرض کیا آپ فرمایا تم تو ریت علیہ السلام کے ساتھ دالیان ہو ابو بکر کہو وہ نماز پڑھنا دین
 آخر ابو بکر کو حکم کیا انہوں نے نماز پڑھائی جب نماز شروع ہو کر پھر تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا مزاج دیر
 بحال دیکھا اور آپ نے آدمیوں کی پیچ ٹھیکا دیئے ہوئے لیکن پانوں آپ زمین پر ہنستے جاتے تھے جب صحابہ
 پہنچے تو ابو بکر نے آپ آہٹ پا کر پیچے ہٹنا چاہا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اشارہ کیا اپنی جگہ رہو اور
 آپ انکار ابو بکر کے باہرین طرقت بیٹھ گئے تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انکار نماز پڑھنا دین ہے اور ابو بکر کھڑے ہو کر
 ابو بکر تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیروی کرتے تھے اور لوگ ابو بکر کے انکار نماز پڑھنا دین
 عَوَّہُ وَفِیْ حَیْثُ یُنَیْمُ مَا تَمَرَّجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَرَّحَہُ الَّذِیْ فُوْیْ فِیْہِ رَدِیْ
 حَلَّی خَلَّی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَحْمَتُیْ الْحَبِیْبِہُ دَكَانَ الشَّیْءُ صَلَّی
 اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یُصَلِّیْ بِالْاَنْبَا اَبُو بکرٍ یُصَلِّیْ بِالشَّجَرِ اَبُو بکرٍ یُصَلِّیْ بِالشَّجَرِ اَبُو بکرٍ یُصَلِّیْ بِالشَّجَرِ
 اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یُصَلِّیْ بِالْاَنْبَا اَبُو بکرٍ یُصَلِّیْ بِالشَّجَرِ اَبُو بکرٍ یُصَلِّیْ بِالشَّجَرِ اَبُو بکرٍ یُصَلِّیْ بِالشَّجَرِ
 کا وہی ہوا پر گزرا اس میں یہ کہ جب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وہ بیماری ہوئی جس میں آپ نے انتقال فرمایا وہ

تو تسبیح کہ در تسبیح ہوگی تو او دم جنائک کا جاو کر گا اور دست بیکر عمر تو ان کے لیے ہو گا انوروی نے کہا احمد بیت کہ
 بہت سزا دیا کہ بڑھکتے ہیں ایک تیرہ کہ ابوبکر کی امامت اور انکی فضیلت باقی صحابہ پر دوسرے لوگوں میں سب سے زیادہ انکی فضیلت
 امام کا جانا ان کے قریبی جیسا کہ وہ تو دوسرا اور اسکا خلیفہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ کسی سزا کا ڈر نہ ہو اور امام پر انہماک
 چوتھی یہ کہ امام کا نائب بنے جو سب کے بن میں اس کام کے زیادہ لائق ہو یا جو بن میں یہ کہ موفد انہماک کے لیے اوسکی جگہ جو سب
 سے افضل ہو اور وہ اس کام کو قبول کرے چوتھی یہ کہ کل قلیل سے نماز فارغ نہ ہوں ہوئی جیسے دست بیکر کی تیسرا تو یہ کہ
 ضرورت کے وقت نماز میں اور طرف دیکھنا درست ہے یا نہیں یہ کہ اگر کوئی انکی لغت خدا کی ملے تو اسکا شکر کرنا اور دعا
 کے لیے دو لون ہاتھوں کا اٹھانا نماز میں درست ہے تو یہ کہ قدم یا دو قدم چلنا نماز میں درست ہے جو چھتھی یہ کہ دست بیکر
 یہ کہ نماز کو پورا کرنے کے لیے امام دوم کو مکیلیفہ کر سکتا ہے ہاں ہر مذہب میں یہی صحیح ہے گیارہویں یہ کہ امام حنیف یا
 سے کوئی بات کہی اسکی عزت کے لیے نہ بڑھ کر جب اسکا نہ کرنا درست ہے برعایت ادب نیزہ اور یہ مخالفت نہیں ہے بلکہ
 ادب اور تواضع اور محبت ہے باہرین یہ کہ نماز گن کا ادب کرنا ضرور ہے تیسریں یہ کہ بچان میں کوئی حادثہ پیش آوے
 تو مذہب جان اسکی اور عورت دست بیکر اس طرح و آہنی تہلی یا مین ہاتھ کی پشت پر ہری اور تالی نہ بجاو کر
 کی طرح پرور نہ نماز فاسد ہو جاوے گی چودھویں یہ کہ نماز اول وقت پڑھنا مستحب ہے چودھویں یہ کہ تکبیر اور سجدت کہنا
 چاہیے جیسا کہ نماز پڑھانے کے لیے تیار ہو سکو ہر بن یہ کہ جواذان دیوے ہی اقامت کے اور اسکا خلاف مکروہ ہے پانچواں
 جواز ہو جاوے گی سترہویں یہ کہ صغیر کراٹے پڑھنا درست ہے اگر ضرورت ہو اسکی طرح چچر ٹٹنا کسی عذر سے اتھار دینا
 یہ کہ نمازی اوس شخص کی اقتدار کر سکتا ہے جس نے اوسکی تکبیر تحریر یہ کہی ہو کہ نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ابوبکر کے بعد نماز شروع کی تھی اتنے افعال انوروی **سُئِلَ عَنْ سَعْدِ بْنِ جَدْرٍ قَالَ لَيْسَ بِكَ لَيْسَ بِكَ**
فَرَحَ أَبُو بَكْرٍ بِكَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَرَجَعَ الْفَقْهَرُ إِلَى دَرَاهُ كَحَتَّى قَامَ فِي الصُّفَّةِ مَرَحِمَهُ اس ایت میں ہے
 کہ ابوبکر نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اسے تعالیٰ کا شکر کیا اور اٹھ پائون پیچھے سے یہاں تک کہ صف میں بیٹھ گیا یہ کہ
سُئِلَ ابْنُ سَعْدٍ لَمَّا كَانَ ذَهَبَ نَحْيَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ ابْنُ سَعْدٍ فِي عَوْدِهِ
بِحُجْلٍ حَيْثُ يَتَوَضَّعُ رَأْسُهُ لِرَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَّقَ الصُّفَّةَ حَتَّى قَامَ حَيْثُ لَمَّا
الْمَقْدَمُ وَفِيهِ لَكَ ابَا بَكْرٍ رَجَعَ الْفَقْهَرُ لَيْسَ مَرَحِمَهُ اس ایت کا وہی جواز پر گزرا اس میں یہ کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے محلہ کرانے کو بنی عمرو بن عوف بن امان زیادہ ہے جب آپ آئے تو مسنون کو جبر اور سب سے
 صف میں ان کو شریک کر کے اور ابوبکر اٹھ پائون پیچھے سے یہاں ہی بیٹھا چاہیے نہ اس طرح کہ

کلمین پڑھ کرے مشکوٰۃ النضرۃ بن شعبہ کہ اے عزام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المین تنبہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل الغارۃ فحمدت معہ اداؤۃ قبل صلوتہ الخیر لما دہم رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم ان یخذل علی یدہ من الیافۃ وعسل یدہ یدلک من اب
 نفعہ من رجھہ فخر ذہب یحییٰ جنتہ عن ذلک عیہ فکان کما جنتہ فادخل یدہ
 فی البدر حتی اخرج ذلک عیہ من اسفل الجحیم وعسل ذلک عیہ الکبد فکان نفعہ فکان علی
 لحدیدہ ثم اقبل قال المین فاقبلت معہ حتی یجد لنا کس قد دہمنا عبد الرحمن بن عوف
 فصل فی دہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحذی الکعبین فصل مع الناس الکرۃ
 الخیرۃ فاما ما سلم عبد الرحمن بن عوف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینم جلدہ فکان
 ذلک المسلمین فاکثر اللہ فیہ فکان فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوتہ اقبل علیکم ثم قال
 احسنتم اذ قال قد اصعبتم فی حلقہما رجلہ الصلوات لوفیہما رحمۃ من ربہ وروایت ہر
 اوہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نبوک (ایک سنگ کا نام ہے) کا سلیو نے کہا آپ باخانی
 کے لیے نکل میں ایک ٹوٹی لڑکی آپ کے ساتھ لیکر چلا کر سیر کی ماریس پہلے جیسا آپ کو (تو میں نے) سر ہانی ڈالنے لگا آپ
 کے ہاتھ پر اپنے تین بار دونوں ہاتھوں کو دھویا ہر جگہ کو ہاتھوں پر چڑھا ناچا ناچا تو مسکین تنگ
 ہو میں اپنے دونوں ہاتھ جیسے کے اندر کیے اور میرے نیچے سے دونوں ہاتھوں کو نکالا اور دھویا کہیں تک پہنچ گیا
 سونوں پر اور چلے میں ہی آپ کے ساتھ چلا جب لوگوں میں سے تو دیکھا اوہوں نے عبد الرحمن بن عوف کو مار کر لیا
 ہے وہ نماز پڑھا رہے ہیں آپ نے ایک کعبت پائی وہ لوگوں کے ساتھ یہی حبیب الرحمن نے سلام پیرا تو آپ کھڑے
 ہو کر اپنی نماز پوری کرنے کو مسلمانوں کو یہ حال دیکھ کر گہرے رست ہوئی اوہوں نے تسبیح کہنا شروع کی جب رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تم نے اچھا کیا یا یوں نہ فرمایا تم نے تھیکا کیا آپ انکی تقریب کرنے لگے
 نماز بوقت پڑھیں پڑھیں (ف) میں دیکھتا تھا اٹھارہ میں گزرجی حکم حنن بن الحنفیہ بن حنن بن حنن
 عباد قال المین فادرت تلخیر عبد الرحمن بن عوف فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعه
 رحمۃ دوسری روایت مخیر کو رہی ہی جیسے اوپر لکھی تھی میں نے عبد الرحمن بن عوف کو پھر پڑھانا
 چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پڑھو اسکو چاہا تب تسبیح الرجل دیکھو اللہ تعالیٰ ادا
 نا ہما مکی فی الصلوۃ جب نماز میں کوئی عادت میں آوی تو مرد تب یہ کہیں اور عورت میں مسکین دین حکم

نجد

ت یقیناً

باب التسمیۃ

التبریر مالدی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انتم الصنفون فان اذناكم غلفت فطهرني
 ترجمہ انس ہر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرو صنفوں کو میں تم کو پیچھے کر دیتا ہوں +
 سکنی جی ہما تم ہر منیبہ قال ما حدثنا ابو ہریرہ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قد كنتم
 احاديث منها فقال انتم الصنفون في الظلمة فان اقامتة الصنف من الصنفين الصنفين ترجمہ ہمارے
 بن جبرہ ہر روایت ابوسریحہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث میں ہم سے بیان کہ بن ادن میں ہر ایک یہ
 ہی تھی کہ آپ نے فرمایا تم کو نصف کو نماز میں اس لیے کہ نصف اب کر کے سنا راچی ہوتی ہے سکنی النحان
 ابن یحییٰ قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لئن شئت صوف ذكركم اذ كنتم مع الله
 بكن وجوهكم ترجمہ نمان بن بشیر ہر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب و کتابتہ تم
 صفیر یا بنی برابر کرو نہیں تو اس تم میں بہت ڈال دیا ف نودی نے کہا ظاہر میں ہی ہے اور بعضوں
 کہا کہ اس تمہاری صورت میں بل دیکھا یعنی سخر کر دے گا واسطہ علم بالصواب سکنی النحان بن یحییٰ
 يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسوي صفوفنا حتى كنا ليسوي بها القدام
 حتى رآى اننا قد حققنا عنه ثم خذهم يكمنا فقام حتى كاد يكسر فرأى رجلا باديا صندا
 من الصف فقال عباد الله لئن شئت صوف ذكركم اذ كنتم مع الله بكن وجوهكم ترجمہ ہمارے
 بن بشیر ہر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے تھے ہماری صفوں کو ہر صف کو تیر کی لکڑی سے
 سے سیار ہی ہو سکتی تھی (یسا لفظ ہر سیار ہی چیز کو تیر کی لکڑی سے تشبیہ تیز ہرین کو ی نشہ بہت سیار ہی
 ہوئی تو گو یا تیر سیار بن میں اور ہر گھٹ گیا ابیان تک کہ آپ کو معلوم ہو گیا ہم بچان کے صف میں ہر گنا
 ہر ایک بن آپ باہر نکلے اور کھڑے ہو کر ہمیر کہتے کہ نہیں اتور میں ایک شخص کی دیکھا جا سکتا ہے صف میں ہر گنا
 ہر اتنا آتی فرمایا اے خدا کے بندو صفیر یا بنی برابر کرو نہیں تو اسہ تعالیٰ تم میں بہت ڈال دیا (اس لیے کہ آگے پیچھے
 رہنا اختلاف کی نشانی ہے اور جب تم اس اختلاف کو گوارا کر لو گے تو رفتہ رفتہ دونوں کے اختلاف کو بھی جائز
 رکھنے کے اور یہی بہت ہے ہر ہر ساری آفتوں کی جڑ ہے) سکنی جی ائی عوانتہ ہذا لا یسما دھوہ
 ترجمہ وہی جو اوپر گزرا سکنی جی ابھی کہ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو يعلم الناس
 ما في الجنة آتوا الصلوات الأول ثم لم يجدوا إلا ان يكتبوا عاكس لا ستموا اولوا لولم يكون
 ما في الجنة لكانوا ستموا اليه ولو يعلمون ما في الجنة والصلوة لا توهما ولو حبوا لكانوا

ابو ہریرہؓ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگر لوگ تجھے جو اذان میں شریک بنیں تو آپ
 پہ پہر انکو موقع نہ ملتا بغیر قرعہ والے تو وہ قرعہ ڈالتے (یعنی ہفتہ وار دن کا شوق ہو تا کہ کسی کو اذان دینا یا اذان سننا
 میں شریک ہونا ملتا بغیر قرعہ میں نام نہ ملے کہے) اور اگر جانتے اول وقت نماز پڑھنے کی فضیلت کو قطعی کرتے ہیں
 طرہ سے اگر جانتے عقلاً اور صبح کی جامعیت میں آنے کو ثواب کو البتہ آتے اگرچہ یہ سنو تو میرے بل کر گئے ہوں
 آتے ہوں انوی نے کہا عشا اور صبح کی جامعیت کی فضیلت زیادہ ہے کہ یہ دونوں نمازین نفس پر شکل ہیں
 اور دونوں میں نیند کا وقت ہوتا ہے **حکایت** اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَسَمَّ دَائِي فِي أَحْصَابِهِ تَأَخَّرَ انْقَالَ كَحَوْثٍ نَقَلَتْهُمُ أَوَّارُ أَتَمُوا ابْنِي وَلِيَا كَثَرْتُ بِكُمْ مَنْ يَجِدُ كَذِبًا
 قَوْمٌ يَتَكَلَّمُونَ حَتَّى يُؤْخَذَ لَهُمُ اللَّهُ ثُمَّ جَمِعَهُ أَبُو سَعِيدٍ خُدْرِي رَوَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اپنے اصحاب کی پیچھے بیٹھے ہو کر دیکھا (یعنی اول صفت میں شریک ہونے میں) آپ فرمایا اگے بڑھو اور میری
 پیروی کرو اور تمہارے بعد والی تمہاری پیروی کریں اور بغیر لوگ یہاں گئے جو پیچھے بیٹھے رہیں گے یہاں
 تک کہ اللہ تعالیٰ بھی انکو پیچھے کر دے گا (ابنی حرمت اور فضل میں یا حجت لیا نے ہیں) **حکایت** اَبُو سَعِيدٍ
 الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا فِي مَوْجِرِ السَّجْدَةِ ذَكَرَ مَثَلَهُ
 جَمِعَهُ أَبُو سَعِيدٍ خُدْرِي رَوَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہے لوگوں کو مسجد میں سب اخیر دیکھا یہ بڑا
 کیا بیچارہ جیسے اوپر گندا **حکایت** اَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ تَكُنُّ
 أَوْيَعَهُمْ مَوْنٌ سَاوَى الصَّفَاتِ الْمَقْدَمِ لَكَانَتْ قُرْعَةُ نَوَّالِ ابْنِ سَعْدٍ بِالْصَّفِّ الْأَوَّلِ مَا كَانَتْ إِلَّا
 قُرْعَةً ثُمَّ جَمِعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَوَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اگر جانتے اول صفت کی فضیلت البتہ ابھر
 قرعہ ڈالتے **حکایت** اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفٍ
 الْبَرِّ جَانِ الْأَعْدَاءِ ثُمَّ رُفَا الْأَخْيَرُ ثُمَّ الْبَرُّ ثُمَّ الْأَخْيَرُ ثُمَّ الْبَرُّ ثُمَّ الْأَخْيَرُ ثُمَّ الْبَرُّ ثُمَّ الْأَخْيَرُ
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دون کی صفوں میں سب بہتر اول صفت اور سب بری
 اخیر صفت اور آخر دون میں سب بری اول صفت (اگر مردوں کی صفیں ہوں گے پاس ہوں) اور سب بہتر
 اخیر صفت (جو مردوں کے دوسرے) اگر نئی عمر میں ہوں تو اذان کی اول صفت مردوں کی طرح بہتر ہے
 اور اول صفت ہونے والا وہ صفت جو جاہ نام کے پاس ہو خواہ او کو لگے بعد آئے ہوں یا پہلے اور خواہ وہ ایک
 سے دوسرے گناہ کی نسبت بہتر ہو یا پچھلے گناہ کے ناقص ہو اور یہی قول صحیح ہے (نوی) **حکایت**

کہ قول پہل کے کوئی حقیقت نہیں خدا تعالیٰ ہمارا اور سب نبین کا ظاہر بخیر کرے اور اپنی رسول کی محبت اور
 احسانت کی ترفیق بخشنے سے بجز ابروی تو حجاب ل جافظیت طاعت غیر تو در نہ سب مانتوان کرو
عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوا أَمَاءَ اللَّهِ فَسَلِّحُوا اللَّهَ حَرَجِيمَ
 عبد اللہ بن عمر سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است منع کرو اس کی کوئی نہ دیوں کرو اس کی سجدوں
 میں جانے سرف انوری نے کہا یہ بدین صاف ہیں عورتوں کو سجدوں میں جانے کے جواز میں پر علماء
 نے یہیں شہر طین لکھیں ہیں کہ خوشبو نہ لگائی ہو سبئی نہیں نہ ہوا یا زید نہ ہوں جو آواز دیکھو جو ان نہ ہو کپڑے
 عمدہ نہ پہنے ہو کسی ساد کا ڈرنہ ہو اور نکھر کر ہمانست شتر نہی ہے اس صورت میں کہ عورت غاونہ والی ہو اور
 شتر طین بالی جاوین اگر غاونہ والی نہ ہو تو حرام ہے بھی **عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا اسْتَأْذَنْتُمْ لِنِسَاءِ الْكَلْبِ إِلَى الْمَسْجِدِ كَأَذْنِ الْكَلْبِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے
 روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہر چہ تیار می عورتیں تم سے اجازت مانگیں سجد
 میں جانے کی تو ان کو اجازت دو **عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا**
تَمْنَعُوا النِّسَاءَ مِنْ الْكُرُوحِ إِلَى الْمَسْجِدِ بِاللَّيْلِ فقال ابن عمر لعبد الله بن عمر لا تَدْعُهُنَّ يَحْيَى
فَيَتَّخِذْنَ مَدْغَلًا قَالَ فَكَرِهْتُ مَرَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْعُهُنَّ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است
 منع کرو عورتوں کو رات کو سجد میں جانے سے عبد اللہ کا ایک بیٹا بدلا سم تو ان کو نہیں چوڑیں گے وہ یہی فریب
 کیا کریں گی عبد اللہ نے اس کو چہر کا اور کہا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان کرتا ہوں اور
 تو کہتا ہے ہم ان کو نہیں چوڑیں گے **عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُمْ لِنِسَاءِ**
الْكَلْبِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ بَنُو كَلْبٍ لَكَ وَاقِدٌ إِذَا تَجَعَّدْتَ مَدْعَلًا قَالَ فَكْرِبَ فَرَضَ رَدَّ
 وَقَالَ أَحَدُ ثَلَاثَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَمْنَعُوا عَمْرَةَ ابْنِ عمر سے کہا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجازت دو عورتوں کو رات کو سجد میں جانے کی ان کا ایک بیٹا جس کا نام واقد تھا
 کہنے لگا بہر تو وہ یہی بہاؤ کر نیکی عبد اللہ نے اس کو سینے پر پارا اور کہا میں چہ حدیث بیان کرتا ہوں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تو نہیں مانتا **عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النَّبِيَّ أَنْ يَحْطُوَ عَلَى مَنْ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِذْ اسْتَأْذَنَكُمْ فَقَالَ
 بِلَالُ اللَّهِ لَمْ تَمْنَعُوهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَقُولُ أَنْتَ لَمْ تَمْنَعُوهُ ترجمہ بلال بن عبد اللہ بن عمر نے ان پر بائیں اہل بیت کی روایت کیا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں منع کرو ورنہ تو میں کہ مسجد میں جا کے ثواب چاہے وہ تم سے اجازت نہ دے میں بلال
 کہتا ہوں کہ اگر تم نے اس کو منع کر لیا تو میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا اور
 کہتا ہے کہ میں منع کر لیا کہ زَيْنَبُ الْغَيْثِيَّةُ كَانَتْ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَأَنَّهَا قَالَ إِذَا شَهِدْتَ أَحَدًا مِنْكَ الْعِشَاءَ فَلَا تَطْلُبْ ثَلَاثَ الْيَكَلَةِ حَرَمٌ زَيْنَبُ الْغَيْثِيَّةِ
 نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم عورتوں میں سے کوئی عشاء کی نماز میں آنا چاہے تو
 اس بات کو خوشبو نہ لگا دے کہ زَيْنَبُ امْرَأَةٌ أَتَتْ عَبْدَ اللَّهِ فَالْتَمَسَتْ أَنْ تَدْخُلَ الرَّسُولُ اللَّهُ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدْتَ أَحَدًا مِنْكَ السَّجْدَ فَلَا تَقْسَسْ خِيَابًا ترجمہ زینب سے روایت ہے جو عبد
 کی بی بی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ میں آوے تو خوشبو نہ لگا کر آوے
 کہ زَيْنَبُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا امْنِ أَلَا أَصَابَتْ بِجُودَا
 فَلَا تَشْهَدُ مَعَ الْعِشَاءِ الْأَخِيرِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
 عورت خوشبو کی دھون لیں وہ ہمارے ساتھ عشاء کی جماعت میں شریک نہ ہو کہ عَالِشَةَ دَهْرٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقُولُ لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى مَا أَحْدَثَ
 النِّسَاءُ لَمْ تَمْنَعُوهُ النَّبِيُّ كَمَا مَنَعَتْ نِسَاءُ نَبِيِّ إِسْرَائِيلَ قَالَ فَقُلْتُ لِمَ نِسَاءُ نَبِيِّ إِسْرَائِيلَ
 مَنَعْنَ النَّبِيَّ قَالَتْ نَحْنُ نَحْنُ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ نے کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہتر اور ن باتوں
 کو جو اب عورتیں کرنے لگیں ہیں (یعنی بنا کر خوشبو و زیورات آواز دہی پٹنا باریک کپڑے) البتہ منع
 کر دیتے انکو مسجد میں آنے سے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتیں منع کی گئیں تھیں عمرو نے کہا میں حضرت عائشہ سے
 بوجہ کیا بنی اسرائیل کی عورتیں مسجد میں آنے سے منع کی گئیں تھیں انہوں نے کہا ہاں اس حدیث
 سے عورتوں کے باہر نکلنے کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی بلکہ صاف ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 عہد مبارک میں عورتیں بلا ہر امت مسجدوں میں نماز کے لیے آیا جاتا کہ تین اور یہ جو بیان ہوا یہ نیا ہے حضرت
 عائشہ کا اگر دلیل یہی ہو تو میں نہیں کہہ کر مردوں کو کہہ دے کی نیت سے نکلنے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اور

باب من لم يمنع
 رسول الله صلى الله عليه وسلم
 من المسجد اذا استأذنه

باب من لم يمنع
 رسول الله صلى الله عليه وسلم
 من المسجد اذا استأذنه

[illegible]

اَلْقَوْمِ هَـ فَقَالُوا مَا لَكُمْ قَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ وَارْتَسَلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوا
 مَا ذَاكَ اَكَلْتُمُو شَيْءًا حَدَّثَ فَاَصْرَبُوا امْشَارُوكَ الْاَرْضَ وَمَعَادِرُهَا فَانْظُرْهَا مَا لَهُمْ اَلَّذِي جَالِ
 بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ فَانْظُرُوا اَنْصُرُوا بَوْنٌ مَّشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَعَادِرُهَا فَمِنْ الثَّقَرِ الَّذِيْنَ اَخَذُوا
 غَوِيًّا مَّاءً وَهُوَ يَجْعَلُ عَامِدٌ يَرَى اِلَى سَوَاقٍ عُكَاظٌ وَهُوَ يُصَلِّى وَيَا اَصْحَابِ صَلَوةٍ الْفِكَرِ فَاَمَّا سَمِعُوا
 الْقُرْآنَ اَسْمَعُوا لَهُ وَذَالُوا هَـ اَلَّذِيْ جَالِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ فَرَجَعُوا اِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا
 يَا قَوْمِ مَا اَنَا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِيْ اِلَى الشُّبِّ فَاَمَّا بِهٖ وَلَكِنْ نُّشْرِكُ بِرَبِّنَا اَحَدًا فَاَنذَرَكَ اللهُ
 عَلَى مُحَمَّدٍ نَّبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اُحَدٍ اَوْ اَنَّهُ اَسْمَعُ ثَقَرٌ مِّنَ الْاُحَدِ رَحِمَهُ ابْنُ سُلَيمٍ
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں کو قرآن نہیں سنایا نہ انکو دیکھا **ف** نودی نے کہا اہل
 کے بعد ابن سعد کی حدیث جو میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جنوں کا قاصد آیا
 میں اس کے ساتھ گیا اور جنوں کو قرآن سنایا۔ علمائے نے کہا ہے یہ دونوں الگ الگ تفسیر ہیں ابن عباس کے
 حدیث ابتداء نبوت میں ہے جب جن جو آئے تھے اور قرآن سن کر گئے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو اس کا علم حوالہ دینے کے بعد ہوا اور عبداللہ بن مسعود کی حدیث اور زبانی ہے جب اسلام خط پہل
 کیا تھا **ف** آپ انہی اصحاب کے ساتھ عکاظ کے بازار کو گئے اور وقت شیطانوں کا آسمان پر چاہا بند
 ہو گیا تھا اور انہی آگ کو کڑی برساتے جاتے تھے تو شیطان اپنے لوگوں میں گئے اور کہنے لگا ہمارا آسمان
 چاہا بند ہو گیا اور ہم پر آگ کے کڑے برسوں گے **ف** نودی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ
 یہ اس بار جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد ہوا اس کے پہلے نہ تھا اسی وقت شیطانوں کو اس کی فکر پیدا
 ہوئی اور لگے کہ بوج لگانے اور چاندن طرٹ پٹیر اور اس نے میں عرب کے ملک میں کاہن اور نجومی ہر
 تھے انکو یہ بات معلوم ہوئی کہ آسمان سے خبروں کا آنا موقوف ہو گیا اور لگے آگ کے کڑے برسوں جسکو عوام
 ناراض تھا کہتے ہیں اور عربی میں اسکو شہاب کہتے ہیں تو شہاب ہمارے پیغمبر کی نبوت کی دلیل ہے اور
 ایک جماعت علمائے نے کہا ہے کہ شہاب ہمیشہ سے ہے جب سودیا قائم ہے اور ابن عباس اور زہری کا یہی
 قول ہے اور عرب کے پُر الز شعرون کہ یہی اسکا ثبوت ہوتا ہے اور ابن عباس کے ایک حدیث بھی اس باب میں مروی ہے
 زہری کو یہ چاہی اس آیت کو اچھ کوئی سنے وہ کہہ کر کہا دیکھا اور ہوتا کہ شہاب پہلی ہی تھا لیکن ہمارے پیغمبر کی نبوت
 کے بعد سے وہ نہایت سخت اور بوتا ہو گیا اور بعضوں نے کہا کہ شہاب قدیم ہے لیکن شیطانوں کا چلایا جاتا ہے اس

سنے فرمایا بے شک ہر خدا کے خوف کو کر پڑے ہیں اور فرمایا ہر حسینہ را دسکی باکی بولتے ہے لیکن نہیں سمجھتو اور رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی جانتا ہوں اس تہ کو کہ میں جو مجھے سلام کیا کرتا تھا اور ایک شیخ میں ہو
 کہ دو درخت آپ پاس آئے اور ستن چاند نے آپ کے ہی فراق میں رونا شروع کیا اور کہنے لگے سبحانک ہی اور سو علیہ
 السلام کے کپڑے ایک تہر لیکر بھاگا اور احد اور احسانے نبش کی ہنستہ میں کہتا ہوں کہ ان باتوں میں عقل
 سلیم کے رویہ فراموشی ہے اور یہی شیعہ نہیں کہہ سکتا اس لیے کہ قدرت حکم اور تیز جہان ان کے دماغ اور زبان میں ہے یہی
 خدا کی دی ہوئی ہے اور نہ دماغ اور زبان نے نفسہ و وزن جہاڑا اور تہر کی طرح جہاد میں البتہ ان امور میں یہی کہ
 شبہ کر لو میں جو خداوند کریم کی قدرت کاملہ میں غور نہیں کرتے اور یہ تو فوض کی تقلید پرستے ہیں اور بہت
 کو بے سوچ سمجھ اختیار کر لیتے ہیں **باب** الْقُرْآنُ فِي الظُّلُمَاتِ الْعَصْرِ ظُهُرَ عَصْرِ مِنْ قِرَاءَتِ كَايَانِ
 حَكَمِ الْإِقْتَادَةِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُنَا فِي الْقُرْآنِ وَالظُّلُمَاتِ الْعَصْرِ
 فِي الْكُفَّةَيْنِ الْأُولَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ سُورَتَيْنِ وَلِثَمَانِ آيَةٍ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ
 الْكُفَّةَ الْآخِرَةَ مِنَ الظُّلُمَاتِ يُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ وَكَانَ فِي الصُّبْحِ مَرَّجَمَهُ أَبُو قَتَادَةَ وَرَوَاهُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارُ ثُرْبَانِ تَبِيءُ ظُهُرَ عَصْرِ كَيْسَرُ دُرِّ كَعْتُونَ مِيقَاتُ فَاتِحَةِ كُورِ وَسُورَتَيْنِ بِرَبِّهِمْ أَوْ
 آيَاتِهِ هَاتِيكَ بِمَا تَوَدُّوا بِمِلَّةِ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ
 فَاتِحَةُ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ
 مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ
 اور یہی ٹھیک اور صحیح ہے **حکم** الْإِقْتَادَةِ الْقُرْآنُ فِي الظُّلُمَاتِ الْعَصْرِ ظُهُرَ عَصْرِ مِنْ قِرَاءَتِ كَايَانِ
 الْأُولَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ سُورَتَيْنِ وَلِثَمَانِ آيَةٍ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ
 الْكُفَّةَ الْآخِرَةَ مِنَ الظُّلُمَاتِ يُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ وَكَانَ فِي الصُّبْحِ مَرَّجَمَهُ أَبُو قَتَادَةَ وَرَوَاهُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارُ ثُرْبَانِ تَبِيءُ ظُهُرَ عَصْرِ كَيْسَرُ دُرِّ كَعْتُونَ مِيقَاتُ فَاتِحَةِ كُورِ وَسُورَتَيْنِ بِرَبِّهِمْ أَوْ
 آيَاتِهِ هَاتِيكَ بِمَا تَوَدُّوا بِمِلَّةِ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ
 فَاتِحَةُ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ
 مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ
 اور یہی ٹھیک اور صحیح ہے **حکم** الْإِقْتَادَةِ الْقُرْآنُ فِي الظُّلُمَاتِ الْعَصْرِ ظُهُرَ عَصْرِ مِنْ قِرَاءَتِ كَايَانِ
 الْأُولَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ سُورَتَيْنِ وَلِثَمَانِ آيَةٍ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ
 الْكُفَّةَ الْآخِرَةَ مِنَ الظُّلُمَاتِ يُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ وَكَانَ فِي الصُّبْحِ مَرَّجَمَهُ أَبُو قَتَادَةَ وَرَوَاهُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارُ ثُرْبَانِ تَبِيءُ ظُهُرَ عَصْرِ كَيْسَرُ دُرِّ كَعْتُونَ مِيقَاتُ فَاتِحَةِ كُورِ وَسُورَتَيْنِ بِرَبِّهِمْ أَوْ
 آيَاتِهِ هَاتِيكَ بِمَا تَوَدُّوا بِمِلَّةِ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ
 فَاتِحَةُ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ
 مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ مِيقَاتُ بِلَّةِ كَعْتُونَ

لِسْتِ فِي السَّكْمَةِ

نکات

وَجَزَّاءُ أَقِيمَ فِي الْأَخْدِيدِ فَقَدْ كَانَتْ مِنْ لَدُنْكَ نَائِمَةً فِي نَزْعَتَيْنِ كَأَقِيمٍ مِنْ
أَحْصَى عَلَى قَدْرِ قَبْأِهِ فِي الْأَخْدِيدِ مِنَ الشَّيْءِ وَفِي الْأَخْدِيدِ تَمْرَيْنِ أَحْصَى عَلَى النَّصْرِ مِنْ لَدُنْكَ
وَأَقِيمَ كَأَقِيمٍ فِي رَوَابِعِ الْقُرْآنِ دَكَكٌ قَدْ نَزَلَ فِيهِ نَائِمٌ حَمْدُ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامٌ

[illegible][illegible]

سَکَنَ جَاوِزِ سَمْعِهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَسَعِيدٍ قَدْ سَمِعْتُكَ وَفَعَلَ بِكَ حَتَّى فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَمَّا
 أَنَا فَأَمَدْتُ فِي الْأَلْبَابِ وَلَحْنُ مَنَافِي الْأَخْدِيدِ وَمَا أَلْزَمَ الْأَقْدَانِ بِي مِنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكَ الْفَرْجُ بِلَا أَوْدَانِكَ فَفَعَلَ بِكَ حَتَّى جَاءَ بِنِهَايَةِ رُوحِهِ ثُمَّ سَمِعْتُ سَعِيدَ
 كَمَا لَوْ كَانَتْ تَهَارِي فَكُنَايَتُكَ تَبَيَّنَ مِنْ رِبَاتِ كِي بِهَا تَبَيَّنَ كَمَا نَزَلَتْ فِي سَعْدِ نَعْمَ كَمَا مِثْلُ رُوحِ لَقَوْلِهِ كَمَا لَبَا
 كَمَا مِثْلُ رُوحِ لَقَوْلِهِ دُونَ كَسْتِ كَمَا مِثْلُ رُوحِ لَقَوْلِهِ دُونَ كَسْتِ كَمَا مِثْلُ رُوحِ لَقَوْلِهِ دُونَ كَسْتِ
 نَهَيْتُ كِي تَحْفِظُ عَمْرُ لَعْنَةُ كَمَا مِثْلُ رُوحِ لَقَوْلِهِ دُونَ كَسْتِ كَمَا مِثْلُ رُوحِ لَقَوْلِهِ دُونَ كَسْتِ
 أَوْ كَسْتِ كَمَا مِثْلُ رُوحِ لَقَوْلِهِ دُونَ كَسْتِ كَمَا مِثْلُ رُوحِ لَقَوْلِهِ دُونَ كَسْتِ كَمَا مِثْلُ رُوحِ لَقَوْلِهِ دُونَ كَسْتِ
 قَالَ لَقَدْ كَانَتْ صَلَوةُ الطَّاهِرِ تُقَامُ فَيَذْهَبُ الْإِثْمُ وَالْأَشْيَعُ فَيَقْبُضُ حَاجَتَهُ ثُمَّ يَقُوضُ
 ثُمَّ يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُفَّةِ الْأُولَى مِثْلُ رُوحِ لَقَوْلِهِ دُونَ كَسْتِ
 سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ كَمَا لَوْ كَانَتْ تَهَارِي فَكُنَايَتُكَ تَبَيَّنَ مِنْ رِبَاتِ كِي بِهَا تَبَيَّنَ كَمَا نَزَلَتْ فِي سَعْدِ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَهُوَ مَكْتُوبٌ عَلَيْهِ فَيَا لَقَوْلِهِ دُونَ كَسْتِ كَمَا مِثْلُ رُوحِ لَقَوْلِهِ دُونَ كَسْتِ
 عِنْدَهُ فَمَنْ سَأَلَ عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَالِكٌ فِي ذَلِكَ الْمَنْزِلِ
 نَاعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ كَانَتْ صَلَوةُ الطَّاهِرِ تُقَامُ فَيَذْهَبُ الْإِثْمُ وَالْأَشْيَعُ فَيَقْبُضُ حَاجَتَهُ
 ثُمَّ يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُفَّةِ الْأُولَى مِثْلُ رُوحِ لَقَوْلِهِ دُونَ كَسْتِ
 الْأُولَى ثُمَّ جَاءَ عَمْرُ لَعْنَةُ كَمَا مِثْلُ رُوحِ لَقَوْلِهِ دُونَ كَسْتِ كَمَا مِثْلُ رُوحِ لَقَوْلِهِ دُونَ كَسْتِ
 كَمَا لَوْ كَانَتْ تَهَارِي فَكُنَايَتُكَ تَبَيَّنَ مِنْ رِبَاتِ كِي بِهَا تَبَيَّنَ كَمَا نَزَلَتْ فِي سَعْدِ نَعْمَ كَمَا مِثْلُ رُوحِ لَقَوْلِهِ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا لَوْ كَانَتْ تَهَارِي فَكُنَايَتُكَ تَبَيَّنَ مِنْ رِبَاتِ كِي بِهَا تَبَيَّنَ كَمَا نَزَلَتْ فِي سَعْدِ نَعْمَ كَمَا مِثْلُ رُوحِ لَقَوْلِهِ
 كَمَا لَوْ كَانَتْ تَهَارِي فَكُنَايَتُكَ تَبَيَّنَ مِنْ رِبَاتِ كِي بِهَا تَبَيَّنَ كَمَا نَزَلَتْ فِي سَعْدِ نَعْمَ كَمَا مِثْلُ رُوحِ لَقَوْلِهِ
 كَمَا لَوْ كَانَتْ تَهَارِي فَكُنَايَتُكَ تَبَيَّنَ مِنْ رِبَاتِ كِي بِهَا تَبَيَّنَ كَمَا نَزَلَتْ فِي سَعْدِ نَعْمَ كَمَا مِثْلُ رُوحِ لَقَوْلِهِ
 كَمَا لَوْ كَانَتْ تَهَارِي فَكُنَايَتُكَ تَبَيَّنَ مِنْ رِبَاتِ كِي بِهَا تَبَيَّنَ كَمَا نَزَلَتْ فِي سَعْدِ نَعْمَ كَمَا مِثْلُ رُوحِ لَقَوْلِهِ
 كَمَا لَوْ كَانَتْ تَهَارِي فَكُنَايَتُكَ تَبَيَّنَ مِنْ رِبَاتِ كِي بِهَا تَبَيَّنَ كَمَا نَزَلَتْ فِي سَعْدِ نَعْمَ كَمَا مِثْلُ رُوحِ لَقَوْلِهِ
 كَمَا لَوْ كَانَتْ تَهَارِي فَكُنَايَتُكَ تَبَيَّنَ مِنْ رِبَاتِ كِي بِهَا تَبَيَّنَ كَمَا نَزَلَتْ فِي سَعْدِ نَعْمَ كَمَا مِثْلُ رُوحِ لَقَوْلِهِ

+

تَوَكَّلْ

رَسُولُ اللَّهِ

بانی نازین کی شہرت ہے **ترجمہ** **سہل** قال سألت جابر بن سمرة عن صلوة النبي صلى الله عليه وسلم فقال كان يجتهد في الصلوة ولا يصلي صلاة هكذا قال رأيت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في العجوة بكتاب القرآن الجيد ويخوضها ترجمہ سہل جابر بن سمرة سے پرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو انہوں نے کہا آپ کی نماز پڑھتے ہیں ان لوگوں کی طرح (شبی شبی سویتین) انہیں پڑھتے ہیں اور بخیر کی نازین آپ فاتح القرآن یا سکرابہ سویتین پڑھتے تھے **سہل** جابر بن سمرة قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی القرآن اذا یغشی فی الغنم حکو ذلك وفي الشجر أطول من ذلك ترجمہ جابر بن سمرة روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نازین میں البیل زاد غنمی پڑھتے تھے اور غصہ میں ہی شبی سویتین اور بخیر کی نازین اس سر بسجین سویتین پڑھتے تھے **سہل** جابر بن سمرة قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فی الشجر یسبح اسم ربک الاطالی وفي الشجر باطول من ذلك ترجمہ جابر بن سمرة روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نازین میں سبح اسم ربک الاطالی پڑھتے تھے اور بخیر کی نازین اس سر بسجین سویتین پڑھتے تھے **سہل** ابی بردة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فی صلوٰۃ العشاء من السجدة الی الیائنة ترجمہ ابوہریرہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں اٹھ اتیر سو لکیر سو آیتوں تک پڑھتے تھے **سہل** ابی بردة الا سہل قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الشجر ما بکیر السجدة الی الیائنة ترجمہ وہی جواب دہ گندہ **سہل** ابن عباس قال ان اتم الفضل بنت الحارث سمعت وهو یقرأ المکن سلاوت غرقا فقالت یا بنی لقد ذکرنا فی یقرأ آتک هذه السورة ایضا لاخو ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الشجر ما بکیر السجدة الی الیائنة ترجمہ حارث بن عباس کو سوہ کلیر سلاوت عرفا پڑھتے سنا لکھا گیا تو نے یہ سورت پڑھ کر بھوکا بادل دیا سب **سہل** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سورت مٹی آج مغرب کی نازین میں اسے پڑھتا سہل بن عبد اللہ بن مسعود کہ اس کا ذکر اور حدیث صحیحہ لفظ ماہ کی لفظ حتی بقضه الله عز وجل ترجمہ دوسری روایت کا وہی جواب دہ گندہ اتنا زیادہ ہے کہ پر اس کے بعد آپ نماز نہیں پڑھیں ہی دینے امامت نہیں کی اور فاتح **سہل** جابر بن سمرة عن ابيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ بالقرآن في المغرب ترجمہ جابر بن سمرة

روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عباس

ابن عباس

ابن عباس

ابن عباس

سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا سورہ طور کو مغرب کی نماز میں **سُكُنِ** (تو چھٹی پڑھنا)
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
 قرأت کا بیان **سُكُنِ** (تو چھٹی پڑھنا) صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
 سنی امامین کے مابین میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھنے کی تو سورہ والہیں پڑھتے ہیں ایک کہ تین پڑھیں **سُكُنِ**
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
 ترجمہ برابر ہے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرف کی نماز پڑھی آپ سورہ والہیں
 والہیں پڑھیں **سُكُنِ** اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
 یا تین والہیں پڑھیں **سُكُنِ** اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرف کی نماز میں سورہ والہیں پڑھی یا باخوش آواز میں کسی کو نہیں پالیا کہ کسی
 حائز قال کان معاذ فیصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فَمَدَّ يَدَهُ فِي قَوْمِهِ قَوْمَهُ فَصَلَّى بِأَيْدِيهِمْ مَعَ
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم الْعِشَاءَ فَتَرَفَ قَوْمَهُ قَوْمَهُ فَأَمَّوْهُمْ فَأَتَتْهُ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَأَنحَرَتْ
 رَجُلًا فَكَلَّمَهُ وَجَدَّ وَأَنحَرَتْ فَقَالَتْ أَلَا أَكُنْتُ بَانًا لَّنْ قَالَ لَا شَوْ وَلَا رَيْتَ رَجُلًا
 اللّٰهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
 فَاَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
 يَكُنْ اَقَالَ سَعِيَانُ فَقُلْتُ لِعَمْرٍو اَبَا الْقَبِيْرِ جَلَسْنَا عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ قَالَ اَقْرَأْ الشَّمْسُ وَطَلْعُهَا
 وَاللَّيْلُ اِذَا يَغْشَى رَسْمُكُمْ رَبِّكَ اَكَلًا فَقَالَ عُمَرُ وَخُوْهُ هَذَا تَرْجُمُهُ جَابِرُ رَوَيْتُ عَنْ
 جِبْرِيلَ رَوَيْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
 اللّٰهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
 مَوْنَهُ مَوْرًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
 منافق نہیں ہوں تم خدا کی الہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنا تو لوگوں کی انہیں کہتے ایک ات وہ رسول
 اب اس اور غصہ کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں (دن بھر رہا ہوں بہرے میں اور دشمن رہا) اور معاذ آپ کے ساتھ عرف

سو ایک یہ بھی تھی کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں ہو گوگون کو نماز پڑھا دی تو ہلکی نماز پڑھی کس لیے کہ جب
 میں بڑھ کر اور ناتوان ہوتے ہیں البتہ جب ایکل پڑھے ترجمہ طرح اپنا جی چاہے اپنی نماز ادا کرے سکن
 ابی ہریرہ کہ یقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ اُصلی اَحَدُكُمُ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْهُ فَإِنَّ
 فِي النَّاسِ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَذَلِكَ الْحَاجَةُ ثُمَّ رَحِمَهُ ابُو بَرَّزٍ ع رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فرمایا جب کوئی تم میں ہو نماز پڑھو گے تو ہلکی نماز پڑھو اس لیے کہ گوگون میں ناتوان اور بیمار اور کام والے
 ہوتے ہیں سکن ابی ہریرہ کہ یقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ اُصلی سَلِّمْ بِمَثَلِهِ غَيْرًا
 اَنْتَ كَأَنْ تَبْكُلَ الشَّقِيقَ اَلْكَبِيرَ ثُمَّ رَحِمَهُ ابُو بَرَّزٍ ع رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرمایا وہی
 جواب دہ گندرا اس روایت میں بیمار کے بدلے بڑھاپے سکن عُمَانُ بْنُ لُحَيْجٍ الْعَاصِيُّ الشَّافِعِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا اُفْرَقُوا مَكَاتٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اَوْ اَجِدُ فِي نَفْسِي شَيْئًا قَالَ
 اَذُنُ لِمَنْ يَنْتَبِئُ بِكَ يَوْمَ تَمُوتُ وَصَحَّ كَتَمُهُ فِي صَدْرِي يَلِينُ تَدْيِي ثُمَّ قَالَ عَوَّلَ فَوَضَعَهَا
 فِي كَفْرِ عِيٍّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اُفْرَقُوا مَكَاتٍ اُفْرَقُوا مَكَاتٍ فَلَمْ يَفْرَقُوا اَلْكَبِيرَ نَاكَ فِيهِمْ
 اَلرَّيْضُ وَانْزِلَ فِيهِ جِرَالُ الضَّعِيفِ وَانْزِلَ فِيهِمْ ذَا الْحَاجَةِ فَاذًا صَلَّى اَحَدُكُمْ رَحَلًا فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ
 ترجمہ عثمان بن ابی العاص نفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو فرمایا تم اپنی قوم کی
 امامت کو انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں اپنے دل میں کچھ پاتا ہوں آپ نے فرمایا میرے نزدیک آ اور مجھ پر
 سامنے بٹھایا پر اپنی تہلیل میرے سینہ پر رکھو کہ بعد اس کو فرمایا مجھ پر اور اپنی تہلیل میری پیٹھ پر بوند ہوں گے
 یہ چہ میں کہے بعد اس کو فرمایا جا اپنا قوم کی امامت پر اسے انہوں نے کہا میں اپنے
 دل میں کچھ پاتا ہوں اس سے مراد یہ ہے کہ عثمان کو ڈر ہو گا کہ میں امام بنے ہو اور ترکہ نہ ہو جو تو امام تھا
 نے اور کو دور کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تہلیل کی بکرت ہو یا مراد یہ ہے کہ عثمان کے دل میں دوسرے
 بہت آؤ ہوں گے اور ایسا شخص امامت کو لائق نہیں خود مسلم عثمان ہو روایت کیا میں نے عرض کیا یا رسول
 اللہ شیطان نے میری غار میں بچہ ڈال دی ہے مجھ پر قرآن پڑھنے پر مٹے ہوا دیتا ہے انہوں نے فرمایا یہ ایک شیطان
 جس کا نام شرب ہے جب لو اس قسم کا دوسرا بچہ ڈالو اس کی پناہ مانگو نیز اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
 پڑھا اور بائیں طرف تین بار تھوک عثمان نے کہا میں نے ایسا ہی کیا وہ حال میرا جاتا رہا تھے
 اور جو کوئی کسی قوم کی امامت کرے تو وہ ہلکی نماز پڑھے کس لیے کہ گوگون میں کوئی بڑھاپے کوئی بیمار ہے

درجہ

نہ

نہ

نہ

فاجلسوا

درجہ

بولی کام والا ہے البتہ جب کسی نے اس پر جو جس طرح چاہے **سُكُنَ** عثمان بن ابی العاص قال انہ
ما یُعَدُّ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا ذَاخِفَتْ بِہِمُ الصَّلٰوۃُ مَرَّجِمَہ
عثمان بن ابی العاص ہر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخیر بات جو مجھ سے بیان کی وہ یہ تھی کہ جب تیرے
اُمّت کے لوگوں کی تو نماز کو بلکہ کہ **سُكُنَ** اِنَّ اَنْتَ الْبَیْتُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم كَانَ یُوحِیْدُ
فِی الصَّلٰوۃِ دُیْمَہ ترجمہ اس سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مختصر نماز پڑھتے تھے لیکن پوری۔
پہلے رکوع اور سجود اور سب ارکان کو اچھی طرح ادا کرتے تھے **سُكُنَ** اِنَّ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم كَانَ مِنْ اَخْفَہِ التَّائِیْسِ صَلَوۃً فِی تِمَازٍ ترجمہ انس سے روایت ہر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لوگوں سے زیادہ ہلکی نماز پڑھتے تھے اور پوری **سُكُنَ** اِنَّ اَنْتَ بِنِ مَّالِکٍ اَنْتَ تَعَالَ
مَا صَلَّیْتَ وَاَمَّا رُكُوعُ اَخْفَہِ صَلَوۃً وَاَنْتَ صَلَوۃً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
ترجمہ انس بن مالک نے کہا میں نے کسی امام کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہلکی اور پوری نماز
نہیں پڑھی **سُكُنَ** اِنَّ اَنْتَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَتِمُّہُ جُكَاۃَ الصُّبْحِ
مَعَ اَمِیْنٍ وَھُوَ فِی الصَّلٰوۃِ فِی قُرْۃِ الْبُیْضِ اَوْ فِی الصَّلٰوۃِ الْفَصِیْلِہِ ترجمہ انس سے
روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پھر کار ونا سنہرے چوہائی ہان کہ ساتھ ہوتا آپ چوٹی سورت پڑھتے۔
ف اور نماز کو جلدی ختم کر دیتے تھے اگر عورت کو تکحیف نہ ہو اور پھر زیادہ نہ دو کہ سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو خاص علم سب پر شفقت تھی اور آپ رحمہ للعالمین تھے اس حدیث میں معلوم ہوا کہ امام کو تشدد یوں کی اثر تھا
ضروری اور عورتوں کا مردوں کے ساتھ نماز پڑھنا ایسی چیز کا مسجد میں سے جانا درست ہے اگر چہ بہتر یہ ہے کہ چوٹی
بچے جو بچہ نماز پڑھنا شروع کر دیتے ہیں مسجد میں نہ لاکر جاویں (نوی) **سُكُنَ** اِنَّ اَنْتَ بِنِ مَّالِکٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِنَّی لَا دَخَلَ الصَّلٰوۃَ اُرِیْدُ اِلَّا اَتَمُّہَا نَسَمُ جُكَاۃَ الصُّبْحِ فَاخْفَہُ
مِنْ شِدَّةِ رُبْعِہِ اَوْ رُبْعِہِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز
مشرعوں کا ہوں چاہتا ہوں کہ اللہ کو ان کو تین پھر کار ونا سنہرے نماز کو بلکہ کہ دیتا ہوں اس خیال سے کہ وہ ان کے اپنے
بچے کے سوا پر بہت رنج ہو کہ کیا **سُكُنَ** اِنْ كَانَ الصَّلٰوۃُ رَکْعَتَیْنِ فَاَوْفِ تِمَازٍ نماز میں سب
ارکان کو اعتدال سے اوپر کرنا اور نماز کو بلکہ پڑھنا **سُكُنَ** اَللّٰہُمَّ نَبِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ رَفَعَتْ الصَّلٰوۃُ مَعَ
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَوَجَّہَتْ رَیْہُہُ فَرَفَعَتْہَا عَنَّا عِیْدُ الْاَجْعَدُ کُذِّبَہُ فَجَعَلْنَا

ترجمہ

ترجمہ

ترجمہ

نے کہا میں نے عبدالرحمن بن ابی سہل کو کہہا تھا اؤمکی نماز تو ایسی نہ تھی اس کے معلوم ہوا کہ حکم کی روایت ہو
 ابی سہل سے قابل اعتبار کہ نہیں ہے **سُئِلَ عَنْ أَتَمَّ النَّاحِيَةِ لَكَ خَطَرٌ عَلَى الْكُفْرِ بِمَنْ**
أَبْأَعْيَدَكَ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ سَأَلَ الْحَدِيثُ ترجمہ حکم روایت ہو مگر بنی خبیہ جب کہ بنی غالب ہوا
 تو ابوعبیدہ کو نماز پڑھانے کا حکم کیا پہر بیان کیا حدیث کو اخیر تک اس طرح جیسا کہ گذرا **سُئِلَ عَنْ أَتَمَّ**
قَالَ إِنْ لَمْ يَأْتِ الْخَلِيفَةُ يَكْفُرُ كَمَا أَذْنَبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ يَا مَالُكَ مَاذَا
أَنْتَ كَيْفَ تَصْنَعُ شَيْئًا لَا أَرَاكُمْ تَصْنَعُوهُ كَمَا كَانَتْ إِذَا دَفَعْتُ رَأْسَهُ مِنَ الرَّجُلِ عَنِ النَّصَبِ فَلَا مَا كُنْتُ
تَقُولُ الْفَائِلُ قَدْ لَبِثْتُ وَإِذَا دَفَعْتُ رَأْسَهُ مِنَ الشَّيْءِ كَمَا كُنْتُ حَتَّى يَقُولَ الْفَائِلُ قَدْ لَبِثْتُ ترجمہ
 اس سے روایت ہو انہوں نے کہا میں کو اسی نہیں کہتا تھا ہر ساتھ نماز پڑھنے میں جس طرح رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ پڑھتے تھے ثابت نے کہا اس ایک کام کرتے ہیں تم کو نہیں دیکھتا وہ کام کرتے
 ہو کہ وہ جب کبھی سے سر اٹھاتے تو سید پر کھڑے ہوتے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا ہو بھول گئی اور جب سجدہ ہو
 سر اٹھاتے تو تا تاہیرتے کہ کہنے والا کہتا ہو بھول گئے **سُئِلَ عَنْ أَتَمَّ** ایش قال مَا صَالَكُ خَلَفْتُ أَخِي أَوْجَرَ
صَلَوْتُ مِمَّنْ صَلَّوهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعْتُ كَمَا رَفَعَتْ صَلَوَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَارِبَةً وَكَانَتْ صَلَوَةُ ابْنِي بَيْنَ مَقَارِبَةٍ فَلَمَّا كَانَ عَمْرُو بْنُ النَّخَعِ ابْنُ صَلَوَةِ
الْعَجْرِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَامَ حَتَّى يَقُولَ
قَدْ أَهَمَّ كَثْرَتُ يَسْجُدَ وَيَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَهَمَّ ترجمہ اس سے روایت ہو
 میں نے کسی کے پیچھے اتنی مختصر نہیں پڑھی جتنی مختصر اور پوری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھی آپ کے
 نماز قریب قریب ہوتی دینے ہر ایک کن جہیز بنیام اور کوع اور سجود یہ سب ایک دوسرے کے برابر سر ابر ہونے اور
 ابوبکر کی نماز یہی ایسی ہی تھی جب حضرت عمر کا زمانہ ہوا تو انہوں نے فجر کی نماز کو لیا کر دیا اور رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم جب سے اللہ کے سوا کہہ کر قرائت دیتا کرتے کرتے کہ ہم لوگ کہنے لگتے شاید آپ بھول گئی ہو یہی یہ بین
 جاتے اور دونوں سجدوں کے پیچھے میں اتنی دیر تک بیٹھتا کہ ہم کبھی آپ قبول گوئی **بَابُ مَنَابِقَةِ الْوُضُوءِ**
وَالْعِلَّةُ بَعْدَهُ الام کی پیروی کرنا اور ہر ایک مایم کے بعد کھڑا **سُئِلَ عَنْ عِبَادَةِ اللَّهِ بَرِّئَكَ قَالَ حَتَّى**
الْبَرِّ وَأَوْفَوْا عِدَّتَكُمْ نَأْبِ أَنْهُمْ كَانُوا يَصِلُونَ خَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَذْنَبَ
رَفَعْتُ رَأْسَهُ مِنَ الْوُضُوءِ كَمَا أَذْنَبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَضَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جَعَلَهُ عَلَى الْاَرْضِ فَخَرَّ سَاجِدًا مَنْ دَرَا كُنْهُ سُبْحَانَكَ تَرَجِمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ بِرِوَايَةِ أَبِي جَبْرٍ
 بَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ (وَحَدِيثُ بَيَانٍ لِي دَوْدَ بْنَ كَثِيرٍ) نَسَبَهُ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَحْجِي نَازِلُ بَطْنِ مَرْجَبٍ
 رُكُوعَ سِرِّهِمْ مَاتَ تَوْحِينَ كَسَى كَرَامَتِي بِطَيْفٍ جَبَلًا نَزَلَتْ بِهَا نَبَاتُهَا تَنَامُ كَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِي
 بِشَانِي زَيْنٍ بِرُكُوتِ أَوْسٍ كَعَبْدِ بَدَلٍ أَيْ كَيْفَ يَحْجِي سَجْدَ تَوْحِينَ جَلْبَتِي فَتَابَ بِرُجَابِي أَيْتِ مِينَ وَوَدَّ
 جَهْوَتِي نَقِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ كَاتِلٌ هُوَ أَوْ مَقْصُودُ أَوْسٍ كَيْفَ كَرَارُ تَوْحِيلِي تَبْتِ أَوْصِي بِلِي نَسَبُ هِمِينَ أَوْنِ
 كَسَافَتِهِ جَبَلُ بَلْسَ كَالْكَانِ نَهْمِينَ بِرُسُلَتِ تَوْحِيدِي صَحْتِ مِينَ كَوْنِي كَسَفِهِ نَهْمِينَ أَلْسَانِ مِينَ جَبَلُ كَرَارِ
 كَرِي قَوْلِ ابْنِ سَاقٍ كَلْبَتِ أَوْ مَطْلَبِ مِينَ كَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ جَبَلُ نَسَبِهِ تَوْحِيلِي سَوَا أَوْ كَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ كَرَارِ
 صَحَابِي مِينَ أَسْرَ حَدِيثِ مِينَ كَلْبَتِ أَوْ مَقْصُودِي سَجْدَ كَيْفَ يَحْجِي نَازِلُ بَطْنِ مَرْجَبٍ تَنَامُ كَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِي
 أَلْبَتِ أَلْكَامِ كَعَبْدِي مَرَافَتِ نَبَاتِ تَوْحِيدِي نَهْمِينَ كَرَامِ كَسَافَتِهِ سَجْدَ تَوْحِينَ جَلْبَتِي فَتَابَ بِرُجَابِي أَيْتِ مِينَ وَوَدَّ
 كَرَامِ أَيْ كَنِ كَرَامِ كَعَبْدِي مَرَافَتِ نَبَاتِ تَوْحِيدِي نَهْمِينَ كَرَامِ كَسَافَتِهِ سَجْدَ تَوْحِينَ جَلْبَتِي فَتَابَ بِرُجَابِي أَيْتِ مِينَ وَوَدَّ
 حَكْمُ قَرْنِي أَلْبَتِ أَلْكَامِ كَعَبْدِي مَرَافَتِ نَبَاتِ تَوْحِيدِي نَهْمِينَ كَرَامِ كَسَافَتِهِ سَجْدَ تَوْحِينَ جَلْبَتِي فَتَابَ بِرُجَابِي أَيْتِ مِينَ وَوَدَّ
 مِينَ حَكْمُ قَرْنِي أَلْبَتِ أَلْكَامِ كَعَبْدِي مَرَافَتِ نَبَاتِ تَوْحِيدِي نَهْمِينَ كَرَامِ كَسَافَتِهِ سَجْدَ تَوْحِينَ جَلْبَتِي فَتَابَ بِرُجَابِي أَيْتِ مِينَ وَوَدَّ
 نَسَبُهُ كَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِي زَيْدٍ بِرِوَايَةِ أَبِي جَبْرٍ نَسَبَهُ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَحْجِي
 نَسَبَهُ كَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِي زَيْدٍ بِرِوَايَةِ أَبِي جَبْرٍ نَسَبَهُ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَحْجِي
 بَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ (وَحَدِيثُ بَيَانٍ لِي دَوْدَ بْنَ كَثِيرٍ) نَسَبَهُ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَحْجِي نَازِلُ بَطْنِ مَرْجَبٍ
 رُكُوعَ سِرِّهِمْ مَاتَ تَوْحِينَ كَسَى كَرَامَتِي بِطَيْفٍ جَبَلًا نَزَلَتْ بِهَا نَبَاتُهَا تَنَامُ كَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِي
 بِشَانِي زَيْنٍ بِرُكُوتِ أَوْسٍ كَعَبْدِ بَدَلٍ أَيْ كَيْفَ يَحْجِي سَجْدَ تَوْحِينَ جَلْبَتِي فَتَابَ بِرُجَابِي أَيْتِ مِينَ وَوَدَّ
 جَهْوَتِي نَقِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ كَاتِلٌ هُوَ أَوْ مَقْصُودُ أَوْسٍ كَيْفَ كَرَارُ تَوْحِيلِي تَبْتِ أَوْصِي بِلِي نَسَبُ هِمِينَ أَوْنِ
 كَسَافَتِهِ جَبَلُ بَلْسَ كَالْكَانِ نَهْمِينَ بِرُسُلَتِ تَوْحِيدِي صَحْتِ مِينَ كَوْنِي كَسَفِهِ نَهْمِينَ أَلْسَانِ مِينَ جَبَلُ كَرَارِ
 كَرِي قَوْلِ ابْنِ سَاقٍ كَلْبَتِ أَوْ مَطْلَبِ مِينَ كَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ جَبَلُ نَسَبِهِ تَوْحِيلِي سَوَا أَوْ كَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ كَرَارِ
 صَحَابِي مِينَ أَسْرَ حَدِيثِ مِينَ كَلْبَتِ أَوْ مَقْصُودِي سَجْدَ كَيْفَ يَحْجِي نَازِلُ بَطْنِ مَرْجَبٍ تَنَامُ كَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِي

نَازِلُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنا چاہتے تھے تو ہم میں سے کوئی اپنی بیٹیہ نہ جیسا کہ یہاں تک کہ
 آپ کو عبد بن ربیعہ پیشا کہنے لگا کہ میں نے حدیث میں سنی ہے کہ خَلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنْفَرَهُمْ مَعَهُ يَفْرَأُونَ فَلَا أَقْبَمَ لَهُمْ بِالْقَتْلِ الْيَوَارِكُ كُنْ لَا يَخْفَى نَجْلُ الْقَتْلِ فَخَصَرَ كَحَثَى يَسْتَمِعُ
 سَائِدُكَ ثُمَّ جَاءَهُ عَمْرُو بْنُ حَرِثٍ بِرَفَائِثٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يَجِيءُ النَّبِيَّ مِنْ قَوْمٍ
 بِرَفَائِثِهِمْ يَخْتَلِسُ الْبَحَارَ الْكُتْرَ مِنْهُمْ رِثْمُ رَسْمِ الْفَتَّاسِ (اور ہم میں سے کوئی اپنی بیٹیہ نہ جیسا کہ یہاں تک کہ
 ابوری طرح عبد بن ربیعہ جاتے **باب** مَا يَقُولُ إِذَا دَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ الْكُتْرِ وَجِبْ رُكُوعٍ وَسُرُودِ شَاوِ
 اُنْكَرَا كَيْفَ حَكَمَ ابْنُ أَبِي قَالٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَفَعَ خَشَعَكَ مِنْ الْأُكُ
 قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا يَكُونُ مِثْلَ الْكُتْرِ وَمِثْلَ الْكُتْرِ وَمِثْلَ الْكُتْرِ
 شَيْئًا مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ مَرَجَمِهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الدُّنْيَا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْ رُكُوعٍ وَسُرُودِ شَاوِ
 بیٹیہ اور بیٹا تھے تو فرماتے سمعہ اللہ من جہرہ اللہم ربنا کہ الحمد اخبرنا کہ بیٹیہ اور بیٹا تھے تو فرماتے سمعہ اللہ من جہرہ اللہم ربنا کہ الحمد اخبرنا کہ
 کہے یا اللہ میری تعریف کرتا ہوں اسماؤن بہر اور زمین بہر اور جو چیز تو چاہے بعد اس کے اس بہر
 نووی نے کہا کہ یہ مسئلہ ہے کہ اگر تعریف اللہ تعالیٰ کے جس بہر تو اسماؤن زمین بہر جاتے۔ اس حدیث میں
 ہوا کہ مقتدی اور انام سب کو یہ دعا پڑھنا سنوں ہر حکم عَدْبَا ثَوْبَيْنِ ابْنِ أَبِي الدُّنْيَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ رَبَّنَا كُنْ الْحَمْدُ مِثْلَ الْكُتْرِ وَمِثْلَ الْكُتْرِ
 الْكُتْرِ وَمِثْلَ الْكُتْرِ مِثْلَ الْكُتْرِ بَعْدَ مَرَجَمِهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الدُّنْيَا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے اللہم ربنا کہ الحمد ملأ السموات والارض ملأ السموات من شئ بعد حکم
 عَدْبَا ثَوْبَيْنِ ابْنِ أَبِي الدُّنْيَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ رَبَّنَا كُنْ الْحَمْدُ
 مِثْلَ الْكُتْرِ وَمِثْلَ الْكُتْرِ مِثْلَ الْكُتْرِ بَعْدَ مَرَجَمِهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الدُّنْيَا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الدُّعَاءِ رَبَّنَا كُنْ الْحَمْدُ مِثْلَ الْكُتْرِ وَمِثْلَ الْكُتْرِ مِثْلَ الْكُتْرِ بَعْدَ مَرَجَمِهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الدُّنْيَا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی الدنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرمایا کرتے تھے یا اللہ میری تعریف
 ہے آسمان بہر اور زمین بہر اور ہر چیز تو چاہے اس بہر یا اللہ پاک کہ مجھ کو برف اور اس کے درخت
 پانی سے یا اللہ پاک کہ مجھ کو گناہوں سے اور خطاؤں سے جسیر سنیہ کٹر صاف ہوتا ہے میل سے (۱) اور
 نے کہا یا اللہ میری گناہوں سے پاک ہونے کے لیے اور گناہ اور خطا ایک ہیں یا گناہ سے حق العباد

لَا مَمْنَعَتَ دَرَكَيْتُمْ ذَا الْجَنَّةِ وَذَلِكَ الْجَنَّةُ ترجمہ عبد الباقی بن عباس کہ ایسی ہی روایت ہے کہ ہر مرد اور
گھر و گھر اس روایت میں آتی اقبال العبد و کفار عبد بن عباس کہ ابن عباس عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اِنَّ قَوْلَهُ وَمِلًّا مَا شِئْتُمْ مِنْ شَيْءٍ تَعْبُدُوْهُ وَكَلْبًا كَرِهْتُمْ مَا يَعْبُدُوْهُ ترجمہ ابن عباس کہ ہر
روایت ہے جو اور بگڑی اس میں یہ دعا ملاراشت من شی بعد تک ہر آگے نہیں ہر باب النکح
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْقُرْآنَ فِي الرَّكْعَةِ وَالسُّجُودِ رُكُوعٌ اَوْ سَجْدَةٌ مِنْ قُرْآنٍ يُّرْثُ عَنْهُ كِي مَانَتْ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَتَبْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّادَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ
أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتَيْتُ النَّاسَ اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبْتَدِئَاتِ الشُّبُوحِ اِلَّا التَّوْحِيدُ الشَّاهِدُ بِمَا هَا هُنَا
اَوْ كَرَى لَهُ اَلَا وَاِنِّي فَخِصْتُ اَنْ اُفَرِّقَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا فَاَمَّا التَّوْحِيدُ فَعَظِيمٌ اَوْ رَئِيسُ الرُّسُلِ
رَاَمَّا الشُّبُوحَ فَاجْتَمَعَتْ فِي اِيَّاهِ السَّادَةُ فَخِصْتُ اَنْ لَيْسَ بِجَابِ كَلَّمَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَكَمْنَا سَفِيَانُ عَنْ
سَيِّدَانِ ترجمہ عبد الباقی بن عباس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (میں سے) پروردگار
اور لوگ صفت باندہی کھڑے تھے ابوبکر صدیق کے پیچھے آپ نے فرمایا اے لوگو اب نبوت کی خوشخبری پڑ
والوں میں ہو کہ پڑنا (کیونکہ نبوت کا خاتمہ مجھ پر گیا) مگر نیک خواب جسکو مسلمان دیکھے یا اور کچھ واسطے
کوئی اور دیکھو اور تمکو معلوم ہو کہ منع کیا گیا میں قرآن کو پڑھنے سے کہ کہہ یا سجدہ میں رکوع میں تو پڑھ کر یا
کر اور یعنی سجان ربی العظیم کہو) اور سجدہ میں کرشش کر دو عا میں تو دعا تمہاری قبول ہو **ف** تو دوسری
کہا اس حدیث سے کہ رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے کی ممانعت کھلی علیہ رکوع میں صرف تسبیح اور سجدہ میں تسبیح
اور دعا اگر کسی نے رکوع یا سجدہ میں قرأت کو سوا سورہ فاتحہ کے اور کوئی سورہ پڑھے تو مکروہ ہے لیکن اگر
باطل نہ ہوگی اور سورہ فاتحہ پڑھنے میں دو قفل میں ایک یہ کہ مکروہ ہے اور سورتوں کی طرح اور نماز باطل
ہوگی اور دو سجدہ کی حرام ہے اور نماز باطل ہو جاوے گی یہ جب یہ کہ قصد پڑھے اور جوہو لے سے پڑھے تو نماز
مکروہ نہ ہوگی لیکن سجدہ ہو کر دو دنوں صدقوں میں امام شافعی کے نزدیک اور علماء نے سختیانا ہے
رکوع میں سجان ربی العظیم کہنا اور سجدہ میں سجان ربی الاعلیٰ تین تین بار اگر ایک بار کہو تو بھی کافی
ہے اور تسبیح رکوع اور سجدہ میں سنت ہے واجب نہیں ہر مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی کہ یہی قول ہے اور امام
احمد اور ایک طاغیہ اہل حدیث کے نزدیک واجب ہے بیل ظاہر حدیث کے **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
كَتَبْتُ كَلِمَةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيقُ وَرَأْسُهُ كَعَصُوبٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قَامَتْ

امین آپ نے فرمایا خدا نے میری ایک نشانی مقرر کر دی ہے میری امت میں جب میں اسکو دیکھتا ہوں تو ازا
 کھنکھن کو کہتا ہوں اذاجا رضی اللہ عنہ وفتح آخر سورۃ تک (۱) سورہ اذاجا رضی اللہ عنہ کے فتح ہونے
 کے بعد اترتی ہے جب اسلام پہل گیا اور جو حق جو لوگ مسلمان ہو گئے اللہ تعالیٰ اس سورہ میں اپنے پیغمبر کو
 خوشخبری دی اور فرمایا اب خدا کی پاکی بول اور ہتھیار کر اور زمین اس سورت میں اشارہ ہو پاکی و فدا کے
 قرب کی طرف کیونکہ نبوت کا کام پورا ہو گیا۔ اس صلیبی سے معلوم ہوا کہ ہتھیار جیسے تسلیم و رستہ اور نصرت
 لئے اسکو مکروہ جاننا حساس خیال سے کہ کہیں پہر گناہ نہ کرے اور جھوٹے میں مبتلا نہ ہو اور پھر افضل ہے کہ یوں کہو
 اللهم اغفر لی حکم عایشۃ قالت ما آتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم من نزل علیک
 إذا جاء نصر اللہ والفتح یصلی صلوۃ إذا دعا أوقال فیما سبحانک ربی و بحمدک اللہ تعالیٰ
 رحمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب سورہ اذاجا رضی اللہ عنہ
 اترتی ہے آپ جب نماز پڑھتے تھے تو دعا کرتے اور فرماتے سبحانک بی زحمت اللہ اغفر لی یعنی پاک ہو تو اسے
 رب بکیر اور شکر ہے تیرا یا اے نبیؐ جو مجھ کو حکم عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسکرم یکتب من قول سبحان اللہ ویحمدہ إذا استغفر اللہ وأقرب الیہ قالت فقلت یا رسول
 اللہ اداک تکلم من قول سبحان اللہ ویحمدہ استغفر اللہ وأقرب الیہ فقال سبحان ربی
 انی ساری علامۃ فی امی فی اذ آتیتھا اکتب من قول سبحان اللہ ویحمدہ استغفر اللہ و
 أقرب الیہ فقدا آتیتھا إذا جاء نصر اللہ والفتح فتح مکہ و آتیت الناس ینخلون فی ذیبت
 اللہ أقوا جاء تسبیح محمد وکتابک واستغفر کا اللہ کان کواجا رحمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ فرماتے تھے سبحان اللہ و اقرّب اللہ الیہ آپ فرمایا مجھ سے یہ تسبیح بیان کیا
 تو ایک نشانی دیکھ لیا اپنی امت میں یہ جب میں اس نشانی کو دیکھتا ہوں تو تسبیح کہتا ہوں نیز یہی سبحان اللہ
 و حمدہ ہتھیار اللہ و اقرّب اللہ الیہ کہتا ہوں وہ نشانی شاید یہ ہے اذاجا رضی اللہ عنہ اترتی ہے جب اللہ کی مدد آگئی اور
 مکہ فتح ہو گیا اور لوگ خدا کے دین میں جو حق جو شریک ہوئے لگو تو اللہ کی تعریف کر پاکی بول اور بخشش مانگ
 اور اس وہ بخشش والے حکم میں انجیل فرمایا قال لعلکم کیف تقول انک فی الکفر قال امسا
 سبحانک ویحمدک کالآلہ انک انت فاحسن ربان الیہ کہتے تھے عن عائشۃ قالت اقمذ
 الفیض صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فظننت انک لکنہ یخبرون انہ یجسست ثم رجعت

تسبیح
 سبحان ربی
 انی ساری
 علامۃ فی
 امی فی
 اذ آتیتھا
 اکتب من
 قول
 سبحان
 اللہ وی
 حمدہ
 استغفر
 اللہ و
 اقرب
 الیہ
 فقال
 سبحان
 ربی

باب مینہ

[illegible]

فی الجہت ترجمہ عبدالعزیز بن عباس سے روایت ہے کہ حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات ہدیوں پر
 سجدہ کرنا کہ اس سے معلوم ہو کہ سجدہ کے سات اعضا میں اور سجدہ کرنا سب اعضا میں
 سے لگنا چاہیو اور سجدہ پیشانی اور ناک دونوں پر کرنا چاہیو لیکن پیشانی کا تین میں پر کرنا واجب
 ہے اور ناک کا لگنا مستحب اگر ناک لگے اور پیشانی نہ لگے تو سجدہ درست نہ ہوگا امام مالک اور شافعی
 اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں میں سے ایک کا لگنا کافی ہے اور امام احمد اور ابن حنبلہ
 کے نزدیک دونوں کا لگنا ضروری ہے ہر دو جب ختم ہر حدیث کو اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ ظاہر حدیث کو کہ جب
 ناک اور پیشانی ایک عضو کو حکم میں ہے ورنہ سجدہ کے اعضا آٹھ ہوں گے دو دونوں ہاتھ اور دونوں
 گھٹن اور دونوں پاؤں اور ناک اور پیشانی (نودی مخصا) اور منع کیا مال اور کپڑے کا سمیٹنا
 سے مال کا سمیٹنا یہ کہ سر جوڑے کی طرح باندھ اس طرح نازک ہونا مکروہ ہے باتفاق علماء
 یہ بھی کہ روایت ہے اور ابوالبرقع نے کہا سات ہدیوں پر سجدہ کرنا اور بال اور کپڑے سمیٹنا
 مخالفت کی سات ہدیان یہ ہیں دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں دونوں پاؤں پیشانی سحران ابر
 عباکس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اُمرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم ذلک انکنت
 نحوبا وشفعا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا سجدہ کرنا
 سات ہدیوں پر اور کپڑے اور بال سمیٹنے کا حکم ابن عباس قال اُمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 ان یسجد علی سبعۃ وذلک ان یسجد علی سبعۃ وذلک ان یسجد علی سبعۃ وذلک ان یسجد علی سبعۃ
 صلو اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا سات اعضا پر سجدہ کرنا اور مخالفت ہونی مال اور کپڑے سمیٹنے کی
 حکم اس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اُمرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم ذلک انکنت
 وانشاء سید علی افہ والیدین والرجلین واطراف الفم ینین ولا تکف الشیاب ولا الشفۃ
 ترجمہ عبدالعزیز بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا سات ہدیوں پر سجدہ
 کرنا پیشانی پر اور اشارہ کیا اپنے اپنے ہاتھ سوناں پر اور دونوں ہاتھوں پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں
 قدموں کی انگلیوں پر اور حکم ہوا کپڑے اور بال سمیٹنے کا حکم عبد اللہ بن عباس ان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اُمرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم ذلک انکنت الشیاب ولا الشفۃ
 ولا کف والیدین والرجلین ینین ترجمہ عبدالعزیز بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نودی مخصا
 نودی مخصا

نودی مخصا
 نودی مخصا

علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا اسات اعتنا پر سجدہ کر نیکا اور بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹ کر کا وہ سات ہفتا یہ
 میں پیشانی اور ناک پر دو وزن ایک عضو کے حکم میں ہیں (دو وزن ہاتھ دو وزن کٹھن دو وزن قدم چھ وزن)
 عبد اللہ بن عباسؓ اُنہ دای عبد اللہ بن الحارثؓ قُصِّلَ رِجْلَاهُ مَحْفُوفٌ مِّنْ ذَرَاخِمِ فَقَامَ
 لِحَدِّكَ فَحَدَّكَ فَلَا انْفِرَتْ اَقْبَلَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأْسِي فَقَالَ ابْنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَنْتُمْ اَمْتَلُ هَذَا اَمْتَلُ الْيَمَانِي يُصَلِّي دَهْوَ مَكَتُوفٌ ترجمہ عبداللہ
 بن عباس نے دیکھا عبداللہ بن حارث کو وہ جوڑہ باندھ کر سو گونا گون پڑھ رہے تھے تو عبداللہ بن عباس ان کے
 جوڑے کو کھولنے لگے جب وہ نماز سے فارغ ہو کر تو پوچھا تم نے میرا سر کین چھو عبداللہ بن عباس نے کہا
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرماتے تھے جو شخص بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھے اسکی
 مثال ایسی ہے جیسو کوئی سر کھول کر نماز پڑھے (۱) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کا اعادہ ضروری اگرچہ
 باندھ کر نماز پڑھے لیکن جمہور علماء کے نزدیک اعادہ ضروری نہیں بلکہ نماز مکروہ ہوگی (۲) اب اَلْاُحْمَدُ الْوَلَدُ
 فِي النَّجْدِ وَرَضِيَ عَنْكَ تَيْنَ عَلَى اَلْاَرْضِ وَرَضِيَ اَمِيرُ تَقَاتِيْنِ عَنِ الْجَبَتَيْنِ وَرَضِيَ الْبَطْنُ عَنِ الْفُجْدِيْنِ
 السَّجْدَةُ كَسْ طَرَجِكُ دُونَ تَهْلِيلِيَانِ زَيْنِ سَوَلَاوِي دُونَ كَهْنِيَانِ پیلوون سے جدا رکھے
 اور پیٹ کر ان پر جو جبار کے (۳) اَنْسَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَدُوا لَوَانِي
 السَّجْدَةِ وَلَا يَبْسُطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِلَيْهَا اَلْاَكْلِبُ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا اعتدال کو برابر کو ذیہ میں اور نہ بچاؤ کوئی تم میں سے اپنی بانہروں کو کتے کی طرح (۴) یعنی کہنیاں
 نہیں بہرنگہ و اور نہ پیلوون سے ملاؤ جیسے کہ بیٹھتا ہے بلکہ کہنیاں زمین سے اوٹھی رہیں اور دونوں بانہروں
 کشادہ رکھیں کہ اگر بہرنگہ ہوں تو پیلوون نظر آئیں (۵) شَعْبَةُ حَدَّثَنَا اَلْاِسْكَدَوْنِي فِي حَدِيثِ ابْنِ
 جَعْفَرٍ وَلَا يَبْسُطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِلَيْهَا اَلْاَكْلِبُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا (۶) اَلْبَلَا تَقَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدْتَ فَتَقَمَّ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِنْ فَيْتِكَ ترجمہ برابر روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب توجہ کرے تو اپنی تہلیلان زمین پر رکھ اور کہنیاں زمین سے
 اٹھائے (۷) عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ اَبْنُ جَعْفَرٍ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
 اِذَا صَلَّى فَتَرَجَّ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ رِيْمَانِ اَبْيَئِهِ ترجمہ عبداللہ بن مالک بن جعفر سے روایت ہے
 کہ یہ عبداللہ کی بان کا نام ہے مالک کی بی بی کا (۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو دونوں ہاتھ

باب عقیص التماس فی الصلوات

باب اکرعہ فی الصلوات ودر الموقفات

باب فی الصلوات ودر الموقفات

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سر ہوا اور امام کا سر منقذ یوں کیلئے ہی کافی ہے۔ ابن عباس کی
 سہمہ یا خدات ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو وقت گنتی تھی بعضوں نے کہا میں اس کے بعضوں
 نے کہا تیرہ برس کے بعضوں نے کہا پندرہ برس کے اور یہی ٹھیک ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ**
أَنَّهُ أَتَى يَسِيدَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَامَ لَيْلَتَيْنِ فِي حَجَّةِ الْوُكُوفِ
يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَ قَسَّارُ الْحِمَارَيْنِ يَدْعِي بَعْضُ النُّسُوتِ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَلَّتْ مَعَ النَّاسِ ثُمَّ
 عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے وہ گدھے پر چڑھ کر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمرے سے مٹا میں حجۃ الوداع
 میں نماز پڑھا رہا تھا تو گدھے بعضوں کے سامنے ہو کر نکلا پھر وہ اتر کر اور صف میں شریک ہوئے **عَنْ**
الزُّهْرِيِّ بِطَلْحَةَ بْنِ الْأَسَدِ قَالَ وَالشَّيْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِحَرَفَةِ تَرْجُمَةٍ وَهِيَ جَوَادِيرُ
 گدھ اس میں یہ کہ آپ عرفات میں نماز پڑھا رہے تھے **عَنْ** الزُّهْرِيِّ بِطَلْحَةَ بْنِ الْأَسَدِ وَكَانَ يَكُونُ
 فِيهِ مِثْقَالُ دَلَا عَرَفَةَ وَقَالَ فِي حَجَّةِ الْوُكُوفِ أَدْوَمَ الْفَتَحِ تَرْجُمَةٍ اس روایت میں مذکور ہے کہ
 عرفات کا مکہ حجۃ الوداع کہا یا کہ کے فتح کا دن کہا (لیکن صحیح حجۃ الوداع ہے) **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ**
الْحَدَّادِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ لَحْدُكُمْ يُصَلُّونَ فَلَا يَدْعُ أَحَدًا
يُؤْمِنُ بِدِينِهِ وَلَا يَدْعُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ ابْنَ نَفْسَاتِكُمْ لَا أَحَدًا هُوَ شَيْطَانُ تَرْجُمَةٍ ابو سعید خدری
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے سامنے کسی کو نہ
 نکلنے دینا بلکہ اس کو دفن کرے چنانکہ ہر کوا گروہ نہ مانے تو اس سے کہہ دو کہ شیطان ہے **فَدَفَعَ**
 کرنا کہ حکم بطور استعجاب کہ ہے نہ بطور وجوب کہ اس کی عالم نے اس کو واجب نہیں کہا اور اڑنے سے یہ عرض
 نہیں کہ متیار بھاڑی یا ایسا مار کر کہ وہ مر جاوے پھر اگر وہی طور سے دفع کرنے میں مر جاوے تو اس پر قصاص نہیں
 باتفاق علماء لیکن میت ہونے کا نہ ہوگی اس میں رد قول ہیں یہ سب صورت میں ہے کہ نمازی نے اپنے
 انہ سے آکر کر لی ہو یا ایسی کرنے میں نماز پڑھتا ہو جہاں سے گزرنے کی ضرورت نہ ہو اتنے مختصر **عَنْ**
أَبِي سَعِيدٍ الْخَمَّانِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَبِي سَعِيدٍ يُصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ لَمْ
يَكُنْ يَسْتَدْرِكُ مِنَ النَّاسِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ مِنْ أَبِي مُعَيْطٍ أَرَادَ أَنْ يَجْتَازَ
بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَهُ فِي خَنْدَرِهِ فَنَظَرَ لَمْ يَجِدْ مَسَاعًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي سَعِيدٍ فَعَادَ فَدَفَعَهُ
 نے حضور اس قدر کہ لاؤ لی تمکل فالتما فالتما من ابی سعید فخر ذاکم الناس فخر ذاکم

بَابُ تَرْجُمَةِ النَّاسِ بِدِينِهِمْ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَواتُهُ مِنَ السَّجَلِ كُلِّهَا فَإِنَّمَا تُعْتَرَضُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقَبِيلَةِ فَإِذَا ارَادَ أَنْ
 يُوَدِّعَ أَقْبَلَتْهُ فَكَوْنَتْ قَرْنَهُمَا مِمَّنْ عَانَتْهُ سُرُودًا سَيَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِي تَجْدٍ
 ابْنِي بَدْرِي فَمَادَا كَرْتِے اور میں آپ کے سامنے قبیلہ کی طرف آڑی بڑی ہوتی جب آپ پہنچے تو قراؤا کرتا تو مجھ پر
 جبکہ تیر میں بھی دھڑپہ لیتی **ف** نودی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ترک تہیہ تاخیر اخیر است تک
 مستحب ہے جس شخص کو خود اپنی اکہہ کہلنی یا دوسرے کے جبکہ دین پر بہرہ رسا ہو تو وہ مستحب ہے کہ ترک تاخیر است
 میں بڑے ہے اگرچہ تہیہ نہ پڑتا ہو کیونکہ حضرت عائشہ تہیہ نہیں پڑھتی تھیں جیسا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے
 پر ترک کو آپ کے ساتھ پڑھتی تھیں اور جس شخص کو جاگنے کا بہرہ رسا نہ ہو وہ غنا کے بعد ہی دھڑپہ لے کر
عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ قَالَ قُلْنَا الْمَرْأَةُ وَالْحَجَّارُ
فَقَالَتْ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَكَأَنَّهُ سَوْدٌ لَقَدْ رَأَيْتُنِي بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُعْتَرِضَةً كَأَنَّهُ أَجْنَاذَةٌ وَهُوَ يُصَلِّي قَرْنَهُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رَوَيْتُ عَنْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ
 نے کہا نماز کن چیزوں کے سامنے جانے سے ٹوٹ جاتی ہے ہم نے کہا عورت اور گھر کی حضرت عائشہ
 نے کہا عورت ہی ایک براجا نور میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آڑی بڑی ہوتی تھی جبکہ
 کی طرح اور آپ نماز پڑھتے **عَنْ عَائِشَةَ وَكَرْنَهُمَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلَابُ**
الْحَجَّارُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ شَهِدْتُ نَبِيَّ بِالْحَمْدِ وَالْكَلابِ وَاللَّهُ لَعَنَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا عَلَى الشَّرَرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقَبِيلَةِ مُضْطَجِعَةٌ فَتَبَدَّلُوا
الْحَاجَةَ فَكَرَرْتُ أَنْ أَجْلِسَ فَأَوْذَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمْتُ مِنْ عَشِيرَةِ
رَجُلَيْهِ قَرْنَهُمَا مِمَّنْ عَانَتْهُ کے سامنے ذکر نماز کو ٹوٹ جاتی ہے کہ اور گھر کی اور عورت
 کے سامنے گل جانے سے انہوں نے کہا تم نے ہم کو کہہ ہوں اور کتون کے برابر کیا تم خدا کی سین نے
 خود دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے سامنے تخت پر تھی قبیلہ کی طرف
 لیٹی ہوئی مجھے حاجت ہوتی ہے تو آپ کے سامنے بیٹھنا اور آپ کو تکلیف دینا مجھے برا لگتا میر
 تخت کو باتوں کے پاس سے کہہ جاتی ہے **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ عَدْتُ لَمْ تَرَ بِالْحَمْدِ**
وَالْحَمْدُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى الشَّرَرِ فَبَدَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الشَّرَرِ فَبَدَّلَ فَاكْرَرْتُ أَنْ أَكْسَحَهُ فَأَسْأَلُ مِنْ قَبْلِ رَجُلٍ الشَّرَرِ حَتَّى أَتَمَّ لِمَنْ لِحَافِي قَرْنَهُ

نَقْلًا

ام المؤمنین عائشہؓ کو کہاتو یہ کہ کتنی اور گدہوں کے برابر کر دیا حالانکہ میں نے خود اپنے متین دیکھا ہے
تحت پریشو ہو کر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتے اور تخت کے چپ سین نماز پڑھتے مجھ کے سامنے
کہنا برا معلوم ہوتا تو تخت کے باؤن کی طرف میں کہہ سک کر خان سے باہر آنی **عن عائشہ**
قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَرَبِّي بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَايَ فِي فَيْكَلِهِ فَإِذَا
تَجَاوَزَ عَنِّي فَقَبَضْتُ رِجْلِي وَإِذَا قَامَ كَبَّطَهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوتُ فَيَوْمَئِذٍ لَكِنَّ فَيْكَلَهُمَا
ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوتی اور میری پاؤں
آپ کو سامنے قبلہ کی طرف ہوتی تو جب آپ سجدہ کرنے لگتے میرا پاؤں دبا دیتو میں باؤن سمیت پڑتی
پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے میں باؤن بٹھالیتی حضرت عائشہؓ نے کہا ادن و نون گہروں میں چلیا
نہ تھا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور جہوہ و علماء کے
نزدیک ٹوٹ جاتا ہے وہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ یہ چونکہ کپڑے وغیرہ کے اوپر سے ہوگا اور اس سے وضو
نہیں ٹوٹتا **عن عائشہ** **قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ تَرَجَّعَ تَرَجُّعَهُ**
ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور میں آپ کو سامنے ہوتی جین کی حالت میں کہی ایسا
ہی ہوتا کہ آپ کا کپڑا میری بدن سے لگ جاتا جب آپ سجدہ کرتے **عن عائشہ** **قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَإِنَّا لَجُنُبُهُ فَإِنَّا لَحَافِظُونَ رُءُوسَهُ وَنَحْنُ نَقُصُّهُ
الرَّجُلَ ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور میں آپ
کے پیلوں کی طرف ہوتی جین کی حالت میں اور ایک چادر میں لپیٹی ہوتی اور میں آپ کے کپڑے پر ہی ہوتا۔
ف نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورت نمازی کے پیلوں میں کپڑی ہو تو نماز باطل نہ
ہوگی یہی ہمارا اور اکثر علماء کا مذہب ہے اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک نماز باطل ہو جاوے گی اور یہی ثابت ہوا
کہ حائضہ عورت کو کپڑے پاگین گروہ مقام جہان خون لگا ہوا اور کوئی نجاست البتہ وہ نجس ہے اور یہی
ثابت ہوا کہ حائضہ کے سامنے نماز پڑھ سکتے ہیں اور ایک ہی کپڑا کچھ حائضہ پر ہو کچھ نمازی پر
وہی ثابت نہیں **بَابُ الصَّلَاةِ فِي تَقْبِيبِ وَاحِدٍ وَصِفَةِ النَّبِيِّ** ایک کپڑے میں نماز پڑھنا یا کچھ
أَيُّهَا سَيِّدُكَ إِنَّ سَأَلَكَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

دخون کا کاٹنا کسی ضرورت کی وقت درست ہر چیز لکڑی کی حاجت ہو یا اور دختون کا اودن کے بدلے لگا
منظور ہو یا اودن کے گرٹنے کا ڈر ہو یا مسجد بنانے کی ضرورت ہو یا کافروں کے ملک میں انکو سزا دینے
کے لیے کاٹے اسی طرح پرانی قبروں کا کہو دنا درجہ وہ ٹھوس بین خون اور پیچھے کی ملی ہو کا لکڑی پھینک دی
جاوے تو اس میں بین نماز درست ہے اور اسکو مسجد کہ ستر میں اس حدیث سے یہی معلوم ہوا کہ قبرستان کی
زمین مالک کر ملک میں ہوتی ہے اور وہ اسکو بچر سکنا ہر بشر طیکہ وقت شرک چکا ہوشت اور کہ مندر برابر کیے
گئے اور دختون کی لکڑی قبلہ کی طرف رکھ دی گئی اور دروازے کے دونوں طرف تہر لگا کر گئے جب یہ کام ختم ہوا
ہو تو اوصیاء بر جز پڑتے تھے شفا نیز شجرین پڑ کر گتے جاتے تھے تاکہ شفقت سہل ہو جاوے علماء نے کہا کہ
اگر کلام موزون ہو تو اس کو شتر نہ کہین گئے جتنا کہ ہر دالے کی نیت رہ ہو شتر کنو کی اور یہی سبب ہے
بعض موزون کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں پر وہ شتر نہیں ہیں کیونکہ شتر کہنا آپ پر حرام تھا
فت۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی انکے ساتھ تہودہ لوگ یکتہ تھے یا اللہ بہتری اور بھلائی آخرت
کی بہتر ہے اور بھلائی ہے تو مذکور انصار اور ہاجرین کی۔ تیرجمہ اس موزون کلام کا جو حدیث میں عربی
زبان میں ہے سکتا ہے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کَانَ یَقُوْلُ فِیْ مَدَ اِیْنِ
الْعَرَبِیِّمْ قَبْلَ اَنْ یُّنْزِلَیْنِی الْمَسْجِدَ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بننے سے پہلے مکہ میں کے
رہنے کی جگہ میں نماز پڑھتے تھے کہ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُوْلُ
ترجمہ وہی جاد پر گزشتہ نووی نے کہا امام مالک اور امام احمد نو اس حدیث سے متدلال کیا ہے
کہ جس جانور کا گوشت حلال ہو گا پنیاب اور پاخانہ پاک ہو **باب** حَقِّ لَوْلَا لَوْلَا مِنْ الْقُدْسِ اِلٰی
الْمَكَّةِ بِرَبِّتِ الْمَدِیْنَةِ کَیْطَرِ سَرَقَبِہٖ بِکَرِہِہٖ لَیْطَرِہٖ بِرَبِّہٖ لَیْطَرِہٖ لَیْطَرِہٖ لَیْطَرِہٖ لَیْطَرِہٖ لَیْطَرِہٖ لَیْطَرِہٖ
مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِلَی الْبَلَدِ الْقُدْسِ رَسُوْلَةُ عَشْرِ شَعْرًا حَتّٰی تَزَلَّتِ الْاِیْمَةُ اِلَیْہِ
فِی الْبَقْرَةِ وَحِیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْہَکُمْ مُّطْمَکً فَنَزَلَتْ بَعْدَ مَا صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کَانَ ظُلْمٌ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَمَسَّ بِرَاسِیْہِمْ اَنْ یُّضَارَّوْہُمْ فَمَسُّوْنَ عَقْدًا فَخَصَّرَ بِاَلْحَدِیْثِ
فَوَلُّوْا وُجُوْہَکُمْ قَبْلَ الْبَیْئَةِ ترجمہ برابرین عازب روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ساتھ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی سولہ ہینہ تک یہاں تک کہ یہ آیت اتری جو سورہ بقرہ میں ہے۔ تم جہاں پر ہو
سورہ انبا کی طرف کرو۔ تو یہ آیت اس وقت اتری جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے ایک شخص

بیت المقدس کی طرف نماز پڑھ کر تے ہوئے تھے کہ میں یہ آیت اور تیری قدرت سے تقدیر ہو گیا ہے کہ میں تیرے پاس پہنچوں اور تیرے پاس پہنچوں
 سہ پہر کے آسمان کی طرف دیکھ کر ہم پہ پہر دین کے سوز و گداز اور اس کی طرف جہنم کی طرف دیکھ کر تے ہوئے تھے
 ایسا سوچ کر کہ یہ طرف پہر ایک شخص نے یہ سہ پہر سے جابجا ہوتا اور اس نے دیکھا لوگوں کو فجر کی نماز میں کھڑے ہیں اور
 ایک کھڑے پڑھ چکے تھے تو پکارا اسنو قبلہ بدل گیا یہ سن کر وہ لوگ اسی حالت میں کہ یہ طرف پہر ایک
 النبی عن بکائر السجید علی القبر وادخلوا الصلوة فیہا والذی عن اتخاذ القبر مساجد قبر وپہر
 مسجد بنانے کی ممانعت اور وہ ان پر مورقین کہہ کر کی ممانعت اور قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت علی
 عائشہ ان ام حبیبہ زافر سکتہ ذکر تا کینسہ رائیہا بالحبشہ فیہا تصاویر رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اولئک اذا کان فیہم الدجال انک
 فمات بہوا علی قبرہ منجیل او کھوڑا وادخلہ ذلک الصلوة اولئک فیہا تصاویر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یوم القیمۃ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گجا
 کا ذکر کیا جس کو انہوں نے حبش میں دیکھا تھا اور اس میں تصویریں لگی تھیں آپ نے فرمایا ان لوگوں کو یہی حال
 تھا جب ان میں کوئی نیک آدمی سچا تھا تو وہ اس کی قبر پر مسجد بناتے اور وہ ان صورتیں بناتے یہ لوگ
 قیامت کو دن خدا کے سامنے سب بدتر ہوں گے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کے پاس یا قبر کے
 اور مسجد بنانا یا قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے کیونکہ اگلی مشرکین اور یہود اور نصاریٰ ایسا کیا کرتے
 تھے کہ پیغمبروں یا نیک لوگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بناتے تھے اگر کوئی قبر کو مسجد بنانا دیکھ لیا کہ مسجد
 کی طرح وہ نہ ہو وقت آیا جا یا کرے یا قبر کے سامنے جبکہ یا اس طرف نماز پڑھے تو اس کا بھی یہی حکم ہے
 عن عائشہ انہم کانوا اکثر اذ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی موضع کثرت
 افرسکتہ و ام حبیبہ کینسہ ثم ذکر بحوکہ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے سامنے لوگوں نے چاہتیں کی آپ کی بیماری میں تو ام سلمہ اور ام حبیبہ نے ایک گرجا کا حال بیان
 کیا پھر ذکر کیا اسی طرح حبش اور یمن کے ممالک میں عائشہ زافر سکتہ ذکر تا کینسہ رائیہا بالحبشہ فیہا تصاویر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سکتہ کینسہ رائیہا بالحبشہ فیہا تصاویر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا پھر ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں ایک گرجا کا حال بیان کیا جو انہوں نے دیکھا تھا حبش کے
 ملک میں جبکہ ام ہاریرہ نے کہا کہ یہی ام حبیبہ اور پیغمبر کے ممالک میں عائشہ زافر سکتہ ذکر تا کینسہ رائیہا بالحبشہ فیہا تصاویر رسول اللہ صلی

راکھا

جاء القبر عن بناء المساجد على القبور والصلى

سماجد
دیکھ کر کہ ان کی قبروں پر مساجد بنائے گئے تھے

نواس مٹیک کو آدمی پر (یا با بنون) ہستم بچتے تھے انہوں نے کہا وہ وہ تو سنت ہو تیر زنی صلوٰۃ علیہ وسلم کی فتنہ
 خدوی نے کہا اتنا کہ باب میں دو حدیثیں وارد ہیں ایک حدیث کہ دوسری تو اقسام سنت ہو ارد دوسری حدیث میں
 ہے اور علمائے جنکات کیا ہو اتنا کہ حکم اور افعال کی تفسیر میں اور صحیح یہ کہ افعال و قسم ہے ایک کہ یہ کہ اپنے دونوں
 میرن زمین پر لگا دیو اور پٹیلوں کو کر لے کر لے اور ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر کئے کی طرح یہ کہ وہ ہے اور حدیث میں
 اسی کی ممانعت ہو دوسرے کہ دونوں بعدوں کے پچھیں یا ریون پر بیٹھی اور یہی ابن عباس کی مراد ہو اور یہ افعال دونوں
 بعدوں کے پچھ میں سنون پر شافعی کے نزدیک اور صحابہ ابر سلف سے منقول ہے (انتہی مختصر) **باب**
 تحکیم الکلام فی الصلوات و تسبیح ما کان من یا حتم نماز میں بات کرنا حرام ہے اور پھر جوابات کرنا درست تھا
 وہ حکم سنو ہو گیا **عن معاویۃ بن النکع السکونی قال یکتا انا اُصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
فلم اذ عطس رجل من القوم فقلبت یرحمک اللہ فدرمانی القوم با بشارہم فقلت انما
امتیاک ما شان کتم نظرؤن انی کفجکوا ینظرؤن بایید یرحمہ علی الخ و ہم فکتمار ایتھم
یصمؤن لکنی سکت کما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ما ایت فوجہ
قبلیہ و کابعدہ احسن تعلیم ایت فکما صلی ما کفرتی و کافرتی و کاشتمی قال ان کلمۃ اللہ
لا یصل من جہا شئ من کلام الناس الا ما هو الشیخیر الشکیر و قرأۃ القرآن اذ کما قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت یا رسول اللہ انی محدث عقیب یا حدیث و قد جاء اللہ بالحدیث
فمن ان و منار جال الا انک ان قال ذلک انما یحضر قال و منار رجال یحیطون ذلک قال ذلک شیء یحیطون
فی مدد و یرحمہ فلا یصل ہو و قال ابو القتیاح فلا یصل تکلم قال قلت و منار رجال یحیطون ذلک
کان من الا نسیا یحیط فممن و افق خطہ ذلک قال و کانت لی جاریمۃ کرم علی غنائی فقبل الخ
فانحدرت فکما طلعہ ذلک یوم فاذا الذئب فعد و ذهب یساقہ من عنقہا ان کاد جلی من یساقہ
اسف کما یاسفون لکنی صکت کما صکت فأتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخطم ذلک
علی قلت یا رسول اللہ انک اعنفہا قال انتی یحانکیت یحان قال لہا ابن اللہ فالت لی
السماء قال من انک فالت رسول اللہ قال اعنفہا فانا یحان منہ سرجمہ معاویہ بن حکم سلمی
 روایت ہے میں نماز پڑھ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان میں ایک شخص جنبہ سے ہم لوگوں میں سے رہتا
 کہا یہ ہمک اللہ لوگوں سے مجھ پر گہور ناسخ و کلام کیا میں نے کہا کاش میری ان چھ پر رکھتی (یعنی میں مجاہد) ہم کو یہ کہ

گھورتے ہوئے نہ کہ وہ لوگ اپنی ماترہ افزون بر بار نہ لگتے اس پر چپ کرنے کے لیے شاید اس وقت تک اس پر
کاموں کے لیے تسبیح کا رواج نہ ہوا تھا اس حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں ضرورت کو واسطے فعل تلبیل درست
ہے اور اس میں کراہت نہیں ہے (نزدی) **۱۱** جب تک دیکھا وہ مجھ کو چپ کرنا چاہتے ہیں تو میں چپ ہو
رہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو قسم میری مان باپ کی عین نے آپ کو پہلے نہ آپ کے بعد کوئی آپ
سے بہتر کہا نہ لالا دیکھا **۱۲** اس حدیث میں بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کا جبکہ گواہی
اللہ تعالیٰ نے قرآن میں دی ہے اور نظیر ہی کہا نماز اللہ کو کہ کس طرح متحمل اور نرمی اور شفقت تعلیم میں لازم ہے
۱۳ قسم اس کی نہ آپ نے مجھ کو جہر کا نہ مارا نہ گالی دی لیون فرمایا کہ نماز میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں
۱۴ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز میں بات کرنا حرام ہے اگرچہ ضرورت سے یا صحت سے ہو پھر اگر بہت ہی
ضرورت کسی کو آگاہ کرنے کی یا اندرانے کے لیے اجازت دینی کی واقع ہو تو تسبیح کہے اگر نماز پڑھ رہا ہو اور
اور جو عورت ہو تو دستک دیو کہ یہی ہمارا اور مالک اور ابو حنیفہ اور جمہور سلف اور خلف کا مذہب ہے اور کیا
جماعت علماء کے نزدیک جیسے اور داعی وغیرہ نماز میں بات کرنا کسی صحت کے لیے درست ہو اور دلیل انہی
ذوالمیدین کی حدیث ہے جو حکوم اپنے مقام میں بیان کرینگے یہ اختلاف اس شخص میں ہے جو جان بوجہ کہ تصد انما
میں بات کرے لیکن اگر بھولے سے بات کرے تو تہوڑی بات کرنے سے ہمارے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی اور امام مالک
اور احمد اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک نماز باطل ہو جاوے گی ہمارے قول
ذوالمیدین کی حدیث ہے اور جو بھول کر بہت سی باتیں کرے تو اس میں ہمارے صاحب کو دخل میں صحیح یہ کہ
نماز باطل ہو جاوے گی اسی طرح اگر وہ شخص باتیں کرے جو نو مسلم ہو اور نماز کے احکام سے خوب واقف نہ ہو تو اس
کی نماز بھی باطل نہ ہوگی اور دلیل اس کی یہی حدیث معاویہ بن جحش کی ہے انہوں نے اداؤافیت کی وجہ سے نماز میں
باتیں کیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز کو ٹائے کا حکم نہ کیا صرف اتنا کہ ہلا دیا کہ نماز میں باتیں
کرنا حرام ہے **۱۵** وہ تو تسبیح اور سورۃ بقرہ اور قرآن مجید پڑھتا یا عبادت اپنے فرمایا **۱۶** نیز نماز میں اس کے
باکی بیان کرنا تکبیر کہ قرآن پڑھتا ہے اور جو باتیں اس کے مثل ہیں جیسے تشریہ دعا سلام وغیرہ پر سب کا ر
مفسر وہ ہیں پر لوگوں میں جہاں میں باتیں ہوتی ہیں اس قسم کی باتیں نماز میں نہ کرنا چاہیے۔ اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص قسم کھا دیں بات نہ کرے گا پھر تسبیح کہے یا تکبیر یا قرآن پڑھے تو اس کی قسم نہ ٹوٹے
گی یہی صحیح اور مشہور ہمارا مذہب ہے اور یہی بخلا کہ کتب یہ تخریر فی فرض ہے اور جس نے نماز کا اور یہی معلوم

ہوا کہ چھینک کا جواب دینا درست نہیں اور چھینک کا جواب یہی دنیا کی باتوں میں داخل ہے جن سے نماز ٹوٹ جاتی
 ہے البتہ چھینک کو دالا آہستہ سے اٹھائے کہ لہو کی ہمارا اور لاک کے یہی قول ہے اور عبداللہ بن عمر اور غشی اور احمد کو نزدیک
 بکار کر کے (نودی) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جاہلیت کا زمانہ میرا یہی گذرا ہے اب اللہ تعالیٰ
 نے اسلام نصیب کیا ہم میں سے بعض لوگ کاہنوں (پڑتوں بنجیوں) پاس جاتے ہیں آپ نے فرمایا تو ان کے پاس
 سے جاؤ علماء نے کہا کہ آپ (منع فرمایا) کاہنوں پاس جانے سے کیونکہ وہ آئندہ کی بات بتلاتے
 ہیں اور کبھی اتفاق سے کوئی بات ان کی ٹھیک ہو جاتی ہے تو ڈر ہے کہ آدمی دھوکے میں پڑ جاوے اور انکا
 اعتقاد پیدا ہو جاوے اور صحیح صحیح حدیثوں سے یہ بات ثابت ہو کہ آپ نے منع فرمایا کاہنوں کے پاس جانے سے انکی
 بات سچ جانتے سے انکو جو شیرینی وغیرہ ملتی ہے وہ بالکل حرام ہے باجماع اہل اسلام لغوی نے کہا کہ اتفاق کیا ہو
 علماء نے کہا کہ ان کی شیرینی کے حرام ہونے پر لغوی جو شیرینی وغیرہ اسکو کہانت (آئندہ کی بات بتلانے پر)
 ملتی ہے کیونکہ کہانت کا فعل باطل ہے اور سب اجرت لینا جائز نہیں مادری نے احکام سلطانہ میں لکھا ہے کہ کہانت
 کو بڑا کہنا چاہیے کہانت کی اجرت دینا اور لینے کا اسی طرح سرکپیل کی اجرت سے اور سزا دینا چاہیے دینوی نے دال
 کو اور خطابی نے کہا کہ ان کا کہن کو جو شیرینی ملتی ہے کہانت کو عوض وہ حرام ہے اسی طرح عرفات کو اور کاہن
 اور عرفات میں یہ فرق ہے کہ ان کا کہن تو غیب دانی کا دعویٰ کرتا ہے اور آئندہ کی باتیں اور سزا کی باتیں بتلاتا ہے
 اور عرفات وہ جو چور کا پتالگانا ہے اور چوری کا مال نکال دینے کا دعویٰ کرتا ہے یا گئی پہلی چیز کے سراغ لگانے
 کا اپنے علم کے اندر سے خطابی نے یہی کہا اور دوسری حدیث کی شرح میں کہ عرکے ملک میں کاہن وہ لوگ تھے
 جو بہت باتوں کے پہچاننے کا دعویٰ کرتے بعض انہیں سے یہ کہتے تھے کہ ہمارا دوست کوئی جن سے جو خبریں بتلادیا کرتا
 ہے اور بعض یہ کہتے تھے کہ ہم کو سچ ایسی ملی ہے جسکی وجہ سے ہم یہ باتیں دریافت کر لیا کرتے ہیں انہی لوگوں میں عرفان
 یہی تھے جو چوری کا مال نکال دینے کا اور چور کو پہچان لینے کا اور عورت کو آتش کو پہچان لینے کا دعویٰ کرتے
 کاہن نمج کو بھی کہتے ہیں بہر حال حدیث سے یہ امر صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے پاس جاننا یا ان سے کوئی چیز
 یا دن کی بات کو ماننا یا سب سے ہے تمام ہوا کلام خطابی کا **ہاتھ** کہتا ہے کہ دین اسلام کی خبر
 اور برکتوں میں سے یہی ایک بڑی غلی اور برکت ہے جو وہ لوگوں کو غلط خیالات اور جھوٹے وسوسے اور بے اصل
 دھوکے سے نجات دیتا ہے جو لوگ مسلمان نہیں ہیں اور بنجیوں رمالوں پڑتوں کے معتقد ہیں ان کی جان
 آئے دن جنس میں ہے سہرات کے کرتے یا نہ کرتے میں انکو دال ہے وہ اپنے عقل سے بالکل کام نہیں لے سکتے

اخیر میں ساری دنیا میں بدنام اور بے وقوف بن چکے ہیں۔ پھر ان کے منہ میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوئے ہیں جو اگلے
 مسلمانوں کے بھی زیادہ عقل پر چلنے کا دعویٰ کرتے ہیں پھر یہی کہہ پڑے اس دعویٰ پر شرم نہیں کرتے
 اور بخوبی میدان اور رمالوں کو غیب کی باتیں بوجھتے ہیں اور اپنے اعتقاد کو بہتر ہونے کا حوالہ لاؤا لہذا ہم
 پہر میں نے کہا بعض ہم میں کو برائے شگون لیتے ہیں آپ کو فرمایا یہ ادن کے دنوں کی بات ہے تو کسی کام سے روکو
 زرو کے باقی کو نہ روکے (یعنی بد شگون لینا نہ روکو) اور ایک نندو سوسہ ہر تدر بد شگون کو
 خیال کو کسی نیک کام سے باز نہ آنا چاہیو۔ یعنی بد شگون کو کائنات اگر دل میں گزرتی تو قیامت نہیں نہ آدمی
 اس کی وجہ کو گنہگار ہوتا ہے لیکن اس پر عمل کرنا منع ہے اور گنہ کا باعث ہو اور بہت صریح حدیثوں
 سے یہ امر ثابت ہے کہ بد حالی منع ہے (پہر میں نے کہا بعض لوگ ہم میں کفرین کو تو میں (یعنی کاغذ پر یا نیز
 پر جو کمال کیا کرتے ہیں) آپ نے فرمایا ایک پینتیر کیرین کیا کرتے تھے پھر جو دسی ہی کھیر کرے وہ نودست
 ہے (اور نہ درست نہیں اور چونکہ ہم کو وہ علم جو اس پینتیر کو ملتا صحیح طور سے نہیں پہنچا اس لیے ہم
 کو کیرین کہتے ہیں کچھ بات بتلانا درست نہیں تو وہی نے کہا علما کی تمام گفتگو کا اس باب میں حاصل ہے
 ہے کہ ہماری شریعت میں علم پر عمل کرنا منع ہے (یعنی معاویہ نے کہا میری ایک نوٹری تھی جو احد اور جہنم
 (ایک مقام کا نام ہے) کی طرف بکریاں چرایا کرتی تھی ایک دن میں جو وہاں آنکلا تو دیکھا بہت بڑا ایک بکری
 کو لے گیا ہے آخر میں ہی آدمی ہون چھو کو بھی غصہ آتا ہے جیسے انکو غصہ آتا ہے میں نے ایک ہمکا اور کو دیا پھر پھر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے دل پر یہ امر بہت گراں گذرا (یعنی اس نوٹری کا مارنا
 جس پر غلام نوٹری کو قصور کے اور پھر سزا دینا درست ہے مگر نہ ایسی سزا جو ظلم کے درجہ کو پہنچ جاوے کہ ہول چوک غفلت
 پر سے ہوتی ہے خود میان کو ہوتی ہے پھر غلام نوٹری کو بھی اپنی طرح سمجھے ان کی ہول چوک غفلت کو بھی
 سزا کرے اگر کوئی شخص لپا رہا تو نہ کر سکے اور غلام نوٹری پر ظلم کرے تو حاکم دقت اسکو سزا دے سکتا ہے
 اس نے منہ میں بہت لوگ ناجح بھی سے اسلام پر متنش ہوئے ہیں کہ اس میں غلامی جائز کی گئی ہے حالانکہ
 وہ غلامی جو شریعت اسلام کے رد کو جائز کی گئی ہے اور جیسا استعمال اسکا شریعت میں بتلایا گیا ہے وہ مثل فرقت
 کے ہے اور نوٹری کو بدرجہا فائق ہے مگر نہ کے لوگ شاید نوٹری کو عربوں کی غلامی سے بہتر خیال کرتے ہیں
 انکو یہ معلوم نہیں کہ عرب میں غلام میان کے ساتھ کہا تا ہے میان کچھ برا بیٹھتا ہے میان کا سالچہ پڑھتا
 ہے اور ہندو میں جو ذکر دن کو ساتھ کہلاتا یا برا بیٹھتا نا ایک گناہ عظیم خیال کیا جاتا ہے پھر جس امر کا تم خدو

ہر تاؤ کو تو یہ مٹھاری رہائی ہے اس امر میں کوئی برائی نہیں غریبت اور اخلاق کے سارے کام ایسے ہیں جو
 نہایت عمدہ ہیں پر اگر انکو کوئی بری طرح ہمتاں کرے تو برے معلوم ہوتے ہیں ایسے ہی غلامی کو خیال کرنا چاہیے
 ت میں کہہ یا رسول اللہ میں اس لونڈی کو آذا دکر دوں آپ نے فرمایا میرے پاس اسکو لیکر آئیں آپ
 کو پاس لے کر گیا آپ اس سے پوچھا اسکو کہاں ہے اس نے کہا آسمان پر ف حدیث میں نے السمار کا
 لفظ جبکہ معنی علی السمار ہے کیونکہ فی علی کے معنوں میں مستعل ہے جیسو اللہ تعالیٰ نے فرمایا فی غیر ذوقی اللہ
 اور فرمایا لا یصلیکم فی خبر فرج النخل - نودی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اسمیں مذ
 مذہب میں خبا بیان کتاب الایمان میں گذرا - ایک مذہب یہ ہے کہ ان حدیثوں پر ایمان لاویں اور
 زیادہ کہتے ہیں انکو مطلب میں نہ کریں اور سب کا اعتقاد رکھیں کہ اللہ کی مثل کوئی چیز نہیں ہے اور
 وہ مخلوقات کی نشانیوں سے پاک ہے دوسرے مذہب یہ ہے کہ انکی تاویل کریں بطرح سولائق ہے اب جس
 تاویل کی ہے وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لونڈی کا ہتھان منظور تھا کہ وہ مسجد پر خدا کی
 واحد کو مانتی ہے یا مشرک بت پرست ہے جب اس لونڈی نے کہا کہ خدا آسمان پر ہے تو معلوم ہو گیا کہ وہ مسجد
 ہے جن کو نہیں پوجتی اور اس سے پوچھا کہ خدا آسمان پر رکھا ہوا ہے بلکہ آسمان قبلہ ہے دعا کا جیسے
 کہ قبلہ ہر نماز کا - قاضی عیاض نے کہا مسلمانوں کے فقہاء اور محدثین اور متکلمین اور ناظرین اور متکلمین
 ان میں سے کسی کا اختلاف نہیں کہ چھٹا ہر فرد صلی اللہ تعالیٰ کے آسمان کے اندر ہونے کے باب میں آسمان
 میں جیسو انتم تم نے فی السماء ان فی الخیث یوم الارض ان میں تاویل کی گئی ہے اب جو جہت غرق کے
 قائل ہیں بغیر تحدید اور تکیف کو محدثین اور فقہاء اور متکلمین میں سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ اس کی ظاہر ہے
 سے آسمان کے اندر ہیں (علی السمار اور ہے) یعنی آسمان کے اوپر) اور جو لوگ ناظرین اور متکلمین میں
 سے نفی اور استحالہ جہت کے قائل ہیں وہ اور طرح کی تاویلیں کرتے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ آسمان کے اوپر
 یہ ہے کہ اسکی سلطنت اور حکومت آسمان میں ہے) بہر حال اہلسنت اور اہل حق اس بات پر متفق ہیں کہ
 ذات الہی میں نہ کرنا چاہیے اور کیفیت اور شکل بیان کرنا حرام ہے اور اس سے خدا کے وجود یا توحید
 میں شک نہیں پیدا ہوتا اب جنہوں نے اس بات سے ڈر کر خدا کے لیے جہت کو بھی ثابت کر دیا ہے اور تکیف
 اور اثبات جہات میں فرق نہیں ہے لیکن جو باتیں مشرکین میں خدا کے لیے وارد ہوئی ہیں وہ قاسم
 ہے انہی دونوں کے اوپر اور وہ عریض ہے اوپر ہونا قائل ہونا اور تنزیہ کے باب میں اس جامع آیت لیس

طرح اشارہ کیا نہ میرے بتلایا جس طرح آپ (اشارہ کیا) پھر میں نے بات کی تو آپ نے اس طرح سے
 ۱ اشارہ کیا نہ میرے اور سبھی بتلایا زمین کی طر ف اشارہ کر کے اور میں نے سن رہا تھا آپ قرآن چڑھ رہے تھے اور
 سے اشارہ کرتے تھے (مگر سن کر) اور سب کے لیے (جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تو نے کیا کیا اور کلام میں
 جس کے لیے میں نے تم کو بھیجا تھا اور میں تجھے سو بات نہ کر سکا کیونکہ میں نماز پڑھتا تھا نہ میرے کہا ابوالزیر قبیلہ
 کی طرف موندہ کیے بیٹھے تھے (جب یہ حدیث سنائی) انہوں نے بنی مصطلق کی طرف اشارہ کیا تو وہ کعبہ کی طرف
 نہ تھے (بلکہ بنی مصطلق کا رخ اور تھا تو معلوم ہوا کہ آپ نے نفل سوا کی کعبہ کی طرف ہی سواری پر پڑھا) **حَدَّثَنَا**
كَابِرُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدٍ فَبَعَثَنِي وَفَتَا جَاءَهُ فَوَجَّعَتْ وَهَوَّيْصَلَّى
عَلَى رَأْسِ كَعْبَةٍ وَوَجَّعْتُ عَلَى خَيْرِ الْبَقَلَةِ فَسَلَّطْتُ عَلَيْهِ فَلَكَمَرٌ رَدَّ عَلَيَّ فَلَكَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّهُ
لَمْ يَمْنَعْنِي أَنِّي أَرُدُّكَ عَلَيْكَ إِلَّا إِنْ كُنْتُ أَصْلَى ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں آپ مجھ کو سیکام کے لیے بھیجا جب میں لوٹ کر آیا تو آپ اپنا اونٹ پر بناڑ پڑ
 رہے تھے اور منہ آپ کا قبلہ کی طرف نہ تھا میں نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا
 میں جواب ضرور دیتا مگر میں نماز پڑھ رہا تھا **حَدَّثَنَا** جابر قال **بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ فِي خَلْجَةٍ يَمْنَعُنِي حَدِيثٌ حَمَّادٌ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **فَلَمَّا** لڑوی نے کہا ان حدیثوں
 میں کئی ناکہ ہے میں ایک توبہ کہ نماز میں بات کرنا حرام ہے خواہ ضرورت ہو یا بلا ضرورت اور کہ یہ کہ
 سلام کا جواب دینا زبان سے حرام ہے البتہ اشارے سے جائز بلکہ مستحب ہے شافعی اور اکثر علما کا یہی مذہب
 ہے اور ایک جماعت علماء جیسے ابوہریرہ اور جابر اور حسن اور سعید بن المسیب المتقوہ اور اسحاق نے یہ
 کہا کہ زبان سے جواب دینا اور بعضوں نے کہا کہ دل میں جواب دینا بے اور عطا اور بخشی اور نوری سے کہا
 ہے کہ نماز پڑھتے ہیں بعد جواب دیوے اور ابو حنیفہ رہنے کہا کہ جواب دیوے نہ زبان سے نہ اشارے سے اب نمازی کہ
 سلام کرنا مکروہ ہے یا جائز ہے اس اختلاف پر شافعی نے کہا نمازی کو سلام نہ کرے اگر کرے گا تو جواب کا
 حق نہیں رکھتا (کیونکہ وہ نماز میں ہے کیونکہ جواب دینا اور علما نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ اگر نماز
 قصد احسان ہو جب کہ نماز میں بات کرنا حرام ہے بلا ضرورت بات کرے تو نماز باطل ہو جاوے گی لیکن اگر
 ضرورت ہو کرے تو شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد کے نزدیک نماز باطل ہو جاوے گی اور اوزاعی اور
 بعض مالکیہ کے نزدیک ضرورت ہی بات کرنا نماز میں جائز ہے اور اگر بہوے سو بات کرے تو ہمارے نزدیک

بعض مالکیہ کے نزدیک ضرورت ہی بات کرنا نماز میں جائز ہے اور اگر بہوے سو بات کرے تو ہمارے نزدیک

نماز باطل نہ ہوگی اور اگر غلبہ ہوگا یہی قول ہے اور ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک باطل ہو جائیسی چیز سے
 یہ کہ اگر کسی سے سلام کا جواب دینا نماز میں درست ہے اور خفیف عمل سے نماز باطل نہیں ہوتی جو چاہیے کہ اگر کسی
 عذر سے سلام کا جواب نہ دے سکے تو سلام کرنے والے سے وہ عذر بیان کر دے تاکہ اس کو دل کو سنجیدہ ہو۔
باب جواز انفس الشیطان اثناء الصلوۃ فیما فی التکلیف فی الصلوۃ شیطان پرست کرنا اور اس
 پناہ انھما نمازیں باطل نہیں کرتی کہ نماز کے اندر رہے **عَنْ** ابی ہریرۃ یقول قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
 عَصْرَ بَیِّنًا اِنْ اِلَیْہِ جَعَلَ یَقْبَلُ عَلَیْہِ اَبْرَحَہُ لَیَقْبَحَ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَ اَنَّ اللہَ اَمَّا کُنْتُ وَ مَنَہُ کُنْتُ
 فَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَرْکَبُکُمْ اَلَمْ یَجْزِکُمْ سَوَارِی السَّجَّی حَتّٰی تَقْبَحُوا تَنْظُرُوْنَ اِلَیَّ
 اَجْمَعُوْنَ اَوْ کَرُّکُمْ فَمَہُ ذَکَرْتُ حَتّٰی اَرْکَبُکُمْ اَنَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ کَرِّبَ اَعْمُرَ لَیْ رَہْبَیْنِ
 مَلِکَ اَلَا یَکْفِیْ اِلَّا حِدَیْہُ وَ یَرٰ فِی فَرْدِکَ اللہُ خَاسِیْہُ مَرَّ حَمِیْدٍ اَبْرَہَہُ ہر رایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا ایک جنگا شرچین پہلی رات کو کچھ کپڑے لگا میری نماز توڑ دینے کے لیے لیکن اللہ تعالیٰ
 نے اس کو میری قابو میں کر دیا میں نے اس کا گلہ دیا یا ابراہیم اقصیٰ یہ تھا کہ اس کو سب کے ایک ستون سے باندھ
 دوں تاکہ صبح کو تم سب اس کو دیکھو لیکن مجھے اپنی بہائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آئی انہوں نے
 یہ دعا کی تھی اسے پروردگار میری جگہ کو بندھے اور ایسے سلطنت دی جو بعد میرے ہر کسی کو نہ ملے (تو اللہ تعالیٰ
 نے انکو دیکھ لیا یہی سلطنت دی شیطان اونکے تابع ہے جن سے خرتی ہے اور پرندہ اونکی اطاعت میں ہے) پھر اللہ
 تعالیٰ نے اس کو پہنچا دیا ولت کر ساتھ **۱** نفوسی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جن موجود ہیں
 اور بعضی آدمیوں کو کہانی دیتے ہیں ابراہیم جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شیطان اور اس کے کنوڑا لے لکھو دیکھتے ہو کہ
 اس طرح سے کہ تم انکو نہیں دیکھتے تو یہ محمول ہے غالب اور اکثر احوال پر اور اگر شیطان اور جنوں کا دیکھنا محال ہے
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جن کو کہتے تھے کہ یہ فرماتے کہ میرا قصد اس کی باندھ دینے کا تھا تاکہ
 سب لوگ اس کو دیکھیں بلکہ مدینہ کے ہجر اور سب کے کہیں میں ناقصی عیاض سے کہا بعضوں نے یہ کہا کہ
 اونکو دیکھنا اونکی اصلی صورتوں میں محال ہے بدلیل ظاہر آیت کے مگر شیخ زین کے لیے جائز ہے اور جن کے
 لیے خرق عادت ہو سکتا ہے اور اور لوگ جو دیکھتے ہیں وہ دوسری صورتوں میں دیکھتے ہیں نفوسی نے
 کہا یہ نہ ادعویٰ ہے اگر اس کی کوئی صحیح دلیل نہ ہو تو وہ قبول کے لائق نہیں امام ابوحنیفہ اللہ ما زری نے کہا
 جن اجسام لطیفہ میں روحانیہ نہ تھا تو یہ محال ہے کہ وہ ایسی صورتیں پا لیں جس کے وجہ سے انکو باندھ سکیں

علی اللہ علیہ وسلم

فرست و دست پر سکن اَبُو حَازِمٍ اَنَّ كَثْرَ الْجَارِ إِلَى مَعْلٍ مِنْ سَعْدٍ قَدْ كُتِبَ دَوَانِي الْمَدِينِ مِنْ
 اَيَّ عَوْدِهِ هُوَ فَقَالَ اَمَّا اِنَّكَ كَجَرَفٍ مِنْ اَيَّ عَوْدِهِ هُوَ وَمِنْ عَمَلِهِ قَدْ اَيَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 اَوَّلَ مَنْ جَلَسَ عَلَيْهِ قَالَ فَقُلْتُ كُنَا يَا اَبَا عُبَّاسٍ نَحْنُ كُنَا قَالَ اُرْسِلْ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اَبُو حَازِمٍ اِنَّهُ لَيَسْتَمِيعُ كَوْنِ مَنِيْنٍ اَنْظُرِي عَلَامَتِ الْجَارِ فَيَمْلِكُ لِي اَعْوَادًا
 اَكْثَرُ النَّاسِ عَلَيْهِ فَاَفْعَلُ هَذِهِ الشَّيْءَ دَرَجَاتٍ ثُمَّ اَمْرِي بِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَوَضَعَتْ هَذِهِ الْمَرْضَعُ فَيَحْيِي مِنْ طَرَفِ الْغَائِبَةِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَامَ عَلَيْهِ فَكَلَّمَ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ وَرَأَيْتُكَ وَهُوَ عَلَى الْيَنْبِ كُنْتُ مَرْفُوعَةً فَتَنَزَّلَ الْقَوْمُ قَرَأَ
 حَتَّى يَجِدَكَ فِي أَصْلِ الشَّيْبِ ثُمَّ عَادَ حَتَّى فَدَخَ مِنْ اَخِيرِ صَلَواتِهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ
 يَا أَيُّهَا النَّاسُ اَلَيْسَ بَيْنَكُمْ صَاعِقَةٌ هَذِهِ لَمْ تَمُتْ لَوْ لَعَلَّكُمْ اَصْلَحْتُمْ فِي رُوحِهِمْ اَبُو حَازِمٍ رَوَى
 كَچ لوگ سہل بن سعد پاس پائے اور زبیر کی باب میں جہگڑنے لگے وہ کس لکڑی کا تھا انہوں نے کہا جاتنا
 ہوں مگر جس لکڑی کا تھا اور جس نے اس کو بنا یا اور میں نے دیکھا جب پہلے بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر
 بیٹھے سینے کہا اے ابو عباس بھیر بیان کرو ہم سے یہ سب حال انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ایک عورت کو کہلا بھیجا۔ ابو حازم نے کہا سہل بن سعد اس دن اس عورت کا نام لیثہ تھی۔ تو انہی غلام کو
 جوڑ پیسے ہی اتنی فرصت دی کہ میری لیے چند لکڑیاں بنا دی میں ان لکڑیوں پر لوگوں سے بات کروں گا انہی
 دھواں نصیحت کروں گا پھر اس غلام نے مین شیر مہیون کا سنیر بنا یا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا
 وہ سجد میں اس مقام میں رکھا گیا اس کی لکڑی غام کی چھار کی تھی (غالب ایک مقام ہر مدینہ کی غنبدی
 میں) اور میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے اور انکے کھیر کے لوگوں نے بھی آپ کے
 پیچھے کھیر لگی اور آپ سہل بن زبیر پر آپ نے کوع سو سر اٹھایا اور اٹلے پاؤں پیچھے اترے یہاں تک کہ سجد
 جڑ میں پہلے بیٹھا کہ کفار سے ہرگز منازعہ بعد اس کے متوجہ ہونے سے لوگوں کی طرف اور فرمایا اے لوگو میری
 نے یہ اس لیے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری طہر نماز پڑھنا سیکھو اے مین مین اچھی جگہ پہنچو کہ اس کے بعد
 تم سب کو کہلائی دونوں درندہ لکڑیوں کے جھگڑنے کی جگہ سے۔ اس عریضہ سے یہ معلوم ہوا کہ ضرورت کے لیے منازعہ
 ایک دو قدم پیچھے یا آگے یا دامن یا بائیں ٹہنا درست ہے اور اس منازعہ میں کچھ کراہت نہیں ہوتی اور یہی معلوم
 ہوا کہ لکڑی جگہ پر اگر امام کھڑا ہو اور مقتدی پشت چاہے میں کسی ضرورت سے دو کچھ نجات نہیں ہے۔ علمائے

اَبُو حَازِمٍ رَوَى عَنْ اَبِي عُبَّاسٍ اَنَّ كَثْرَ الْجَارِ إِلَى مَعْلٍ مِنْ سَعْدٍ قَدْ كُتِبَ دَوَانِي الْمَدِينِ مِنْ اَيَّ عَوْدِهِ هُوَ فَقَالَ اَمَّا اِنَّكَ كَجَرَفٍ مِنْ اَيَّ عَوْدِهِ هُوَ وَمِنْ عَمَلِهِ قَدْ اَيَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اَبُو حَازِمٍ اِنَّهُ لَيَسْتَمِيعُ كَوْنِ مَنِيْنٍ اَنْظُرِي عَلَامَتِ الْجَارِ فَيَمْلِكُ لِي اَعْوَادًا اَكْثَرُ النَّاسِ عَلَيْهِ فَاَفْعَلُ هَذِهِ الشَّيْءَ دَرَجَاتٍ ثُمَّ اَمْرِي بِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَتْ هَذِهِ الْمَرْضَعُ فَيَحْيِي مِنْ طَرَفِ الْغَائِبَةِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَيْهِ فَكَلَّمَ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ وَرَأَيْتُكَ وَهُوَ عَلَى الْيَنْبِ كُنْتُ مَرْفُوعَةً فَتَنَزَّلَ الْقَوْمُ قَرَأَ حَتَّى يَجِدَكَ فِي أَصْلِ الشَّيْبِ ثُمَّ عَادَ حَتَّى فَدَخَ مِنْ اَخِيرِ صَلَواتِهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اَلَيْسَ بَيْنَكُمْ صَاعِقَةٌ هَذِهِ لَمْ تَمُتْ لَوْ لَعَلَّكُمْ اَصْلَحْتُمْ فِي رُوحِهِمْ اَبُو حَازِمٍ رَوَى كَچ لوگ سہل بن سعد پاس پائے اور زبیر کی باب میں جہگڑنے لگے وہ کس لکڑی کا تھا انہوں نے کہا جاتنا ہوں مگر جس لکڑی کا تھا اور جس نے اس کو بنا یا اور میں نے دیکھا جب پہلے بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بیٹھے سینے کہا اے ابو عباس بھیر بیان کرو ہم سے یہ سب حال انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو کہلا بھیجا۔ ابو حازم نے کہا سہل بن سعد اس دن اس عورت کا نام لیثہ تھی۔ تو انہی غلام کو جوڑ پیسے ہی اتنی فرصت دی کہ میری لیے چند لکڑیاں بنا دی میں ان لکڑیوں پر لوگوں سے بات کروں گا انہی دھواں نصیحت کروں گا پھر اس غلام نے مین شیر مہیون کا سنیر بنا یا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا وہ سجد میں اس مقام میں رکھا گیا اس کی لکڑی غام کی چھار کی تھی (غالب ایک مقام ہر مدینہ کی غنبدی میں) اور میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے اور انکے کھیر کے لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے کھیر لگی اور آپ سہل بن زبیر پر آپ نے کوع سو سر اٹھایا اور اٹلے پاؤں پیچھے اترے یہاں تک کہ سجد جڑ میں پہلے بیٹھا کہ کفار سے ہرگز منازعہ بعد اس کے متوجہ ہونے سے لوگوں کی طرف اور فرمایا اے لوگو میری نے یہ اس لیے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری طہر نماز پڑھنا سیکھو اے مین مین اچھی جگہ پہنچو کہ اس کے بعد تم سب کو کہلائی دونوں درندہ لکڑیوں کے جھگڑنے کی جگہ سے۔ اس عریضہ سے یہ معلوم ہوا کہ ضرورت کے لیے منازعہ ایک دو قدم پیچھے یا آگے یا دامن یا بائیں ٹہنا درست ہے اور اس منازعہ میں کچھ کراہت نہیں ہوتی اور یہی معلوم ہوا کہ لکڑی جگہ پر اگر امام کھڑا ہو اور مقتدی پشت چاہے میں کسی ضرورت سے دو کچھ نجات نہیں ہے۔ علمائے

اِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى تَرْجِمَهُ ام المومنین عائشہؓ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار میں تہک
 یارینٹ دیکھا آپ نے اسکو کھینچ ڈالا **سُحَن** اَبُو ہُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 لَای غُفَامَةً فِیْ مُبَلَّةِ الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ مَا بَالُ اَحَدٍ کُمْ یَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ رَکْعَتِہِ
 فِی الْمَسْجِدِ اِمَامًا اَوْ یُحِبُّ اَحَدٌ کُمْ اَنْ لِّیْسَتْ قِبْلَتُکُمْ فِی رُجُوعِہِ فَاِذَا اُنْکَبَ اَحَدٌ کُمْ
 فَلَیْسَتْ عَنْ یَسَادِرِہُمْ حَتَّی کَدَمِہِ فَاِنْ لَّمْ یُحِبِّ کُلِّیْعَلْ هُکُنَا وَوَصَفَ الْاَقَامِہُمْ فَعَقَلَ
 فِیْ قُبُوْبِہِ ثُمَّ مَسَّ بَعْضُہُمْ عَلٰی بَعْضٍ تَرْجِمَهُ ابوہریرہؓ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 مسجد میں قبلہ کی طرف تہوک دیکھا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا حال ہو تمہارا تم میں سے کوئی
 اپنے پروردگار کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے پھر اپنے سامنے تہوک ہے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند
 کرتا ہے کہ کوئی اس کی طرف منہ کرے پھر اس کے منہ پر تہوک دیو جو جب تم میں سے کسی کو تہوک آدمی تو بائیں
 طرف قدم کے نیچے تہوک کے اگر چہ وہ ہو تو ایسا کرے قاسم نے جو رادی ہے اس حدیث کا یون بیان کیا کہ پھر
 کپڑے میں تہوک پہر لٹالا اسی کپڑے کو **سُحَن** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس قدر فعل نماز میں درست
 ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تہوک یا بائیں یا رینٹ یہ سب پاک ہیں اور اس میں کسیکا اختلاف نہیں ہے مگر حکما
 نے نقل کیا ابراہیمؒ معنی سے کہ تہوک نجس ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ روایت صحیح نہیں ہے (نروی)
سُحَن اَبُو ہُرَیْرَةَ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تَخَوَّضَ حَدِیْثًا بَیْنَ رُکْعَتَیْہِ وَرَأَدَ فِیْ حَدِیْثِہِ
 هُشَمِہُ قَالَ اَبُو ہُرَیْرَةَ کَاَنَّ اَنْظُرَ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یُرُدُّ قُبُوْبَہِ بَعْضُہُ
 عَلٰی بَعْضٍ تَرْجِمَهُ ابوہریرہؓ روایت ہے جو جیسو اور پگدڑی اتنا زیادہ ہے کہ ابوہریرہؓ نے کہا گویا میں اب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ کپڑے کو اولٹ پٹ کرتے تھے **سُحَن** اَلنَّبِیُّ بِنَ مَالِکٍ
 قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلَاةِ فَاَقْبَلَ یَسَارِیْ دُبَّہِ
 فَلَا یَبْنَ قُوْبَہِ یَدَیْہِ وَکَاَعْرَہِ فَمِنْہِ وَلَکِنْ عَرَفَ مَالِکٌ اَوْ حَتَّی قَدَمِہِ تَرْجِمَهُ انس بن مالکؓ
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہے تو گویا اپنی پروردگار سے
 کان میں بات کرتا ہے (ایسا قرب نماز میں ہوتا ہے تو خوب دل لگا کر نماز پڑھنا چاہیے) اسلیو اپنی سانس
 اور اپنی طرف نہ تہوک کے لیکن بائیں طرف قدم کے نیچے **سُحَن** اَلنَّبِیُّ بِنَ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
 اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَلْبَنَانُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَتٌ کَاَنَّہَا کَفَّارُہَا فَذَہَا تَرْجِمَهُ انس بن مالکؓ

جامعہ
 دارالعلوم
 دیوبند

جامعہ
 دارالعلوم
 دیوبند

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تہو کننا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے (اگر تہو کے) تو مٹی
 میں دبا دیو (یہ جب کہ مسجد کچی ہو اور جو زمین گچ کی ہو تو تہو کہ گچ پونچھ ڈالے تاکہ اور نماز میں گنہگار نہ
 ہو) **عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَأَلْتُ قَتَادَةَ عَنْ النَّفْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ سَمِعْتُ كَثْرَةَ مَالِكِ**
بْنِ أَنَسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ النَّفْلُ فِي الْمَسْجِدِ حَطْمٌ كَقَطْعِهَا دَفْعُهَا تَرْجَمَةٌ شَبَّكَ تَرْدُهَا
 ہے میں نے قتاوہ سے پوچھا مسجد میں تہو کننا کیا ہے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مسجد میں تہو کننا گناہ ہے اور کفارہ وہ اس کا یہ ہے
 کہ اس کو مٹی میں دبا دیکر **ف** لڑی لے کر مسجد میں تہو کننا بالکل گناہ ہے اگرچہ تہو کنی کی ضرورت
 پڑے تو اپنی کپڑے میں تہو کے اگر مسجد میں تہو کا تو گنہگار ہو البتہ کفارہ یہ ہے کہ مٹی میں دبا دے
 اور جس شخص نے یہ کہا ہے کہ تہو کننا اسی کے لیے گناہ ہے جو اس کو مٹی میں نہ دبا دے تو اس نے غلطی
 کی **عَنْ أَبِي دَعْبَانَ الْمَدَنِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضْتُ عَلَى أَعْمَالٍ مُتَنِي حَسْبُكَ**
سَيِّئًا فَوَجَدْتُ فِي مَحَامِلِ أَعْمَالِهِمَا كَذِبُ الْمُطَرِّقِينَ وَوَجَدْتُ فِي مَسَادِي أَعْمَالِهِمَا
الْفُحَاةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَذَلِكَ قَوْلُ تَرْجَمَةٍ ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 میرے سامنے لاؤ گئے اعمال میری امت کو اچھے اور برے سب تو میں نے اون کے نیک مسن میں
 ہی دیکھا راہ سے ایذا دینے والی چیز (جیسے کانٹا پتھر نجاست) ہٹانا اور ان کے برے اعمال میں میں نے دیکھا انہیں
 جو مسجد میں ہو اور دفن نہ کیا جاوے **ف** لینے پونچھنا نہ جاوے یا مٹی میں دبا یا نہ جاوے اس سے معلوم ہوا کہ
 صرف تہو کرنے والا گنہگار نہ ہو گا بلکہ اور جو کہ مسجد میں تہو کر دیکھو اور اس کو دفن کرے وہ بھی گنہگار ہو گا۔
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخْرِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ آتَيْتُهُ نَجْمٌ
فَدَلَّكَهَا بَنُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَخْرِ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی
 آپ تہو کا پھر زمین پر مل ڈالا اپنے جوتی سے (اس وقت مسجد کچی تھی تو زمین پر مل ڈالنا کافی تھا اگر مسجد کچی
 ہو پونچھنا ضروری) **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخْرِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَتَخَفُ**
فَدَلَّكَهَا بَنُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَخْرِ سے روایت ہے میں نے پوچھا آپ کو اپنی جوتی سے اس کو مل دیا **ف**
 جواز الصلوة في التلويح جزمیان بہن کرنا نہ پڑھتے کا بیان **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**
قَالَ كُنْتُ لَا نَسِيءُ بَيْنَ مَلَائِكَةٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ فِي التَّلَاكِينِ قَالَ فَهَمَّ

ترجمہ ابو سلمہ عبد بن یزید سرمدی کہ میری کتاب میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو تین
 ہیں کرن زچہ ہے تو انہوں نے کہا ان وقت انوی نے کہا اس حدیث کے معلوم ہوتا ہے کہ جوئی اور ستر
 پینے ہو کر نماز پڑھنا درست ہے جب تک کہ ان نجاست کو یقین نہ ہو اگر ستر کے کچھ نجاست لگ جاو تو صرف ایک
 رکعت زمین پر نماز کے لیے کافی ہے یا نہیں اس میں دو قول ہیں متکثر سیف بن یزید ابی مسعود کا
 سالت انا بمثلہ ترجمہ دہی ہو کر گذر جائے کہ کثرة الصلوة في ثوب كذا علامہ جس
 کثرے میں ملے ہوئے ہو ان میں نماز پڑھنا مکروہ ہے متکثر عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم صلی فی خفیصة کما ائذہم قال شغلنی اعلام ہذا فاذا ذهب ابعث الی جحیم بن
 رابیع بن کثیر ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سرمدی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز پڑھی
 میں نقش و نگار تھے اور فرمایا میں دل ان نقوش میں پڑ گیا اسکو نے چادر اوجھم کے پاس اور پھر اس کی کمر
 لا دو **فت** اوجھم نے پش و نگار کی چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھنڈی تھی آپ نے قبول
 کیا پھر نماز میں دل و سکر بل رٹوں پر چلا گیا اور خضوع اور خشوع میں غل راقع ہوا اس پر اسطر آپ نے اسکو
 واپس کر دیا اور اسکو بے سادہ کمر اوجھم سے منگوایا تاکہ اوجھم کو رنج نہ ہو۔ سبحان الہ سبحانہ و ان لہ العزیز
 خلوص سے ہوتی تھی کہ نہ ابھی جس چیز کو خیال نماز میں آجاتا اس چیز کو دور کر دیتے۔ زوی نے کہا احسن
 سے یہ بات نکلی کہ نماز میں کمال حضور اور خضوع لازم ہے اور جو چیز حضور قلب کو مانع ہو اسکو دور کرنا
 چاہیے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسجد کے محراب یا دیواروں کو آراستہ کرنا اور اس پر نقش و نگار کرنا
 مکروہ ہے ایسا ہو کہ نماز میں ان چیزوں کی طرف خیال ہو جاوے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر نماز میں کوئی اور
 خیال آجائے تو نماز ہو جاتی ہے اور اس پر اجمل ہے فقہا کا لیکن بعض سلف اور اصحاب زہد پر منتقل
 ہے کہ نماز صحیح نہیں ہوتی۔ ہمارے اصحاب اگر نزدیک نماز میں مسجد کی جائے کو دیکھنا چاہیے اور اور
 طرف نگاہ نہ اٹھا جائے اور لیٹن نے کہا کہ انہیں بند کرنا مکروہ ہے اور میری نزدیک کراہت کی کوئی وجہ
 نہیں ہے کہ سب نقصان کا ذریعہ ہے خصوصاً **عن عائشة** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فی خفیصة ذات اعلام فنظر الی عیالکما تظنی صلوة قال اذهبوا بہذا
 الخفیصة الی جحیم بن حذیفہ و انتونی بابنہ یثیہ لارہا الا تفتنی انفا و فکلونی ترجمہ
 ام المؤمنین عائشہ سرمدی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر اور دو کمر نماز پڑھنے کے کٹھے سے ہو کر خفیصہ

لَمْ يَنْتَفِعْ فَلَا يَفْزَحُ بَيْنَ مَسْجِدٍ نَاكَاتٍ الْمَلَكُ كَمَا كَانَ يَتَقَدَّى مِنْهُ لَكَ رُشْدٌ مَرَحٌ جَابِرٌ رَوَيْتُ عَنْهُ كَمَا
 رسول الله صلى الله عليه وسلم نے بیان فرمایا کہ ہمارے سر پر ہرگز ضرورت ہوئی اور ہم نے کہا یا تو آپ نے فرمایا جو کوئی
 اس پر بودار درخت میں سے کہ ہمارے ہمارے سید کے پاس شاد و آسے کہ فرشتوں کو یہی تکلیف ہوئی کہ جس سے
 آدمیوں کو تکلیف ہوئی ہے **ع** یعنی نہ صرف بد بودار چنری کی ہنگام کو آدمی ناخوش ہوئی ہیں بلکہ
 فرشتوں کو بھی بد بودار ہے اور انکو تکلیف ہوئی ہے جب چاند اور لہسن کی بدکا بہ حال ہو تو بد بودار نہاگو
 کی استعمال کو بھی فرشتوں کو نفرت ہوگی۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر سجدہ اور نماز میں سرخالی ہو
 تب بھی ان چیزوں کا استعمال کر کے مسجد میں نہ جاوے شاد و آسے فرشتے مریدوں **ع** سجادہ میں
 عَبْدُ اللَّهِ قَالَ قَالَ رِوَايَةُ حَرْوَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ مَنْ أَكَلَ
 قَوْمًا أَوْ قَوْمًا فَلْيَعْتَبِرْ لَنَا أَوْ لِيَعْتَبِرْ لَنَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِ بَنِي آدَمَ مِنْ خُفَرٍ خُفَرٍ
 يُقُولُ فَوَيْدُكَ لَكَ رِجْحًا فَسَأَلَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْقَوْلِ فَقَالَ فَذُقُوا كَمَا إِلَى بَعْضِ أَهْلِكُمْ فَذُقُوا كَمَا
 كَرِهَ أَهْلُكُمْ قَالَ كُلُّ نَافِيٍّ أُنَابَ مِنْ كَلَامِي مَرَحٌ جَابِرٌ رَوَيْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
 سلم نے فرمایا جو شخص چاند یا لہسن کھا دے وہ ہم سے جدا رہے یا ہماری مجلس سے جدا رہے اور اس پر گھر پریشانی ایک
 بار آپ کے پاس ایک ماٹھی لائے جس میں ترکاریاں تھیں آپ نے اس میں بری بو پانی تو پوچھا اس میں
 کیا پڑا ہے جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا اسکو نفلان صحابی پاس لے جاؤ اور اسے کھجور کھانا تو اسکا کھانا
 برا سمجھا اور اسوجہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کھایا یا آپ نے فرمایا تو کھالے میں تو اس سے سرگور
 کرتا ہوں جس سے تو نہیں کرتا **ع** یعنی فرشتوں **ع** جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْأَبْقِيَاءِ الثُّومِ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ أَكْلِ الْبَصَلِ وَالثُّومِ وَالْكَلْبَاءِ كَلَامِي
 مَسْجِدًا نَاكَاتٍ الْمَلَكُ كَمَا كَانَ يَتَقَدَّى مِنْهُ لَكَ رُشْدٌ مَرَحٌ جَابِرٌ رَوَيْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس مرتے میں کھا دے یا لہسن میں کھا دے یا لہسن میں کھا دے یا لہسن میں کھا دے
 یا لہسن کھا دے وہ ہماری مجلس میں نہ آوے اس لیے کہ فرشتوں کو تکلیف ہوئی ہے ان چیزوں کی جن کو آدمیوں کو تکلیف
 ہوئی ہے **ع** یعنی بد بودار غلطی **ع** **ع** اَبْرَحَةُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 يَرْبِي الثُّومُ كَلَامِي مَسْجِدًا نَاكَاتٍ الْمَلَكُ كَمَا كَانَ يَتَقَدَّى مِنْهُ لَكَ رُشْدٌ مَرَحٌ جَابِرٌ رَوَيْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ
 میں صرف لہسن کا ذکر ہے اور چاند اور گندہ کا ذکر نہیں ہے **ع** **ع** اَبْرَحَةُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

فَالْكَفَرِ
 وَ
 وَ
 وَ

اَنْ تُحْتَضِرَ حَيْثُ مَا تَوَقَّعَا اَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تِلْكَ الْبُقْعَةِ الْعُمُومِ وَالنَّاسِ
 جَمَاعًا فَكُلُوا مِنْهَا اَنْ كُنْتُمْ يَدًا كَثِرَةً رُحْنَا اِلَى الْكَبِيرِ كَوْنَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الرَّبِّ فَقَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَيْبَةُ شَدِيدًا وَلَا يَفْتَرُ بَنِي الْكَبِيرِ فَقَالَ النَّاسُ
 حَرِّمَتْ حَرَّمَ فَكُنْتُمْ ذَلِكَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيُخَالِ النَّاسُ اِيَّاهُ لَيْسَ فِي شَيْءٍ
 مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَوْ لَكُنَّ شَجَرَةً اَنْ كُنَّا رِيحَهَا مَرَّحِمَهُ ابوسعید خدری سمرقانی کہ ہم لوگ نہ تھے کہ خیبر کا
 قلعہ فتح ہو گیا اور اس روز ہم لوگ بنو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بہن پر گرو گئے بہن کے تھوڑے سا کہا یا
 بہن سب میں آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی آپ نے فرمایا جو شخص ناپاک دشت میں
 کہا وہ مسجد کے پاس نہ بیٹھے لوگ بہن کے بہن حرام ہو گیا حرام ہو گیا خیبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا اے لوگو میں وہ چیز حرام نہیں کرتا جسکو اللہ تعالیٰ کے سیرے حلال کیا ہو لیکن بہن
 کی جو چیز کو بری معلوم ہوتی ہے وہ نروی نے کہا اس حدیث کو معلوم ہوتا ہے کہ بہن حرام نہیں
 ہے اور اس پر اجماع ہے علماء کا اب اس میں خست لات ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ ماہانہ درست تھا
 یا نہیں اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ درست تھا آپ کو پہلی بوسہ نفرت تھی اس پر لکھتے تھے
 ابوسعید الخدری اَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى زِدَاعَةَ بَصِلَ هُوَ وَاصْحَابُهُ
 فَذَكَرَ نَاسٌ مِنْهُمْ فَاكَلُوا مِنْهُ وَذَكَرَ يَكُلُ اخْرُؤْنَ رُحْنَا اِلَيْهِ قَدْ عَا الَّذِي لَكُنَّا كُنَّا
 الْبَصِلَ وَاخْرُؤْ اَخْرُؤْنَ حَتَّى ذَهَبَ رَايُهَا مَرَّحِمَهُ ابوسعید خدری سمرقانی کہ ہم لوگ
 سلم پانے کے کہتے پر گئے ہم اپنے اصحاب کے ساتھ تو بعض لوگ اور تو راہ میں نے پہلے کہا ہاں اور بعضوں نے
 کہا ہاں یہ ہم آپ باس گئے تو جن لوگوں نے کہا ہاں تھی انکو تو اب لڑ باس بلایا اور جنہوں نے کہا ہاں نہیں لڑ
 کے بلانے میں دیکر یہاں تک کہ اُسکی بوجان رہے **عَنْ** مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنْ عَمَّ بْنَ اَبِي طَلْحَةَ
 خُذِبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ كُنْتُ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَسَّ اَبَا بَكْرٍ قَالَ اِنِّي رَأَيْتُ كَانَتْ
 وَبَيْنَا فَتَحَرَّوْا فَكَانَتْ لَفَافَةٌ اَوْ اَوَّلُ الْاَحْضُورِ اَجْلَى وَرَأَتْ اَقْوَامًا يَأْمُرُونَ بِي اَنْ اَسْتَضْفِدَّ وَ
 اِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يُكْرِ لِيَعْدِيْعَ دِينَهُ وَكَهْ خِلَافَتَهُ وَكَأَلَدِي بَعَثَ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارًا
 يَحْمِلُ فِي آتَمُ فَالْحِلَافَةُ شُرَايَ بَيْنَ هُوَ كَالْوَسْطَةِ الَّذِي دُوِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 رَهُوَ عَدْلُكُمْ رَاجِحُ رَأْيِي قَدْ عَلِمْتُ اَنْ اَقْرَأَ مَا يَطْعَمُونَ فِي هَذِهِ الْأَمْرِ نَاصِرٌ يَهْمُ بِيَدِي هَذَا

بِقِسْطٍ

فِي مَوْجِزَةٍ

اِنْ كَانَ
 اِنْ كَانَ
 اِنْ كَانَ

الْمُحْتَضِرُ

عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ تَعْلَمُوا ذَلِكَ تَأْتُواكَ عَدَاةً اللَّهُ الْكَفَرُ الشَّلَاكُ لُتَمَرَّانِ لَا أَرَى بَعْدِي شَيْئًا
 أَهَمَّ عِنْدِي مِنْ الْكَلَامِ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّيْتُ كَثِيرًا مَا رَأَيْتُهُ
 فِي كَلَامِهِ مَا أَغْلَظَ لِي مَعْنًى مَا أَغْلَظَ لِي مَعْنًى طَعْنًا وَكَثِيرًا فِي صَدْرِي فَقَالَ يَا عُمَرُ أَلَا تَكُونُكَ أُمِّهِ الصَّغِيرِ
 الَّتِي فِي أَحَدِ سُرُجِ النَّبِيِّ وَإِنْ أَنْ يَحْسُرَ أَصْفَى نَدَامًا يَفْعَلُهَا بِهَا صَنِيعًا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ
 لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ تَحَرَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ عَلَى أَمْرٍ لَا أَصْأَرُ كَارِيًا إِنَّمَا بَعَثْتَهُمْ لِي
 لِيَعْبُدُوا عَلَيَّ حَسْرَةً وَيَعْلَمُوا النَّاسَ دِيْنَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ وَلِيُقِيمُوا فِي دِيْنِهِمْ وَدِيْنَهُمْ وَدِيْنَهُمْ
 إِلَى مَا أَشْكَلَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِ هَسْرَةٍ تَحَرَّ أَنْ تَكْفُرَ أَيْضًا النَّاسَ تَأْكُلُونَ شَجَرَيْنِ لَا أَرَاهُمَا
 إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ هَذَا الْبَصَلُ وَالْتَمِيمُ وَلَقَدْ مَا آيَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُجِبَ
 رِيْحُ صَبَا مِنْ الشَّجَرِ فِي الْمَسْجِدِ أَمْسَ بِهِ فَاخْرُجَ إِلَى الْبَقِيعِ فَمَنْ أَكَلَهَا فَلَيْسَ مِنْهَا لِحْجًا حَرَمَهُ
 مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ سَمِعَ رَأَيْتُ هَؤُلَاءِ عُمَرَ عَنِ خَلِيفَتِهِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 أَوَّلُ بَلَدٍ صَدِيقٍ كَمَا أَرَاهُمْ مَيْنَ لَمْ يَخْلُفُوا بَيْنَ دُكَيْبٍ وَبَيْنَ مَعْنٍ هُوَ مُكَلِّبٌ بَيْنَ مَيْنَ وَبَيْنَ مَعْنٍ
 اس کی تعبیر یہ ہے کہ میری موت اب نزدیک ہے بعض لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ تم اپنا جانشین اور خلیفہ کس
 کو کر دو لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو بر باد نہیں کرے گا نہ اپنی خلافت کو نہ اس پسند کو جو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ بچا تھا اگر میری موت جلد ہو جاوے تو خلافت مشورہ کے اور چہ آوسون کو اندر بیگی
 ف یسے لوگ مشورہ کر کے چہ آوسون میں جو حکام ہیں غلیفہ کر لیں وہ چہ آوسمی یہ تھ عثمان اور علی
 اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمن بن عوف اور سعید بن جابر یہی اگر چہ عشرہ مبشرہ میں ہیں
 حضرت عمر نے اپنی قرابت کی وجہ ان کا نام نہیں لیا جیسا بنی مہیٹی عبداللہ کا نام نہیں لیا ف جن سے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی رہی وفات تک اور میں جانتا ہوں کہ بعض لوگ ظن کرتے ہیں کہ میں
 جن کو میں نے خود اپنا اس نام نہیں مارا ہے ہلام یہ ہم اگر ادا ہوں نے ایسا کیا لیکن اس ظن کو درست
 سمجھو ان وہ دشمن ہیں اللہ کے اور کافر مگر اہل دین اور میں انہوں کو کسی چیز کو اتنا شکل نہیں جیڑتا جتنا کلام
 کلام وہ شخص ہے جو مر جاوے اور اولاد چھوڑے نہ مان باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسیبات
 کو اتنی بار نہیں پچھتا جتنی بار کلام کو بچھا اور آج سے ہی اتنی سختی پچھتا کسی بات میں نہیں کی جتنی اس میں
 کی یہاں تک کہ آپ نے اپنی انگلی سے ٹھونسنا مارا میرے سینے میں اور فرمایا اے عمر کیا تم کو وہ آیت بس نہیں آگئی

نہیں کرنا چاہیہ اس حدیث کے معنی میں کہ مسجد میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے لیکن ابو حنیفہ (علیہ السلام) اور خصوصاً کربلے
 جائز رکھا ہے۔ ائمہ مجاہدین جن کا سون کے یونہی میں رہ یہ ہیں فکر الہی اور تہجد اور علم دین اور فکریہ قاضی نے
 کہا اس کے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں کوئی دنیا کا کام نہ کرے بلکہ صرف اسلامی وغیرہ منہج اور عبادتوں کے لئے کرے۔ اگرچہ
 کوئی مسجد میں منہج کیا ہے اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ مسجد میں وہ کام دنیا کے منہج ہیں جن سے خاص خاص شخصوں
 کو فائدہ ہوتا ہے لیکن نفع عام کے کام میں درستی اسباب درساں جہاد وغیرہ تو درست ہیں (نوری)
مسئلہ قُرْبَانِہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَمْ یَتَصَلَّی فَاِیْمَرُ بِحَاجَاتِہٖ مِنْ صَلَی اِلَّا اَلْحَاجَّہُ اَلْکَافِرَہُ
 فَتَرَکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَا یَجِدُہَا اِلَّا مَکْرَہًا لِمَا یُجِزِیہُ لَهَا مَرَحْمَہُ بَرِیْدَہُ
 سَوَادِیۃُ ہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر تو ایک شخص کھڑا ہوا اور پکارا اور کہا کہ کھڑے ہو پکارا سرخ راوش
 کی طرف آپ نے فرمایا تیرا روٹ نہ ملے مسجد میں جن کا سون کے لیے ہائی کہیں میں انہی کے لیے ہوائی گئیں ہیں
مسئلہ قُرْبَانِہُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ یُسَلِّیْ مَا صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صَلَوةَ الْغَیْرِ فَکَذَحَلَّ
 رَأْسَہُ مِنْ بَابِ السَّجْدِ فَکَرَّ بِرِجْلِہٖ حَتّٰی یُخْرِجَہَا مَرَحْمَہُ بَرِیْدَہُ سَوَادِیۃُ ہر ایک گنوار آیا جب رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ چکے تو اور اپنا سر مسجد کو دروازے اندر کیا پھر بیان کیا اسی طرح جیسے پھر
مسئلہ قُرْبَانِہُ السَّجْدَ فِی الصَّلَوةِ وَالسُّجُودَ لَہٗ مَنَازِعِیۡنِ ہر لئے اور مسجد چھو کر نہ بیان **مسئلہ**
اَلْکَافِرَہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ اِنَّ اَحَدَ کُمْ اِذَا قَامَ صَلَّی جَاءَہُ الشَّیْطَانُ
 فَاَتٰہُ عَنِیۃٌ حَتّٰی یَاْکِیْدَہُیْ کَمَا یَاْکِیْدُ ذَا الْاِحْدِ ذَا الْاِحْدِ کَمَا یَاْکِیْدُ لِسُجْدَیْنِ وَکُھُوجَہُ الْوُجُوْہِ
 ترجمہ ابھر برہنہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی جب نماز پڑھتا ہے تو شیطان آتا
 ہے اسکو ہلکا ٹیکو بیان کہ کہ اسکو مایہ و نہیں رہتا کسی کہتین پڑ میں جب ایسا ہو تو وہ مسجد کو کرے پھینچے
مسئلہ اَلْکَافِرَہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُرِّیۡہِ جَوَادِہٖ کَذَرَا شَہِہُ امام ابو عبد اللہ
 ہنری نے کہا کہ باب میں باخبر حدیث میں آئین میں ایک تو یہی حدیث ابھر رہی کی اس میں یہ کہ حسب نماز کے
 رکعتوں میں خاک ہوتی ہے پڑ میں تو وہ مسجد سے کرے لیکن یہ بیان نہیں کیا کہ یہ دو مسجد کو کرے سلام پر پہلے
 یا سلام کے بعد ایک حدیث ابوسعید کی ہے اس میں یہ کہ سلام پر پہلے وہ مسجد کو کرے ایک حدیث ابن مسعود کی
 ہے جس میں باخبرین رکعت کے لیے کھڑے ہونا اور بعد سلام کے عجبہ ہونا مذکور ہے ایک حدیث فرید الدین کی ہے
 جس میں دو رکعت کے بعد پہلے سے سلام کرنا اور باخبرین کرنا اور بعد سلام کے عجبہ ہونا منقول ہے ایک حدیث ابن کثیر

کائناتوں میں اللہ تعالیٰ کے رسول امیر صلوات اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
 تم میں سے کوئی شک کرے اپنی نماز میں (کتنی رکعتیں پڑھیں ہیں) اور معلوم نہ ہو کہ کتنی پڑھیں یا چار تو
 شک کو دور کرے اور حنفیہ کا یقین ہو اسکو تا کہ رکے پھر سلام کہ پہلے دو سجدہ کر لیں گے اب اگر اس نے پانچ
 رکعتیں پڑھیں ہیں تو یہ دو سجدہ کر لیں چار پڑھیں ہیں تو ان دونوں سجدوں
 سے شیطان کہہ نہ میں خاک پڑے گی **ف** یعنی وہ ذلیل اور خوار ہوگا اس کا مطلب تو یہ ہے کہ اگر نماز
 میں خلل آئے اور پہچان کیے بغیر نہیں ہو بلکہ اور دو سجدوں کا ثواب زیادہ حاصل ہو الحمد للہ **سبحان**

رَوَيْنَا عَنْهُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي مَعْنَاهُ قَالَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ كَمَا قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ
 تَرْجُمَهُ وَهِيَ جَوَابُ كَذَرَا - عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِبْرَاهِيمُ كَادَ وَنَقَضَ فَلَمَّا سَأَلَ عَنْهُ لَهُ يَارَسُولُ اللَّهِ أَحَدُكَ فِي الصَّلَاةِ مَنَعَنِي قَالَ
 وَمَا ذَاكَ قَالَ الْوَأَصْلُ لَيْتَ كُنْ أَوْ كُنْ أَفَالَ فَشَفَى رَجُلَيْنِ وَأَسْقَبَ لِقَبِيكِهِ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَأَلَ
 ثُمَّ أَتَى عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ حَدَّثَنِي فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ أَبَا تَكْرِمٍ بِهِ وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ لَشَيْءٍ
 كَمَا تَنْشَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرْنِي وَإِذَا نَسِيتُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْعِدِ الصَّوَابَ فَلْيَكْتُمْ عَلَيْهِ
 ثُمَّ سَأَلَ عَنْ سَجْدَتَيْنِ تَرْجُمَهُ عَلْقَمَةُ وَرَوَيْنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ كَمَا رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَازِلِ

د. کا. د. ص. ۱۹۳۰

فیشمال

مگر یہ سب صحیح ہیں اتنے مختصر احکام مضمون یہ تھا کہ اسناد دینی دریا کی تین لہروں میں سے کسی ایک میں
 لے آئے ہیں تو روایت کیے گئے۔ اَلصَّوَابُ تَرْجُمہ دوسری روایت کا دوسری جہاد پر گذرنا **ع** مضمون
 اسناد وہاں مضمون فلیظن انھیں الصواب **ع** مضمون یہ تھا کہ اسناد وہاں فلیظن الصواب **ع** مضمون یہ تھا کہ اسناد وہاں فلیظن
 اَلصَّوَابُ **ع** مضمون یہ تھا کہ اسناد وہاں فلیظن اَلصَّوَابُ **ع** مضمون یہ تھا کہ اسناد وہاں فلیظن اَلصَّوَابُ **ع** مضمون یہ تھا کہ اسناد وہاں فلیظن
 یا اسناد وہاں **ع** و قال فلیظن اَلصَّوَابُ تَرْجُمہ دوسری جہاد پر گذرنا کہ لفظوں کا اختلاف ہے **ع** مضمون
 اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمْ يَكُنْ يَكْمُلُ لَهُ اَرْبَعٌ فِي الصَّلَاةِ فَكَانَ وَمَا ذَاكَ
 فَالْاَصْلُ كَيْتُ خَمْسًا تَحْتِهَا ثَلَاثُونَ تَرْجُمہ عبدالمعین بن مسعود روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر
 کی پانچ رکعتیں پڑھیں جب سلام پہنچا تو لوگوں نے کہا کیا نماز زیادہ ہو گئی اپنے فرمایا کیا انہوں نے کہا آپ نے
 پانچ رکعتیں پڑھیں تب اپنے دو سجدے کیے **ف** یہ حدیث دلیل ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور حنفیوں
 سلف کی کہ جو شخص ایک رکعت سے زیادہ پڑھے لیوے ہوئے ہے اس کی نماز باطل نہ ہوگی بلکہ اگر سلام کے بعد
 ہو تو نماز صحیح ہوگی اب سجدہ سہو کر لیوے اگر سلام کے قریب ہے اس کا علم تھا جو دوسرے کے بعد معلوم ہو تو سجدہ نہ کرے اور اگر
 سلام کے پہلے بات معلوم ہو تو فوراً بیٹھ جاوے اور شہد پڑھے اگر قیام میں ہو یا رکوع میں یا سجدہ میں اب سجدہ ہو
 سلام سے پہلے کرے یا سلام کے بعد نہیں اختلاف ہے جیسے اور گذرنا اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا یہ قول ہے کہ اگر
 ہوئے سے پانچوں رکعت پڑھے لی اور اخیر کا قعدہ نہیں کیا تو نماز باطل ہو گئی (یعنی نفل ہو گئے) اب ایک
 رکعت اور پڑھے جیسے اور چوبیس رکعتیں نفل ہو جاوے گی اور فرض پھر سجدہ پڑھے اور جو قعدہ اخیر کر چکا
 ہے تو پانچویں کے ساتھ ایک رکعت اور مالک اور اب جعفر بن اداس ہو گئے اور وہ نفل ہے۔ حدیث ہے ابو حنیفہ اور
 اہل کوفہ کا مذہب رو ہوتا ہے کہ چونکہ حضرت زید پانچویں کے ساتھ اور ایک رکعت ملائی نہ قعدہ اخیر کیا اس لیے
 کہ آپ کو بعد سلام کے معلوم ہوا اب شافعی کا یہ قول ہے کہ زید یا دن خواہ قلیل ہو یا کثیر نماز کو باطل نہیں کرتا مثلاً
 ایک رکوع کے بدلے کسی رکوع ہوئے کرے یا زمین یا چار سجدے کرے البتہ سجدہ سہو کر لیا اسی صورت میں صحیح
 وجہ نہیں ہے (نوفی مختصر) **ع** اور اہم یہ حدیث ہے کہ قَالَ صَلَّى بِهَا عَقْلُهُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمْ يَكْمُلْ
 سَلَامُهُ قَالَ اَلْقَوْمُ يَا اَبَا شَيْبَةَ قَدْ مَلِكْتَ خَمْسًا فَكَأَنَّمَا قَعَلْتَ ثَلَاثَةً قَالَ بَلَى قَالَ وَكُنْتُ فِي تَحِيَّةِ
 الْقَوْمِ وَانَا هَلَاكٌ فَقُلْتُ بَلَى قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ لِي وَانْتَ اَيْضًا يَا اَعْمُو فَقَوْلُ ذَاكَ قَالَ ثَلَاثُ
 نَعْمَ فَكَانَ فَانْقَلَبَ سَجْدًا ثَلَاثِينَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ نَالَ عَدَدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زیادہ کیا گیا ابراہیمؑ کہا جو راسی اس حدیث کا قسم نہ لے بیوہ مجسہر ہوئی ہے کہا یا رسول اللہ کیا نماز کا باب میں کوئی خاص حکم
 ہوا آپؐ فرمایا نہیں مجھے بیان کیا جو آپؐ کیا تھا تیار فرمایا جو کوئی نماز میں یا قی کر یا کسی توروہ و سجود کر یا ہر پیر و دو سجود کر
 اس حدیث سے معلوم ہوا اگر اسلام پہلے کے بعد کوئی بت بھی کریدو تو بھی قیامت نہیں و سجود ہو کر لیدو **ع** عبد اللہ
 ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجّد متجدد فی السجود بعد السلام والکلّم من رحمہ عبد اللہ سرورایت اللہ تحقیق نبی صلوات علیہ
 وسلم نے دو سجود ہو کر سلام اور سلام کے بعد بھی کچھ کر **ع** عبد اللہ قال صلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فإ
 نادوا ونقص قال إنهم وأبید اللہ ما جاء ذاک إلا من منکلی قال فلما یا رسول اللہ احدث فی الصلوة شیء فقال لا
 قال فقلنا لا الذی صنع فقال لا ذاد الذی لو نقص فلیکسّد سجّادین قال ثم سجّد سجّادین ثم سجّد عبد اللہ
 روایت ہے مجھے نماز پڑھی تابتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو آپؐ زیادہ کیا یا کم کیا یا ابراہیمؑ کہا قسم نہ لے کی یہ (وہم) میری ہی طرقت ہے مجھے کہا یا
 رسول اللہ کیا نماز میں کوئی خاص حکم پہنچا تو انہیں فرمایا نہیں ہر مجھے وہ بت بھی آپؐ کی تھی (یعنی زیادتی یا نقصان) تو آپؐ فرمایا جیسا
 آدمی کچھ زیادہ کرے یا کم کرے یا ہو سجود کر یا (راستی) پھر اپنے دو سجود ہو کر **ع** ابنی ہریرۃ یقول صلی بنا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم احدث صلواتی العتی امّا الظہر واما العصر فکسّم فی رکعتین ثم اثنی عافی قبلہ السجّد فاستندل الیہما
 مضطجاً فی الظہر ابوبکر و عمر مضطجا بان یکملوا وخرجه سرعان الناس یقولون قصرت الصلوة فقام ذو الیبدین فقال
 یا رسول اللہ اقصرت الصلوة ام نسیت فنظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم عیناً ومثلاً فقال ما یقول ذو الیبدین قال احدث
 کم فصل الارکعتین فصلی رکعتین سلام ثم کبرتم سجّدتم ثم کبرتم ثم کبرتم و سجدتم ثم کبرتم ثم کبرتم ثم کبرتم ثم کبرتم ثم کبرتم
 یخصّین اللہ قال وسلم ترجمہ ابو ہریرہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھائی ظہر عصر کو دو رکعتیں ہر سلام پر دو رکعتیں
 کے پاس گئے جو میں قبلہ کی طرف لگی تھی اور وہ پیر کچھ دیکر غصہ میں کہہ کر آدھ وقت جماعت میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمرؓ بھی موجود وہ روز
 اور جو بات کر سکے اور علیؓ جلدی جلدی ہو کر یہ کہتے ہو کر نماز گاہ گئی پھر ایک شخص کو دو الیبدین (روایت ہوا اگر کسب و ماہر ہو میں اس کو ماہر
 قسم و سچے نام ہو گیا) کہہ کر پھر امیر اور بولا یا رسول اللہ کیا نماز گاہ گئی یا آپؐ بیوہ کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمے نہ کرو میں نے یہ بیان کیا کہ امیر اور
 کہا دو الیبدین کیا کہتا ہو لوگوں نے کہا وہ یہ کہتا ہو یا رسول اللہ نہ بتاؤ وہی کہتیں میں نے یہ نہ بتاؤ کہ میں نے اور میں نے اور سلام پر دو رکعتیں
 اور بھی کیا پھر میری طرف سے دو رکعتیں پڑھ کر میری طرف سے دو رکعتیں پڑھ کر میری طرف سے دو رکعتیں پڑھ کر میری طرف سے دو رکعتیں پڑھ کر میری طرف سے دو رکعتیں پڑھ کر
 کہا اور سلام پھر **ع** ابنی ہریرۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدث صلوة العتی بمعنی احدث
 سفیان ترجمہ ہے اور کہ **ع** ابنی ہریرۃ یقول صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدث صلوة العصر فکسّم رکعتین فقام ذو الیبدین
 فقال قصرت الصلوة یا رسول اللہ ام نسیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ذلک لم یکن فقال قد کان بعض ذلک

لکھا یا اور کہا یہی کافی ہے مجھ کو عبداللہ نے کہا میں نے دیکھا اور کوہ بڑا کفر کی حالت میں ار گیا
 بدر کی لڑائی میں یہ صلہ تھا اس کی ناشکری اور بے ادبی کا اصرار تھا اس نے سگو ایمان نہیں دیا جو بت سیرہ و الخ
 امی اور اپنے سجدہ کی آیت پڑھی اور سجدہ کیا تو آپ کو ساتھ سب لوگوں نے یہاں تک کہ شکر کن اور جنوں
 یہی سجدہ کیا ابن عباس نے کہا بلکہ یہ خبر شہود پہنچی کہ کئے والے مسلمان ہو گئے تھے غنی عیاض نے کہا سب نے سب
 کے سجدہ کر دیکر یہ تھا کہ یہ سجدہ سب سجدوں کے پہلے اور عبداللہ بن مسعود نے ایسا ہی کہا ہر آدمی جو بعض منفر
 اور مخبرین نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلطی سے اس سرت میں ایک آیت پڑھ دی تھی جب
 شکر کن کے اذان کی تقرین نکلتی تھی یہ بالکل جھوٹ اور بے اصل اسوہ ہے کہ اس کو سوا و سر کسی حدیث کی نقل
 کرنا کفر ہے اور کفر کی نسبت آپ کی طرف محال ہے اور شیطان کی یہ طاقت نہیں کہ آپ کی زبان پر اس بات نکلا
 (روزی) **مَنْ كَانَ مِنْ عِبَادِي سَابَّ** **أَنَّهُ سَاكَنٌ قَيْدُ بَنِي قَابِطٍ عَنِ الْقَيْدِ أَمِيَّةٌ مَعَهُ كَرَامَةٌ**
فَقَالَ لَا قَوْلَ لَكَ مَعَ الْأَمَامِ فِي شَيْءٍ وَذَعَمَهُ أَنْ تَقُولَ أَهْلِي سُبُّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْبُخَارِيُّ إِذَا أَتَوَى ذَلِكَ ترجمہ عثمان سیار روایت ہر او نہون نے پوچھا زید بن ثابت سے کہ امام کے
 پیچھے پڑھنے کو او نہون نے کہا امام کے پیچھے نہ پڑھنا چاہیے (سوا سورہ فاتحہ کے) اور کہا کہ میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ النجم پڑھی پھر آپ نے سجدہ نہیں کیا **فَإِنَّ** ابو ضیفہ نے زید بن ثابت کو
 قول یہ کہ استدلال کیا ہر اور امام کے پیچھے مطہر قرار دے کر منع کیا ہے خواہ سورہ فاتحہ ہو یا اور کوئی سورہ خواہ
 ستری نماز ہو یا جہری اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ مقتدی کو سورہ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنا چاہیے ستری اور جہری
 مذاہب میں اور زید کے قول کو جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز
 نہیں ہوتی اور فرمایا جب تم میری پیچھے نماز پڑھو تو کوئی سورہ نہ پڑھو سوا سورہ فاتحہ کے اور حدیث میں ہیں
 پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں زید بن ثابت کو قول یہ مقتدی میں دوسری یہ کہ زید کا مطلب ہے
 کی مخالفت کو یہ ہے کہ سوا سورہ فاتحہ کے اور کوئی سورہ نہ پڑھی جاوے اور یہ تاویل غلط ہے تاکہ اور احادیث کو
 خلاف نہ ہو و اگر یہ زید نے کہا کہ اذان ہون سے سورہ کا تو مجھ پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
 اور اپنے سجدہ نہ کیا تو یہ دلیل ہے امام مالک کی جو کہ ستر میں فصل میں کوئی سجدہ نہیں ہے اور سورہ النجم
 اذالہا بالشفقت اور اقرہ باسم ربک کو سجدہ منسوخ میں اس حدیث کو عبداللہ بن عباس کی حدیث سے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ نہیں کیا فصل میں جب سوا میں میں آئے اور یہ مذہب ضعیف ہے کیونکہ

(روزی)
 (نور)
 (نور)

ابو ہریرہ کی روایت میں ہے کہ ہم نے سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذی السما انشققت اور اقرار ہم
 ایک میں اور اجماع کیا ہے علمائے اس امر پر کہ ابو ہریرہ مشہور صحابی ہیں سلمان ہونے اور ابن عباس کی حدیث
 کا اسناد ضعیف ہے وہ دلیل لانے کے لائق نہیں اور زید کی حدیث سے سجدہ کا ترک ثابت ہوتا ہے اور ظاہر
 ہے کہ سجدہ تلاوت سنت ہے تو اسکا ترک جائز ہے اب اختلاف کیا ہے علمائے کہ ساری قرآن میں کتنے سجدہ
 تلاوت کر میں تو امام شافعی اور ایک طائفہ علماء کا یہ قول ہے کہ قرآن میں سجدہ دو سجدہ ہیں دو سورہ حج میں اور
 تین بفضل ہیں اور صادمین سجدہ تلاوت نہیں ہے بلکہ سجدہ شکر ہے اور امام مالک اور ایک جماعت علماء
 کے نزدیک سب گیارہ سجدہ ہیں ان کے نزدیک بفضل کی تینوں سجدہ سب اظہار میں اور امام ابو حنیفہ کے
 نزدیک سب سجدہ چودہ ہیں لیکن سورہ حج میں ایک ہی سجدہ ہے اور صادمین ایک سجدہ ہے اور احمد ابدان
 شیرج کے نزدیک پندرہ سجدہ ہیں انہوں نے حج کے دونوں سجدوں کو اور صادم کے سجدہ کو کہی قائم رکھا اور
 مقامات سجدہ کے شہر میں صرف حم کے سجدہ کے مقام میں اختلاف ہے امام مالک اور ایک جماعت سلف
 کے نزدیک یہ سجدہ ان کو ستم آیہ عقبہ دون پر ہے اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور کے نزدیک لایسا مونا
 پر (نودی) **سُكُنْ** اِنِّیْ سَلَّمَ بِرَبِّ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبَا هُرَيْرَةَ قَدْرًا لَّهٗ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ
 فِيْهَا فَكَلَّمَهَا اِنَّهُ رَفَعَ اَحَدَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْهَا مَرَّجَمِ الْبُوسَلَمِ بْنِ
 عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ہر روایت ہے ابو ہریرہ نے سورہ اذی السما انشققت پڑھا تو سجدہ کیا جب نماز سے فارغ ہو کر تو یہ بیان کیا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سمت میں سجدہ کیا تھا **سُكُنْ** اَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَثَلِ مَرَّجَمِ ہر جو اور پگڈر **سُكُنْ** اِنِّیْ هُوَ رِقَّةٌ قَالَ سَجَدَ تَامَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِيْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاَقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ مَرَّجَمِ الْبُوسَلَمِ ہر روایت ہے ابو ہریرہ نے سجدہ کیا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذی السما انشققت اور اقرار با اسم رب میں **سُكُنْ** اِنِّیْ هُوَ رِقَّةٌ اَنَّكَ
 سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاَقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ مَرَّجَمِ الْبُوسَلَمِ
 ہر روایت ہے ابو ہریرہ نے سجدہ کیا اذی السما انشققت وَاَقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ مَرَّجَمِ الْبُوسَلَمِ **عَنْ اَبِي**
 هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَثَلِ مَرَّجَمِ ہر جو اور پگڈر **سُكُنْ** اِنِّیْ دَارِعٌ قَالَ
 صَلَّيْتُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ صَلَوةَ الْعَمَةِ فَقَرَأَ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيْهَا فَقُلْتُ مَا هَذِهِ السَّجْدَةُ
 قَالَ سَجَدْتُ بِمَا خَلَقْتُ اَبَا النَّاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ بِمَا خَلَقْتُ اَبَا النَّاسِمِ وَقَالَ ابْنُ

ابو ہریرہ

نہ
 مثلاً
 فقلت

كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ دَخَلَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَدَفَعَهُمَا كَصَبْعَةِ الْيَمْنَى الَّتِي تَلِي الْأُضْغَامَ
 ذَكَرَ بِهَا وَدَكَهُ الْيَمْنَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ الْيَمْنَى بَاسِطًا عَلَيْهِمَا ثُمَّ حَمَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَوَايَتُ
 هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَّ نَازِلِينَ مِثْلَهُ تَوَدُّونَ نَهْتَهُ كَهْشُونَ بِرُكْبَتَيْهِ أَدْرَأَهُنَّ دَحْمَهُ كَعَمَلِهِ
 اِذْ نَظَرُ كَمَا أَهْلَانَهُ اِرْسَ عَاكَرَتَهُ اِدْرَبَا يَنْ مَاتَهُ بَايُنْ كَهْشُو بِرُكْبَتَيْهِ اِزْشَمَكَاتُ لَسُونُكَ
 شَوْصَلُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي الْقَشْحُودِ دَخَلَ يَدَيْهِ الْيَمْنَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ الْيَمْنَى
 دَخَلَ يَدَيْهِ الْيَمْنَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ الْيَمْنَى رَعَدَتْ ثَلَاثًا وَكَلَصَّ بَيْنَ رَأْسَاكَ بِالسَّبَابِقَةِ ثُمَّ حَمَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 عُمَرَ رَوَايَتُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَّ نَازِلِينَ مِثْلَهُ تَوَدُّونَ نَهْتَهُ كَهْشُونَ بِرُكْبَتَيْهِ اِدْرَأَهُنَّ
 مَاتَهُ دَهْنُ كَهْشَتَهُ بِرُكْبَتَيْهِ اِدْرَبَا يَنْ مَاتَهُ بَايُنْ كَهْشُو بِرُكْبَتَيْهِ اِزْشَمَكَاتُ لَسُونُكَ
 نَظَرُ كَمَا أَهْلَانَهُ اِرْسَ عَاكَرَتَهُ اِدْرَبَا يَنْ مَاتَهُ بَايُنْ كَهْشُو بِرُكْبَتَيْهِ اِزْشَمَكَاتُ لَسُونُكَ
 اِدْرَأَهُنَّ دَحْمَهُ كَعَمَلِهِ اِذْ نَظَرُ كَمَا أَهْلَانَهُ اِرْسَ عَاكَرَتَهُ اِدْرَبَا يَنْ مَاتَهُ بَايُنْ كَهْشُو بِرُكْبَتَيْهِ
 اِزْشَمَكَاتُ لَسُونُكَ شَوْصَلُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي الْقَشْحُودِ دَخَلَ يَدَيْهِ الْيَمْنَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ
 الْيَمْنَى رَعَدَتْ ثَلَاثًا وَكَلَصَّ بَيْنَ رَأْسَاكَ بِالسَّبَابِقَةِ ثُمَّ حَمَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَوَايَتُ
 هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَّ نَازِلِينَ مِثْلَهُ تَوَدُّونَ نَهْتَهُ كَهْشُونَ بِرُكْبَتَيْهِ
 اِدْرَأَهُنَّ دَحْمَهُ كَعَمَلِهِ اِذْ نَظَرُ كَمَا أَهْلَانَهُ اِرْسَ عَاكَرَتَهُ اِدْرَبَا يَنْ مَاتَهُ بَايُنْ كَهْشُو بِرُكْبَتَيْهِ
 اِزْشَمَكَاتُ لَسُونُكَ شَوْصَلُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي الْقَشْحُودِ دَخَلَ يَدَيْهِ الْيَمْنَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ
 الْيَمْنَى رَعَدَتْ ثَلَاثًا وَكَلَصَّ بَيْنَ رَأْسَاكَ بِالسَّبَابِقَةِ ثُمَّ حَمَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَوَايَتُ

بِأَصْحَابِ خَلْدٍ ترجمہ سعدی روایت پر مبنی دیکھا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دامنہ اور بائیں طرف
سلام پیرتے یہاں تک کہ آپ کی گال کی سفیدی مجھ کو دکھلائی دیتی **ف** انہو نے کہا اس میں دلیل
ہے امام شافعی اور جمہور سلف اور خلف کے مذہب کی جو کہتے ہیں مینا کے بعد دو سلام کرنا چاہیے اور امام
مالک اور ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ ایک ہی سلام کرنا سنت پر اور انکی دلیلین ضعیف ہیں اور اتفاقاً
صحیحہ سے دو سلام کرنا ثابت ہوتا ہے اور بغرض تسلیم یہ بات نکلتی ہے کہ ایک سلام پر انقباض کرنا جائز ہے اب
اس پر اجماع ہے علماء کا کہ واجب ایک ہی سلام ہے مگر ایک سلام کرے تو نہ کو قبل کی طرف نہ کرے اور جو دو
سلام کرے تو ایک دہنی طرف کرے اور ایک بائیں طرف کرے اور ہر سلام میں اتنا منہ پیرے کہ اُس
طرف سے ایک گال دکھلائی دیوے یہی صحیح ہے اور بعضوں نے کہا کہ دو گال دکھلائی دیویں اور
سلام نماز کا ایک رکن ہے جبکہ بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی یہ قول پر جمہور صحابہ اور تابعین اور علماء کا
اور ابو حنیفہ کے نزدیک لفظ سلام سنت پر اور نماز سے باہر آسکتا ہے کوئی کام نماز کے خلاف کرنے سے
سلام ہو یا کلام یا حدث ہو یا قیام اتھے **فَإِذَا دُخِلَ فِي الصَّلَاةِ** نماز کے بعد کیا پڑھنا
چاہیے **سُكِّنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ انْقِصَاءَ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
بِالتَّكْبِيرِ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت پر ہم پہچانتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا
ختم جب آپ تکبیر کہتے **سُكِّنَ** عمرو بن دینار عن ابنی معبد مَعْبُدِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِصَاءَ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا
بِالتَّكْبِيرِ قَالَ عُمَرُو بْنُ كَعْبٍ ذَلِكَ لِأَنِّي مَعْبُدٌ فَأَتَذَكَّرُكَ وَقَالَ لَمْ أَحَدِّثْكَ بِهَذَا قَالَ عُمَرُو
وَذَلِكَ أَخْبَرَنِيهِ قَبْلَ ذَلِكَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز
کا ختم ہونا جب پہچانتے جب تکبیر کی آواز سنتے۔ اس حدیث کو عمرو بن دینار نے ابو عبد سے روایت کیا انہ
نے کہا میں نے دوبارہ جب اس حدیث کا ذکر ابو عبد سے کیا تو انہوں نے انکار کیا اور کہا میں نے تم سے
یہ حدیث بیان نہیں کی حالانکہ انہوں ہی نے مجھ سے بیان کی تھی **ف** اگرچہ ابو عبد نے دوبارہ اس
حدیث کی روایت سے انکار کیا مگر عمرو بن دینار نے مینا سے روایت محبت ہوگی امام مسلم اور جمہور فقہاء اور اہل
حدیث کے مذہب کے موافق **سُكِّنَ** ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ دَفَعَهُ الصَّوْدِيَّةُ بِأَلَدٍ كَيْ جَعَلَتْ يَتَضَرَّعُ النَّاسُ
مَنْ أَلَكْتُ بَتَرَكَانَ عَلُو عَجِدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

روایت ہر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا مانگتے یا اسہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری قبر کے عذاب سے
اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری زندگی اور موت کے فتنے سے یا اللہ
پناہ مانگتا ہوں میں تیری گناہ سے اور قرضداری سے ایک شخص بلا یا رسول آپ اگر قرضداری سے
کیون پناہ مانگتے ہیں آپ فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہو تو جو پٹ پٹا ہو اور وعدہ خلاف کرتا ہے
ف تو اگر یہ قرضداری کوئی گناہ نہیں ہے اور اگر وجہ سے اور گناہ سے مراد ہوتے ہیں اس طرح قرضدار کی
سے پناہ مانگتے حقیقت میں قرضداری یہی بلا ہے آدمی کو چاہیے کہ بغیر سخت ضرورت کو قرض نہ لے اور
سخت ضرورت یہ کہ ماری بہوک کے مرتا ہو اور اس کے سوا اور کوئی ایسی ضرورت نہیں جس کے لیے
قرض کے بلا میں پڑے اور شادی یا موت کی رسمیں تو محض لغو ہیں ان کے لیے مسلمان کو قرض لینا
ضرور نہیں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ
مِنَ الشَّيْءِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَنْ يَجْعَلَ مِنْ عَذَابِ سَجَّحٍ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
مِنْ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَمَاتِ وَمِنْ سَكْرَةِ الْمَسِيِّحِ الدَّجَالِ ترجمہ ابوسریجہ سے روایت ہر رسول صلی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اخیر شہرہ شہرہ جگر تو جاو چیزوں سے پناہ مانگو جنہم کے
عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنوں سے اور دجال کی برائی سے **عَنْ**
أَكْثَرِ رِجَالِي بِهَذَا الْأَسْنَادِ وَفَالَا إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ الشَّيْءِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ
ترجمہ ہر کسی جو اوپر گذرے اس میں صرف تشہد کا لفظ ہو اخیر کا لفظ نہیں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ
يَقُولُ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ عَوِّذُكَ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ
النَّارِ وَفِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِيِّحِ الدَّجَالِ ترجمہ ابوسریجہ سے روایت ہر رسول صلی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیرے قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے اور
زندگی اور موت کے فتنوں سے اور دجال کی برائی سے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوِّذُكَ يَا اللَّهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَوِّذُكَ يَا اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عَوِّذُكَ يَا اللَّهُ مِنْ
فِتْنَةِ الْمَسِيِّحِ الدَّجَالِ عَوِّذُكَ يَا اللَّهُ مِنْ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَمَاتِ ترجمہ ابوسریجہ سے روایت ہر رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو ساتھ اللہ کے اللہ کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو
کی دجال کے فتنے سے پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کے فتنوں سے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

ابنِ حنفیہؒ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ترجمہ حضرت عائشہؓ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا سلام پہیرتے نہ بیٹھتے مگر استقر کہ کہتے اللھم سوا خیرکے یعنی یا اللہ تو سالم ہر سب عیبوں کو اور تجھی کو ہے سلامتی میں تمام عالم کی بڑی برکت والا ہے تو اسی بزرگی اور عزت والی اور ابنِ حنفیہ کی روایت میں یا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ عَنِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِيَسْتَلِمُهُ غَيْثٌ أَنْتَ كَأَنْ يَقُولَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ترجمہ جو اوپر ہوا اور اس روایت میں بھی یا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ہے

قَدْ رَوَى مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ إِلَى الْمُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَا نَعْمَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا نَعَمْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ الْجَنَّةُ ترجمہ درادوسر جو مولیٰ بن مغیرہ بن شعبہ کی روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہ نے حضرت معاویہ کو لکھ بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکے تو اور سلام پہیرتے تو کہتے یا اللہ سوا خیرکے یعنی کوئی سوا معبود نہیں مگر امہ اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اسکا اسی کی ہے سلطنت اور اسی کو ہے تعریف اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے یا اللہ جو تو دوسری کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو نہ دوسری کوئی دوسر نہیں سکتا اور کسی کی کرشمہ تیرے اگر بیش نہیں باقی

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو سُرَيْبٍ فِي رِوَايَتِهِمَا قَالَ نَأْمُلُكَ هَا عَلَى الْمُغِيرَةِ فَكَتَبَتْ بِهَا إِلَى الْمُعَاوِيَةَ ترجمہ درادوسر جو غلام آزاد بن مغیرہ بن شعبہ کی روایت ہے اور مغیرہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سوا اوپر کی روایت کی مثل راوی ہیں اور ابو بکر اور ابو سرب اپنی روایتوں میں کہا کہ درادوسر لکھا مغیرہ نے بھیج دیا اور میں نے اس کا حضرت معاویہ کو لکھ بھیجا

قَالَ أَبُو سُرَيْبٍ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلَى الْمُعَاوِيَةَ كَتَبَ ذَلِكَ الْكِتَابَ لَوْ رَأَى رَأَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ يَسْلِمُ بَعْدَ صَلَاتِهِ مَا أَكْفَاكَ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فَإِنَّهُ لَكَرِيْمٌ كَرِيْمٌ ترجمہ ابی سرب نے کہا معاویہ کو مغیرہ نے درادوسر لکھا کہ لکھا بھیجا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ سنا ہے کہ فرماتے تھے جب سلام پہیرے نماز کا مثل ابو بکر کی روایت اگر اس میں وہ علی کل شے قاری کر نہیں کیا

قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلَى الْمُعَاوِيَةَ كَتَبَتْ بِهَا إِلَى الْمُعَاوِيَةَ ترجمہ درادوسر لکھا کہ

معاویہ فرماتے ہیں کہ یہ بھیجنا مثل روایت ضرور اور عمر فارق کے حکم سے عبد اللہ بن
 عمر بن خطاب سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص
 نماز میں کھڑا ہو کر کہے کہ لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لہ الملك ولہ الحمد
 ولہ القوۃ لا یغنی عنہ قلی فی الدنیا ولا فی الآخرة لا مافیہا ولا معطیات ولا معطیات ولا یفترق ذل
 الحیۃ منک الحمد ترجمہ عبادہ اور عبد الملک دونوں نے اور اس وقت میں تھے معمر کے کہ یہ بھیجنا
 نے معمر کو کہ مجھے کوئی دعا ایسی نہ کہہ دو جو مجھ کو جنت میں لے جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض انہوں نے کہ یہ
 بھیجا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے جب نماز میں فارغ ہوتے کہ لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لہ الملك ولہ الحمد ولہ القوۃ لا یغنی عنہ قلی فی الدنیا ولا فی الآخرة لا مافیہا ولا معطیات ولا معطیات ولا یفترق ذل
 الحیۃ منک الحمد ترجمہ عبادہ اور عبد الملک دونوں نے اور اس وقت میں تھے معمر کے کہ یہ بھیجنا
 نے معمر کو کہ مجھے کوئی دعا ایسی نہ کہہ دو جو مجھ کو جنت میں لے جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض انہوں نے کہ یہ
 بھیجا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے جب نماز میں فارغ ہوتے کہ لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لہ الملك ولہ الحمد ولہ القوۃ لا یغنی عنہ قلی فی الدنیا ولا فی الآخرة لا مافیہا ولا معطیات ولا معطیات ولا یفترق ذل
 الحیۃ منک الحمد ترجمہ عبادہ اور عبد الملک دونوں نے اور اس وقت میں تھے معمر کے کہ یہ بھیجنا
 نے معمر کو کہ مجھے کوئی دعا ایسی نہ کہہ دو جو مجھ کو جنت میں لے جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض انہوں نے کہ یہ

اذ انزلہ من سدرہ یدہ کر تے تہو ہر نماز کے بعد **ف** ابن زبیر کی روایت یہی ہے جو ابھی اوپر گزری **ع**
 ابی الزبیر قال سمعت عبد الله بن الزبير خطب على هذا المنبر وهو يقول كان رسول الله
 الله عليه وسلم يقول اذا سلم في دويرة الصلوة او الصلوات قد كثر مثل حديث هشام بن عروة
 ثم جاء ابی الزبير کہ مابین مساعدا بن الزبير سے کہ وہ خطبہ پڑھتا ہے اس منبر پر اور کہتا ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو ہر نماز کے آخر میں کہتا اور یہ ذکر کی حدیث مانند روایت ہشام بن عروہ
 کے **ف** ہشام کی روایت یہی ہے جو ابی الزبير اور پر مذکور ہوئی حسین بن عمارہ کو ہے **ع** موصی
 بن عقیقہ قال اما الزبير المكي حدثنا انه سمع عبد الله بن الزبير وهو يقول في آخر الصلوة اذا
 سلم على حد يتيه كما قال في آخره وكان يذكرك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ترجمہ موسی بن عقبہ اور ابی الزبير کی نے بیان کیا کہ انہوں نے سنا جو عبد اللہ بن زبیر سے کہ وہ کہتا ہے ہر نماز
 کے بعد جب سلام پھیرتے وہی دعا پڑھتے جو روایت کی ہشام اور حجاج نے ابی الزبير اور اسکی آخزمین کہا
 کہ ذکر کرتے تہو وہ اس دعا کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ع** ابی ہریرہ ان فقرا المهاجرين
 انما رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا قد ذهب اهل الدثور بالدرجات العلى والنعيم
 النعيم فقالوا ما ذلك قالوا يصلون كما يصلي ويصومون كما يصوم ويتصدقون كما يتصدقون
 ويعتقون كما تعتق فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما اعلوكم شيئا قد اكون
 به من سبقتكم وتسبقون به من بعدكم ولا يكون احد افضل منكم الا من صنع مثل ما
 صنعتم قالوا بل يا رسول الله قال سبحون وتكلمون وتحمدون في دويرة كل صلوة ثلاثا وثلاثين
 مرة قال ابو صليح درج فقرا المهاجرين الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا اسمع اخواننا
 اهل الاموال ما فعلنا ففعلوا امنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمذلك فضل الله
 يؤتيه من يشاء ورا دغیر وشمیہ فی هذا الحدیث عن الشیخ عن ابن عجلان قال سمی تحت
 بعض اہل هذا الحدیث فقال وحدثنا اما قال شیخہ الله ثلاثا وثلاثين وتحمد الله ثلاثا
 وثلاثين وتكلم ثلاثا وثلاثين ثم رجعت الى ابی صالح فقلت له ذلك فاحد سيدى فقال
 الله اكبر وسبحان الله والحمد لله والله اكبر وسبحان الله والحمد لله حتى تبلغ من
 جميع عرج ثلاثا وثلاثين قال ابن عجلان فحدثت بهذا الحدیث رجلا بن حيوة في ثلاث

قال
 ابن
 عجلان

قال
 الملك

پھر سب کے ساتھ نماز پڑھی **عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي صَلَاتِهِ بِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي صَلَاتِهِ بِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ لَهُ بِهَا أَجْرٌ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ قَرَأَهُ بِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**
 سے روایت ہے کہ ملائکہ کبیر آپ کو دیکھ رہی جاتی تھیں اور لوگ مسنونین ابن ابی جہلہ سے لیتے تھے قبل اس کے کہ حضرت
 کثرت سے ہوں اپنی جگہ میں **ف** مروی ہے کہ کہہ کر قاضی عیاض نے کہا کہ بلال رضی اللہ عنہ دیکھتے ہوئے ہوں کہ
 حضرت اکر نکلتے کہ ادا اور لوگ دیکھتے ہوئے کہ جب حضرت بلال کو سلام ہو کہ حضرت تشریف لائے میں انہوں نے کبیر شرو
 کی اور لوگ جب حضرت کو دیکھ کر کثرت سے ہو گئے اور اپنی اپنی جگہ پر برابر ہو گئے پھر جب غوث برابر ہو چکی اپنی جگہ پر
 تشریف لائے نماز شروع کر دی اور اس کے خلافت جہان مروی ہے وہ تفسیر انا قیر ہو یا میان ہوا ان کے دیکھ رہے تھے
دَحْضَةُ الشَّيْءِ بِأَنَّهُ يَنْتَهِي عَنْهُ قَالَ كَانَتْ بِلَالٌ يُؤَدِّنُ إِذَا دَحَضَتْ كَلَامَ يَتِيمٍ حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَامُهُ نَادَا أَخْرَجَ أَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ يَرَاكَ تَرْجُمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 کبیر یہاں تک کہ حضرت تشریف لائیں جب آپ تشریف لائے اور بلال کبیر تشریف کبیر کہتے **ف** یہاں
 یہی اور کہہ آئے **بَابُ مَنْ أَذْرَكَ رُكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَذْرَكَ تِلْكَ الصَّلَاةَ** تَرْجُمُهُ
 جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی **عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
مَنْ أَذْرَكَ رُكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ تَرْجُمُهُ ابو ہریرہ نے کہا کہ نبی صلو اللہ علیہ وسلم نے فرما
 جس نے ایک رکعت کسی نماز کی پالی اور اسے وہ نماز پالی **ف** اس حدیث کو کسی مسلمان کو ہو **أَوَّلُ** یہ کہ
 نے ایک رکعت پڑھنے کے موافق کسی نماز کا وقت پایا مثلاً اگر نماز وقت اسلام لایا اگر کا بالغ ہو یا مجنون ناقض
 ہو اٹھا غنہ حیض پاک ہوئی وہ نماز اور سب فرض ہو گئی دوسری یہ کہ جس نے ایک رکعت تمام کو ساتھ پڑھ لی وہ
 جماعت کی فضیلت کو باجگاہ اگر جمعہ کی نماز تھی تو ایک رکعت اور پڑھنے اور ظہر اور اس کا قطع ہوئی میسر
 کہ ایک رکعت کسی نے قبل طلوع آفتاب پڑھ لی یا قبل غروب آفتاب یاد کر لی اور بعد اس کا آفتاب طلوع ہو گیا
 یا غروب ہو گیا تو اس کو نماز صبح اور عصر کی مل گئی باقی نماز اور کھانہ ہوئی **عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَذْرَكَ رُكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ تَرْجُمُهُ
 ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک رکعت پڑھ لی اور اس کو نماز مل گئی
 یعنی جماعت کا ثواب حاصل ہو گیا **عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
يَكُونُ عَنْ شَرِّ النَّاسِ فِي صَلَاتِهِمْ ثَلَاثُ أَصْنَافٍ: الْأُولَى: مَنْ أَذْرَكَ رُكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَذْرَكَ

نَادَا أَخْرَجَ أَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ يَرَاكَ تَرْجُمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

دَحْضَةُ الشَّيْءِ بِأَنَّهُ يَنْتَهِي عَنْهُ

الصلوة کے اٹھا کر جمعہ نہی جو اوپر گزرا ان کی روایت میں ہم الامام کا لفظ نہیں ہر اور عبید
 نے کھٹکا کا لفظ زیادہ کیا **ف** جس ایک رکعت پالی اس کے ساری نماز پالی عبید اس کی روایت
 میں ہر اس کا یہ مطلب نہیں ہر کہ اب باقی رکعتیں اور اسی نہ کرے کہ یہ ظلمات اجماع مسلمین ہے بلکہ مراد وہی ہر جو ہم
 اور پر بیان کر آئے کہ اس کو قراب جماعت کا ٹکایا یا وہ نماز اوپر فرض ہر چکی یا اوہوئی قضائے ہوئی اور باقی
 رکعتیں ضرور ادا کیے کہہ انا قال النبوی **س** اِنِّیْ هَدِیْتُکُمْ اَنْ تَسُوْلَ اللّٰهَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
 قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الصُّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ
 مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم فرمایا جو ایک رکعت قبل صبح کی قبل طلوع آفتاب کر اس کو صبح کی نماز مل چکی جس کو ایک رکعت کی بل قبل
 غروب آفتاب کر اس کو عصر کی نماز مل چکی **ف** مطلب اس کا ہم اور پر بیان کر چکے اور خلاصہ یہ ہر کہ مثلاً کسی
 صبح کی نماز کی ایک رکعت قبل طلوع شمس پڑھ لی اور ایک رکعت بعد طلوع ادا کی تو نماز اس کے صبح ہوئی اور
 باطل نہیں ہوئی یہی مذہب ہر امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد کا اور تمام علمائے سلف و خلف کا اور ظلمات
 منقذہ کا اس میں باطل اور مردود ہے اور ظاہر حدیث ہر کا اعلان ظاہر ہے اور عصر کی نماز کی صحت میں یہ
 کا اتفاق ہے **س** عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ
 اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ سَجْدَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَوْ مِنْ الصُّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَالسَّجْدَةُ
 اَتَمُّهَا لِهَیْ رَكْعَتُهُ ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ارشاد فرمایا جس نے عصر کی نماز میں ایک سجدہ قبل غروب آفتاب یا صبح سے قبل طلوع آفتاب سے پہلے نماز پالی اور سجدہ
 سے مراد رکعت ہر **س** اِنِّیْ هَدِیْتُکُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ
 الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهُ وَمَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّلٰوةِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهُ ترجمہ
 ہر جو اوپر گزرا عن محمد بن ابی ہریرہ **س** اِنِّیْ هَدِیْتُکُمْ اَنْ تَسُوْلَ اللّٰهَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
 کے دونوں کے بیان میں **س** اِنِّیْ هَدِیْتُکُمْ اَنْ تَسُوْلَ اللّٰهَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ
 لَهُ عُرْوَةُ اسَاكَتَ جَبْرَیْلُ قَدْ نَزَلَ کَیْلَ اَمَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ
 اَعْلَمْتُ مَا تَقُوْلُ یَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بِشَیْءٍ مِنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نَزَلَ جَبْرَیْلُ عَلَیْہِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کَا مَرَّتَیْ

باب ثانی

پڑھی پھر غازی پڑھی اور حضرت بھی پڑھی پھر پڑھی اور حضرت بھی پڑھی پھر فرمایا یہ سب کتب کا باب
 کو ایسا ہی حکم ہوا ہے لیکن باوجود اس ہتھام کے خداوند حلیل نے باز ال جبرائیل اوقات نماز تعلیم فرما کر پھر تم اس میں تاخیر
 کیوں کرتے ہو کیا تم میں عبد العزیز نے غزوہ کا سرورہ تم کیا کہتے ہو کیا جبرائیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوقات نماز
 تعلیم فرما کر وہ کہا ان ایسا ہی بشیر بن ابی موہب نے روایت کرتے تھے پھر غزوہ کا اور روایت کی مجھ سے حضرت ام المومنین
 ابی بی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے کہ وہ پہلے نماز انگن میں تھی
 تھی دیوار پر چڑھنے پر پانی تھی **ف** ان اللہ انک ایک نماز ایسا تھا کہ ایک دن کی تاخیر صلوٰۃ جو خلیفہ وقت اور امیر المومنین
 واقع ہوئی تھی فوراً اوپر نہ اٹھ دیا گیا اور ایک یا م بدانجام میں کہ نہ اردن بلکہ لاہور میں اسلام جا بھی نہیں کہ نماز کیا
 چیز ہے امراتو کبھی پہنچے قبلہ رخ نہیں گئے اور اس روایت میں ایک عصر اقصیٰ کہ پوری روایت میں حضرت جبرائیل نے
 ایک دن اول وقت سرنگا نہیں اکیں میں ایک دن آخر وقت مسجد میں پھرتے تو خود جزائیر معلوم ہوتا ہے اور
 تاخیر جزائیر ثابت ہوا تو نہ لالہ کا کیوں کر درست ہو گا کہ اس کا جواب نہ آیا ہو کہ شاید خلیفہ آخر وقت مسجد بھی یا وہ غیر کی
 استدلال نکالیں ہو گیا کہ قدرت تاخیر جزائیر نہیں **ع** عائشہ زکات النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی العصر والتشمس طالعہ
 فی حجرہ فی کعبۃ النبی بعد وقال ابو بکر کما یظہر فی بعد ترجمہ ام المومنین عائشہ زکات روایت کہ رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور سورج سیر حجر میں چمکتا تھا **ح** عائشہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم أخبرنا
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی العصر والتشمس فی حجرہا کما یظہر فی کعبۃ النبی من حجرہا **ج**
 ام المومنین حضرت عائشہ زکات روایت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور وہ پہلے
 انگن سے اوپر نہ چڑھتے تھے **ف** معلوم ہوا کہ انگن آپ چوڑھا تھا اور دیوار میں اس سے بھی یادہ چوڑی تھیں کہ جب دیوار
 ایک مثل ہو جاتا تھا وہ پہلے انگن میں ہی تھی بعد اسکے اوپر چڑھ جاتی تھی **ح** عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یصلی العصر والتشمس واوقعت فی حجرہ فی ترجمہ ام المومنین عائشہ زکات روایت کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور بھی سورج سیر حجرہ میں چمکتا تھا **ح** عبد اللہ بن عمر وان بنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قالوا اصلکم الفجر فانه وقت الان یصلح قرن الشمس ولما اصليتم الظهر فانه وقت الان یحضر العصر
 فاذ اصلکم العصر فانه وقت الان تصغر الشمس فاذ اصلکم المغرب فانه وقت الشفق فاذ اصلکم الفجر
 فانه وقت النصف الليل ترجمہ عبد اللہ روایت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ جب تم صبح کی نماز پڑھو پھر وقت سکافاتی بینا
 ہو پھر کاندھ سورج کا پھر جب ظہر پڑھو پھر وقت سکافاتی ہو جب تک کہ عصر کا وقت آوے پھر جب عصر پڑھو چکے تو اس کا وقت باقی

ہے جب تک آفتاب زرد نہ ہو بہر جب مغرب پڑے چکر تو اسکا وقت باقی ہے جب تک شفق غروب نہ ہو بہر جب تم عشا
 پڑے چکر تو اسکا وقت باقی ہے اسی رات تک وقت حدیث دلیل ہے جمہور کی کہ اوقات خمسہ اکثر نزدیک اسی وقت
 تک باقی رہتی ہیں مگر عشا کا وقت مستحب نصف شب تک ہے جیسا اس حدیث میں آیا ہے اور وقت ادا اسکا سبب
 ایک ہے جیسا ابو قتادہ کی روایت میں آگے آتا ہے اس باب میں کہ جو شخص نماز پھول جاوے یا سو جاوے **عَنْ**
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقْتُ الظُّلِّ مَا لَمْ يَخْضِرَ الْعَصَرُ وَوَقْتُ
 الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفُرْ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ نُورُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى بَيْضَةِ اللَّيْلِ
 وَوَقْتُ الْغَيْْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ ترجمہ عبد ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وقت
 ظہر کا باقی ہے جب تک کہ عصر کا آدھی لپٹنے آفتاب کا سایہ ایک مثل ہو جاوے اور وقت شب عصر کا باقی ہے جب تک
 کہ آفتاب زرد نہ ہو اور وقت مغرب کا باقی ہے جب تک کہ تیزی شفق کی نہ جاوے اور وقت عشاء کا باقی ہے
 جب تک کہ آدھی رات نہ ہو اور وقت فجر کا باقی ہے جب تک کہ آفتاب نہ نکلا سکے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ**
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّلِّ إِذَا ذَاكَ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الشَّجَرِ كَطَوْلِ
مَا لَمْ يَخْضِرَ الْعَصَرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفُرْ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَخْضِرَ الشَّفَقُ وَ
وَقْتُ صَلَوةِ الْعِشَاءِ إِلَى بَيْضَةِ اللَّيْلِ اَلَا وَسَطُ وَقْتُ صَلَوةِ الظُّهْرِ مِنْ طُلُوعِ الْغَيْْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ
 فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمْسَرَ عَنْ صَلَوةِ كَائِنَا مَا لَمْ تَطْلُعِ فِي شَيْطَانِ ترجمہ عبد ابن عمر سے کہہا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وقت ظہر کا جب ہو تا ہے کہ سورج ڈھل جاوے اور رہتا ہے جب تک کہ ہو جاوے سایہ ہر آدمی
 کا اور اسکی لنبان کے برابر جب تک عصر کا وقت نہ آدھی اور وقت عصر کا جب تک رہتا ہے کہ آفتاب زرد نہ ہو اور وقت
 مغرب کا جب تک رہتا ہے کہ شفق غائب نہ ہو اور وقت عشا کا جب تک رہتا ہے کہ بچہ کی آدھی رات نہ ہو اور وقت
 نماز فجر کا طلوع فجر سے جب تک کہ آفتاب نہ نکلا ہے جب آفتاب نکل آوے تو نماز سرکارہ اسلیک کہ وہ شیطان کے دونوں
 سینگان میں سے نکلتا ہے **فَإِذَا** لڑی نے کہا شفق سے مراد وہ سرخی ہے جو آسمان پر ظاہر ہوتی اور یہی
 مذہب ہے امام شافعی اور جمہور فقہ کا اور اہل لغت کا اور ابو حنیفہ اور زہری اور ایک فرقہ فقہاء اور اہل لغت کا کہتا
 ہے کہ مراد اس کے وہ سپیدی ہے جو بعد زوال سرخی کے پہی تہ پڑی دیر رہتی ہے مگر قیل اہل راجح ہے چنانچہ ابن
 سینان نے تہذیب اللغات اور شرح مہذب میں بہت دلائل نقل کیے ہیں اور شیطان کے سینگان سے
 باتو اس کی جامعیت اور گروہ مراد آیا اسکا ایک کنارہ سرکار اور ظاہر حدیث معنی ثانی ہے پر دال ہے اور مطلب یہ کہ وہ

صلوة الغیر

قوله الشيطان

کے وقت اپنا سر سورج کے نزدیک کر دیا جس کو جو لوگ سورج کو سجدہ کریں وہ سجدہ کر یا اوس مردود کو سو دی اور اس وقت کو یا شیطان اور اس کو وہ کاغلبہ اور تسلط ہوتا ہے اس لیے اس وقت نماز کو نہ فرمایا جھکا **عَبْدُ اللَّهِ** عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُتَيْبَةَ السَّلَوَاتِ فَقَالَ رَوَيْتُ صَلَوةَ الْغَيْبِ مَا كُنْتُ يَلْعَمُ قَدْرُ الشَّمْسِ أَكْوَلُ وَرَوَيْتُ صَلَوةَ الظُّهْرِ إِذَا ذَلَّتِ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ مَا كُنْتُ خَضِرُ الْعَصْرِ وَرَوَيْتُ صَلَوةَ الْعَصْرِ مَا كُنْتُ خَضِرَ الشَّمْسِ وَرَوَيْتُ صَلَوةَ الْغَيْبِ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مَا كُنْتُ يَلْقُطُ الشَّقِيقَ وَرَوَيْتُ صَلَوةَ الْعِشَاءِ إِلَى ضَعْفِ اللَّيْلِ ترجمہ عبد اللہ کہہ رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں کا وقت چہاں فرمایا نماز فجر کا وقت جب تک کہ آدھ کا کنارہ سورج کا نہ ملے اور نماز ظہر کا وقت جب تک کہ آفتاب بڑھل جاوے آسمان کے چہرے سے جب تک کہ عصر کا وقت نہ آوے اور عصر کا وقت جب تک کہ آفتاب زرد ہو دی اور آدھ کا کنارہ اس کا دُوب نہ جاوے اور نماز مغرب کا جب تک کہ آفتاب دُوب جاوے جب تک کہ شفق نڈوے اور وقت نماز عشا کا آدھی رات تک ہے **عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ** كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ إِذْ كُنْتُ أَيْ يَقُولُ لَا يَسْتَلَامُ الْعِلْمُ بِرَأْسِهِ الْجِسْمُ ثُمَّ تَرَجَّمُ عبد الله کہہ میں نے اپنے باپ عمر سے سنا کہ فرماتے تھے علم آرام طلبی کے ساتھ نصیب نہیں ہوتا ہر نووی نے کہا اگرچہ اس حدیث کو روایت صلوة سے کہ تعلق نہیں مگر اسم الامم مسلم نے اس جگہ شاید یہ ذکر کر دیا کہ عبد اللہ بن عمر کی روایت کو جو کئی عمدہ طریقوں سے روایت کیا ہے اور اس کی کثرت فوائد اور فوائد مقاصد پر نظر کی تو علم کی علو منزلت کا خیال کر کے لوگوں کی ترغیب و تحریص کے لیے اس کو نقل کر دیا کہ لوگ ہمیں علم کے طالب رہیں **عَنْ جَبْرِيدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ دَخَلَ سَاعَةً عَنْ قُتَيْبَةَ السَّلَوَاتِ فَقَالَ صَلَّى مَعَ هَذِهِ يَوْمَئِذٍ الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا ذَلَّتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِهَا أَنْ تَقْرَأَ مَرَّةً نَاوَامَ الظُّهْرِ مَرَّةً مَرَّةً نَاوَامَ الْغُروبِ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ مَرَّةً مَرَّةً نَاوَامَ الْعِشَاءِ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ مَرَّةً مَرَّةً نَاوَامَ الْغُروبِ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ نَامًا أَنْ كَانَ الْيَوْمَ الثَّانِي أَمَرَ بِهَا أَنْ يَرُدَّ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَمَرَ أَنْ يُرَدَّ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ تَرْتَفِعُ أَخْرَجَهَا فَوَقَّ الْأَرْضَ كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيَّبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا أَهْبَبَ ثَلَاثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَاسْتَفْرَجَهَا ثُمَّ قَالَ آيِنِ السَّائِلَ عَنْ قُتَيْبَةَ السَّلَوَاتِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَوَيْتُ صَلَوةَ**

دیا صبح کا جب رو سٹنی ہو گئی پھر حکم کیا ظہر کا جب آفتاب ڈبل گیا تھا آسمان کے سچے سچے پہر حکم کیا انکو عصر کا اور
 سورج بلند تھا پھر حکم کیا انکو مغرب کا جب سورج ڈوب گیا پھر حکم کیا انکو عشا کا جب طانی نہی شفق پہر حکم کیا انکو عشاء
 دن اور روشنی میں ٹپ رہی صبح پہر حکم کیا انکو ظہر کا اور ٹپ نہی وقت ٹپ رہا پھر حکم کیا انکو عصر کا اور سورج سفید صاف
 کہ آسمان زردی نہیں ملنے پائی تھی پھر حکم کیا انکو مغرب کا قبل اسکے کہ شفق جانے پائے پھر حکم کیا انکو عشا کا
 جب ٹپ میل گزرتی یا اس سے کچھ کم شک کیا اس میں حرمی نے (جو رادی حدیث میں) اے حبیب صبح یہی
 فرمایا کہاں ہے وہ سائل پھر فرمایا اس میں حرمی نے دیکھا سب وقت ہر حکم **عَنْ اَبِي مُوسٰی عَنْ**
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنَّہٗ اَمَّا کَالسَّائِلِ لَیْسَ اَلْعَنْ مَوَاقِیْتُ الصَّلٰوۃِ فَکَلِمَہٗ رُکَّ عَلَیْہِ
نَبِیًّا قَالِ فَاَقَامَ اَلْعَبْدُ حَیْنَ اَنْشَقَّ اَلْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا یَکَادُ یَعْبُرُ بَعْضُہُمْ بَعْضًا ثُمَّ اَمَرَ کَا فَاَقَامَ
بِالظُّہْرِ حَیْنَ ذَاکَ اَلشَّمْسُ اَلْقَائِلُ یَقُوْلُ قَدِ اَنْتَصَفَ النَّہَارُ دَہُو کَانَ اَحْلَمَ مِنْہُمْ ثُمَّ
اَمَرَ کَا فَاَقَامَ بِالْعَصْرِ وَ الشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَمَرَ کَا فَاَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حَیْنَ دَفَعَتِ الشَّمْسُ کُثْرَ
اَمَرَ کَا فَاَقَامَ اَلْعِشَاءَ حَیْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَخَّرَ اَلْعِکْرَ مِنَ الْغَدَا حَتّٰی اَنْصَرَفَ مِنْہَا اَلْقَائِلُ
یَقُوْلُ کَلَّمَتِ الشَّمْسُ اِدَّکَا دَتِ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّہْرَ حَتّٰی کَانَ قَرِیْبًا مِّنْ وَقْتِ الْعَصْرِ یَا کَا مَسَّ ثُمَّ
اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰی اَنْصَرَفَ مِنْہَا اَلْقَائِلُ یَقُوْلُ قَدِ اَحْمَرَّتِ الشَّمْسُ کُثْرَ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰی کَانَ
عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتّٰی کَانَ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاَوَّلِ ثُمَّ اَصْبَحَ نَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ
اَلْوَقْتُ بَیْنَ هٰذَیْنِ مَرَّحِمَہٗ اَبِی مُوسٰی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں ایک سائل حاضر ہوا
اور اوقات نماز پوچھی آپ اس وقت کچھ چوہا پ نہیں دیا (اس لیے کہ انکو کر کے تانا منظر تھا) پھر ادا کی خبر جب خبر
مکمل اور لوگ ایک دوسرے کو بچاتے نہ تھے (یعنی اندھیرے کے سبب) پھر حکم کیا اور ادا کی طرح جب ٹپ گیا آفتاب
اور کہنے والا کہتا تھا کہ دو پہر ہو گئی اور حضرت صبح بہتر جاتے تھے پھر حکم کیا انکو اور ادا کی طرح درج شد
پھر حکم کیا انکو اور ادا کی غرض سے سورج ڈوب گیا پھر حکم کیا انکو اور ادا کی غرض سے سورج چمکنا پھر حکم کیا انکو اور ادا کی غرض سے سورج
ہو کر نو کہنے والا کہتا تھا کہ سورج نکل آیا یا نکلے کہ سورج نکل آیا یا نکلے کہ سورج نکل آیا یا نکلے کہ سورج نکل آیا یا نکلے کہ سورج
ٹپ نہی کا وقت پھر تراخیر کی عصر میں یہاں تک کہ جب غرض ہوئے کہنے والا کہتا تھا کہ آفتاب سرخ ہو گیا پھر تراخیر
کی مغرب کی کہ شفق ڈوبنے کے قریب ہو گئی پھر تراخیر کی عشا کی یہاں تک کہ تہائی رات ہو گئی پھر صبح ہو گئی اور
سائل کو بلایا اور فرمایا وقت نماز ان دونوں وقتوں کے سچے سچے میں ہیں **عَنْ اَبِي مُوسٰی اَنَّ سَآلًا**

المغرب

اَنْ شَيْءٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ عَنْ ثَوَابِ الصَّلَاةِ بِمِثْلِ عَبْدِ يَزِيدَ ابْنِ تَمِيمٍ عَنِ ابْنِ
 قَالِ فَصَلَّى الْغَرْبَ قَبْلَ اَنْ يَغِيْبَ الشَّمْسُ فِي الْبَلَدِ ثَانِيًا تَرْجَمَهُ ابْنُ مُوسَى فِي رِوَايَتِهِ كِي جَوَابِ
 كُنْزِي صَرَفَ تَنَافُزُكَ اَوْ اِسْرَافِي لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
 اسْتَبْطِيبَ ابْنُ دِيَالِطٍ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ مِمَّنْ يَكْتَفِي اِلَى جَمَاعَةٍ دِيَالَهُ الْحَرِّ فِي طَرِيقِهِمْ كَرَمِ
 مِرْنَ نَحْمُ شَدِيدِي وَفَتٍ مِرْنَ كَابِيَانِ سَكَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَدْ اِذَا شَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرَدُوا عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فِتْنَةٍ جَعَلَتْكُمْ تَرْجَمُهُ ابْنُ
 نَعْمَ كَرَمِي رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَنْهَى عَنْهُ وَفَتٍ مِرْنَ كَابِيَانِ سَكَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 كَرَمِي كِي شَدَّ وَفَتٍ مِرْنَ كَابِيَانِ سَكَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَنْهَى عَنْهُ وَفَتٍ مِرْنَ كَابِيَانِ
 يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ سَوَادٍ تَرْجَمَهُ ابْنُ سَلَمَةَ اَوْ رَسِيْدِيْنِ سَلَبِ
 دُونَ لَمْ يَزَلْ يَنْهَى عَنْهُ وَفَتٍ مِرْنَ كَابِيَانِ سَكَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَنْهَى عَنْهُ وَفَتٍ مِرْنَ كَابِيَانِ
 كَرَمِي كِي شَدَّ وَفَتٍ مِرْنَ كَابِيَانِ سَكَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَنْهَى عَنْهُ وَفَتٍ مِرْنَ كَابِيَانِ
 رِبَّنْ شَمَائِلَ عَنِ ابْنِ سَلَمَةَ اَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَنْهَى عَنْهُ وَفَتٍ مِرْنَ كَابِيَانِ
 اَبْرَهِمَ كِي كَرَمِي رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَنْهَى عَنْهُ وَفَتٍ مِرْنَ كَابِيَانِ سَكَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَرَمِي كِي جَهَنَّمَ كِي بِهَابِ كِي كَرَمِي رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَنْهَى عَنْهُ وَفَتٍ مِرْنَ كَابِيَانِ سَكَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كِي ابْنُ هُرَيْرَةَ رِوَايَتِهِ كِي رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَنْهَى عَنْهُ وَفَتٍ مِرْنَ كَابِيَانِ سَكَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِنْ فِتْنَةٍ جَعَلَتْكُمْ تَرْجَمُهُ ابْنُ دِيَالِطٍ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ مِمَّنْ يَكْتَفِي اِلَى جَمَاعَةٍ دِيَالَهُ الْحَرِّ فِي طَرِيقِهِمْ كَرَمِ
 لَمْ يَزَلْ يَنْهَى عَنْهُ وَفَتٍ مِرْنَ كَابِيَانِ سَكَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَنْهَى عَنْهُ وَفَتٍ مِرْنَ كَابِيَانِ
 ابْنِي ذَرِّ قَالَ اَذْنُ مَوْدِيْنِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْظُّفْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَنْهَى عَنْهُ وَفَتٍ مِرْنَ كَابِيَانِ
 وَسَلَّمَ اَبْرَدُ اَوْ قَالَ اَنْتَظِرْ اَنْتَظِرْ وَفَتٍ مِرْنَ كَابِيَانِ سَكَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَنْهَى عَنْهُ وَفَتٍ مِرْنَ كَابِيَانِ
 فَاَبْرَدُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ اَبُو ذَرٍّ حَتَّى مَرَّ اَيْنَا فَبَيَّنَّا التَّوَلَّى تَرْجَمَهُ ابْنُ دِيَالِطٍ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ مِمَّنْ يَكْتَفِي اِلَى جَمَاعَةٍ دِيَالَهُ الْحَرِّ فِي طَرِيقِهِمْ كَرَمِ
 اَلَمْ يَزَلْ يَنْهَى عَنْهُ وَفَتٍ مِرْنَ كَابِيَانِ سَكَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَنْهَى عَنْهُ وَفَتٍ مِرْنَ كَابِيَانِ
 اَنْتَظِرْ كَرُوْزًا اَنْتَظِرْ كَرُوْزًا اَوْ فَرَمَا يَشَدُّ كَرَمِي كِي جَهَنَّمَ كِي بِهَابِ كِي كَرَمِي رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَنْهَى عَنْهُ وَفَتٍ مِرْنَ كَابِيَانِ
 تَهْنِئَةً وَفَتٍ مِرْنَ كَابِيَانِ سَكَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَنْهَى عَنْهُ وَفَتٍ مِرْنَ كَابِيَانِ

بِالصَّلَاةِ

عَنِ الصَّلَاةِ

یعنی بہت دیر ہوئی اس لیے کہ ٹیلا زمین سے ٹھوڑا ملا ہوا ہوتا ہے اور چاروں طرف سے دبا ہوا اور کھسکا
 نہیں پڑتا مگر جب کہ زوال کو زیادہ دیر ہو جاوے مگر اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ایک مثل کے بعد پڑے ہو یا سیکڑے
 اگر یہ ہوتا تو رادی اسی مثل کو بیان کرتا کہ یہ اسان تھا بخلاف ٹیلوں کے سائے کہ **سُكُنَ اِلٰی هٰذَا**
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْتَكِ النَّارَ اِلٰی رَيْحًا فَقَالَتْ يَا دَبَّ اَكُلْ
 بَعْضُهُ بَعْضًا نَاذِرًا لِّمَا يَنْفَسَيْنِ نَفْسٍ فِي الشَّتَاءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ فَصَلَّ اللَّهُ مَا تَجِدُ مِنْ الْحَرِّ
 وَاسْتَأْ مَا تَجِدُ مِنْ الْقُرْآنِ مَرَّجَمٍ الْبُورِ مَرَّجَمٍ الْبُورِ مَرَّجَمٍ الْبُورِ مَرَّجَمٍ الْبُورِ مَرَّجَمٍ الْبُورِ
 کی دوزخ کی آگ (اپنے پروردگار کے آگے اور عرض کی کہ اور بکہا گیا میرا ایک ٹکڑا دوسرے کو تو اجازت دی
 اوسکو دوسان کی ایک سانس جاوے میں اور ایک سانس گرمی میں سو اسی وجہ سے جو تم پاتے ہو شرارت کرنا
 اور سردی کی **سُكُنَ اِلٰی هٰذَا** اَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ الْحَرُّ فَارِدُّوا
 عَنِ الصَّلَاةِ نَارَ شِدَّةِ الْحَرِّ مِنْ نِيْجٍ جَهَنَّمَ وَذَكَرَ اَنَّ النَّارَ اَشْتَكِ النَّارَ اِلٰی رَيْحًا نَاذِرًا لِّمَا
 يَنْفَسَيْنِ نَفْسٍ فِي الشَّتَاءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ مَرَّجَمٍ الْبُورِ مَرَّجَمٍ الْبُورِ مَرَّجَمٍ الْبُورِ مَرَّجَمٍ الْبُورِ
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَتِ النَّارُ دَبَّ اَكُلْ بَعْضُهُ بَعْضًا نَاذِرًا لِّمَا يَنْفَسَيْنِ
 نَفْسٍ فِي الشَّتَاءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ فَصَلَّ اللَّهُ مَا تَجِدُ مِنْ الْحَرِّ وَاسْتَأْ مَا تَجِدُ مِنْ الْقُرْآنِ
 مَرَّجَمٍ الْبُورِ مَرَّجَمٍ الْبُورِ مَرَّجَمٍ الْبُورِ مَرَّجَمٍ الْبُورِ مَرَّجَمٍ الْبُورِ مَرَّجَمٍ الْبُورِ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی کہ آپ نے فرمایا دوزخ نے کہا اور بکہا گیا میرا ایک ٹکڑا دوسرے کو تو
 اجازت دی مجھے دوسانوں کی سو اجازت دی اوس دوسانوں کی ایک سانس جاوے میں ایک گرمی میں
 جو پاتے ہو تم سردی کو وہ جہنم کے سانس سے ہے اور جو پاتے ہو تم گرمی کو وہ بھی جہنم کی سانس سے ہے
 نودی نے ذکر کیا کہ قاضی جیاعلی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو ادراک اور قوت تکم دی ہے کہ اوس نے
 رسی شکایت کی اور اہل سنت کا مذہب یہ کہ دوزخ اور جہنم دونوں مخلوق اور موجود ہیں اور یہ سب احادیث
 اپنے ظاہر و مجہول میں ظاہر حدیث میں ہے اور ابراہیم شروع سے ظہر میں ہے عصر میں مگر نزدیک شہبائی کے
 اور صلوة جمیع میں ابراہیم کے نزدیک مشرور نہیں مگر بعض اصحاب شافعیہ کو نزدیک **بِأَحَدِهِمَا**
اَتَقَدَّرَ الظُّلْمُ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ فِي عَيْرِ شِدَّةِ الْحَرِّ جب گرمی نہ ہو تو ظہر اول وقت پڑے گا بیان
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّلْمَ إِذَا دُخِلَتِ السُّبُحَةُ

ترجمہ طے کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر پڑھ کر تے تہو جی آفتاب نے بل جاتا تھا **ف** اس حدیث سے ثابت
 ہوا کہ جب گرمی نہ ہو تو ادا دل وقت پڑھا ظہر کا مستحب ہے **عَنْ** خُبَابٍ قَالَ سَكُونُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُلُوبَ فِي الرَّمَضَانِ فَلَمْ يُشَكِّكُمْ تَرْجِمُهُ خُبَابٌ لَمْ يَكُنْ فِي رُكُوعِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرْهَانِيَتِ دُوبِ بَيْنِ نَارِ شَيْئَةٍ كِي (یعنی ظہر بین) اور ہمارے حکایت کو قبول نہ فرمایا **ف** شاید
 لوگ خواہان ہوں گے کہ آخر وقت مستحب ہے یہی زیادہ تاخیر فرما دیں **عَنْ** خُبَابٍ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكُونَا إِلَيْهِ حَزْرًا الرَّمَضَانَ كَمَا كُنَّا نَكُونُ قَالَ دُهِيرٌ فَلَمْ يَكُنْ فِي صَلَاةِ
 الظُّهْرِ قَالَ نَعَمْ فَلَمْ يَكُنْ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ تَرْجِمُهُ خُبَابٌ لَمْ يَكُنْ فِي رُكُوعِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ
 سلم کی خدمت میں اور حکایت کی آپ سخت دوسر کی تو آپ نے قبول فرمائی نہ میرے کہا میرے ابی اجماع
 سے پوچھا کیا ظہر کی نماز کی حکایت تھی انہوں نے کہا ان میں نے کہا ادا دل وقت نماز ادا کرنے کی انہوں نے
 کہا ان **عَنْ** خُبَابٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ
 فَإِذَا كُنَّا نَسْتَلِمُ أَحَدًا أَنْ يُمَكِّنَ حَبِيبَتَهُ مِنْ الْأُذُنِ لِيَبْطَأَ تَوْبَةً فَجَعَلَ عَلَيْهِ تَرْجِمُهُ النَّسَبُ
 کہا ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گرمی کی شدت میں پھر جب کسی سے پیشانی
 سجدہ میں زمین پر نہ رکھی جاتی تھی تو اپنا کپڑا بچھا کر اس کے اوپر سجدہ کرتا تھا **بَابُ اسْتِغْبَابِ**
التَّيْبِكْرِ بِالْعَصْرِ عصر ادا دل وقت پڑھ کر گایا **عَنْ** أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً حَتَّى يَكُونَ هَبٌ لَهَا هَبٌ إِلَى الْعَوَالِي
 فَإِنِّي الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً كَمَا كُنْتُ كُنْتُ لِيَأْتِي الْعَوَالِي تَرْجِمُهُ النَّسَبُ لَمْ يَكُنْ فِي رُكُوعِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ
 سلم عصر کی نماز پڑھتا تھا اور سورج بلند رہتا تھا اس میں گرمی ہوتی تھی اس جیسے والا جاتا تھا اگر
 گناہوں تک اور وہ دامن پہنچ جاتا تھا اور آفتاب بلند رہتا تھا قیہ نے اپنی روایت میں اور پھر گناہوں کا ذکر
 نہیں کیا **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً حَرٌّ
 شِل رُوَايَتِ بِالْأَكْرَبِ **عَنْ** أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَنْهَبُ الدَّهْرُ إِلَى الْكِبَالِ
 فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً تَرْجِمُهُ النَّسَبُ لَمْ يَكُنْ فِي رُكُوعِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بلند رہتا تھا **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَنْهَبُ الدَّهْرُ إِلَى الْكِبَالِ
 تَرْجِمُهُ النَّسَبُ لَمْ يَكُنْ فِي رُكُوعِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَنْهَبُ الدَّهْرُ إِلَى الْكِبَالِ
 تَرْجِمُهُ النَّسَبُ لَمْ يَكُنْ فِي رُكُوعِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَنْهَبُ الدَّهْرُ إِلَى الْكِبَالِ

[illegible]

اور مجاہد اور بیچ بن اسن اور مالک از شافعی اور محمد بن شافعی وغیرہم سے اور ایک گروہ فرمایا کہ وہ ہر
 ہے اور یہ فقول ہے زید بن ثابت اور اسامہ بن زید اور ابی سعید خدری اور عائشہ رضی اللہ عنہا۔ در عبد العزیز
 نے روایت اور ایک روایت ابو حنیفہ سے بھی ایسی ہی آئی ہے اور قبیعہ بن ذریج کہ وہ مغرب ہو اور کسی کہا
 ان لوگوں کے سوا کہ وہ عشاء ہو اور کسی نے کہا کہ وہ نماز پنجگانہ ہو کوئی نماز سہم ہے کہ ہم کو اسکا علم نہیں اور بعض
 نے کہا یا بخیر نمازین فصل میں نقل کے یہ قاضی عیاض نے اور بعضوں نے کہا وہ نماز جمعہ ہو اور صحیح ابن
 قولون سے دو قول ہیں ایک صبح و دوسری عصر اور صحیح ترجمہ ہے بہت دو احادیث صحیحہ میں کہ اور جس نے جمعہ
 کہا یا نہایت نیت اور کسی نے کہا یا بخیر نمازین میں وہ توفیق کیا کہ غلط ہو عن ہشام بن عمار الاشد ترجمہ میں اور یہ گروہ
 صحیح علیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاکثر ای شغلوا عن الصلوۃ الوصلۃ حتی یتبششکم اللہ
 فیکرمکم فادویوہم اور بطور ہم شغلوا عن الصلوۃ والصلوۃ ترجمہ میں جو اور یہ گروہ عن قتادہ یہذا
 الاکثر ایاد قال یوئسہم وقبورہم رد کہ شغلوا عن الصلوۃ ترجمہ میں بیت اور بتور کا لفظ
 دار و ہزار اور ادوی کو نہیں ہے ممکن علیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم
 الاکثر ای ہو ناعدا علی من صلاۃ من شغلوا عن الصلوۃ الوصلۃ حتی یتبششکم اللہ
 الشمس ملک اللہ فیکرمکم فادویوہم اور قال فیکرمکم فیکرمکم فیکرمکم علی سورہ روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احزاب کو دن ایہ غزوہ شہر سے ہجرت کر دینے سال ہوا ہے اور بعضوں نے کہا
 یا بخیرین سال ہوا ہے ایک کہ ستم بخیرین کے پیش ہے اور فرماتے تھے کہ ان کا فردن نے باز رکھا ہو
 نماز وسطے سے یہاں تک کہ آفتاب دوسرا گیا اور انکی قبروں اور گھر نکا فرمایا قبروں اور پٹین کر آگ سے بہرہ
 صحیح علیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاکثر ای شغلوا عن الصلوۃ
 الوصلۃ حتی یتبششکم اللہ فیکرمکم فادویوہم اور شغلوا عن الصلوۃ والصلوۃ
 المتخیرۃ العشاء ترجمہ میں علی رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کو دن باز رکھا
 ان کا فردن نے سب کو نماز وسطے سے تاخیر سے اللہ تعالیٰ بہرہ دیا انکے گھر دن اور قبروں کو آگ سے بہرہ پڑا آپ
 نماز عصر کو مغرب یا عشاء کے پھر میں گفت یہ تاخیر ہوئی اور سب یا ناگہ بے سبب ہتھال دشمن کے قبل صلوة
 خوف باقی رہا اب اگر اشتغال عدو کے ساتھ ہو و صلوة خوف پڑنا چاہیے اور تاخیر دینا نہیں اور بخیر
 میں ہے کہ فقط نماز عصر فوت ہوئی اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہی ایک نماز فوت ہوئی اور موطا

میں ہے کہ ظہر اور عصر دونوں فوت ہوئی اور اگر کتب میں ہے کہ چار دن نماز میں ملا کر پچیس ظہر و عصر و مغرب و عشاء اور
تفلیق اسمین پڑھنے کے واقعہ اخراج کا کئی روز نہ تھا اوس میں کئی بار ایسا اتفاق ہوا
ایک بار ایسا ایک بار دوسرا حکم عباد اللہ قال حبس المشركون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن
صلوة العصر حتى احمدا ريت الشمس او اضمحلت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلوا نحن
الصلوة الوسطى صلوة العصر ملكا الله اجوا فصمروا فمروهم نارا او حشى الله اجوا فصمروا فمروهم
نادا ترجمہ عبد اللہ نے کہا روک یا مشرکوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عصر سے یہاں تک کہ سہ گنا
ہو گیا آفتاب یا زرد ہو گیا سو فرمایا آپ نے کہ انہوں نے روک دیا ہم کو نماز وسطیٰ نماز عصر سے اس کے پچیسوں میں اور
قبروں میں آگ بہر دی یا فرمایا حشی اللہ یعنی دونوں کے ایک میں حکم ابی یونس مولى عائشة انه قال
امرني عائشة ان اكتب لها مصحفا فقلت اذا بلغت هذه الآية فاذن حافظوا على الصلوات
والصلوة الوسطى قال فلما بلغت اذنتها فاممت على حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى
وصلوة العصر فمروا الله فارتبنا قال عائشة سمعناها من رسول الله صلى الله عليه وسلم
ترجمہ ابی یونس جو برہم بن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یعنی غلام آزاد انہوں نے کہا مجھے یہ فرمایا حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک قرآن میں کہند اور فرمایا کہ جب تم اس آیت پر پہنچو حافظوا علی الصلوات اور
مجھے خبر ہو یہ جب میں دن کی پہنچا میں نے انکو خبر دی انہوں نے مجھ پر بتلایا کہ میں کہہ حافظوا علی الصلوات
والصلوة الوسطى وصلوة العصر فمروا الله فارتبنا یعنی حفاظت کرو نمازوں کی اور نماز وسطیٰ اور نماز
عصر کی اور کھڑے ہوا اس کے ادب سے اور فرمایا کہ ایسا ہی سننا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
البراء بن عازب قال نزلت هذه الآية حافظوا على الصلوات وصلوة العصر فقرا نوحا ما
شاء الله ثم شفعنا الله فنزلت حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى فقال رجل كان
جالسا عند شقيق له هو اذا صلوة العصر فقال البراء قد انكروا ذلك كيف نزلت وكيف
لنصفه الله والله اعلم ترجمہ برابر بن عازب نے کہا اتری یہ آیت حافظوا علی الصلوات
وصلوة العصر (یعنی حفاظت کرو نمازوں پر اور نماز عصر پر) اور پڑھو یہ ہم اس کو جب تک اللہ چاہے یہ منسوخ
ہو گئی اور اتری حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی یعنی حفاظت کرو نمازوں پر اور یہی نماز پر تو ایک
شخص مٹیہا تھا شقیق کے پاس غرض اس نے کہا کہ اب تو صلوہ وسطیٰ یہی نماز عصر ہے برابر نے کہا میں تو تم کو

خبر و چکا کہ یکون کر اور تری اور کیون کر امہ تعالیٰ نے اُسکو منسوخ کر دیا اور امہ ہی خوب جانتا ہے مسلم نے
 کہا روایت کی یہ سہو شعی نے سنیاں ٹوری سہو انہوں نے اسود بن قیس سے انہوں نے شقیق سہو انہوں نے برابر
 بن عازب سہو کہ کہا انہوں نے پڑا ہم نے رسول امہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مائتہ تاکہ مائتہ روایت مفیل
 بن مزروق کے (یعنی جو اوپر گندھی) **سُحَلِقُ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْخَطَّابِ يَكْفُمُ الْخُذَّاقِ
 بَعْلَى كَيْسَبُ كَفَّاءُ قُرَيْشٍ وَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ دُتُّ أَنْ أَصِلِيَ الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتْ
 أَنْ تَحْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللَّهِ إِنِّي صَلَّيْتُهَا فَذَلَّلْنَا إِلَى
 بَيْتِكَ أَنْ تَقُودَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَوْصَانَا أَصْلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَ سَلَّمَ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَيْنَهُمَا الْغَرْبَ **ترجمہ** جابرؓ کہا کہ عمر بن خطابؓ قر
 کے دن آئے اور قریش کے کافروں کو برا کہنے لگو اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے قسم ہے اس کی مین نہیں جاتا
 کہ مین نے نماز پڑھی ہو عصر کی یہاں تک کہ آفتاب تریب غروب کر ہو گیا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 قسم ہے اس کی مین نے بھی نہیں پڑھی پھر گئے ہم ایک زمین انگری کی طرف اور وضو کیا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے اور وضو کیا ہم نے اور نماز پڑھی آپؐ عصر کی بعد غروب آفتاب کے پھر نماز پڑھی بعد غروب آفتاب کے پھر نماز
 پڑھی **فِيهِ الْإِسْلَامُ** **ترجمہ** صحیح اور ایسا کہ **بَابُ فَتْلِ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَ تَعْدِيلِهَا فَظَنَّهُ عَلَيْهِمَا مَا نَزَلَ بِهِ عَصْرُ فَضِيلَتُهُ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ**
الْأَمَانُ **ترجمہ** **أَبْنُ هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ كَر
 فَكَرًا كَرًا بِأَيْدِيكُمْ وَمَا تَكْرَهُ بِالْمَعَارِدِ يَتَعَاقَبُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَ صَلَاةِ الْعَصْرِ تَعْرِجُ الَّذِينَ
 يَأْتُونَ فِيكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْهُمْ وَ هُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادَتِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَا
 نَعْلَمُ وَ هُمْ يَصْلَوْنَ وَ آتَيْنَاهُمْ وَ هُمْ يَصْلَوْنَ **ترجمہ** ایہ میرے کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اسلام نے فرمایا آگے پیچھے آتے ہیں مین تمہارے پاس شترات کو اور فرشتے دن کے (یعنی حفاظت کے
 لیے) اور حج ہوئے مین نماز فجر اور نماز عصر مین پہر چڑھ جاتے مین جو رات کو تمہاری پائش اور پروگارا دن کے
 جہتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ کس حال مین چوڑا تم نے میرے بندوں کو وہ عرض کرتے مین کہ
 یہاں ہم نے انکو چوڑا جب ہی وہ نماز پڑھتے ہیں (یعنی صبح کی) اور جب ہم دن کے پاس گئے تھو جب ہی
 نماز پڑھتے ہیں **ترجمہ** اس حدیث کو نماز فجر اور عصر کے بڑی فضیلت ثابت ہوئی **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللَّهِ لَكُمْ فِي تَرْكِ صَلَاتِي حَذِيثٌ أَبِي الزَّيَادِ

ترجمہ ابراہیم بن علی السمرطی و سلم سے روایت کی کہ آپ فرمایا فرشتے آتے جاتے ہیں تمہاری پاس آخر
 حدیث تک مثل روایت ابی الزنادکی (جوابی اور گزری) **عَنْ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَقُولُ كُنَّا**
جَاوِا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرْنَا إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ أَمَّا أَنْتُمْ
سَكَرْتُمْ دُونَ تَبَكُّؤِكُمْ مَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تَصْنَعُونَ فِي دُرُوتِهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَقْلُبُوا
عَلَى صَلَواتِ قَبْلِ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْعَصْرَ وَالْخَبَرَ ثُمَّ قَدَّ أَجْبَرُ فَكُنْتُمْ حَسْبَ
دُرَيْتٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا ترجمہ ہر جہت ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹے
 تھے کہ آپ اچھوڑ دیں رات کو چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ بیشک تم دیکھو گے انہی پروردگار کو جس پر
 ہوا اس چاند کو ہرگز ایک دو سر کی آڑ میں نہ ہو گے اور دیکھنے میں پورا اگر تم سے ہو کہ تو نہ مارو سوچ سکنے کے
 قبل کے نماز میں اور سورج غروب ہوئی نماز میں بیٹے فجر اور عصر میں ہر طرحی ظہیر نے یہ آیت فصیح (یعنی بالکل)
 اپنے رب کی تعریف کے ساتھ قبل طلوع آفتاب کو اور قبل غروب کو کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے ابور
 ابی شیبہ نے انہوں نے عبد اللہ بن زید اور ابواسامہ سے اور کعب سے اس اسناد سے اور اس میں یہ ہے کہ آپ
 فرمایا تم پیش کیے جاؤ گے انہی پروردگار کے آگے پھر دیکھو گے اس کو جیسا دیکھتے ہو اس چاند کو اور کہا کہ پھر ہر
 آیت اور چیز کا نام نہیں لیا **فَصَبَّ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رویت بابت تھالے کی جانب فوق بین
 اور یہی وجہ ہوگی کہ کوئی کسی کے آڑ میں نہ ہوگا اور بغیر جانب فوق کے نہیں ہو سکتا ہیں وہو گیا اس میں نزل
 ناپاک کا جو شکرانہ فوق میں اور نودی نے لکھا ہو کہ دیدار الہی خاص ہے ساتھ ہونہی کے عوض کفار
 محروم رہیں گے اور ایسی ہی منافقین ہی اس تھالے کو نہ دیکھیں گے اسی پر میں جمہور اہلسنت سکون
بِرُؤْيَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَكُنَّ النَّارُ أَحَدًا صَلَّى قَبْلَ
الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْعَصْرَ وَالْخَبَرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنْتَ سَمِعْتَ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَصَّ قَالَ الرَّجُلُ رَأَيْتُ أَشْجَدَ ابْنِ سَمِيعَةَ مِنْ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتَهُ أَذْنًا وَجَاةً قَلْبِي ترجمہ عمارت نے کہا میں نے رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنے نہ داخل ہوگا کہہی وہ شخص روزخ میں جس نے نماز ادا کی قبل طلوع
 کے اور قبل غروب آفتاب کہ یعنی فجر اور عصر کی سوا ایک شخص نے بصرہ والوں میں سے کہا کہ تم نے سنا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا مان اس نے کہا اور میں ہی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہی

تَعَالَ جِبْرِ حَتَّىٰ يَكُونَ لَكَ نَظَرٌ دُونَ صَلَوةٍ مَا يَنْظُرُكَ أَهْلُ دِينٍ عَمَّا يَكُونُ لَكَ أَنْ يَنْفَعَكَ عَلَىٰ
 أُتِيَ لَصَلَاتِكَ بِعَمْرِ هَذِهِ السَّاعَةِ ثُمَّ أَمَرَ لَكَ دُونَ فَاقَامَ الصَّلَاةَ وَصَلَّىٰ **ترجمہ** عبد اللہ کہا یہ
 یہ ہم ایک دن انتظار کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز ختم کیو تو پھر نکلے آپ ہماری طرف
 بیگ نہ گئی تھانی رات یا بعد اوس کے پہنچیں جانتے تھے کہ آپ کچھ کام ہو گیا تھا اپنے گہرین یا کچھ اور
 تھا پہ فرمایا آپ جب تک کہ تم انتظار کرتے تھے ایسی نماز کا کہ کوئی دین والا تمہارا ہوا اسکا انتظار نہیں
 کرتا تھا اور اگر بار نہ ہوتا میری اہست پر تو میں ہمیشہ انکے ساتھ اسی وقت یہ نماز پڑھا کرتا چہرہ فرمایا موزن
 کو اور اقامت کہی اوس اور نماز پڑھی آپ **صلی اللہ علیہ وسلم** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہ رسول اللہ صلی اللہ
 شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَخَذَهَا حَتَّىٰ رَفَعْنَا فِي الْمَجِيدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَدَقْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ
 خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْكَرْبِ إِلَّا لَيْلَةً بَنِي
 الصَّلَاةَ فَخَبَّرَكُمْ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن عشا کی نماز کی وقت
 کشمی میں مشغول ہو گئے اور اس میں دیر کی یہاں تک کہ ہم سو گئے مسجد میں اور پھر جاگے پھر سو گئے اور پھر
 جاگے پھر نکلے ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کوئی زمین والوں کی آج کی رات اس نماز
 کی انتظار میں نہیں ہے سوا تمہارے **عن** ثابت بن ابراہیم کہ انا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ علیہ وسلم فقال أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ
 أَوْ كَادَ يَنْهَضُ اللَّيْلَ لَمْ يَخُفْ أَنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَارْتَحَلُوا لَمْ يَزَلْ يُؤَاتِي صَلَوةً مَا
 أَنْظَرَ ثُمَّ الصَّلَاةَ قَالَ أَسْأَلُكُمْ فِي الظُّلُمَاتِ بِبُيُوتِ خَاتِمَةٍ مِنْ فَتْنَةٍ قَدْ رَفَعَ أَصْبَعَهُ الْيَمَانِي
 بِالْخَيْفِ **ترجمہ** ثابت نے کہا لوگوں نے اس سے پوچھا حال حضرت کی انگوٹھی کا تو انہوں نے کہا ایک رات
 کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا میں نصف شب تک یا قریب تھا کہ نصف شب ہو جاوے پھر آئے
 آپ اور فرمایا لوگ نماز میں پڑھ رہے اور تم جب تک نماز کے منتظر ہو گے یا نماز میں ہو رہے تو اب کی
 وجہ سے اب کہا اس نے گویا میں اب دیکھتا ہوں آپ کی انگوٹھی کیچک کو جو چاندی کی تھی اور انہوں نے
 بائیں ہاتھ کی نیکیا سے اشارہ کیا رہنے انگوٹھی اسی انگلی میں تھی **ف** اس حدیث سے چاندی کی
 انگوٹھی پہننا روا معلوم ہوا اور آپ پر اجماع ہے مسلمین کا **عن** ابن عباس کہ قال قَالَ نَظَرْنَا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً حَتَّىٰ كَانَ قُرَيْبًا مِنْ نِصْفِ اللَّيْلِ لَمْ يَخُفْ ثُمَّ أَقْبَلَ

عَلَيْكُمْ أَيْدِيكُمْ فَكَفَّكُمْ ثُمَّ انْظُرُوا إِلَى رِجْلَيْكُمْ فِي يَدَيْكُمْ مِنْ فَخْطٍ ثُمَّ رَجَعَهُ إِلَيْكُمْ فَكَبَّرَ
 كَبْرًا ثُمَّ رَجَعَهُ إِلَيْكُمْ فَكَبَّرَ كَبْرًا ثُمَّ رَجَعَهُ إِلَيْكُمْ فَكَبَّرَ كَبْرًا ثُمَّ رَجَعَهُ إِلَيْكُمْ فَكَبَّرَ كَبْرًا
 اور نماز ادا کی اور ہماری طرف متوجہ ہو کر گویا کہ میں اب نظر کر رہا ہوں انکی انگڑی کی چپک کر اون کے اندر
 میں اور وہ چاندی کی تھی **عَنْ** مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ كُنْتُ أَقْبِلُ عَلَيْهِ تَابِعِي
 ترجمہ اُسکا وہی ہے جو اوپر گذر اگر اس میں ہمارے طرف متوجہ ہو کر دیکھ کر نہیں **عَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ
 كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي الَّذِينَ قَدْ مَوَّاهِي فِي السَّيْفَةِ نَزَدًا لِيُفْجِعَ بَشَانًا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَكَانَ يَتَأَدَّبُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلَوةِ الْعِشَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ ثُمَّ
 مَتَّبِعْتُهُ وَكَانَ أَبُو مُوسَى قَوَّامًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَصْحَابِي وَكَانَ بَعْضُ الشُّعْرَاءِ
 أَمَرَ حَتَّى أَغْتَمَّ بِالْمَدِينَةِ حَتَّى أَهْلَكَ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ
 فَلَمَّا قَضَى صَلَوةً قَالَ لِمَنْ حَضَرَ عَامِلًا رَيْدًا عَلَيْهِ كُمْ وَأَبْشَرُوا أَنَّ مِنْ تَعْبِهِ اللَّهُ عَلَيْهِ كُمْ
 أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ يَكْفُرُ هَذِهِ السَّاعَةَ خَيْرٌ كُمْ وَأَقَالَ مَا كَانَ هَذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ
 عَدُوٌّ كُمْ وَلَا يَدْرِي أَمَّا الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى فَرَجَّصَا فَرَجَّصَا بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ ثُمَّ رَجَعَهُ أَبُو مُوسَى لَمْ يَكُنْ فِيهِ رَيْفٌ جَوَّاسٌ تَرَكْنِي مِنْ يَسْبِ وَأَمْرٍ هُوَ
 تھے نگرانی میں رہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین میں تھے اور ایک جمعیت ہم میں کی ہوئی
 باری رہی رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عشاء کے وقت سوا ایک آن میں چند بارون کے
 ساتھ حاضر خدمت ہوئے اور آنحضرت کو کچھ کام تھا کہ اس میں مشغول تھے یہاں تک کہ دیر ہوئی اٹھائیں اور رات
 قریب نصف کو ہو گئی پھر پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نماز پڑھی سب کے ساتھ پھر چارے ہو کر تھوڑے
 سے فرمایا ذرا تھیر دین تاکہ خوب رہا ہوں اور بشارت ہو تاکہ اس کا احسان تمہاری اور میری ہوا کہ کوئی آدمی اس
 کو تمہاری نماز نہیں پڑھتا یا فرمایا نماز پڑھی اس وقت کہ میں سو رہا تھا راوی کہتا میں نہیں جانتا
 کہ کون سی بات کہی ان دونوں میں سے کہا ابو موسیٰ نے کہ پھر پھر ہم خوشی خوشی اس بات کے سن کر سب
 سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **عَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ كُنْتُ لِعَطَاءِ ابْنِ حَبِيبٍ حَتَّى يَكُنَّ
 أَنْ أُصَلِّيَ الْعِشَاءَ الرَّابِعَةَ يَقُولُهَا النَّاسُ الْعَتَمَةُ أَمَا مَا دَخَلُوا فَكَانَ سَمْعُ ابْنِ حَبِيبٍ رَجَعِيَ اللَّهُ
 عَلَيْهِمَا يَقُولُ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ الْعِشَاءُ قَالَ حَتَّى رَوَى النَّاسُ وَأَسْبَغُوا

بَابُ
الْمَدِينَةِ

الْمَدِينَةِ

بَابُ
الْمَدِينَةِ

وَرَدَّ دَارَ اسْتِقْطُوا فَنَقِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي اللَّهِ عَنْهُ فَقَالَ الصُّلُوْهُ فَقَالَ عَطَاءُ قَالَ ابْنُ
 عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ لَا يَفْطُرُ
 رَأْسُهُ مَاءً وَاصْغَائِدُ كَأَنِّي رَأْسُهُ قَالَ لَوْ كُنْتُ أَشَقَّ عَلَى امْتِدَادِ مَرْتَضَمَانِ يُصَلُّوهُمَا فَقَالَ
 كَذَلِكَ قَالَ فَاسْتَنْبَتَ عَطَاءُ كَيْفَ وَصَحَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ بِدَاهٍ كَمَا
 أَنَا لَهُ بِنُحَيْضٍ نَحْيٍ اللَّهُ عَنْهُمَا أَقْبَلْتُ لِي عَطَاءُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِّنْ تَبْدِيدٍ لِّكُمْ وَصَحَّ
 أَنْظُرُوا أَصَابِعَهُمْ عَلَى تَرَنِ الْأَرَكْسِ ثُمَّ صَبَّحُوا يَمُرُّهَا كَذَلِكَ عَلَى الْأَرَكْسِ حَتَّى مَسَّ بِأَجْهَامِهِمْ
 طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا إِلَى الرَّجُلِ ثُمَّ عَلَى الصُّنْعِ وَبَاحِيَةِ اللَّحْيَةِ لَا يُفَوِّضُ وَلَا يَكْشُرُ بِشَيْءٍ إِلَّا
 كَانَ لَكَ ثَلَاثُ لَعَطَاءٍ كَمْ ذَكَرَكَ أَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَيْنِ قَالَ
 لَا أَدْرِي قَالَ عَطَاءُ لَيْلَتَيْنِ إِلَى أَنَّ أُصَلِّيَ بِهَا أَمَّا مَا وَجَدُوا مَوْحِيَةً كَمَا صَلَّاهَا النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَيْنِ فَإِنْ شَرَعْتَ عَلَيْكَ ذَلِكَ خَلُّوا أَوْ عَلَى النَّاسِ فِي الْحَاجَةِ تَرَاكَ أَلَا هُمْ فَصَلَّاهَا نَسْكَ لَا فَجَلَةً
 وَكَأَنَّهُمْ تَرَاهُمْ حَيْثُ نَزَلَ عَطَاءُ بِرُكْبَةٍ كَمَا كُنْ سَابِقَتْ بِهَرَبَةٍ تَهَارَى بِكَ كَمَا رَسَقَتْ مِينَ نَمَا
 بِرُكْبَةٍ كَمَا كُنْ عَشَا كِي جَسَدُكَ عَتَمَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْ خَوَاهِ أَمَامَ هُوَ كَرُفَاتُهُ عَطَاءُ سَوَّاهُ عَطَاءُ لَيْلَتَيْنِ كَمَا كُنْ
 فَرَمَاتِهِ تَهَارَى كَمَا كُنْ عَشَا كِي جَسَدُكَ عَتَمَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْ خَوَاهِ أَمَامَ هُوَ كَرُفَاتُهُ عَطَاءُ سَوَّاهُ عَطَاءُ لَيْلَتَيْنِ
 أَوْ بِرُكْبَةٍ كَمَا كُنْ عَشَا كِي جَسَدُكَ عَتَمَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْ خَوَاهِ أَمَامَ هُوَ كَرُفَاتُهُ عَطَاءُ سَوَّاهُ عَطَاءُ لَيْلَتَيْنِ
 ابْنُ عَبَّاسٍ كَمَا كُنْ عَشَا كِي جَسَدُكَ عَتَمَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْ خَوَاهِ أَمَامَ هُوَ كَرُفَاتُهُ عَطَاءُ سَوَّاهُ عَطَاءُ لَيْلَتَيْنِ
 بَابِي ثَبَاتٌ تَهَارَى تَهَارَى كَمَا كُنْ عَشَا كِي جَسَدُكَ عَتَمَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْ خَوَاهِ أَمَامَ هُوَ كَرُفَاتُهُ عَطَاءُ سَوَّاهُ
 مِينَ ابْنِي حَكَمٌ كَمَا كُنْ عَشَا كِي جَسَدُكَ عَتَمَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْ خَوَاهِ أَمَامَ هُوَ كَرُفَاتُهُ عَطَاءُ سَوَّاهُ عَطَاءُ لَيْلَتَيْنِ
 كِي كِي كَرُفَاتُهُ عَطَاءُ سَوَّاهُ عَطَاءُ لَيْلَتَيْنِ كَمَا كُنْ عَشَا كِي جَسَدُكَ عَتَمَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْ خَوَاهِ أَمَامَ هُوَ كَرُفَاتُهُ
 عَطَاءُ لَيْلَتَيْنِ كَمَا كُنْ عَشَا كِي جَسَدُكَ عَتَمَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْ خَوَاهِ أَمَامَ هُوَ كَرُفَاتُهُ عَطَاءُ سَوَّاهُ عَطَاءُ لَيْلَتَيْنِ
 بِهَارَاتِكَ كَمَا كُنْ عَشَا كِي جَسَدُكَ عَتَمَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْ خَوَاهِ أَمَامَ هُوَ كَرُفَاتُهُ عَطَاءُ سَوَّاهُ عَطَاءُ لَيْلَتَيْنِ
 كَنِي شَيْءٍ كَمَا كُنْ عَشَا كِي جَسَدُكَ عَتَمَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْ خَوَاهِ أَمَامَ هُوَ كَرُفَاتُهُ عَطَاءُ سَوَّاهُ عَطَاءُ لَيْلَتَيْنِ
 عَطَاءُ سَوَّاهُ عَطَاءُ لَيْلَتَيْنِ كَمَا كُنْ عَشَا كِي جَسَدُكَ عَتَمَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْ خَوَاهِ أَمَامَ هُوَ كَرُفَاتُهُ
 جَابِتِي عَطَاءُ سَوَّاهُ عَطَاءُ لَيْلَتَيْنِ كَمَا كُنْ عَشَا كِي جَسَدُكَ عَتَمَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْ خَوَاهِ أَمَامَ هُوَ كَرُفَاتُهُ

ہے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس استہین اور اگر تم پر بارگزری یا لوگوں پر بار ہو اور تم اس کے امام ہو
 ادا کیا کرو اس کو متوسط وقت میں نہ جلدی نہ دیر کر کے **ف** سہریہ نامہ رکھو کی ہیئت جو ابن جریج
 نے دریافت کی یہ محض محبت اور عشق کی بات تھی اور اس امت کو فضائل و فضائل میں یہ بات ہرگز نہ
 نبی کے احوال کو ضبط رکھتی ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يُخْرِجُ صَلَواتُ الْعَشَاءِ الْآخِرَةَ ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تائخیر کیا کرتے تھے
 نماز عشاء میں **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ** کہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **يُخْرِجُ الصَّلَاةَ**
نَحْوًا مِنْ صَلَواتِ لَكُمْ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَمَّةَ بَعْدَ صَلَواتِ كَثْرَتِهَا وَكَانَ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ وَفِي رِوَايَةٍ
أُخْرَى كَامِلٌ يُخَفِّفُ ترجمہ جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری مثل نماز پڑھتے تھے اور عشاء
 کی نماز میں تمہاری بنسبت ذرا دیر کیا کرتے تھے اور نماز پہلی ٹپہ تھی اور ابوالکامل کی روایت میں بخفف
 کالفظ ہی معنی اس کو بھی وہی ہیں **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَخْلِدُكُمْ كَمَا لَا عَرَابُ عَلَى أَسْمِ صَلَواتِ كَثْرَتِهَا إِلَّا أَنْهَا الْعِشَاءُ
وَهُوَ خَيْرٌ مِنْكُمْ بِالْأَوَّلِ ترجمہ عبد اللہ نے کہا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نماز
 نہوں تمہارے گنوار لوگ کہ مشاویں تمہاری نماز عشاء کے نام کو اس لیے کہ وہ دیر کیا کرتے ہیں اوٹھوں کے دوڑ
 دو ہننے میں ایسے ہی وہ عشاء کو عتہ کہتے ہیں **عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْلِدُكُمْ كَمَا لَا عَرَابُ عَلَى أَسْمِ صَلَواتِ كَثْرَتِهَا إِلَّا أَنْهَا الْعِشَاءُ فَإِنَّهَا فِي
كِتَابِ اللَّهِ الْعِشَاءُ ترجمہ عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا غالب نہوں تمہارے گنوار لوگ عشاء کی نماز کے نام پر اس لیے کہ وہ عصر کی کتاب میں عشاء ہے اس لیے کہ وہ دیر
 کرتے ہیں اوٹھیں کے دوڑ میں **ف** یخروج عشاء کی نماز کہ عشاء ہی کہو عتہ نہ کہو جس کو گنوار لوگ عتہ کہتے
 ہیں اور اصل لغت میں عتہ دیر کرنے کو کہتے ہیں چونکہ گنوار لوگ دوڑو و ہنوں میں اوٹھوں کے دیر کرتے تھے
 اس لیے وہ عشاء کی نماز کو عتہ کہتے ہیں **بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّسْبِيحِ بِاللُّغَةِ فِي الْأَوَّلِ وَفِيهَا وَهُوَ التَّسْبِيحُ**
وَبَيْنَ قَدَارِ الْقُرْآنِ فِيهَا سُوْرَةٌ ترجمہ جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی قرأت کر بیان میں **عَنْ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ كُنَّ يُصَلِّينَ السُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
يَرْجِعْنَ مُتَلَفِعَاتٍ بِمِرْطَلِينَ لَا يَخْرُجْنَ أَحَدٌ ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

باب الصلاة

باب الصلاة

باب في صلاة العشاء

باب في صلاة العشاء

باب في صلاة العشاء

النبي

اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ لَا يَأْتِي بَعْضَ تَأْخِيرِ صَلَوةِ الْعِشَاءِ الْوَضْعَ اللَّيْلَ وَكَانَ كَأَنَّهُ يُلْجَأُ إِلَيْكَ قَبْلَهَا
وَلَا كَذِبَتْ بَعْدَهَا **قَالَ** شُعْبَةُ شَمَّرَ لَقِيْتُهُ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ أَوْتَدْتُ اللَّيْلَ حَرْبَ

ابی بزرہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ نہ کہتے اگر عشاء میں آدھی رات تک خیر ہوئی اور اس کے
قبل سونے کو اور اس کے بعد باتوں کو برا جاتے شعیبہ کہہ کہ میں دن سوچ رہا تھا تو انہوں نے کہا تہائی نہ
میں **عَنْ أَبِي بَرْزَةَ** الْأَسَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ
الْعِشَاءَ إِلَى ثَلَاثِ اللَّيَالِ وَيُكَلِّمُ الْقَوْمَ قَبْلَهَا وَالتَّحْدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَقْدُرُ صَلَوةُ الْفَجْرِ مِنْ
الْيَمَانَةِ إِلَى السَّيِّئِينَ وَكَانَ يَنْصَرِفُ حِينَ يَعْرِفُ بَعْضًا دَجَبَ بَعْضٍ **ترجمہ** ابی بزرہ کہتے تھے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کو پڑھتے تھے تہائی رات میں اور اس کے آگے سونے کو اور اس کی بعد باتوں کو
برا جاتے اور نماز فجر میں سوائتوں سے ساتھ تک پڑھتے اور فارغ ہوتے ایسے وقت کا ایک دوسرے

کا سہ پہاچان لیتا **بَابُ** كَمَا كُنْتَ تَأْخِذُ بِالصَّلَاةِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ رُوَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْثَدَةَ
إِذَا تَحَرَّكَ أَحَدُكُمْ

کیرین اسکا بیان **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كُنْتَ عَلَيْكَ أَمْرًا يُوَخِّدُونَ الصَّلَاةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ رُوَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْثَدَةَ

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَأْمُرُنِي قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قَتَحْتَ فَإِنْ أَدْرَكَتَهَا مَعَ مَعْصُومٍ فَصَلِّ فَإِنَّ
لَكَ نَافِلَةً لَمْ يَنْدُكُ عَنْ خَلْفِكَ عَنْ قَتَادَةَ

سلم نے تم کیا کرو گے جب تمہاری اور پر ایسے اسیر ہو گئے کہ نماز آخر وقت ادا کرینگے یا فرمایا نماز کو بار
ڈالیں گے اوس کے وقت سے میں نے عرض کیا کہ پھر آپ کیا حکم فرماتے ہیں مجھ کو آپ نے فرمایا تم اپنے وقت

برا داکر لینا پھر اگر ان کے ساتھ ہی اتفاق ہو تو پھر پڑھ لینا کہ وہ تمہارے لیے نفل ہو جائیں گے
اور ظن جبرادی ہے اوس نے عن قَتَادَةَ كَمَا لَفْظُ رَوَايَتِ إِبْنِ كَيْفَ لَوْ دُمِي لَمْ يَكُنْ تَأْخِذُ

سے عمدہ وقت سے تاخیر کرنا مراد ہے یعنی جب امام عمدہ وقت سے تاخیر کرین تو تم اکیلے پڑھ لو پھر اگر جماعت
میں جا نا ہو تو دوبارہ ادا کر لو کہ جماعت میں پہنچ نہ پڑے اور نوبت فتنہ کی نہ آوی اور فجر اور عصر کے بعد

دوبارہ اعادہ نہ کرے اس لیے کہ ان کے بعد نفل جائز نہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرض بھی ہے
پہلے ادا کی **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا

باب النکاح فی الصلوة وکذا

دیکھ

نہیں جھنجھکیا

ذَرَارَتُهُ سَيِّئَةٌ وَنَبِيٌّ بَدِيٌّ أَمْرًا مُرِيدُونَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قَتَلُوا فَإِنَّ صَلَاتَكَ لَوَدَّكَ
كَانَتْ بِكَ نَافِلَةٌ قَالَتْ كُنْتُ قَدْ أَحْزَنْتُ صَلَاتَكَ تَرْجُمُهُ ابْنِ ذَرْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ
مَعْنَى اسْمُهُ وَسَلَّمَ تَرْجُمُهُ ابْنِ ذَرْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ابْنِ ذَرْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ
أَخْرَجَتْ تَرْجُمُهُ ابْنِ ذَرْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ابْنِ ذَرْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ
نَا بَرْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ابْنِ ذَرْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ابْنِ ذَرْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ابْنُ خَلِّبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ابْنُ خَلِّبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ابْنُ خَلِّبٍ
مَا كَانَ الصَّلَاةَ لَوْ قَتَلُوا فَإِنَّ صَلَاتَكَ لَوَدَّكَ قَالَتْ كُنْتُ قَدْ أَحْزَنْتُ صَلَاتَكَ
كَانَتْ بِكَ نَافِلَةٌ تَرْجُمُهُ ابْنِ ذَرْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ابْنِ ذَرْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ
وَصَبَتْ كِي كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ابْنِ ذَرْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ابْنِ ذَرْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ
مِنْ بَنِي ذَرْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ابْنِ ذَرْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ابْنِ ذَرْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ
وَهُ مِيرَ لِيَةِ نَفْسٍ هُوَ كِي (رَبِّهِ جُودَ بَارَهُ اِدُونِ كِي سَاهَمَهُ بَرَهُ لِدُونِ كَا) عَنِ ابْنِ ذَرْنِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
فَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَّبَ بَنِي ذَرْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ابْنِ ذَرْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ
الصَّلَاةَ لَوْ قَتَلُوا فَإِنَّ صَلَاتَكَ لَوَدَّكَ قَالَتْ كُنْتُ قَدْ أَحْزَنْتُ صَلَاتَكَ لَوْ قَتَلُوا فَإِنَّ صَلَاتَكَ
الصَّلَاةَ لَوْ قَتَلُوا فَإِنَّ صَلَاتَكَ لَوَدَّكَ قَالَتْ كُنْتُ قَدْ أَحْزَنْتُ صَلَاتَكَ لَوْ قَتَلُوا فَإِنَّ صَلَاتَكَ
مِيرَ رَانِ بَرَهُ كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ابْنِ ذَرْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ابْنِ ذَرْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ
قَرْنُونِ لِيَةِ نَفْسٍ هُوَ كِي (رَبِّهِ جُودَ بَارَهُ اِدُونِ كِي سَاهَمَهُ بَرَهُ لِدُونِ كَا) عَنِ ابْنِ ذَرْنِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
كِي جَلَهُ جَانِبَهُ ابْنِ ذَرْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ابْنِ ذَرْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ابْنِ ذَرْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ
أَخْرَجَتْ زِيَادَةَ الصَّلَاةَ لَوْ قَتَلُوا فَإِنَّ صَلَاتَكَ لَوَدَّكَ قَالَتْ كُنْتُ قَدْ أَحْزَنْتُ صَلَاتَكَ لَوْ قَتَلُوا
لَهُ صَنِيعٌ بَرَنِي زِيَادَةَ نَفْسٍ هُوَ كِي (رَبِّهِ جُودَ بَارَهُ اِدُونِ كِي سَاهَمَهُ بَرَهُ لِدُونِ كَا) عَنِ ابْنِ ذَرْنِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَقَالَ ابْنُ ذَرْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ابْنِ ذَرْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ابْنِ ذَرْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ
الصَّلَاةَ لَوْ قَتَلُوا فَإِنَّ صَلَاتَكَ لَوَدَّكَ قَالَتْ كُنْتُ قَدْ أَحْزَنْتُ صَلَاتَكَ لَوْ قَتَلُوا فَإِنَّ صَلَاتَكَ
لَهُ صَنِيعٌ بَرَنِي زِيَادَةَ نَفْسٍ هُوَ كِي (رَبِّهِ جُودَ بَارَهُ اِدُونِ كِي سَاهَمَهُ بَرَهُ لِدُونِ كَا) عَنِ ابْنِ ذَرْنِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَقَالَ ابْنُ ذَرْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ابْنِ ذَرْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ابْنِ ذَرْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ

نَا بَرَنِي

عَنِ ابْنِ ذَرْنِي

عَلَيْهِمْ سَلَّمَ فَقَدْ نَاسَا فِي بَعْضِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَّ رَجُلًا يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ
أَخْبَرَنِي رَجُلٌ يَخْلُقُونَ عَنَّا قَامَ مِنْ بَعْضِ فَخْرٍ فَوَضَعُوا عَلَيْهِمْ مِجْزِلًا حُطِبَ بِيَوْمَهُمْ وَلَكِنْ
عَلِمَ أَحَدُهُمْ أَنَّ عَمَلًا سَمِيحًا لَشَهِيدًا هَآئِلًا بِنِي صَلَوةِ الْعِتَابِ تَرْجُمُهُ أَبُو سَهْرٍ رِيهَ كَمَا
كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُ لُغُونِ كُوكُوسِي نَازِمِينَ بِنَا يَا تَوْفَرَايَا مِينَ نِي ارَادَهُ كَمَا كَرِهَ كَرُونِ
اِبْتِغَافِ كُوكُوسِي كَرِهَ نَازِكِي ادرمين جَاوُونَ اَلْمِطِطِ جَوَازِمِينَ نَهْنِي آتِي ادرم كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ
دُهِمِرَ لُغُونِ كَالْكَارِ ادرمين كَرِهَ رُونِ كَرِهَ ادرم كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ
اَوْ سَمَرِ ادرم كَرِهَ تَبِي اِبْنِ نَازِكِي ادرم كَرِهَ رُونِ كَرِهَ ادرم كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ
هَرَبُكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَقُلَ صَلَوةً عَلَى الْمُنَافِقِينَ
صَلَوةُ الْعِتَابِ وَصَلَوةُ الْفَجْرِ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ مَا فُيْضَ اَلَا كُفُوهُمَا وَكُفُوهُمَا وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَمُرَّ
بِالصَّلَوةِ تَقَامُ حَتَّى اَمُرَّ رَجُلًا يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اَنْظُرُوا مَعِيَ بِرَجَالٍ مَعْصَرُ حَرَمٍ مَرْتَبَةٍ
اَوْ كُفُوَهُمَا لَيَقْبَحُوا مِنَ الصَّلَوةِ فَاَحْزَقَ عَلَيْهِمْ بِيَوْمِهِمْ بِالنَّاسِ تَرْجُمُهُ أَبُو سَهْرٍ رِيهَ رَضِيَ اللَّهُ
نِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِكِي ادرم كَرِهَ رُونِ كَرِهَ ادرم كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ
اِبْتِغَافِ كُوكُوسِي كَرِهَ نَازِكِي ادرمين جَاوُونَ اَلْمِطِطِ جَوَازِمِينَ نَهْنِي آتِي ادرم كَرُونِ كَرُونِ
دُهِمِرَ لُغُونِ كَالْكَارِ ادرمين كَرِهَ رُونِ كَرِهَ ادرم كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ
اَوْ سَمَرِ ادرم كَرِهَ تَبِي اِبْنِ نَازِكِي ادرم كَرِهَ رُونِ كَرِهَ ادرم كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ كَرُونِ
هَرَبُكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَقُلَ صَلَوةً عَلَى الْمُنَافِقِينَ
صَلَوةُ الْعِتَابِ وَصَلَوةُ الْفَجْرِ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ مَا فُيْضَ اَلَا كُفُوهُمَا وَكُفُوهُمَا وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَمُرَّ
بِالصَّلَوةِ تَقَامُ حَتَّى اَمُرَّ رَجُلًا يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اَنْظُرُوا مَعِيَ بِرَجَالٍ مَعْصَرُ حَرَمٍ مَرْتَبَةٍ
اَوْ كُفُوَهُمَا لَيَقْبَحُوا مِنَ الصَّلَوةِ فَاَحْزَقَ عَلَيْهِمْ بِيَوْمِهِمْ بِالنَّاسِ تَرْجُمُهُ أَبُو سَهْرٍ رِيهَ رَضِيَ اللَّهُ

اللہ تعالیٰ

سید ادریس بن سید محمد کا اور اس حدیث میں شقت اٹھا کر سجدہ میں آنا ثابت ہوتا ہے **صلی اللہ**
رضی اللہ عنہ قال من سرك ان يلقى الله غدا مسلما فليحذر الله غدا السلوات حيث يجد
 يعرج فان الله سارع ليبيككم **صلی اللہ علیہ وسلم** من سرك ان يلقى الله غدا مسلما فليحذر الله غدا السلوات حيث يجد
 كما يصلي هذا التلخيص في بيته نذكركم سنة نبيكم وكونوا منكم سنة نبيكم
 كذا في ما من رجل يتخطى الحسن الطهور كثر يعجل الى مسجد من هذه الساجد الا كتب
 الله له بكل خطوة خطوها حسنة ويزفع بها درجة في الجنة عندها سيدة ولقد ايتنا
 وما يتلوه عن جده انا فمما في كرم النفاق ولقد كان الله جل جلاله في بيته جاد بين الساجدين
 حتى يقام في الصف ثم رحمه عبد الله في کہا جو خوش گئے کہ اس کے ملاقات کرے قیامت کو دن سارا
 ہو کر تو ضرور ہو کہ حفاظت کرے ان نمازوں کی جہاں اذان ہوتی ہو اس لیے کہ اس کے لئے تمہارے
 نبی کے لیے طریقہ ہدایت کو مقرر کر دیے اور یہ نمازین ہی انہیں میں ہیں اور اگر تم پڑھو انکو گہر میں ہیں
 فلا جماعت کا چوڑے والا اپنے گہر میں پڑھتا ہے تو نیک چوڑ دیا تمہارے طریقہ اپنے نبی کا اور اگر چوڑا
 تم نے طریقہ اپنے نبی کا تو نیک تم گمراہ ہو گئے اور کئی ایسا نہیں ہے کہ ظہار کرے اور اچھی طرح چہا
 کرے پھر ارادہ کرے کسی سجدہ کا ان سجدوں میں ہو مگر اس کے لئے اس کے ہر قدم پر کہ وہ رکھتا ہو ایک نیکی
 لکھتا ہے اور ایک درجہ بلند کرنا ہے اور ایک بدی گھٹانا ہے اور ہم اپنے تین ایسا دیکھتے تھے کہ نہیں
 غیر حاضر ہوتا تھا جماعت میں مگر منافق جب کالفاق کہلاتا تھا اور آدمی در حضور کے کان نہ ہوں پڑتا تھا کہ
 کے چلایا جاتا تھا بہا تک کہ کٹر کر دیا جاتا تھا صف میں **صلی اللہ علیہ وسلم** اس قدر بیا کر دیا
 جماعت میں **صلی اللہ علیہ وسلم** ابی الشفاء قال كنا نقود في المسجد مع ابي هاشم **رضی اللہ عنہ**
 فاذا نزل المؤمن فقام رجل من المسجد يمشي فاتبه ابو هاشم **رضی اللہ عنہ** بصره حتى
 خرج من المسجد فقال ابو هاشم **رضی اللہ عنہ** اما هذا فقد خصى ابا القاسم **صلی اللہ علیہ وسلم**
صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابی الشفاء نے کہا ہم سب میں بیٹھے تھے ابو ہریرہ کے ساتھ کہ سوزن نے اذان دی اور
 ایک شخص سب سے اٹھا اور جانے لگا تو ابو ہریرہ اس کو دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ باہر چلا گیا تب ابو ہریرہ
 نے کہا کہ اس شخص نے مافرائی کی ابوالقاسم **صلی اللہ علیہ وسلم** کی **صلی اللہ علیہ وسلم** ابی الشفاء **رضی اللہ عنہ** قال
 ابو ہریرہ **رضی اللہ عنہ** وراى رجلا يمشى خارجا بعد اذان فقال اما هذا

ابو ہریرہ **رضی اللہ عنہ** وراى رجلا يمشى خارجا بعد اذان فقال اما هذا

کہتے تھے کیا تم کو ترجمہ الیٰ بشمار نے کہا میں نے یہ سب سنا کہ فرماتے تھے اس شخص نے نماز کی
 اوقات میں صلیٰ اللہ علیہ وسلم کی یہ اوسکو کہ جو مسجد کو باہر چلا گیا تھا بعد اذان کے **ف** ان حدیثوں میں
 معلوم ہوا کہ بعد اذان کے مسجد پر ٹکنا نہ چاہیے جب تک کہ فرض اذان کے گزرا اس شخص کو کہ غدر رکھنا
 ہو مسجد کسی دوسری مسجد کے امام ہو یا پڑھنے پر مجاب ہو یا نہ ہو کہ پڑھنے کی نیت رکھتا ہو **ع** حدیث میں
بنِ اَبِیْ حَسْبٍ ذَاکَ دَخَلَ عُمَانُ بَرْنِیَّ حَانَ رَضِیَ اللہ عَنْہُ فَلَیْکَ بِدَعَا صَلَوةِ اَنْتَ خَرِبَ فَقَعَدَ
 وَحَدَّ ذُقَعَدَتْ رَاکِبَ فَقَالَ یَا بَنَیَّ اَسَیَّحُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَنْ صَلَّی
 اَیَّامًا فَرَجَّ جَمَاعَتَهُ فَاَکَادَ اَمَّ یُضَفُّ لَیْلَتِہٖ وَصَلَی الصُّبْحِ فِی جَمَاعَتِہٖ فَکَاذِبًا صَلَّی اَلِیْکَ
 کَلَّہُ ترجمہ عبد الرحمن نے کہا عثمان بن عفان مسجد میں آئے اور اکیلی تھے گئے میں ان سے پوچھا
 بیشمار انہوں نے فرمایا اسی میرے بہتر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جو جس نے
 عشا کی نماز جماعت کو پڑھی تو گویا اسی رات تک نماز نفل پڑھتا رہے (یعنی اسے اوقات پڑھنے کے اور جس نے
 صبح کی نماز جماعت کو پڑھی وہ ساری نماز پڑھتا رہے **ف** اس کے دونوں نمازوں کی جماعت کو ادا
 کرنے کا بڑا ثواب معلوم ہوا اگر یا دونوں نمازیں جس نے جماعت ادا کیں وہ اگر ام سے سوا یہی اور دوسرے
 رات تک عبادت کا ثواب بھی پایا سبحان اللہ نہت میں کیا نرا ہے کہ آرام میں نماز پڑھتا رہے یا نہ پڑھتا رہے
بنِ سَهْلِ عُمَانُ بَرْنِیَّ حَانَ اَلَا سَکَادَ عِیْقَلُہٗ ترجمہ الیٰ سہل نے بھی اس سناد سے نقل اس رات
 کے بیان کیا **ع** **ب**نِ حَسْبٍ ذَاکَ دَخَلَ عُمَانُ بَرْنِیَّ حَانَ رَضِیَ اللہ عَنْہُ یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
 مَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فَصَوَّرَ فِی ذَمِّہٖ اللہ فَلَیْکَ بِدَعَا صَلَوةِ اَنْتَ خَرِبَ فَلَیْکَ بِدَعَا صَلَوةِ اَنْتَ خَرِبَ
 فرمایا جَعَلْتُمْ ترجمہ جناب کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کی نماز صبح کی دعا
 کی بنا میں ہے سوا اللہ اپنی بنا نہ کہ حق جس سے طلب کرے اوسکو نہ چوری کرے اور دالیدیکہ اوسکو جہنم میں
 اپنی اگر اوسکو ستارے جہنم کی بنا چہرہ جو کہ ہے تو گویا اس کی بنا میں غل ڈال اور نہ حق تلف کیا
ع **ب**نِ حَسْبٍ ذَاکَ دَخَلَ عُمَانُ بَرْنِیَّ حَانَ رَضِیَ اللہ عَنْہُ یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ
 صَلَّی صَلَوةَ الصُّبْحِ فَصَوَّرَ فِی ذَمِّہٖ اللہ فَلَیْکَ بِدَعَا صَلَوةِ اَنْتَ خَرِبَ فَلَیْکَ بِدَعَا صَلَوةِ اَنْتَ خَرِبَ
 جَعَلْتُمْ فِی ذَمِّہٖ لَیْلَتِہٖ وَصَلَی الصُّبْحِ فِی جَمَاعَتِہٖ فَکَاذِبًا صَلَّی اَلِیْکَ
ع **ب**نِ حَسْبٍ ذَاکَ دَخَلَ عُمَانُ بَرْنِیَّ حَانَ رَضِیَ اللہ عَنْہُ یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی

جہنم میں جہنم میں ہی وہی حضور ہیں مگر وہی میں ڈالنے کا ذکر نہیں **یَا أَبِی**
الدُّخَانِ فِي النَّارِ عَنْ الْجَاغِرَةِ لَعْنَةُ عَزْرَ كَسَبِ جَاعَتِ كَامَاتِ مَوَاحِنَ عُنْبَانِ
 ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّيْخِ عَلِيٍّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَهَدَا بَدَا
 مِنْ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ أَكْرَمْتُ
 بَصِيرَتِي أَنَا أُمِّي لَقَوِي وَإِذَا كَانَتْ الْأَمْطَارُ سَالِي الْوَادِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَلَكِنْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَلْجَأَ
 مَبِيعِدُ هُمْ فَأَمْلِكُ لِقَاءَهُمْ وَوَدِدْتُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْتِي تَصْلِيًّا فِي مَصْلِي الْأَخِيذُ كَمَا مَحَلُّ قَالَ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَكَالَ عُنْبَانٍ فَقَدْ أَرْسَلَ اللَّهُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَى بَيْنَ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عِنْدَ جَيْدٍ أَنْ تَقَعَ الثَّعَالُ فَاسْتَأْذَنَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَادَتْ لَهُ فَلَمْ يَجِدْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَيْتَنَ
 حُجْبُ أَنْ أُمْلِكُ مِنْ بَيْنَتِكَ قَالَ فَكَشَرْتُ إِلَى نَاحِيَةِ بَابِ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ قَوْمًا وَرَأَى فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَأَلَ قَالَ وَحَبَسْنَا عَلَى خَيْرِ صَنْعَةٍ
 لَهُ قَالَ فَكَانَ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ حَوَّلْنَا حَتَّى لَجِئْنَا فِي الْبَيْتِ جَالِدُ دُوعِدٍ فَقَالَ قَائِلُ الدَّارِ
 مِنْهُمْ ابْنُ مَالِكٍ بْنُ الدُّخَانِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُ لَهُ ذَلِكَ الْكَفَرُ كَذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرِيدُ بِاللَّهِ
 وَجْهَهُ اللَّهُ قَالَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَكْثَرُ قَالَ فَادْنُ أَرَى رَجُلَهُ وَلَوْ جِئْتُمُ الْمُنَافِقِينَ قَالَ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَكَمَ عَلَى النَّارِ مِنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 يَنْتَظِرُ بِذَلِكَ وَجْهَهُ اللَّهُ قَالَ أَبُو شَيْخَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحَصِينَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ
 أَحَدُ بَنِي سَالَةَ رَهْوَ مِنْ بَنِي الْقَحْطِ عَنْ جَدِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ رُبَيْعٍ فَصَدَّقَ بِذَلِكَ حَرَمِهِ
 عُنْبَانٍ جَوْصَالِي بَيْنَ نَجِي صَلَوةِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ أَوْ بَدْرِيْنِ خَاضِعُ بَوَّكَ سَيْنِ أَوْ أَنْصَارِيْنِ بَيْنِ دَا
 رَسُولِ صَلَوةِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ خَدِيسَتِ بَيْنِ خَاضِعُ بَوَّكَ أَوْ عَرْضُ كَيْسَ كَيْسَ أَمَدُ كَيْسَ مِيرِي كَيْسَ بَر
 طَانِي بَرِيْنِ أَوْ مِيرِيْنِ ابْنِي قَوْمِ كَيْسَ أَمَامَتِ كَيْسَ تَاهُونِ أَوْ رَجَبِ بَرِيْنِ بَرِيْنِ تَاهُونِ تَاهُونِ تَاهُونِ
 بَرِيْنِ سَهْمِ تَاهُونِ كَيْسَ سَجْدِيْنِ بَرِيْنِ جَانِسَتِ كَيْسَ أَمَامَتِ كَرُونِ أَوْ كَيْسَ أَوْ أَرَزُورِ كَيْسَ تَاهُونِ أَسْكَ
 رَسُولُ كَيْسَ أَتَشْرِيفِ لَادِيْنِ أَوْ أَيْكِ جَانِسَتِ نَاظِرِ بَرِيْنِ (بَيْنَ مِيرِيْنِ كَيْسَ تَاهُونِ) تَاهُونِ تَاهُونِ تَاهُونِ

ستر
 فاذا
 فاخذ
 فاخذ

ستر
 فاذا
 فاخذ

ستر
 فاذا
 فاخذ

مقرر کردن تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اچھا میں ایسا ہی کردن گا اگر اللہ نے چاہا
 ختبان نے کہا پھر جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شریف لائو اور ابو بکر ہی آپ کے ساتھ تھے جب کچھ
 دن پڑھا اور آواز دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور میں نے آپ کو بتایا اور آپ جب گھر
 میں آئے تو بیٹے نہیں اور فرمایا تم کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں تھا۔ گو گھر میں کہا انہوں نے کہ میں
 نے ایک کو بتایا اور آپ نے کہہ دیا کہ اب گھر میں سب آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور آپ نے کوئی
 بچہ کر سلام پیرا اور ہم نے آپ کو روک دیا کہ تہا گوشت کی کڑی پڑھو جو آپ کے پیچھے پڑی تھی اور عجلہ کے لوگ
 بھی آگئے یہاں تک کہ کسی آدمی جمع ہو گئے گھر میں جو ایک شخص نے اون میں سے کہا کہ مالک بن خنسل کہاں
 ہے تو کسی نے کہا وہ منافق ہے اللہ اور رسول کو دوست نہیں رکھتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ
 نہ کہہ دو کہ تم نہیں جانتے کہ وہ لاکھ لاکھ اللہ کہتا ہے چاہتا ہے اس کلمہ سے رمضان ہی اللہ کی لوگوں کو اللہ اور
 رسول اس کا خوب جانتا ہے پھر کہا ایک شخص نے کہ ہم اس کے توجہ اور خیر خواہی سے منافقوں کے ساتھ دیکھتے ہیں
 تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تمہارے لئے حرام کیا ہے اگر پڑھو گے جو کہہ لاکھ اللہ اور چاہتا
 ہے اس کہنے سے رمضان ہی اللہ کی این شہادت ہے کہا پھر میں نے حمید بن محمد انصاری سے پوچھا اس حدیث
 کو اور وہ نبی سالم میں کے سردار میں جو روایت کی محمود بن ربیع نے سو قدیق کی انہوں نے ہست
 اسی پیش میں کسی کا نام ہے میں ایک ایک جب کسی کا وعدہ کرے تو انشاء اللہ کہ دو سر برکت دیتوں تا کیوں
 کے ساتھ اور ان کی نشانیں اور عقابوں کو پیشتر ہی نماز ادا کرنا کیوں کے نماز کی جگہ میں چوتھی
 افضل شخص کا وعدہ قبول کیا اور اپنی سے کم درجہ والے کو گھر جانا یا کوچہ میں معاف ہونا جماعت کا عذر
 کے سبب سے چوتھی امام اور عالم کے ساتھ جانا اور کسب میں کسارتین اجازت چاہنا بہرے انہوں
 کا گھر والے سے آہوین یہ کہ پہلے عہدہ اور دین کے کام شروع کرے چنانچہ پہلے آپ نے نماز ادا کی اور
 نفل کا جماعت سے ادا کرنا دشواریوں کے نماز ہی دو دو رکعت افضل ہونا مثل اس کی نہانے کے اور شفیع
 کا یہی مذہب ہے اور جبہ کا گیارہویں حبیب ہونا اس کا کہ محلہ میں جب کوئی شخص نیک آدمی تو اس کو
 آوین اور اس کی زیارت سے شرف ہوں اور اس کی صحبت سے فیض اٹھا دین اور یہی حق ہے ہر عالم دیندار کا
 تمام مسلمانوں پر بارشہوین گھر میں نماز کی جگہ سے متحرک کرنا جائز ہے بخلاف مسجد کے تیرہویں ربو ذکر سے
 کسی کے لوگوں کو روک دینا چوتھوین یہ کہ لاکھ لاکھ اللہ کا قائل صدق دل سے و فرخ میں ہمیشہ رہے گا سا

نے ہمارے مخالف کو ڈال کر تہی اور محمود نے کہا روایت کی مجھ سے عقابان نے کہا انہوں نے عرض کی
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یہی عبارت کم ہو گئی ہے اور بیان کی حدیث یہاں تک کہ کہا
 عقابان نے کہ در رکعت چہرہ آپس ہمارے ساتھ اور روک رکھا ہم نے آپ کو ایک کہانے کے لیے جس کا
 جثیشہ کہتے ہیں کہ وہ ہم نے آپ کو یہ بکا با تھا اور اس کے بعد کا ذکر نہیں کیا جیسے یونس اور سحر نے ذکر کیا
 ہے **ف** جثیشہ یہ ہے کہ گھوڑا بار یک آٹا لیا اور اس میں گوشت ڈال کر بچایا یا کھجور ڈال کر اور بچایا
 کی روایت میں مذکور ہے کہ محمد نے کہا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیر کے سو نہرہ پر کلی کی اور ام
 روایت سے جو از نکلا ملاحظت اور فراج کا ٹکڑوں کے ساتھ ادین کے دل خوش کرنے کو اس لیے کہ بچوں
 کا دل ایسی باتوں سے بہت خوش ہوتا ہے اور آپس ارادہ کیا کہ اس خوشی کے سبب ہمارے فیض میں
 کو یاد رکھیں گے پھر ایسا ہی ہوا **باب** جَوَاذِ الْجَمَاعَةِ فِي التَّائِيْدَةِ الصَّلَاةِ عَلَى حَاجَتِهِمْ وَحَدَّثَنَا
 أَبُو ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا رَجُلًا فَقَالَ يَا أَسَدُ
 مَا لَكَ بِمَا لَكَ مِنْ شَيْءٍ فَكَانَ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ قَوْمُوا فَأَصْلَحُوا كَيْفَ كُنْتُمْ قَالَ كُنْتُ مِنْ بَنِي لَاحِثٍ
 تَخَوَّفْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَجَاءَ إِلَى أَحْوَجِيئِ أَتَانَا قَدْ اسْوَدَّتْ مِنْ طَوْلٍ مَالِيَسَ فَتَقَعْتُ كَيْدًا فَقَامَ عَلَيَّ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّقَ أَتَانَا إِلَيْهِ يَتِمُّ دَاكُ الْعَجْوَةِ مِنْ قَدْ رَأَيْتُ أَفْصَلَ الْبَنِي
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَرَكْتُكَ عَتَيْنِ نَحْرًا فَتَرَفَّعْتُ تَرَجَمَهُ النَّاسُ كَمَا كَانُوا كَرَادَى
 نَعْنِي جَمَاعَتًا مَلِكًا تَهَابُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانُوا كَرَادَى
 پھر حضرت نے اس میں کو کہا یا اور فرمایا کہ کٹر ہے ہو میں تیرے برکت کو لیے نماز پڑھوں انس نے کہا کہ میں ایک
 بوریالو کٹر ہوں جو بہت بچانے سے کالا ہو گیا (یعنی متعل تھا) اور اس پر میں نے پانی چھڑکا اور حضرت
 اس پر کٹر سے ہو اور میں نے اور ایک شبیم نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور لوٹو ہی ہم ہمارے پیچھے
 کٹری ہو میں پھر نماز پڑھائی آپ نے دو رکعتیں اور سلام پیرا **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا قبول
 کرنا دعوت کا اگرچہ وہ نہ ہو اور جماعت میں نفل نماز پڑھنا اور جائز ہوا برکت لینا ساتھ نماز میں
 اپنے گھر میں اور شاہد آپ کو ان کی تعلیم سے ہی منظور ہوئے ان خصوصیت کی کہ عورتیں مسجد میں آپ کی
 ہیئت نماز کو بخوبی نہیں دیکھ سکتی تھیں اس وجہ سے کہ پیچھے رہتی تھیں اور ثابت ہوا نماز پڑھنا بوریوں

باب الصلوة على الحاجته

فلا حيلة

و غیرہ پر جو چیز پاک ہو اگرچہ مستعمل ہو اور یہ بھی معلوم ہو کہ امام کے سوا جب در آدمی ہون تو صفت
 امام کے پیچھے باندہ لین اور عورت پیچھے کٹھری نہ کر اگرچہ اکیلی ہو اور پانی چٹرکنا بدریہ پر او کی نرم کرنے
 کے لیے تھا اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ شہک نجاست کو سب سے پانی چٹرکا مگر صحیح وہی ہے جو ہم نے
 پہلے کہا ہے **سُئِيَ الْاَثَرُ بَيْنَ مَالِكٍ وَرَفِيٍّ اَللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**
اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَرَبِّمَا تَحَضَّرَ الصَّلٰوۃُ وَهُوَ فِيْ بَيْتِنَا فَكَانَ يَأْتِ بِالسَّاطِ الْاِثَرِ فِيْ شَعْبَةِ فَيَكْنُسُ
بِمَنْعِ نَمْرُوذٍ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَنَقُوْمٌ خَلْفَہٗ فَيُصَلِّيْ بِمَا فَالَ وَكَانَ يَسْأَلُہُمْ
مِنْ جَدِيْدٍ اَللّٰحِلِّ تَرْجِمَہٗ اَنَسُ اَمَكُ كَسَ بِيْثُ نَعِيْ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں کا
 زیادہ اچھرا تر اخلاق میں اور کہہ ہی آپ کو نماز کا وقت آجانا اور آپ ہمارے گھر میں ہوتے تو حکم کرتے
 ہمارے بچہ ہونے کو جواب دینے میں ہوتا کہ ادا کو جہاڑ دیتی پہر پانی چٹرک دیتی پہر راست کرتے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم اور ہم لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے اور ہمارے ساتھ آپ نماز پڑھتے اور آپ کا بچہ ہونا
 کھجور کے پتوں کا تھا **اَشْرَبَ اَشْرَبَ كَلْفِيْ اَنْبِيَا كِيْ نَابِتْ هُوِيْ سَعِيْ** **اَللّٰهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی**
عَنْہٗ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَلَيْنَا وَ مَا هُوَ اِلَّا اَنَا وَ اُنْجِيْ وَ اُنْجِيْ وَ اُنْجِيْ وَ اُنْجِيْ
فَقَالَ قُوْ مُوْا فَاِذَا صَلَّیْ بَكُمُ رَغِيْبٌ فَاَنْتِ صَلَوۃٌ فَصَلِّيْ بِمَا فَتَقَالَ رَجُلٌ اَلَا نَابِتْ اَنْ جَعَلَ
اَنْسَا مَبْنِيْہٗ قَالَ جَعَلْہٗ عَلٰی بَيْتِنَا رَحْمَۃً عَلَانَا اَهْلُ الْبَيْتِ بِكُلِّ خَيْرٍ مِنْ خَيْرِ الْاَنْسَا
وَ الْاَخِرَ فَقَالَتْ اُرْحٰی يٰ اَرْسُوْلُ اللّٰهِ خُوْدِيْ مَلِكٌ اُدْعُ اللّٰہَ كَہٗ قَالَ فَدَا عَلٰی بِكُلِّ خَيْرٍ
وَ كَانَ فِيْ اَخْرِ مَا دَعَا لِيْ وَہٗ اَنْ قَالَ اَللّٰحُ حَرَّ اَكْشَنَ مَالِہٗ وَ اَنْ لَكَ اَنْ يٰ اَرْكَ لَكَ فَيَدُ وَ حَرَّہٗ
 اس نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر اور گھر میں ہیں تھا اور میری ماں اور میری خالہ اور
 آپ کو فرمایا کھڑے ہو میں تمہارے لیے نماز پڑھوں اور سوقت کسی نماز فرض کا وقت نہ تھا پہر آپ کو
 نماز پڑھ ہی اور ایک شخص نے ثابت ہو چوچہ کہ حضرت نے اس کو کہا کہ کھڑا کیا انہوں نے کہا اپنے دینی
 طرف پہر دعا بخیر کی ہم سب گھر والوں کے لیے سب بہترین کی خواہ دنیا کی ہو یا آخرت کی سو عرض
 کی میری ماں نے کہ اے اللہ کے رسول یہ آپ کا چوٹا خادم ہے (یعنی انس) اس کے لیے آپ
 دعا فرما دین سو آپ نے میرے لیے ہر چیز مانگی اور انیس میں اس دعا کی عرض کی کہ یا اللہ اس کا
 مال زیادہ کر اور اولاد زیادہ دے پہر اس میں برکت عنایت فرما **اَللّٰہُ اَنْبٰی بَيْنَ مَالِكٍ وَ دُھَا اَنْ**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم قال قالنا منی عن یومئذ انکم
 من لا خلفنا ترجمہ انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ اور میرے
 بہنوئی ہاشم کی اور مجھ اور بہنوئی دہنی طرف کھڑا کیا اور عورت کو ہمارے پیچھے رکھ دیا
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیٰ فی نمازہ
 و یقرأ اصابہ ثوبہ اذا سجد و کان یصلیٰ علیٰ حمار ترجمہ سیونہ ام المؤمنین ہر روز رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رادی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور ہین ایک بار جانور
 تھی اور کبھی آپ کا بچہ یا بچہ لوگ جاہا تھا جب سجدہ کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے آپ بوریہ پر رکھ دیتے
 ابو سعید الخدریؓ کہ وہ داخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجدہ یصلیٰ علی حصید
 ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
 ہوا اور آپ کو دیکھا کہ نماز پڑھتے ہین آپ بوریہ پر اور اسی پر سجدہ کرتے ہین یا کلب فقہ
 الشیخ ابو یوسفؒ فی جامعہ نماز میں جماعت ادا کرنے کی فضیلت کا بیان صحیح
 ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوة الرجل فی جماعۃ
 تریل علی صلواتہ فی بیتہ و صلواتہ فی سوقہ بمعا و عشرين درجۃ فی ذلک ان احدہم
 اذا قوضا فاحسن الوضوء ثم اذ السجد لا یخس الا الصلوۃ لا یزید الا الصلوۃ فاکثر
 یخط خطوۃ الا رفیع لہ بها درجۃ و یخط عنہا یخط خطوۃ حتی یدخل المسجد فاذا دخل
 المسجد کان فی الصلوۃ ما کان فی الصلوۃ ہی تحب و الملک یتصلون علی احدکم
 ما دام فی مجلس الذی صلی فیہ یقولون اللہم ارحمہ اللہم اغفر لہ اللہم رب علیہ
 ما لک فی ذلک فیہ ما لک فیہ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 نماز آدمی کی جماعت اسکے گھر اور بازار کی نماز سے بیس پر کبھی درجہ افضل ہے اور اس کے سبب یہ کہ آدمی
 نے جب صلوٰۃ کی اور اچھی طرح وضو کیا پھر سجدہ کو آیا کہ نہیں اٹھایا اور اگر نماز نے اور نہیں ارادہ ہوا
 اس کے نماز کو تو کوئی قدم نہیں کہ اس سے وہ مگر بلند کر دیتا ہے اس کے عوض میں اس کا ایک
 درجہ اور کھڑا دیتا ہے ایک گناہ یہاں تک داخل ہوتا ہے وہ صحیح بین پھر جب صحیح بین گیا تو اگر یا وہ نماز
 ہی میں ہے جب تک نماز اس کے بروک رہی ہے اور فرشتے اس کے لیے دعا کے خیر کر رہے ہین جب تک

بہنوئی

نماز میں جماعت ادا کرنے کی فضیلت کا بیان صحیح

رفع اللہ

کہ وہ اپنی جگہ میں آجہان نماز پڑھ رہی ہے اور کہتے ہیں فرشتے کہ یا اسد رحمہ اللہ او سپر یا اللہ بخشدی او سکویا
 اسد تو قبول کرادے گی جب تک کہ وہ ایذا نہیں دیتا جب تک کہ وہ حدت نہیں کرتا یعنی جب تک کہ فرشتے
 یہی کہتے رہتے ہیں **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
إِنَّ لِلنَّاسِ لَكُنُوزًا لَا يَرَوْنَهَا عَيْنٌ وَلَا تُحِصُّ بِحِسَابٍ وَتِلْكَ الْأَكْثَرُ أَغْفِرُ لَهُ اللَّهُمَّ
ارْحَمْنَاهُ مَا كُنْتَ تَرْحُمُهُ اور **أَحَدُكُمْ فِي صَلَوةٍ مَا كَانَ فِي صَلَوةٍ تَحْسِبُهُ** ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے دعا کی خبر کرتے ہیں تمہارا ہر ایک کیلئے جب تک کہ وہ اپنی
 نماز کی جگہ بیٹھا رہتا ہے کہ یا اسد بخشدی او سکویا اسد رحمہ کر او سپر جب تک کہ وہ گز نہیں کرتا اور ہر ایک
 تمہارا زمین کا نماز میں ہے جب تک نماز او سکوروک رہی ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرَى الْعَبْدُ فِي صَلَوةٍ مَا كَانَ فِي صَلَوةٍ يُنْتَظِرُ الصَّلَوةَ وَ
تَقُولُ لِلنَّاسِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْنَاهُ حَتَّى يَنْصَرِفَ أَوْ يُجِدَّ رَأْسَهُ فَمِنْ ذَلِكَ مَا أُجِدُّ
 فَالْأَكْثَرُ أَغْفِرُ لَهُ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک آدمی منتظر
 نماز کا اپنی نماز کی جگہ میں بیٹھا رہتا ہے جب تک کہ وہ نماز میں نہیں ہے اور فرشتے اس کیلئے کہتے رہتے
 ہیں کہ یا اللہ بخش او سکوروک کر او سپر جب تک کہ وہ چلا جائے یا حدت کرے راوی کہتا ہے کہ میں
 نے جو چاہا کہ حدت کیا ہے تو کہا ہے کہی چوڑے یا گز کرے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرَى أَحَدُكُمْ فِي صَلَوةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَوةُ تَحْسِبُهُ لَا يَجْمَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ
إِلَى أَهْلِيهِ إِلَّا الصَّلَوةُ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی نماز میں ہے
 جب تک کہ نماز او سکوروک رہی ہے نہیں روکتی اسے گھر جانے سے مگر نماز مکمل **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَدُكُمْ مَا فَادَكَ يَنْتَظِرُ الصَّلَوةَ
فِي صَلَوةٍ مَا كُنْتَ تَرْحُمُهُ تَدْعُو لَهُ النَّاسُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْنَاهُ ترجمہ
 ابو ہریرہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک تم میں کا نماز میں جب تک نماز کا
 منتظر جب تک کہ اس گز نہیں کیا فرشتے اس کیلئے دعا کرتے ہیں یا اللہ بخش او سکویا اسد رحمہ کر او سپر
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعُوا مِنْ بَيْتِ اللَّهِ ترجمہ ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم سے یہی روایت کیا **عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**

ابو ہریرہ

ابو ہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک تم میں کا نماز میں جب تک نماز کا منتظر جب تک کہ اس گز نہیں کیا فرشتے اس کیلئے دعا کرتے ہیں یا اللہ بخش او سکویا اسد رحمہ کر او سپر

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْلاً فِي الصَّلَاةِ وَجْهَ أَجَلُهُمْ اللَّهُ مَا مَشَى فَا بَعْدَ هُمْ
 وَالَّذِي فِي يَنْظُرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْأَمَامِ أَعْظَمَ أَجْلاً مِنَ الَّذِي يُصَلِّيَهَا شُرَكَ
 يَتَأَمَّرُ قَالَ فِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْأَمَامِ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ جَاءَهُ أَبُو مُوسَى
 كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَفْرِي بِمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 زِيَادَهُ هُوَ أَوْ جَوَانِزُكَ مُنْتَظِرٌ كَمَا أَنَّكَ سَأَلْتَ بِرُيَاكَ أَوْ سَأَلْتَ بِرُيَاكَ هُوَ أَوْ سَأَلْتَ بِرُيَاكَ
 كَمْ بَرَّهَ لِي أَوْ سَأَلْتَ بِرُيَاكَ كَمْ بَرَّهَ لِي أَوْ سَأَلْتَ بِرُيَاكَ كَمْ بَرَّهَ لِي أَوْ سَأَلْتَ بِرُيَاكَ كَمْ بَرَّهَ لِي
 كَمَا أَيْسَرُ هُوَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كَانَ جُلُوسُ الْأَعْلَمِ رَجُلًا أَبَدًا مِنَ الْمَسْجِدِ وَمِنْهُ
 وَكَانَ لَا يَخْطِئُهُ صَلَواتُهُ قَالَ فَقِيلَ لَهُ أَوَلَمْ تَكُنْ لَهُ لَوْ اشْتَرَيْتَ حِمَامًا زَكَاةً فِي الظُّلُمَاتِ
 وَفِي الزُّهْمِ ضَلَاةً قَالَ مَا كُنْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ إِلَّا إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ أَنْ يَنْتَقِبَ لِي مَمْلُكًا
 إِلَى الْمَسْجِدِ دُجُوعًا إِذَا رَجَعْتُ إِلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدَا جَمَعَ اللَّهُ
 لَكَ ذَلِكَ كَلِمَةً ثُمَّ جَاءَهُ ابْنُ بَكْرٍ كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَسْجِدُهُ وَدَرَسَتْهَا أَوْ كَرِهَتْهَا أَوْ كَرِهَتْهَا أَوْ كَرِهَتْهَا أَوْ كَرِهَتْهَا أَوْ كَرِهَتْهَا أَوْ كَرِهَتْهَا
 خَرِيدَةً لِي أَوْ سَأَلْتَ بِرُيَاكَ كَمْ بَرَّهَ لِي أَوْ سَأَلْتَ بِرُيَاكَ كَمْ بَرَّهَ لِي أَوْ سَأَلْتَ بِرُيَاكَ كَمْ بَرَّهَ لِي
 كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَفْرِي بِمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَوْ تَابَ هُوَ بِيْنَ لَوْ تَابَ هُوَ بِيْنَ لَوْ تَابَ هُوَ بِيْنَ لَوْ تَابَ هُوَ بِيْنَ لَوْ تَابَ هُوَ بِيْنَ لَوْ تَابَ هُوَ بِيْنَ
 ثَوَابُ تَهَارَكُ يَوْمَ الْكَلْبِ كَمَا هُوَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مَرَّ بِالْأَنْصَارِ بَيْتِهِ
 أَهْلِي بَيْتِهِ فِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ لَا يَخْطِئُهُ الصَّلَاةُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ فَتَوَجَّعْنَا لَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا ذَاكَ لَوْ أَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَامًا سَأَلْتُكَ مِنَ الْقَضَاءِ
 يَقْبَلُكَ مِنْ هَوَاؤِ الْأَرْضِ قَالَ أَمَّا رَأَيْتُمْ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ يَتَنَبَّأَ مُطَنَّبٌ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ بِهَذَا حَتَّى الْيَكُنْ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْبَبْتُ لَهُ
 قَالَ تَدَا عَاكَ فَقَالَ لَهُ فَمَنْ ذَلِكَ وَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ يُرْجَوُ فِي أَثَرِهِ الْأَجْرُ فَقَالَ لَهُ الشَّيْءُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ مَا اشْتَرَيْتَ ثُمَّ جَاءَهُ ابْنُ بَكْرٍ كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 تَبَّ كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَفْرِي بِمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو ہم لوگوں کو ادا دین پر ترس آیا اور میں نے ان سے کہا کہ کاش تم ایک
 گدھا خرید لو کہ تمہاری کمری سے اور راہ کے کیرے کوڑوں سے بچاؤں گے اور انہوں نے کہا کہ سنو قسم ہے اللہ
 کی کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ میرا گھر بند ہو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے اور یہ بات اسکی مجھ پر بہت با
 اور اگر ان گندری اور میں نے صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی آپ نے انکو بلایا اور انہوں
 حضرت بھی یہی کہا کہ مجھ پر کہا تھا اور ذکر کیا کہ میں انکو قدامتوں کے اجاڑتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم کو جبر ہے
 جبکہ تم میں سے ہر ایک کا حصہ ہے اَلَا سَدَّخَتْ رَحْمَةُ رَبِّیْ جَوَابُ رَکَّازِ عَصَا اِنَّ الَّذِیْنَ نَالُوْهُ مِنْ فَیْضِ حَیْسَبِیْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
 نَالُکَ اَنْتَ دِیَارُنَا نَابِیَّہٗ وَنَحْنُ الْمَسْجِدُ نَاوَدْنَا اَنْ لَّیْبِعَ بَیْوتُنَا فَتَقْتَبَ بِہِیْنِ الْمَسْجِدِ
 فَہَا نَاوَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لَکُمْ مِیْلًا خَطُوْہُ دَرَجَۃً ترجمہ
 ابوالبرہ نے جابر سے سنا کہ انہوں نے کہا ہمارے لوگوں کے گھر مسجد سے دور تھے تو ہم نے چاہا کہ بیچ
 واپس اور مسجد کے قریب آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر روکا اور فرمایا کہ تمہاری ہر طرف
 پر ایک درجہ ہے مسجد کے برابر نبی عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال خَلَّتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ
 نَاوَدَا بَنُو سُلَیْمَہٗ اَنْ یَّتَنَفَّسُوْا فَاذْهَبَ الْمَسْجِدُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ لَیْسَ اِنَّہٗ بَلَّغَ فَاَنْتُمْ تَرِیْدُوْنَ اَنْ تَمْتَلِکُوْا رَبَّ الْمَسْجِدِ قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ
 اللّٰهِ قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ یٰ لَیْسَ سَلَمَۃٌ دِیَارَکُمْ تَمْتَلِکُہٗ اِنَّا کَرَّ دِیَارَکُمْ تَمْتَلِکُہٗ
 اِنَّا کَرَّ تَمْتَلِکُہٗ جَابِرُ نے کہا کہ چاہیں خالی ہو میں مسجد کے گرد تو بنو سلمہ کے قبیلہ والوں نے جابر
 کہ مسجد کے پاس اور وہ آئیں اور یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ تمہاری خبر کو
 پہنچی ہے کہ تم چاہتے ہو کہ مسجد کے قریب آ جاؤ انہوں نے عرض کی کہ ہاں اے اللہ کے رسول ہم نے
 چاہا تو تمہیں تب آپ نے فرمایا اے نبی سلمہ اپنے ہی گھر میں ہو تمہارے قدم بھی جاتے ہیں یعنی
 تاکہ اسکا ثواب ملے ﴿جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اَدَّادُ بَنُو سُلَیْمَہٗ اَنْ یَّتَمَلَّکُوْا
 اِلَیْ الْمَسْجِدِ قَالُوا نَعَمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یٰ اَبْنِیْ سَلَمَۃُ
 دِیَارَکُمْ تَمْتَلِکُہٗ اِنَّا کَرَّ دِیَارَکُمْ تَمْتَلِکُہٗ اِنَّا کَرَّ دِیَارَکُمْ تَمْتَلِکُہٗ اِنَّا کَرَّ دِیَارَکُمْ تَمْتَلِکُہٗ
 نے چاہا کہ مسجد کے قریب آ جاؤں اور کہہ کر خالی تھے تو یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا اے
 نبی سلمہ اپنے ہی گھر میں ہو تمہاری قدم بھی جاتے ہیں تو انہوں نے کہا اس نے سونم ایسے خوش

یاد رکھو

الذی

قَالَ لَا تَخْرُجُوا مِنْ دَارِكُمْ مَكَانَ سَلَامِكُمْ سَنَا تَرْجِعُهُ اَبُو سَعْدٍ نَعْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَمْ يَفْرَا يَأْتِ قَوْمَ كِي اَمَامَتِهِ كَيْسَ جَوْ قَرَّانِ زِيَادَهُ جَانَسَا هُوَ اَكْرَ قَرَّانِ مِيْنَ بَرَابَرِ هُوْنَ تَوْجُو سَنَتِ
 زِيَادَهُ جَانَسَا هُوَ اَكْرَ سَنَتِ مِيْنَ بَرَابَرِ هُوْنَ تَوْجُو سَنَتِ مِيْنَ بَرَابَرِ هُوْنَ تَوْجُو
 اِسْلَامِ بِيَهْلٍ لَآيَا هُوَ اَدْرُ كَسِي كَيْ جَهْمِ مِيْنَ جَاكِرِ اَدْرُ كِي اَمَامَتِهِ كَيْسَ اَدْرُ كِي كَهْرَبِيْنَ اَدْرُ كِي
 مَسْرُ بِيَهْلِيْ مَكْرُ اَدْرُ كِي حَكْمِ سَنَتِ شَجَرِ نَعْنِي اِسْلَامِ كِي جَهْمِ عَمْرُ كُو كَرِ كِيَا اِيْنِيْ جِيْ كِي عَمْرُ زِيَادَهُ هُوَ عَمْرُ اَلْاَكْبَرُ
 اَلْاَكْبَرُ وَفِيْهِ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ
 هُوَ كَرِ كِيَا بِ اَللّٰهِ وَاقْدَمُ مَعْمُورِ قَرَّانِ وَاقْدَمُ مَعْمُورِ قَرَّانِ وَاقْدَمُ مَعْمُورِ قَرَّانِ وَاقْدَمُ مَعْمُورِ قَرَّانِ
 هُوَ كَرِ كِيَا بِ اَللّٰهِ وَاقْدَمُ مَعْمُورِ قَرَّانِ وَاقْدَمُ مَعْمُورِ قَرَّانِ وَاقْدَمُ مَعْمُورِ قَرَّانِ وَاقْدَمُ مَعْمُورِ قَرَّانِ
 فِيْ اَهْلِهِ وَكَوْنِ سُلْطَانِهِ وَكَوْنِ سُلْطَانِهِ وَكَوْنِ سُلْطَانِهِ وَكَوْنِ سُلْطَانِهِ وَكَوْنِ سُلْطَانِهِ وَكَوْنِ سُلْطَانِهِ
 اَبِيْ سَعْدٍ وَتَوَجُّهْتُمْ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ
 جَانَسَا هُوَ اَدْرُ كِي خُوبِ قَرَّانِ پُرِ مِيْثَا هُوَ اَكْرَ قَرَّاتِ مِيْنَ بَرَابَرِ هُوْنَ تَوْجُو سَنَتِ مِيْنَ بَرَابَرِ هُوْنَ تَوْجُو
 تَوْجُو سَنَتِ مِيْنَ بَرَابَرِ هُوْنَ تَوْجُو سَنَتِ مِيْنَ بَرَابَرِ هُوْنَ تَوْجُو سَنَتِ مِيْنَ بَرَابَرِ هُوْنَ تَوْجُو سَنَتِ
 اَدْرُ كِي مَسْرُ بِيَهْلِيْ مَكْرُ اَدْرُ كِي حَكْمِ سَنَتِ شَجَرِ نَعْنِي اِسْلَامِ كِي جَهْمِ عَمْرُ كُو كَرِ كِيَا اِيْنِيْ جِيْ
 اَلْاَكْبَرُ وَفِيْهِ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ
 عَمْرُ زِيَادَهُ هُوَ عَمْرُ اَلْاَكْبَرُ وَفِيْهِ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ
 قَدْ اَسْتَقْنَا اَهْلَنَا كَانَا عَمْرُ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ
 فَاقْتَمِعُوا اِيْنِيْ جِيْ كِي عَمْرُ زِيَادَهُ هُوَ عَمْرُ اَلْاَكْبَرُ وَفِيْهِ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ مِيْنَ جَوَابِ كَرِ
 تَحْقِرُ لِيَوْمِكُمْ كَرِ اَكْبَرُ مَكْرُ اَكْبَرُ مَكْرُ اَكْبَرُ مَكْرُ اَكْبَرُ مَكْرُ اَكْبَرُ مَكْرُ اَكْبَرُ مَكْرُ اَكْبَرُ مَكْرُ اَكْبَرُ
 بَاسْ اَكْبَرُ اَدْرُ كِي جَوَانِ جَوَانِ جَوَانِ جَوَانِ جَوَانِ جَوَانِ جَوَانِ جَوَانِ جَوَانِ جَوَانِ جَوَانِ
 سَلَمِ نَهَايَتِ مِهْرَبَانِ اَدْرُ كِي مِلْ تَهِيْ اَكْبَرُ مَكْرُ اَكْبَرُ مَكْرُ اَكْبَرُ مَكْرُ اَكْبَرُ مَكْرُ اَكْبَرُ مَكْرُ اَكْبَرُ
 كَرِ كِي كَرِ كِي كَرِ كِي كَرِ كِي كَرِ كِي كَرِ كِي كَرِ كِي كَرِ كِي كَرِ كِي كَرِ كِي كَرِ كِي كَرِ كِي
 فَرَمَايَا اَكْبَرُ مَكْرُ اَكْبَرُ مَكْرُ اَكْبَرُ مَكْرُ اَكْبَرُ مَكْرُ اَكْبَرُ مَكْرُ اَكْبَرُ مَكْرُ اَكْبَرُ مَكْرُ اَكْبَرُ
 جَبِ نَادَا كَرِ دَقْتِ اَدْرُ كِي تَوَا كِي اَكْبَرُ مَكْرُ اَكْبَرُ مَكْرُ اَكْبَرُ مَكْرُ اَكْبَرُ مَكْرُ اَكْبَرُ مَكْرُ اَكْبَرُ

فَالْيَاكُنْ

وَلَا تَخْرُجُوا مِنْ دَارِكُمْ مَكَانَ سَلَامِكُمْ سَنَا تَرْجِعُهُ اَبُو سَعْدٍ نَعْنِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی ہی بیٹہ اذان اور جہالت اور امامت کا حکم ہوا اور چونکہ وہ لوگ حیرت اور علم میں برابر تھے نہ سب انھوں ہی میں
 دیکھ کر دوسرے میں بڑا ہر وہ امامت کے حکم کو مالا مال بنی الخویرینہ قال انک انک رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم من قائل وحقن شعبة متقاربون واقصصا کثیرا الحدیث بخویر حدیث ابن علیہ ترجمہ امام بن حورث
 نے کہا کہ آیا میں رسول امیر علیہ وسلم کی خدمت میں چند لوگوں کے ساتھ جو ہم شیخ اور بیان کیا ہیث کو آخر تک
 حکم مالا مال بنی الخویرینہ قال انک انک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وصاحبہ انکنا اردنا الا فقال من عندہ
 قال لک اذا احضرت الصلوۃ فاذا نائم ایتما لیومکما اے بن کما ترجمہ امام کہ کہا کہ آیا میں اور ایک رفیق میرا
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہر جب ٹوٹنا چاہے اس نے انکی پاس تو فرمایا اپنے جب نماز کا وقت آوی تو اذان دینا اور
 امامت کہنا اور امامت کر جو ہم میں کا بڑا ہو حکم خالید الحدادیہ الحدادیہ وذا قال لک انک وکان
 متقاربین فی القرائۃ ترجمہ خالد نے اسی سنا دوسری روایت کی اور اس میں اتنا زیادہ کیا کہ مذکور نے کہا کہ وہ نو
 قرات میں برابر ہو **باب** استحضاد الفتوح فی جمیع الصلوات اذا نزلت بالمسجد کاذلک والکاذب باللہ
 استنبابہ فی الضحیٰ دایما ویکان استحکام بعد دفع التاثر من الرجوع فی الركعة الاخریٰ وایستحب الخیر
 قدر نمازوں میں بڑھنا مستحب جب مسلمانوں پر کوئی بلا نازل ہو اور پناہ مانگنی ساتھ اس کے اور تحب ہونا
 اسکا صبح کی نماز میں اور اس بات کا بیان کا کہ محل اسکا دوسری رکعت میں سر اٹھانے کے چھپے ہے اور
 اونچی بڑھنا اسکا مستحب ہو **عَنْ** ابی ہریرۃ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 حین یصلح من صلوۃ الفجر من القرائۃ ویکب ویقوم رأسہ سمع اللہ لرحمیدہ ربنا وک
 الخ لثم یقول وهو قائم اللهم ارحم الولید بن الولید وسلمتہ بن هشام وعیاش بن ابی ریعۃ و
 المستضعفین من المؤمنین اللهم اشد دوطانک علی منقر و اجعلنا علیکم کسینی یومعت اللهم
 العز الحیان ورمعلک وکوا ان وعصیہ عصیہ اللہ ورسولہ لثم بلغنا انک ذکرک
 لثم انزل لیس لک من الامیر شیخا او یستوب علیکم او یعلل بجم فابہم ظالمون **ترجمہ**
 ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر کی قرات فارغ ہو جاتی اور
 مبارک رکوع اٹھاتے رہنے دوسری رکعت میں کہتے سمع اللہ سے اخیر تک یعنی سنا اس نے
 جس نے اس کی حمد کی اے رب ہمار تجھی کہ ہے سب تعریف پہ کہتے کھڑی کھڑی یا اللہ نجات د
 ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی رعیہ پر سب مسلمان کفار کے ماتہ مقید تھے

اور نجات دی ضعیف لوگوں کو مسنون ہیں کر لینے جو کہ دالون کے ماتھے میں مہلے پڑے ہیں یا اللہ
 سخت کر اپنے روندن بضر پر اور ڈال دے اور نہ پر قحط مثل نہ مانہ یوسف علیہ السلام کی (لینے جیسے مصر
 میں سات برس قحط ہوا تھا) یا اللہ لعنت کر بحیان اور رغل اور ذکوان اور حسیہ کو خبیثوں کے نافرمانے
 کی اس کی اور اسکے رسول کی اپہریم کو خبیث بیچنے کی اس کے یہ بدو عام قوت کی جب یہ آیتہ اتری لکھیں
 لکھ لینے اگر نبی تم کو اس کام کا کچھ اختیار نہیں اسے چاہے اس کی توبہ قبول کر کے چاہے اس کی عذاب
 کر کے کہ وہ ظالم ہیں **ف** نودی نے کہا اس حدیث سے استحباب قنوت کا دو ثبوت ثابت ہوا اور محل اس کا
 بعد رکوع رکعت اخیر کے معلوم ہوا اور استحباب جھبر کا بھی ثابت ہوا جیسا کہ مذہب ہر شافعی کا اور کثرت
 امام شافعی کا یہی ہے کہ قنوت مسنون ہے نماز صبح میں علیہ السلام باقی رہیں اور ثمانین اس میں تین
 قول میں صحیح اور مشہور ہے کہ جب کوئی بلاے عام نازل ہو جیسے غلبہ اعدائے دین کا یا قحط و وبا تو
 تمام نمازوں میں امام قنوت پڑھے اور نہیں تو نہیں اور دوسرا قول یہ ہے کہ دونوں حال میں قنوت
 پڑھے یعنی وہاں وغیرہ ہو یا نہ ہو **تیسرا** قول یہ ہے کہ کسی حال میں نہ پڑھے مگر صحیح وہی قول لعل
 ہے اور نفع میں اس میں مستحب ہے اور نہ پڑھے پھر قنوت کو ثابت نہ نہیں ہے اور بعضوں نے کہا ہے
 پھر ناہی مستحب کہا ہے اور صدر پر ثابت نہیں ہے کہ کوئی سکروہ کہا ہے اور اذعیات مانورہ میں
 جو دعا بھی چاہے پڑھے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
 قَوْلُهُ **وَاَجْعَلْ لِّكَ خَيْرَ كَسْبٍ يُّوسُفُ وَكَمْرٍ يَدُكَ** مَا بَعْدَ مَا تَرَجَّعَ اِلَى بَرِيْرَةَ ضَعِ
 السَّعْنَةُ نَبِيٌّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رِوَايَتِ بَيَانِ كَسْبِ يُّوسُفَ تَاكِ اَدْرَا سَكَ بَعْدَ كَيْفِ وَكَرَّ نَبِيٍّ
عن ابی سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ **يَعْدُ**
الرَّكْعَتَيْنِ فَمَلُوكَ شَهْرًا اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ يَقُولُ اِنَّ قَوْلَ اللّٰهِ تَرَجَّ
اَلْوَيْلُ مِنَ اَلْوَيْلِ اَللّٰهُمَّ خُذْ سَكْمَةَ بَنِي هَاشِمٍ اَللّٰهُمَّ خُذْ سَكْمَةَ بَنِي رَسِيْقَةِ اَللّٰهُمَّ
خُذْ الْمُسْتَطْعَفَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ رِطَاكَ عَلٰى مَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اَجْعَلْ اَعْمَالَهُ
رَسُوْلِيْنَ كَسْبِي يُّوسُفَ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَ رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ الدُّعَاءَ بَعْدَ نَقْلَتِ اَدَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَ تَرَكْتَ
الدُّعَاءَ لَهْمَ قَالَ فَعَلِ مَا تَرَا هُمْ فَعَلُوا **ترجمہ** ابو سلمہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ نے

تھے اس آیت کو پڑھا ہے اسی قرآن کی طرح پھر منسوخ ہو گئی ان بلوغ سے آخر تک پھر پھر بوجھا
 دو شدت ہماری طرف سے ہماری قوم کو کہ ہم نے اپنے پروردگار سے اور وہ راضی ہوا ہم سے اور ہم راضی
 ہوئے اس کے **ف** بیعتوں ایک زمین کا نام ہے درمیان بنی عامر اور بنی سلیم کے وہ ان ستر قاری
 قرآن کے آئے بھیجے تھے کافروں نے انکو قتل کر دیا قصہ ان کا مفصل کتاب الطرہۃ میں آدیکہ انشاء
 اللہ تعالیٰ **ع** محمد بن قاتل کہتے تھے فی الذلۃ عنہ هل قذت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فی صلوة الضحی قال نعم بعد الزکوع یسیدنا ترجمہ محمد نے کہا میں انس سے
 کہا کہ کیا قنوت پڑھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے نماز میں انہوں نے کہا ہاں بعد رکوع
 کے تہڑی دیر **ع** ابن مالک بن ماری فی الذلۃ عنہ قال قذت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی صلوة الزکوع فی صلوة الضحی یدعو اعلیٰ علی رکعہ کذکوان ویقول عصیت
 عصیت اللہ ورسولہ ترجمہ انس بن مالک نے کہا قنوت پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمینہ
 تک بعد رکوع کے نماز صبح میں بد دعا کرتے تھے اور برعل اور زکوان کے اور فرماتے تھے کہ عصیتے نافری
 کی اور اس کے رسول کی **ع** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قذت
 شہدا بعد الزکوع فی صلوة الضحی یدعو علی بن عصبیۃ ترجمہ انس بن مالک نے کہا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں بعد رکوع کے ایک ہمینہ تک پڑھا بد دعا کرتے تھے آپ نبی عصبیہ کے
 قبیلہ یثرب **ع** عاصم عن انس قال قال اللہ عز وجل فی الثنویت قبل الزکوع فقال قبل الزکوع قال
 قلت فان ناسا یزعمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قذت بعد الزکوع فقال
 انما قذت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہدا یدعو علی اناس قتلوا اناسا
 من اھلبہ یقال لھم القدر ان ترجمہ عاصم نے انس نے پوچھا کہ قنوت رکوع سے پہلے یا بعد
 انہوں نے کہا پہلے میں نے کہا بعض لوگ دعوی کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑھا
 ہے رکوع کے بعد تو انہوں نے کہا قنوت پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہمینہ تک بد دعا کرتے
 تھے آپ ان لوگوں پر جنہوں نے چند اصحاب کو آپ کو قتل کر دیا تھا کہ انہے فارسی کہتے تھے **ع**
 انس یقول ما راایت رسول اللہ وجک علی سیرۃ ما وجد علی السبعین الذین اصابوا
 یوم بزمعونہ کانوا یدعون القدر انما کنت شہدا یدعو علی قتلہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ ان کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی چھوٹے لشکر کے لیے ہتھیار عطا کیے تھے
 نہیں دیکھا جقدران سر صحابیوں کے لیے اسے عطا کیے جو بیرون مین کام آئے کہ انہیں تانیا
 کہتے جو اور آپ ایک ماہ کا برابر کا قتل و بربادی کا کرنے رہے عن انس بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطعن الخدیج بن
 زید بضمهم علی بعض عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قنت شہرا تلین دغلا و ذکوان و عصیہ عصوا اللہ و
 رسولہ عن انس بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ انکا اور کسی بارگاہ جکا عن انس ان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم قنت شہرا تلین دغلا و ذکوان علی احیاء من احیاء العرب کثیر تزکہ ترجمہ
 انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہفتہ تک قنوت پڑھا اور کسی گھر انون پر عرب کی بادشاہ
 کی بہرہ چڑھ دیا عن ابی ہریرہ عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقنت
 فی الصبح و المغرب ترجمہ برائے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب میں قنوت پڑھتے
 تھے عن ابی ہریرہ عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقنت فی الصبح و المغرب
 ترجمہ اسکا اور پہنچا عن حذاف بن ابیہ الخفاری عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا علیکم اللہم العن بنی الحیان و دغلا و ذکوان
 و عصیہ عصوا اللہ و رسولہ غفرا غفر اللہ لہما و اسکر سالما اللہ ترجمہ خفاف نے کہا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نماز میں یا اللہ لعنت کر بنی الحیان اور عل اور ذکوان اور
 عصیہ کو کہ اللہ اور رسول کی نافرمانی کی اور غفر اللہ کی مغفرت کرے اور سالما کو آفتون سے بچا دے۔
 عن الحارث بن خفاف انہ قال قال خفاف بن اہیاء رضی اللہ عنہ و رحمہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیر دغلا و ذکوان فقال غفرا غفر اللہ لہما و اسکر سالما اللہ
 و عصیہ عصیہ اللہ و رسولہ اللہم العن بنی الحیان و دغلا و ذکوان و شتم
 و قہم ساجد انال خفاف فجعلت لعنہ ال کفرہ من اجل ذلک ترجمہ حارث نے
 کہا کہ خفاف نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر سہاٹھا یا اور کہا کہ غفر اللہ کو انہ شتم
 اور اسلم کو بچا دے اور عصیہ نے اللہ اور اسکو رسول کی نافرمانی کی یا اللہ لعنت کر بنی الحیان کو اور عل
 اور ذکوان کو پہر سجدہ میں گئے خفاف نے کہا کہ اسی دعا کے سبب کفار ملعون ہو گئے عن
 خفاف بن اہیاء رضی اللہ عنہ انہ لکن یقول لجعلت لعنہ الکفرہ من اجل ذلک ترجمہ

خفافہ سے وہی روایت مذکور ہے مگر اس میں یہ فقرہ نہیں کہ کفار اسی سے ملعون ہوئے **یَا أَيُّهَا**
الصَّلَوةُ الْفَائِتَةُ وَاسْتَبَابَ تَجْهِيلِ قَضَائِهَا مَنَازِكِ قَضَائِهَا بَيَانِ عَنِ ابْنِ مَرْيَمَ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ خَافَ بِرَسَائِلِهِ أَنْ يَكُنْ إِذَا أَدْرَكَهُ الْكَرَاهِي
 عَزَسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ إِنَّكَ كُنَّا الْكَيْلَ فَصَلِّ بِلَالُ مَا قَدْ رَكَعَ وَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَاصْحَابُهُ فَلَمَّا قَادَرَبَ الْفَجْرَ اسْتَسْنَدَ بِلَالُ إِلَى رَأْسِهِ فَأَوَّاهُ الْفَجْرَ فَغَلَبَتْ بِلَالَهُ
 عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى رَأْسِهِ فَذَكَرَ كَيْفَ يَقِظُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَنَّ بِلَالًا رَكَعًا
 أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى خَرَبَتْهُمُ الْفُجُورُ نَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُنْ رَأْسُهُ اسْتَسْنَدَ
 فَقَفَزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَى بِلَالُ فَقَالَ بِلَالُ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِأُذُنِي
 إِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِنَفْسِكَ فَقَالَ اتَّخَذُوا فَا تَدَاوَدُوا فَادَا وَاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَأْتِيَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِحُجْرَةِ النَّبِيِّ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ مَنْ
 لَتَنِي الصَّلَاةَ فَلْيَصْلِحْهَا إِذَا ذَكَرَهَا كَانَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ أَوْجِرَ الصَّلَاةَ لِي كَيْفَ قَالَ لَتَنِي
 وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ شَيْخًا بَقِيًّا حَالًا لِلَّذِي كُنِيَ مَرَحْمَةً أَبُو بَكْرٍ نَعَى كَمَا رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيبُ
 نَعْوَةٍ شَبِيرٍ بِحُلَّةٍ أَيْكَ اتَّكَرَّهَا شَيْءٌ كَمَا جَبَّ أَبُؤُهَا كُنِيَ أَخْرَجَ مِنْ الرُّبْعِ أَوْ بِلَالُ كَمَا كُنِيَ
 ہمارا پیرا دلچ کی رات تو بلال نماز پڑھتے رہے جنہو نے اپنی تقدیر میں نبی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو گویا اور آپ کے اصحاب بھی پھر صبح قریب ہوئی بلال نے اپنی اذنی پر کبیرہ لگا یا مشرق کی
 طرف منہ کر کے اور انکی آنکھ لگ گئی پھر بجا گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بلال انکوئی اور شخص
 آپ کے اصحاب پہناتے کہ اوپر دوپٹے پڑی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے اوپر
 اور فرمایا اے بلال تو بلال نے عرض کی کہ میری جان کو بہی ادھی نے پکڑ لیا جس نے آپ کی جان کو پکڑ لیا
 مانا پڑا ہوں آپ پر اسے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا اوشون کو مانگو پھر مانگا تو پڑی دورا اوشون کو
 پھر وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا بلال کو اور کبیرہ کبیرہ نماز کی اور صبح کی نماز
 ادا کی پھر جب نماز پڑھ چکے فرمایا جو پہل جاوے نماز کو پڑھ لیوے جب یاد آوے اس لیوے کہ اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہے قائم کرد نماز میری یاد کے لیے یونس نے کہا کہ ابن شہاب اس آیت کو پڑھتے آ رہے
الصَّلَاةُ لِلَّذِي نَسِيَ قَائِمٌ كَمَا نَزَلَ كَمَا يَدُودُ نَسِيَ كَسِيْلَهُ عَنِ ابْنِ مَرْيَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَسِيَ

ابن
نَسِيَ

تاک

قَالَ جَمَلٌ بَعْضُكَ يَهْمِسُ إِلَى بَعْضٍ مَا كُنَّا لَهُ مَا مَسَعَا بَعْضُهُمْ فِي صَلَاتِهِمْ ثُمَّ قَالَ أَمَا لَكُمْ فِي
 أَسْوَءِ شَيْءٍ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ لَقَرٌ لِيُطَايَبَا التَّغْرِيطُ عِلَالٌ مِنَ التَّغْرِيطِ الصَّلَاةُ حَتَّى يَخْتَلِفَ وَرَدُ
 الصَّلَاةِ الْأَخْصَرُ لَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَلْيَصَلُّوا حِينَ يَنْتَسِبُ لَهَا فَإِذَا كَانَ الْخَدُّ فَلْيَصَلُّوا حِينَ
 وَفَتْحًا ثُمَّ قَالَ مَا تَرَوْنَ النَّاسَ ضَعُفُوا قَالُوا أَصَابَهُمُ النَّاسُ فَقَدْ وَابْتِغَى حَرْفًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ كُمْ لَمْ يَكُنْ يَخْلُفُكُمْ حَرْفًا قَالَ النَّاسُ
 إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَكْبَدِيكُمْ فَإِنْ يُطِيعُوا أَبَا بَكْرٍ وَعَمْرُوهُمَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 يَرْضَاهُمْ وَإِذَا نَابَتْهُمَا إِلَى النَّاسِ حِينَ امْتَدَّ اللَّهُ أَرْوَاحَهُمْ كَلَّهْمُ هُمْ يَقُولُونَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ هَلْ كُنَّا عَطِشْنَا قَالَ لَا هَذَا عَلَيْكُمْ كَرِهْتُمْ قَالَ أَطْلُقُوا إِلَى عُمَرُو قَالُوا دَعَا إِلَيْنَا
 فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ دَاخِلُ قَتَادَةَ يَسْتَفِهُمُ كَلَّمَ يَحُدُّ أَنْ دَأَى النَّاسُ
 مَا زِلْنَا لِيُضَادَّةً نَكَاؤُهَا عَلَيْهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسِنُوا الْمَلَأَ كُلُّكُمْ
 سَيَرْدِي نَالَ فَعَمُوا الْجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ دَاخِلُ قَتَادَةَ يَسْتَفِهُمُ كَلَّمَ
 بَقِيَ غَيْرِي وَعَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا أَصَابَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا أَشْرَبُ فَقُلْتُ لَا أَشْرَبُ حَتَّى تَشْرَبَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ سَائِقِي الْقَوْمِ
 أَخْرَجَهُمْ قَالُوا تَشْرَبُ وَتَشْرَبُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا نَاقَى النَّاسُ الْمَاءُ
 جَائِسِينَ رَدَّ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَابٍ إِنَّ لَكَ حَدِيثًا هَذَا الْحَدِيثُ فِي مَسْجِدِ الْبَلْعِ
 إِذْ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حَصْبٍ انْظُرْ إِلَيْهَا الْفَتَى عُمَرُ بْنُ الْكَافِي أَحَدُ الرُّكْبِ تِلْكَ الْكَلِمَةُ
 قَالَ فَلَمْ تَكُنْتَ كَأَنْتَ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ قَالَ وَمَنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَكْثَارِ قَالِ حَدَّثْتُكَ كَأَنْتَ
 أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ كَرِهْتُمْ قَالَ فَخَذْتُ الْقَوْمَ فَقَالَ عِمْرَانُ لَقَدْ شَهِدْتُ تِلْكَ الْكَلِمَةَ وَمَا
 شَعَرْتُ أَنَّ أَحَدًا اخْفَظَهَا كَمَا خَفِظْتُمَا ثُمَّ جَمَعَهُمُ ابْنُ قَتَادَةَ لَهَا خُطْبَةً بِرَأْسِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْخُذْ بِمَا تَمَّ جَدُّكَ لَمْ يَزِدْ لَكَ بَعْدَ ذَلِكَ رَأْسَهُ سَارَى رَأْسَهُ أَوْ بِرَأْسِهِمْ بَانِي بِرَأْسِهِمْ
 نَعَى جَاءَهُمْ كُلُّ مَجْهَدٍ كَوْنُكَ اسْطَرَحَ كَوْنُكَ كَوْنُكَ كَوْنُكَ كَوْنُكَ كَوْنُكَ كَوْنُكَ كَوْنُكَ كَوْنُكَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعْنُ جَاءَهُمْ بِمَا تَمَّ كَوْنُكَ كَوْنُكَ كَوْنُكَ كَوْنُكَ كَوْنُكَ كَوْنُكَ كَوْنُكَ كَوْنُكَ
 لَمْ يَأْخُذْ بِمَا تَمَّ كَوْنُكَ كَوْنُكَ كَوْنُكَ كَوْنُكَ كَوْنُكَ كَوْنُكَ كَوْنُكَ كَوْنُكَ كَوْنُكَ كَوْنُكَ

الشيخ

لَا حَادِثَ النَّاسِ

فَقُلْتُ

نہ ٹپین) بغیر اسکے کہ میں آپ کو جنگاؤں پہناتک کہ آپ پہر سب سے پہلے بیٹھا کہ جب
 بہت رات گذر گئی پہر آپ جہک اور میں نے پھر نیک دیا بغیر اس کے کہ آپ کو جنگاؤں پہناتک کہ پہر آپ
 سید ہو کر بیٹھ گئے پہر چلے پہناتک کہ آخر وقت سحر ہوا پہر ایک بار بہت جہک کہ اگلے دو بار سہی
 زیادہ کہ قریب تھا کہ ٹپین پہر تین آیا اور آپ کا کہنا بن گیا پہر آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا کہ یہ کون ہے
 میں نے عرض کی ابو قتادہ آپ نے فرمایا کہ تم کسی سیر کے ساتھ اس طرح چل رہے ہو میں نے عرض کی کہ
 میں رات ہی آپ کے ساتھ اس طرح چل رہا ہوں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے جیسے
 تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی پہر آپ نے فرمایا کہ تم دیکھتے ہو دم کو کہ ہم چپے ہوئے ہیں لوگوں کی
 نظروں سے پہر آپ نے فرمایا کہ تم دیکھتے ہو کسی کو میں نے کہا یہ ایک سوار ہے پہر کہا یہ ایک اور سوار
 ہے پہناتک کہ ہم سات سوار جمع ہو گئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راہ سے ایک طرف الٹے ہو
 اور اپنا سر زمین پر رکھا یعنی سونیکہ اور فرمایا خیال رکھنا تم لوگ ہماری ناکا کا رہنے نماز کی وقت جنگا
 دینا) پہر پہلے جو جا گئے وہ رسول اللہ ہی تھے اور آفتاب آپ کی چٹھیہ پر لگیا پہر ہم لوگ گھبرا کر اٹھیں اور
 آپ نے فرمایا سوار ہو پھر چلے پہناتک کہ جب دھوپ چڑھ گئی اور آپ اتڑی اپنا وضو کا لوٹا منگوایا کہ
 میرے پاس تھا اور اس میں تھوڑا سا پانی نہا پہر آپ نے اس سے وضو کیا (جو اور وضوؤں سے کم تھا
 یعنی بہت قلیل پانی سے بہت جلد) اور اس میں حضورؐ اس پانی باقی رہ گیا پہر ابی قتادہ سے فرمایا کہ
 ہمارے لوٹے کو رکھ چھوڑو کہ اس کے ایک کیفیت عجیب ہوگی پہر اذان کہی بلال نے نماز کی اور عنان
 ٹپہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پہر فرض نماز صبح کی ادا کی اور ویسی ہی ادا کی جیسے ہر
 روز ادا کرتے ہیں اور آپ بھی سوار ہو کر ہم ہی آپ کے ساتھ پہر ایک ہم میں سے چپے چپے کہتا تھا
 کہ آج ہماری اس قصور کا کیا انما رہو گا جو ہم نے نماز میں قصور کیا تب آپ نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں کا پیشوا
 میں نہیں ہوں پہر فرمایا کہ سونے میں کیا قصور ہے قصور تو یہ ہے کہ ایک آدمی نماز نہ پڑھے یہاں تک
 کہ دوسرا وقت نماز کا آجاءو (یعنی جانے میں قصا کر دے) پہر جو ایسا کرے (یعنی نماز اس کی قصا
 ہو جاو) تو لازم ہے کہ جب ہشیار ہو ادا کرے پہر جب دوسرا دن آوے تو اپنے اوقات متعینہ پر نماز ادا کرے
 (یعنی یہ نہیں کہ ایک بار قصا ہو جانے سے نماز کا وقت ہی بدل جاوے) پہر فرمایا کہ تم کیا خیال کرتے ہو کہ
 لوگوں نے کیا کیا ہو گا پہر فرمایا کہ لوگوں نے جب صبح کی تو اپنے نبی کو نہ پایا تب ابو بکرؓ اور عمرؓ نے کہا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری پیچھے ہو گئے آپ ایسے نہیں کہ تین بیچے چوڑے جاوین اور لوگوں نے کہا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے ہیں یہ وہ لوگ اگر ابو بکر اور عمر کی بات مانتے تو سید ہی ہوتے یہ
 خبر آپؐ کے طبع پر دیدی (راوی نے کہا کہ پہر ہم لوگوں تک پہنچ رہا تھا کہ دن چڑھ گیا اور چرخ
 گرم ہو گئی اور لوگ کہنے لگے اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو مر گئے اور بیا سے ہو گئے آپؐ فرمایا نہیں تم نہیں
 مرے پہر فرمایا کہ ہمارا چوڑا پیالہ لاؤ اور وہ لوٹا منگوا یا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی ڈالنے لگے
 اور ابو تمادہ لوگوں کو پلانے لگے پہر جب ہی لوگوں نے دیکھا کہ پانی ایک لوٹا ہی پہر تو لوگ گری بہر
 (یعنی ہر شخص نے لگا کہ پانی نہ ہوتا ہے کہ میں میں محروم نہ جاؤں) تب اپنے فرمایا اچھی طرح آہستگی
 سے چلتے رہو تم سب میرے ہواؤ گے غرض پہر لوگ اطمینان سے لینے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم پانی ڈالتے تھے اور میں پلا آتا تھا یہاں تک کہ کوئی نہ باقی رہا میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے سوا کہ لوگ آدھے کہ پہر ڈالا اور فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیو میں نے عرض کی کہ کیا
 نہ پیوں گا جب تک آپؐ نہ پین اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپؐ فرمایا قوم کا پلانے والا سب کے آخر میں پیتا
 ہے پہر میں نے پیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا کہ راوی نے کہ پھر پونچھ لوگ پانی پر خوش خوش
 اور آسودہ کہ راوی نے کہ کہا عبد اللہ بن ربیع نے کہ میں لوگوں سے یہی حدیث روایت کرتا تھا جا
 مسجد میں کہ عمران بن حصین نے کہا کہ غور کرو اے جوان بڑھو کہ تم کیا کہتے ہو اسلئے کہ میں ہی اس بات
 کا ایک سوا رہتا تو میں نے کہا تم خوب واقف ہو گے اس بات سے انہوں نے کہا کہ تم کس قوم سے ہو
 میں نے کہا میں انصار میں سے ہوں انہوں نے کہا تو تم خوب جانتے ہو اپنی حدیثوں کہ پہر میں نے یاد
 کی پوری روایت لوگوں کو تب عمران نے کہا میں ہی اس بات حاضر تھا مگر میں نہیں جانتا کہ جیسا
 تھے یاد رکھا ایسا اور کسی نے یاد رکھا ہوا تو انہوں نے کہا اس حدیث میں کئی عجیبے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہوئے ایک تو خبر دیا آپؐ کا کہ اس کو نے عجیب کیفیت
 ظاہر ہو گی اور دیا ہی ہوا کہ سیکڑن آدمی اس سے سیراب ہو ہو سمری تہوڑی بانی کا
 بہت ہو جانا تیسری آپؐ کا یہ فرمایا کہ سب سیراب اور آسودہ ہواؤ گے اور دیا ہی ہوا چوتھی
 آپؐ کا یہ خبر دیا کہ ابو بکر و عمر نے یوں کہا اور اور لوگوں نے یہ کہا اور دیا ہی کہا تھا چوتھی آپؐ
 خبر دی کہ کج کی بات راستا بہر جلو گے اور صبح کو پانی پر پونچھ گئے اور دیا ہی ہوا چوتھی

ابن حنین رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ نَادِيًا
 لَيْلَتَنَا حَقٌّ إِذَا كَانَ فِي رُجْبِهِ الطُّيْرُ عَرَسْنَا فَنَلَيْتُنَا لَيْلَتَنَا حَقٌّ بَزَعَتْ الشَّمْسُ فَكَانَ آتِلَ
 مِنْ أَسْتَقِظَ مِنَّا أَبُو بَكْرٍ كَيْتَا لَا نُؤْظِرُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَاسِبِهِ إِذَا
 نَامَ حَتَّى يَسْتَقِظَ ثُمَّ اسْتَقِظَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَامَ عِنْدَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لِيَجْعَلَ بَيْنَهُمَا رُكُوعَ صَوْتٍ حَقٌّ اسْتَقِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ
 رَأْسَهُ رَأَى الشَّمْسَ قَدْ بَزَعَتْ فَقَالَ ارْجِعُوا فَاسَارِبُوا حَقٌّ إِذَا ابْضَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ فَكُنَّا
 بِنَا الْغَدَاةَ فَأَعَزَّلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يَصِلْ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَمَا بَدَأْتَ جَنَابَهُ فَأَمَرَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسِيكَ بِالطَّرْعِ فَصَلَّى ثُمَّ تَحَلَّيْنِي فِي رُكْبَتَيْنِ يَدَايَ تَطْلُبُ
 الْمَاءَ وَقَدْ عَطِشْنَا شَدِيدًا يَدَايَ تَطْلُبُ الْمَاءَ فَتَبَايَعْنَا بَيْنَ يَدَيْهِمَا أَلَمْ تَرَ مَا رَأَيْتُمْ سَادَ لِي رَجُلِيهَا
 بَيْنَ مَرَاتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ أَيُّهَا تَرَى هَاتِي لَهَا مَاءَ كَلَمْ تَكُنْ قَدْ كُنْتُمْ بَيْنَ
 أَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ مَسِيرُهُ يَوْمٌ وَكَيْتَا قُلْنَا انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا مَعَهُ حَتَّى أَتَى أَمْرَهُمَا شَيْئًا
 حَتَّى انْطَلَقْنَا بِهَا فَأَسْتَقْبَلْنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ مِثْلَ
 الَّذِي أَخْبَرْنَا وَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا مَوْفِقَةٌ لَهَا صَبِيحَانِ أَيَّامٌ قَامَتْ بِرَأْسِهَا نَاجِيَتْ لَهَا
 فِي الْغَدَاةِ بَيْنَ الْعُلَايَةِ بَيْنَ نُسْمٍ بَعَثَ بِرَأْسِهَا فَشَرِبَتْ بِهَا وَخَرَجَ أَرْبَعُونَ لَجَارَ عَطِشًا حَتَّى
 رَزَقَ بِهَا مَلَأَ كُلُّ قُرْبَةٍ مَعْنَا وَإِدْرَةٍ وَفَعَلْنَا صَاحِبًا عَمِيرًا أَتَا لَمْ يَسْرِ بَيْنَ يَدَيْ
 هِيَ تَبْكَ دَسْخِرُجٍ مِنَ الْمَاءِ يَغْلِي الْمَرَاتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَاتُوا مَا كَانَ عِنْدَكُمْ فَجَمَعْنَا لَهُ
 مِنْ كَسَرٍ وَنَمِيٍّ وَصَرَّ لَهَا حُرَّةٌ فَقَالَ لَهَا أَذْهَبِي فَاطْعِمِي هَذَا عِيَالَكَ وَأَعْلَمِي أَنَّ
 لَمْ تَزِدْهُنَّ مِمَّا لَدَيْ شَيْئًا فَلَمَّا أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ لَقَدْ لَقِيتُ أَسْعَدَ الْبَشَرِ وَأَوَّاهُ لَكِي
 كَمَا دَعَمَ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ دَيْتَ وَدَيْتَ فَوَدَى اللَّهُ ذَلِكَ الْخَرْمَ بِرَأْسِكَ الْإِلَى قَدْ سَأَلْتُكَ
 دَأَسَكُوا تَرْجَمَهُ إِنْ بَنَ حَصِينٌ لَهَا كَمَا مِينَ نَبِيَّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتُهُ تَهَا كَسَى سَفَرِينَ سَوَايَكِ
 رَاتٍ شَبَّ كَرَجَلَةٍ بِهَا تَسَا كَحَسْبَ أَخْرَجَتْهُ مِنْ بِلَادِهَا أَوْتَرَى أَوْتَرَى أَلَمْ تَكُنْ لَهَا كَسَى بِهَا تَسَا كَدُوسًا

إِذَا

عَطِشًا

ذَلِكَ

نکل آئی سرسبک پہلے ابو بکر جاگے اور ہماری نادوت تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند سر نہیں جگاتے تھے
 کہ شاید وحی نہ اوترنی جو حاجت تک کہ آپ خود نہ جاگیں پھر حضرت عمر جاگے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 کہہ رہے ہو کہ اللہ اکبر بلند آواز سے کہہ کر لگے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے پھر حبيب آپ نے
 سر اٹھایا اور سوچ کر دیکھا کہ نخل آیا تب فرمایا کہ چلو اور ہماری ساتھ آپ بھی چلے یہاں تک کہ جب وہ سوپ
 صاف ہو گئی نماز پڑھی ہماری ساتھ صبح کی اور ایک شخص چاغت ہوا لگا رہا کہ اس نے ہمارے ساتھ
 نماز نہیں پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اسے فرمایا کہ تم کیوں ہمارے ساتھ نماز کے ادا کرنے
 سے باز رہے اس نے عرض کی کہ اے نبی اللہ کے مجھے جنابت ہو گئی ہے سو حکم دیا اور سکونبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے کہ اس نے تیمم کیا خاک پر اور نماز پڑھی پھر مجھے آگے دوڑایا آپ چند سواریوں کے ساتھ کہ ہم
 بانی و مہمڈین اور ہم بہت پیاسہ ہو گئے تھے پھر ہم چلے جاتے تھے کہ ایک عورت کو دیکھا کہ اپنے دونوں
 پیٹھ لٹکائے دو دیکھا لون پر مٹی چلی جاتی ہو (یعنی اونٹ پر) تو ہم نے اس سے کہا کہ بانی و مہمڈین
 بہت دور ہے بہت دور ہے تم کو بانی نہیں مل سکتا ہم نے کہا کہ تیرے گھر والوں سے بانی کتنی دور ہے
 اس نے کہا ایک رات دن کا راستہ ہے پھر ہم نے کہا چل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس نے
 کہا رسول اللہ کیا ہیں عرض ہم اسے مجبور کر کے لے گئے آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپا
 نے اسکا حال پوچھا سو میں نے انکو خبر دی اور اس کے حال سے جیسے اس نے خبر دی تھی اور کہا میں نے کہ وہ
 یتیموں والی ہے اور اسکو کوئی بچے بن باپ کو میں عرض آپ فرمایا کہ اونٹ اسکا ٹھہرایا جاوے سو
 وہ ٹھہرایا گیا اور آپ اس کے کھانوں کے اور پکے وٹانون میں لٹی کی اور اونٹ کو بچہ کھڑا کر دیا پھر ہم سب
 بانی پیا اور ہم سب جا لیں آدمی تھے بہت پیاسے یہاں تک کہ ہم سب آسودہ ہو گئے اور اپنے ساتھ
 کی سب مشکین بہر لہین اور چہاگلین اور جس مشیق کو جنابت تھی انکو بھی انہوایا گیا کہ کسی اونٹ کو بانی
 نہیں پلایا اور اسکی کہہ لیں دیسی ہی بانی سے پہٹی بڑی تمہیں پھر فرمایا جسکے پاس تم میں سے کچھ مولاد
 سو جمع کیا ہم بہت سوئے ٹرون اور کچھ ورون کو اور ایک پوٹلی اور کسی اپنے باندھی اور فرمایا اور شکار
 سخت کر کہ بیلجا اور اپنے بچوں کو کہلا اور جان لے کہ ہم کو تیرا بانی کچھ نہیں آگیا یا پھر حبيب وہ اپنے گھر
 پہنچ کر کہہ لگی کہ آج میں اس کے بچاؤ کر آدمی سے ملی یا بیشک وہ نبی ہے جیسا دعویٰ کرتا ہے
 اور آپ کا سارا معجزہ بیان کیا کہ ہم ہمہ گدرا سوا اللہ تعالیٰ نے اسے اس کا خون بہر کو اس عورت

روانہین اور انہوں نے اس قول کا جواب یہ دیا ہے کہ ایک کثرت سمراد وہ رکعت ہو جو امام کے ساتھ
 اور ہوتی ہے اور وہ اس کا کثرت لیجائی پر جیسا روایات صحیحہ میں مذکور خوف کا انداز رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے مروی ہے اور اس تاویل سے تطبیق ہو جاتی ہے اور حدیثوں میں اور اس قول میں سکون
 ابن عباس قال ان الله تعالى فرض الصلوة على لسان نبيكم محمد صلى الله عليه وسلم
 على السائرين كعتين وعلى المقيم اربعاً وفي الخوف ركعتين ترجمہ دی ہے جو اور پر مذکور
 سکون موسیٰ بن سنان نے کہا کہ اہل بیت نے کہا کہ ابن عباس سے کہتے تھے ادا کثرت ہم سے
 ادا لہ اصل مع اہل امام فقال ركعتين سنة ابراهيم صلى الله عليه وسلم ترجمہ
 موسیٰ بن سلمہ سے مروی ہے کہ میں نے پوچھا ابن عباس سے کہ جب میں کہ میں ہوں (یعنی سفر میں)
 اور امام کے ساتھ نماز نہ پڑھتا ہوں نے فرمایا کہ دو رکعت ادا کرنے سنت ہو ابو القاسم صلی اللہ علیہ
 وسلم کی ابو القاسم کہتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر قنادی بعد ازاں غزوہ ترجمہ دی ہے جو اور پر مذکور
 قال صحبنا ابن عباس في طريق مكة قال فضلى لنا الطهر ركعتين ثم اقبل واخذنا معه حتى جاء
 رحله فجلسنا معه فحانت منه التفاته فحوحيت صلى فداى ناساً قداما فقال
 ما يصح هؤلاء فقال لا يسبحون قالوا كنت مسبحاً انتم جملوني يا ابن ابي ابي عبيد
 رسول الله صلى الله عليه وسلم في الشرف فلم يزد على ركعتين حتى قبضه الله تعالى
 وحبيت ابا بكر فلم يزد على ركعتين حتى قبضه الله تعالى وحبيت عمر فلم
 يزد على ركعتين حتى قبضه الله ثم صحبت عثمان فلم يزد على ركعتين حتى قبضه الله
 وقال قال الله تعالى فانكم في رسول الله اسوة حسنة ترجمہ حفص نے کہا کہ میں عبد اللہ ابن عمر کے
 ساتھ تھا کہ کی راہ میں تو انہوں نے یہاں نماز کی دو رکعت پڑھ لی پھر آئے اور ہم بھی ان کے ساتھ
 گئے یہاں تک کہ اپنے اترنے کی پہونجی اور بیٹھ گئے اور ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے تو انکی نگاہ
 اطراف پڑی جہاں نماز پڑھی تھی تو کچھ لوگوں کو کھڑے دیکھا پوچھا یہ کیا کرتے ہیں میں نے کہا سنت
 پڑھنے میں انہوں نے کہا جیسے سنت پڑھنا ہوتی تو میں نماز ہی نہ پڑھی پڑھتا رہتا (یعنی فرض
 پوری کرتا) پھر کہا اے میرے بہنوئی میں صحبت میں رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفیر
 تو انہوں نے دو رکعت سے زیادہ نہ پڑھیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وفات دی اور ابو بکر

ابن عباس

ترجمہ میرے کہا میں نے جیل میں سطر ساتھ ایک گائون کو لیا کہ وہ ستر یا اٹھارہ میل تھا تو انہوں نے دو رکعت پڑھیں اور
 کہا کہ میں نے حضرت عمر کو دیکھا کہ انہوں نے دو رکعت پڑھی اور میرا ٹوکا تو انہوں نے کہا میں یہی کرتا ہوں
 جیسا دیکھا ہوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے **عَنْ** شُعْبَةَ بْنِ الْأَسَدِ قَالَ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَكَهْ
 نَسِيمِ بْنِ حَبِيلٍ قَالَ إِنَّهُ أَرَىٰ أَصْحَابَ قَالَ لَعَادُومِينَ مِنْ جَوْشَعِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُمْ كَانُوا يَتَوَضَّعُونَ عَشْرَةَ رُكُوعًا رَحِمَهُمُ اللَّهُ
 ہذا دوسری روایت کی اور کہا کہ روایت ابن سبطاس اور نام نہیں بیان کر چیل کا اور کہا کہ وہ گھر ایک میں ہیں اور اس
 دو میں کہتے ہیں اور وہ جھس اٹھارہ میل ہے زمر او یہ کہ وہ ان فقیر کیا **عَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ رُكُوعًا كَثِيرًا رُكُوعًا كَثِيرًا حَتَّى رَجَعْتُكُمْ أَقَامَ بِمَكَّةَ
 عَشْرًا رَحِمَهُمُ اللَّهُ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکل مدینہ سے کہہ کہ اور آپ دو رکعت پڑھیں پھر ہاتھ لگا کر
 میں کہا کہ میں کہتے ہیں کہ اس کے بعد اس **عَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ
 ابْنِ جُرَيْجٍ جَبِي سَاتُونَ كُودُونَ ہوا اور انہوں نے کوئی کو روانہ ہوا اور نوین کو عرفات پہنچے اور دسویں پہر مہینے میں
 آکر اور گیا یہ وہیں بارہویں کو وہ ان ہوا اور تیرہویں کو کہہ کہ گھر اور چوہویں کو مدینہ روانہ ہو کر غرض کہ اس کو گرا کر
 میں بس اس وقت قیام تھا اور خاص کہ میں تیرہویں دن اسے ثابت ہوا کہ جب چاروں کو کم سا فرما کہیں قیام کرے تو قصر
 ہی پڑتا چار میل کی حبشہ اور داخل ہو کر دن گھنٹہ مدت اقامت کہ تیرہویں دن ہوتی ہے اور یہی مذہب جو امام شافعی
 اور جہاد کا **عَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ
 خَرَجْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْحَجِّ سَمِعْتُ دُكْنَ بْنَ مَكَّةَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ ابْنِ مَكَّةَ لَمْ يَكُنْ يَكُونُ مَدِينَةَ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهَا
عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ
 سَلَّمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَوةً مَعَهُ عَشْرِينَ رُكُوعًا وَأَنَّهُ كَانَ
 عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمُ رُكُوعَيْنِ صَلَوةً مَعَهُ عَشْرِينَ رُكُوعًا ثُمَّ أَتَاهَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 سے راوی میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سافر کی پڑھی تیرہویں دن دو رکعت اور ایک اور عثمان
 سب دو رکعتیں اور عثمان لڑائی ابتدائی خلافت میں وہی رکعتیں پڑھیں پھر وہی پڑھ کر چار رکعت **عَنْ**
 الرَّهْدِيِّ بْنِ أَبِي الْإِسْدَادِ قَالَ سَمِعْتُ دُكْنَ بْنَ مَكَّةَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ ابْنِ مَكَّةَ لَمْ يَكُنْ يَكُونُ مَدِينَةَ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهَا
 کا ذکر نہیں **عَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ
 صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَدِينَةِ دُكْنَ بْنَ مَكَّةَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ ابْنِ مَكَّةَ لَمْ يَكُنْ يَكُونُ مَدِينَةَ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهَا

ابن جریج

ابن جریج

ابوبکر بعد از آن کہ عثمان صدرا سرخ لافہ شمر ان عثمان صلی بعد
 از بعا کان ابن عمر رضی اللہ عنہما اذا صلی مع الامام صلی الربا اذا اصدھا حد
 صلی رکعتین ترجمہ نافع نے عبد بن عمر سے روایت کی کہ انہوں نے کہا نماز پڑھی رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے منی میں دو رکعتیں اور ابوبکر نے آپ کے بعد اور عثمان نے اپنی ابتدا میں خلافت میں پھر عثمان
 چار رکعت پڑھنے لگے تو ابن عمر جب امام کے ساتھ بیٹھے تو چار پڑھتے اور جب ایک ٹہرتے تو دو رکعت پڑھتے
 حکم عبد اللہ بن ابی اسحاق ترجمہ ہی پر اگر خدا بخیر فاک مکی الربی صلی اللہ علیہ وسلم ہم ہی صلواتہ السائر
 ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم ثم ان یسینین او قال سیرینین قال حصص
 فان کان ابن عمر رضی اللہ عنہما یصلی بعد رکعتین شمر یا فی فیراشہ نقلت اکی صحیح
 لو صلیت بعدھا رکعتین فاک لو فعلت لاکتممت الصلوۃ ترجمہ عبد بن عمر کہا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منی میں نماز فرمائی پڑھی اور ابوبکر اور عمر اور عثمان نے بھی اٹھ برس تک یا کہا
 کہ چھ برس تک حصص نے کہا کہ ابن عمر نے منی میں دو رکعتیں پڑھتے اور اپنے بھوٹے پر اتھارتے
 تو میں نے کہا اگر میرے چچا کا شکر کے آپ کے بعد فرض کے دو رکعت اور پڑھتے رہتے سنت کی انہوں نے
 فرمایا اگر مجھ یا اس کا ہوتا تو میں اپنے فرض ہی پر نہ کرتا **حکین** شعبۂ بطلان اسناد و کتب
 فی الحدیث یعنی ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ شبہ نے اسی اسناد روایت کی انہوں نے منی
 کا لفظ نہیں کہا لیکن یہ کہا کہ نماز پڑھی سفر میں **عبد الرحمن بن یزید** یقول صلی اللہ علیہ وسلم
 رضی اللہ عنہ یعنی اربع رکعات فقیل ذلک لعبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فاسرج
 ثم قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی رکعتین وصلیت مع ابی بکر الصدیق
 رضی اللہ عنہ یعنی رکعتین وصلیت مع عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یعنی رکعتین
 فکلت خطی من اربع رکعات رکعتان متقلتان ترجمہ عبد الرحمن نے کہا نماز پڑھی ہمارے
 ساتھ عثمان نے منی میں چار رکعت اور کسی نے اسکا ذکر عبد اللہ بن مسعود سے کیا تو انہوں نے کہا انا لعدوانا
 الیراجون پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ منی میں دو رکعت پڑھی اور ابوبکر کے ساتھ دو رکعت
 منی میں اور پڑھی منی میں عمر بن خطاب کے ساتھ منی میں دو رکعت تو میں آرزو کرتا ہوں کہ چار سو دو
 رکعتیں مقبول پڑھی ہوں منی میں بہتر تھا **ف** لاوی نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود کو یہ مخالفت حضرت

عثمان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بری معلوم ہوئی یا باوجود اس کے عبد اللہ بن مسعود کے نزدیک بری
 ٹہرنا روا ہے مگر مخالفت آنحضرت کی اور ابو بکر و عمر کی انکو پسند نہیں آئی مگر حجیم اس حدیث سے معلوم
 ہوا کہ صحابہ کرام خلفاء راشدین کے فعل کو سنت نہیں سمجھتے تھے ورنہ خلفاء کے فعل پر معترض نہ ہوتے
 حالانکہ بکثرت صحابہ سے ایسا مورذہ مذکور ہیں اور یہی امر صحیح ہے پہلو کہ سنون ہونا افعال کا یہ خاصہ ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور وہ جو حدیث میں مذکور ہے علیکم بسنتی و سنتہ الخلفاء الراشدین یہاں سنت
 خلفاء سے وہی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ہے کہ بطرح خلفاء اوس کے پابند رہیں اور یہی
 اسی طرح تم ہی پابند رہو نہ یہ کہ اولیٰ کا فعل آپ پر سنت ہو جاوے ورنہ صحابہ کا انکار ایسے امور پر جو خلفاء
 راشدین کو پہنچے ہیں کہ سنتی کہتے تھے انکو بھی ایسا نہ تھا کہ ترجمہ دی جو بدکردار حسن بخاری نے بنی قریظہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ قال صلیک منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی امی کلکان الناس واکتفا
 رکعتین ترجمہ حارثہ بن اوس کے کہا ہے یہی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منی میں دو
 رکعتیں حالانکہ لوگ اطمینان کرتے تھے اور کثرت سے دینے کو خوف نہ تھا **عَنْ حَارِثِ بْنِ دَهَبٍ**
الْحَدَّثَنِی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحِجَہِیْ قُلُومًا
اَكْتَرَ مَا کَانَ قُلُومًا صَلَّیْتُ رُكْعَتَیْنِ فِی حِجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ مُسْلِمٌ حَارِثُ بْنُ دَهَبٍ
الْحَدَّثَنِی **هُوَ أَخُو عُبَیْدِ اللہِ بْنِ عَمْرٍاءَ بْنِ الْخَطَّابِ** **فِی اللُّحَابِ** **فِی اللُّحَابِ** **فِی اللُّحَابِ** **فِی اللُّحَابِ**
 نے کہا ہے یہی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے منی میں دو رکعت اور لوگ آپ کے ساتھ بہت
 پہر آپ حجۃ الوداع میں وہی رکعتیں پڑھی سلم نے کہا کہ حارثہ بن اوس خراعی یہاں امین عبید اللہ
 عمر بن خطاب کے اور عبید اللہ اور حارثہ کی مان ایک ہیں **باب الصَّلَاةِ فِی الرَّجَالِ فِی الْمَطْرِ**
مِیْنِہِ مِیْنِ گہرون مین نماز پڑھنے کا بیان **عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اَذَّنَ**
بِالصَّلَاةِ فِی لَیْلَةِ ذَاتِ بَرْدٍ کَرِیْمٍ فَقَالَ اَکْصَلُوا فِی الرَّجَالِ حَتَّى تَمُوتَ اَلْاَنَ کَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی
اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا مَعْ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا کَانَ لَیْلَہُ الْبَارِدَةِ ذَاتَ مَطَرٍ یَقُولُ اَکْصَلُوا فِی
الرِّجَالِ ترجمہ نافع نے کہا کہ ابن عمر نے اذان دی غار کی ایک رات تین کہ سر وی اور آندہ ہی
 کی رات نہی تو کہا کہ نماز پڑھ لو اپنے اپنے گہرون میں پہر کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 حکم دیا کرتے تھے مؤمنین کو کہ جب رات سردی آئی اور یہ پہلے کی ہو تو بعد اذان کے کہہ دیا کرو

فہ سنت نبوی فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر اللہ سے کا

بکار کرنا جو کہ درین بین نماز پڑھوے اس بات سے معلوم ہوا کہ عذر کے سبب ترک جماعت روا ہے اور جب عذر نہ ہو تو ترک اسکا جائز نہیں **عن** ابرہہ عن عائشہ کاذی بالصلوۃ فی الشک ذات کبر فی یوم فاکمل رکعات فی آخر ذلک اھلکوا فی بحالکم الاصلوا فی الشکال ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یأمر بالکون ذلک اذ کان یبارک اذ ذات منظر فی الشکر ان یقول الاصلوا فی بحالکم رحمہ عبد اللہ اذان نماز کی این رات میں کہ اس میں سردی اور ٹہنڈی ہوا تھی اور میں نے ہاتھ پر اذان کی آہٹیں کہہ دیا کہ اپنے گھر میں نماز پڑھ لو اپنی گھر میں نماز پڑھ لو پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سوزن کو حکم دیتے تھے جب سردی کی اور سینہ کی رات ہوئی سفر میں کہ پکار دیو کہ لوگو اپنے خیموں میں نماز پڑھ لو **عن** نافع عن ابرہہ عن عائشہ کاذی بالصلوۃ فی یوم فاکمل رکعات فی بحالکم ثم قال الاصلوا فی بحالکم ذلک یعنی ثانیۃ الاصلوا فی الشکال من قول ابن عباس رحمہ ابن عمر نے اذان دہی نماز کی خیموں میں پھر بیان کیا جیسے اور پھر اگر اس میں الاصلوا فی رھاکم صرف ہر دو سر اہل بیت **عن** حباب بن ابراہیم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فمطرا فقال لیصل من شاء منکم فی رحلہ ترجمہ طبرانی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں اور میں نے بربا تو اب فرمایا جب حاجی چاہی اپنی ستر نماز پڑھ کر **عن** عبد اللہ بن عباس کہ عائشہ کاذی فی یوم فاکمل رکعات فی بحالکم ذلک یعنی ثانیۃ الاصلوا فی الشکال من قول ابن عباس رحمہ عبد اللہ فلا تقل حی علی الصلوۃ قل صلوا فی بیوتکم قال فی کانت الناس استذکرکم واذ لک فقال انجبون من ذلک فعل ذامس هو خیر منی ان الجمعیۃ عذمتہ وانی کدھت ان احرجکم فتمشوا فی الظین الذل حص ترجمہ عبد اللہ بن عباس اپنے سوزن سے کہا جس دن میں یہاں کہ جب تم شہادتیں کہہ چکو تو حی علی الصلوۃ نہ کہو بلکہ یہ کہو نماز پڑھ لو اپنے گھر میں تو لو کہن کو یہ نئی بات معلوم ہوئی انہوں نے کہا کہ تم کو اس سے تعجب ہو ایہ تو اس سے کیا ہے جو مجھ سے بہتر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اگر یہ وجہ ہے مگر مجھے برا معلوم ہوا کہ میں تمہی تکلیف دوں اور تم کہ پڑھو پس میں جلو **عن** عبد اللہ بن ابراہیم قال خطبنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فی یوم ذی الحج ساق الحیدیت بمعنی حدیث ابن عباس علیہ السلام کہ یذکر الجمعیۃ قال قد فعلہ هو خیر منی یعنی الثانی یقول عبد اللہ بن عباس رحمہ عبد اللہ حاشیہ کہا کہ خطبہ پڑھا ہے عبد اللہ بن عباس کے کیونچہ بانی کے دن اور حدیث بیان کی مثل حدیث ابن عباس کی (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی) اور جمعہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ کہا کہ یہ کام تو کیا ہے انہوں نے

ابن عباس

وہی

ذی الحج

جو مجھ سے بہتر ہے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم **ح** عبد اللہ بن الحارث قال اذن مؤذن ابن
 عباس یوم جمعة فی یوم مطیر فذکر غزوہ بدر ابن عقیقۃ قال ذکرہم ان
 تمسوا فی اللہ حصن والذکر لکم رحمۃ عبد اللہ بن حارث نے کہا اذان دی مؤذن نے ابن عباس کے جمعہ
 کے دن جہد میں تھے تاہم ذکر کی حدیث مانند ابن علیہ کی اور کہا ابن عباس نے کہ مجھ سے بدتر آیا کہ تم
 کیچڑ اور پہاڑوں میں جلوہ گر ہو **ع** عبد اللہ بن الحارث ان ابن عباس بن رضی اللہ عنہ امر مؤذن
 فی یوم یثرب فی یوم جمعة فی یوم مطیر یخوض فی غمرہ ذکرت حدیث معین حکم
 من هو خیر منی یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ عبد اللہ بن حارث نے کہا کہ ابن عباس
 اپنے مؤذن کو حکم دیا جیسا حدیث میں آیا ہے جمعہ کے دن مینہ کر روز مانند حدیث اور راویوں کی اور
 ذکر کیا معرکہ کی روایت میں کہ ابن عباس نے کہا کیا ہے یہ انہوں نے جو مجھ سے بہتر ہے یعنی نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے کہا اور بیان کی یہ حدیث ہے عبد بن جمیل اذن جو احمد بن اسحق نے اذن سے دیکھا اذن
 سے ایسا اذن ہے عبد اللہ بن حارث نے کہا وہ سب نے کہ میں نے یہ حدیث نہیں سنی کہا حکم کیا
 ابن عباس نے اپنے مؤذن کو جمعہ کے دن مینہ کے روز مانند حدیث اور راویوں کے (یعنی جبکی روایتیں
 اوپر گذرین) **ف** ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جب سبب مینہ کے عذر کے ساتھ ہو جاتا ہے
 اور یہی سبب ہر شافعیہ کا اور فقہار کا **پ** بخوار صلوات اللہ علیہ الذابتر فی
 الشکر حیث توجهت سفر میں سواری پر نفل پڑنے کا بیان **ح** ابن عیینہ ان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی سبغت حیث ما توجهت یہ ناکشہ **ح**
 عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل پڑھتے تھے اور غنی پر وہ جہر سے کرے۔
ف اس روایت سے روایات باب شاکستہما کہ نوافل سواری پر خواہ اونٹ ہو خواہ
 گھوڑا ہو کہ سب پر وہ ہے سفر میں اور سہرا چاہے تمام مسلمانوں کا اور صحیح یہ ہے کہ خواہ سفر
 طویل ہو یا تھوڑا سب جہر نفل سواری پر وہی ہے مذہب و جمہور کا اور شافعیہ کا اور ایک قول
 غریب امام شافعی کا یہی ہے کہ جس سفر میں قصر رہا ہے وہاں یہی روایات ورنہ نہیں اور ابو سعید
 جطری کا کہنا ہے کہ شہر میں ہی سواری پر نفل روایات اور یہی ان بن مالک سے اور ابو یوسف
 شاگرد ابو یوسف سے روایتی غرض ان سب اقوال کا مال یہ ہے کہ فرض سواری پر وہ نہیں ہیں جب تک

کہ سواری سے نہ ادری اور قبلہ کی طرف ادا کرے یہ ایک اجاعی بات ہے کہ نہ وقت خوف کو وقت اگر
 قبلہ کی طرف نہ کرنا اور قیام اور رکوع و سجود ایسے سواری پر ہو کہ جس پر کھڑا ہو سکے تو فرما دے یہی
 ہے مثلاً ایسی سواری ہو کہ اوپر سواری ہو اور پیچھے صحیح ذریعہ ہر شافعیہ کا بچہ اگر وہ سواری روانہ ہو
 تو صحیح روایت شافعی کی یہ ہے کہ فرض اور سپرد انہیں اور ایک قول یہ ہے کہ اگر وہ ایسی سواری پر
 نماز دے بالاتفاق کہ اوپر لگا گیا ہو تمام فقہانے اور نووی نے کہا ہے کہ اگر ایسی سواری کے
 ساتھ ہو کہ ادری تو ان کے ساتھ ہی چھوٹ جاوے اور اسکو حضور پوچھی تو ہماری اجماع ہے کہ ہر فرض
 سواری پر پڑھ لے بحسب امکان نیز جسطرح ممکن ہو اور اعادہ اور سکالارم ہے اسلیو کہ یہ عذر نادر ہے
 مگر حکم کہتا ہے کہ ریل ہی نظام میں کشتی کی مانند ہو اور چو کہ اب ہمارے زمانہ میں بہت رائج ہو گئی ہے
 اور اور ترک رکاز ادا کر کے میں بہت بڑی بڑی ضرورتیں ہوتی ہیں پس اگر اوپر فرض ادا کرین
 تو یقیناً ہے کہ روا ہو اور استقبال قبلہ ہی اگر ممکن ہو تو نماز کے ابتدا کی وقت ادم موہ نہ کر لیں اور
 چونکہ اب یہ عذر نادر نہیں رہا بلکہ اکثر مسافروں کو اس کی ضرورت ہوتی ہے لہذا اسکا اعادہ ہی ضرور
 نہیں اسلیو کہ ہمارے میں حرج نہیں اور جہان باقی میں نہ ہو مانعیم سے ادا کرین اور ہرگز نقصان نہ ہو
 حکمہ ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی علی راحلہ حیث
 شئت یہ ترجمہ عبد الصمد بن عمر سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتا تھا سواری
 پر جب مردہ منہ کرے **سُكِنَ** اَبْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ قِبَلِ الْمَدِينَةِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهَهُ
 فَالْزِيَّةُ نَزَلَتْ فَأَيُّهَا أَتَوَلَّوْا فَمَنْ رَجَعَهُ اللَّهُ ثُمَّ جَاءَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَمْرٍو كَرَاهِيَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بِرُتْبَتِهِ ثُمَّ جَاءَهُ رَأْسُكَ كَوَاتِي ثُمَّ جَاءَهُ رَأْسُكَ كَوَاتِي ثُمَّ جَاءَهُ رَأْسُكَ كَوَاتِي ثُمَّ جَاءَهُ رَأْسُكَ كَوَاتِي
 میں انہی آیہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو ہر تم منہ کر دے اور ہر موہ نہ ہو اللہ کا **فَإِنْ** یعنی اس آیت
 سے ہی ایسی نماز کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے اور اس آیت سے بعض نے جاننا جیسا ہے استدلال کرتے
 ہیں اس امر پر کہ ہر جگہ اللہ تعالیٰ ذات سے موجود ہے حالانکہ یہ انکی سفاهت ہے اسلیو کہ پوری آیت
 یوں ہے **وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيُّهَا أَتَوَلَّوْا فَمَنْ رَجَعَهُ اللَّهُ** یعنی اللہ ہی کا ہے مشرق اور مغرب جب ہر تم
 کر دے اور ہر اسکا موہ نہ ہے پس اس آیت میں مشرق اور مغرب و چینین جو نہ کر ہو زمین و آسمان

اور ابوداؤد وغیرہ کی روایت میں اور نیز حجت بن اسود جو بات طواف حدیث ہے وہ قابل عمل اور لائق
الصفات انہیں **حسن** نافع انا ابوعمر رضی اللہ عنہما کا کہ اگر اجاباً یہ السید جمع
بین المغرب والعشاء بعد ان یغیب الشفق ویقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان اذا اجلس بہ السید جمع بین المغرب والعشاء ترجمہ نافع نے کہا کہ عہد اسد بن عمر کو
جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشا ملا کر پڑھتے بعد غروب شفق کے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشا ملا کر پڑھتے **حسن** سالم بن عبد اللہ رضی اللہ
عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع بین المغرب والعشاء اذا اجلس
بہ السید ترجمہ سالم نے اپنی باپ سے روایت کی کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشا ملا کر پڑھتے **حسن** سالم بن عبد اللہ ات
اباکم رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احسکہ السید فی
الشعر فوجہ صلوات المغرب حتی یجمع بیئہما وین صلوات العشاء ترجمہ سالم نے
اپنی باپ سے سنا کہ انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جب آپکو جلدی چلنا ہوتا سفر میں تو
مغرب میں دیر کر کے عشا کے ساتھ پڑھتے **ف** جمیع تافیر ہوئی **حسن** انس بن مالک
رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل قبل ان یرفع الشمس
أخذ الظہر الى وقت العصر ثم نزل جمع بیئہما کأن راغت الشمس قبل ان یرفع
صلی الظہر ثم رکب ترجمہ انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب کوچ
کرتے آفتاب ڈنبر سے پہلے تو ظہر میں دیر کرتے عصر کے وقت تک پہر اوڑھ کر دو نو کو ملا کر پڑھتے اور
اگر کوچ سے پہلے آفتاب ڈبل جاتا تو ظہر پڑھ کر سوار ہوتے **حسن** انس قال کان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یخرج جمع بین الصلوٰتین في الظهر حتى یدخل
اول وقت العصر ثم یجمع بیئہما ترجمہ انس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت
تھی کہ جب ارادہ کرتے نمازوں کے الٹھا کریکا سفر میں ظہر میں دیر کرنے کے اول وقت عصر کا
آجائے پہر دو نمازیں **حسن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا عجل
السفر فوجہ الظہر الى اول وقت العصر فیمجم بیئہما ویؤخر المغرب حتی یجمع

یہ کہ دو مین وقت کہ جب یہ شفق ترجمہ انس کے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر میں جا رہا
ہوئی ظہر میں دیر کرتے کہ عصر کا اہل وقت آجائے اور دونوں کو جمع کرتے اور غرب میں دیر کرتے کہ جمع کرنا
اور کویشا کے ساتھ جب شفق اور غروب تھی وقت شفق وہ سفر میں ہے جو آفتاب ڈوبنے کے بعد آسمان پر
ظاہر ہوتی ہے اور کویشا نے کی وقت عشا کا وقت آجائے ہے اور غرب کا وقت تمام ہو جاتا ہے
عن ابن عباس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر والعصر جمعاً
والغرب والعشاء جمعاً وقيل خوف قال لا سفيح ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھی اور غرب اور عشا ملا کر پڑھی یعنی خوف اور بغیر سفر کے
اس کا بیان مفصل آخرین باب کر آویگا انشاء اللہ تعالیٰ **عن ابن عباس** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
الظهر والعصر جمعاً والمغرب والعشاء جمعاً وقيل خوف قال لا سفيح ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھی اور غرب اور عشا ملا کر پڑھی یعنی خوف اور بغیر سفر کے
ابو الزبیر نے کہا کہ انا لا يخرجني احد من ابي قال قلت لابي عبد الله بن عباس قال قلت لابي عبد الله بن عباس
رسول الله صلى الله عليه وسلم نے ظہر اور عصر کی ملا کر مدینہ میں بغیر خوف اور سفر کے ابو الزبیر نے کہا کہ میرے
سید پرچہ کہ آپ کیوں ایسا کیا انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن عباس سے یہی پوچھا جیسا تم
پوچھ کر پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حضرت نے جانا کہ آپ کی است میں کو کسی کو تکلیف نہ ہو سکے
عن ابن عباس قال حدثنا ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
والظهر والعصر جمعاً والمغرب والعشاء جمعاً وقيل خوف قال لا سفيح ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھی اور غرب اور عشا ملا کر پڑھی یعنی خوف اور بغیر سفر کے
ابو الزبیر نے کہا کہ انا لا يخرجني احد من ابي قال قلت لابي عبد الله بن عباس قال قلت لابي عبد الله بن عباس
رسول الله صلى الله عليه وسلم نے ظہر اور عصر کی ملا کر مدینہ میں بغیر خوف اور سفر کے ابو الزبیر نے کہا کہ میرے
سید پرچہ کہ آپ کیوں ایسا کیا انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن عباس سے یہی پوچھا جیسا تم
پوچھ کر پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حضرت نے جانا کہ آپ کی است میں کو کسی کو تکلیف نہ ہو سکے
عن ابن عباس قال حدثنا ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
والظهر والعصر جمعاً والمغرب والعشاء جمعاً وقيل خوف قال لا سفيح ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھی اور غرب اور عشا ملا کر پڑھی یعنی خوف اور بغیر سفر کے
ابو الزبیر نے کہا کہ انا لا يخرجني احد من ابي قال قلت لابي عبد الله بن عباس قال قلت لابي عبد الله بن عباس
رسول الله صلى الله عليه وسلم نے ظہر اور عصر کی ملا کر مدینہ میں بغیر خوف اور سفر کے ابو الزبیر نے کہا کہ میرے
سید پرچہ کہ آپ کیوں ایسا کیا انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن عباس سے یہی پوچھا جیسا تم
پوچھ کر پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حضرت نے جانا کہ آپ کی است میں کو کسی کو تکلیف نہ ہو سکے
عن ابن عباس قال حدثنا ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
والظهر والعصر جمعاً والمغرب والعشاء جمعاً وقيل خوف قال لا سفيح ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھی اور غرب اور عشا ملا کر پڑھی یعنی خوف اور بغیر سفر کے

ظہر اور عصر ملائے اور مغرب اور عشاء ملائے **مسئلہ** امّ عکابر رضی اللہ عنہ قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوہ تبوک بین الظهر والعصر وبين المغرب والعشاء قال فقلت ما مسمیٰ علی ذلک قال فقال اذ ان لا یخرج اُمتہ ثم یمحیہ معافے کہا کہ جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو میں نے کہا (یہ قول ہے عامر بن واثمہ کا) کیون کیا آپ نے ایسا معافے کہا ارادہ کیا آپ نے کہ آپ کی ہست کہ تکلیف نہ ہو **مسئلہ** ابن عباس قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الظهر والعصر والمغرب والعشاء بالمدينة فی غزوہ خیبر ولا مطر فی حدیث وکیح قال قلت لابن عباس رضی اللہ عنہما لم فعل ذلک قال لا یخرج اُمتہ فی حدیث وکیح معاویہ فی حدیث لابن عباس رضی اللہ عنہما ما عذرتہما ما اراد الی ذلک قال اذ ان لا یخرج اُمتہ ثم یمحیہ ابن عباس نے کہا کہ جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو مدینہ میں بغیر خوف اور مینہ کے وکیح کی روایت میں جو کہ میں نے ابن عباس سے کہا آپ نے یہ کیوں کیا انہوں نے کہا تاکہ آپ کی ہست کہ حرج نہ ہو اور ابو جابر کی روایت میں جو کہ ابن عباس سے کسی نے کہا کہ کس ارادہ سے آپ نے کیا انہوں نے کہا ہاں تاکہ تکلیف نہ ہو آپ کی ہست **مسئلہ** ابن عباس قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثمانینا جمیعاً وسبعا وثمانینا قال قلت یا ابا الشعثاء اظنہ امحوا الظهر وعجل العصر واخرا المغرب وعجل العشاء قال ما انا اظن ذلک ثم یمحیہ ابن عباس نے کہا نماز پڑھی سوچنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تیسرا اٹھ رکعتیں اٹھا کر کے (یعنی ظہر اور عصر ملا کر) اور سات رکعتیں اٹھا (یعنی مغرب اور عشاء ملا کر) میں نے کہا ای ابو الشعثاء میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے ظہر میں تاخیر کی اور عصر اول وقت پڑھا اور مغرب میں تاخیر کی اور عشاء اول وقت پڑھے انہوں نے کہا میں ہی یہی گمان کرتا ہوں **مسئلہ** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بالمکہ یتسع سبعا وثمانینا الظهر والعصر والمغرب والعشاء ثم یمحیہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی مدینہ میں سات رکعت ملا کر اور اٹھ رکعت ملا کر ظہر اور عصر ملا کر اور مغرب اور عشاء ملا کر **مسئلہ** عبد اللہ بن شقیق قال خطبنا ابن عباس رضی اللہ عنہما یوم ما بعد الفجر من غزوة بدر الشمس ویکتبت النجوم فجعل الناس یقولون الصلوة الصلوة قال فجاء رجل من بنی تمیمہ یفترق ولا

دینی

ذلک

زمانہ ملکہ کیونکر چھوڑا سکتا ہے **فت** بلکہ کسینو یہ تاویل کی کہ آپ نے بارش کی وجہ سے جمع کیا اور یہ تاویل
بڑے بڑے متقدمین سے مروی ہوئی ہے مگر وہ ضعیف ہے سلیقہ کہ اوپر کی روایتوں میں بغیر خوف اور
میںہ کے ذکر آچکا ہے اور کسینو یہ تاویل کی کہ یہ واقعہ بدلی میں ہوا کہ آپ نے ٹھہر ٹھہری پر جب بدلی پہل
گئی معلوم ہوا کہ عصر کا وقت آچکا تو عصر ہی ٹپہ فی اور یہ ہی باطل ہے اگرچہ احتمال ہو سکتا ہے کہ یہ
امر ظہر اور عصر میں ہو مگر مغرب اور عشاء میں نہیں ہو سکتا **فت** اسکی بطلان کی اور یہی ایک وجہ ہے
کہ ابن عباس نے جب معظ کو دن مغرب میں دیکر جب بدلی کہاں تھی اگر بدلی ہوتی تو اور لوگ جو نماز کو
متقاضی تھے انکو وقت کیونکر معلوم ہوتا دوسری سہین صاف مذکور ہے کہ تار کو نکل آئے **فت** اور
تے یہ تاویل کی کہ ایک نماز کو ایسے آخر وقت ٹپہ مگر جب اس سے فائز ہوئے دوسری نماز کا وقت آگیا اور
دونوں نماز بن ظاہر میں جمع معلوم ہوئیں حقیقت میں دونوں ایک وقت میں نہ تھیں **فت** جیسے
حقیقی بہائی جو مذاق حدیث سے واقف نہیں ایسی ہی تاویل کرتے ہیں **فت** اور یہ تاویل بھی ضعیف
بلکہ باطل ہے سلیقہ کہ یہ مخالفت ظاہر ہے اور ایسی مخالفت کہہ سکتے ہیں کہ ہرگز اس تاویل کا ٹھیک ہونا خیال
میں نہیں آتا اس لیے کہ صاف منہ فعل ابن عباس کل وعظ کے دن اور دلیل بخیر انکا اس حدیث سے اپنے
فعل کے صواب بخیر پر اور سچا کہنا ابو ہریرہ کا انکو اور انکار نہ کرنا اور ابو ہریرہ کا اس تاویل کے چیرے اڑانا
ہے **فت** اور کسینو یہ تاویل کی کہ بفضل آپ کا مرض یا اور کسی عذر کے سبب تک تھا جو عذر اور ضرورت
مرض کی مانند ہوا اور یہ قول احمد بن حنبل کا ہے اور قاضی حسین کا شافعیہ سے اور پند کیا اسکو خطابی
نے اور متولی اور رویانی نے اصحاب شافعیہ سے اور یہی قول پسندیدہ ہے ظاہر حدیث کی روش اور
ابن عباس کے تاخیر کرنے کے یہی اور ابو ہریرہ کی موافقت کو لحاظ سے اور یہ سوجہ سے بھی کہ مرض میں یا
بعض ضرورتوں میں جو غسل مرض کے ہوں **فت** یعنی جہین آدمی مجبور ہو جاوے جسکو بعض لوگ پاد
یا بعض خانگی امور کہ اس میں اختیار نہیں **فت** میںہ سے زیادہ شفقت ہے اور ایک جماعت اماموں
کی اطراف گئی ہے کہ حج کرنا حضور میں کسی حاجت کی وجہ سے روا ہے جیسا اسکی عادت نہ کرے اور یہی
قول ہے ابن سیرین اور شافعی اور حکایت کیا ہے ہر گز خطابی نے قتال اور شاشی کہیر سے جو
شافعیہ میں ہے میں ابی اسحق مروزی سے انہوں نقل کیا ہے ایک جماعت اصحاب بیت کی
اور پند کیا اسکو ابن منذر نے اور وہ یہ ہے اس قول کا ابن عباس کا یہ کہنا کہ حضرت مسلی علیہ

وسلم نے چاہا کہ اپنی ہمت کو تکلیف نہ ہو عرض ابن عباسؓ کسی مرض وغیرہ کو اسکی علت نہیں پھر آیا
ف ایضاً معلوم ہوا کہ محض اسے آسانی است کہ یہ امر ہوا خواہ مرض ہو یا نہ ہو یا کوئی اور ضرورت
 ہو یا نہ ہو اور جو آسانی ہمارے ذہنی نے ہمارے لیے چاہی وہ ہمت کو لوگ کیونکر رو کر سکتے ہیں مگر جیسے پہلے آسانی
 ان روایتوں سے ثابت ہوئی ویسوی عادت ہی اسحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حدیثوں سے ثابت ہوئی
 کہ پانچون نمازوں کو ہمیشہ اپنی وقت پر ادا کرتے تھے اور جمع کی عادت نہ کرتے تھے پس متبع سنت کو دونوں
 بات کا لحاظ ضرور ہو **باب** جواز الاخصار من المصلوۃ عن العینین والشمال نماز پڑھ
 کے دہانے اور بائیں دو طرف پہ نماز دہا اسکا بیان **عن** عبد اللہ قال لا یجوز ان یجوز
 للشیطان من نفسه جذاً لا یزى الا ان حقا علیہ ان لا یصرف ولا یمنیہ انکس
 حدیث روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصرف عن شمالہ ترجمہ عبد اللہ نے کہا کہ کوئی
 اپنی ذات میں شیطان کو حصہ نہ دے یہ سچو کہ مجھ پر واجب ہو وہی ہی طرف پہ نماز نہ کرے بعد اکثر تیرے
 دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں طرف ہی پھرتے تھے **ف** جب اساتین اپنی جانب
 سے شیطان کا حصہ ہوا تو اب جو جاہل لوگ تہجد میں بائیں طرف چلے یا بسم اللہ کے تعین اپنی جانب سے قرار دے
 ہیں وہ تو پوری شیطان کے حصہ میں آگئے نفوذ بائیں مضاف **عن** ابراہیم بن یحییٰ قال سئل
 عن من یصرف عن شمالہ ترجمہ ابراہیم بن یحییٰ سے ہی یہی مروی ہے کہ اسے **عن** ابی سندی عن
 اللہ عنہ کہ کیف اخصرت اذا صلیت عن یمنی او عن شمالی قال اما انک انک ترمما
 رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصرف عن یمنیہ ترجمہ سدی نے کہا میں نے
 اس سے پوچھا کہ میں نماز پڑھ کر کہ ہر پہر اگر وہ اپنی طرف یا بائیں طرف انہوں نے کہا کہ میں نے تو
 اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دہا اپنی طرف پھرتے دیکھا ہے **عن** السدی عن انس ان
 الشیخ مکی اللہ علیہ السلام کان یصرف عن یمنیہ ترجمہ سدی نے انس سے روایت کی
 کہ وہی صلی اللہ علیہ وسلم دہا اپنی طرف پھرتے تھے **باب** استقباب یمنین الا ماکم الامم کو
 دہا اپنی طرف کھڑا ہونا مستحب ہوا اسکا بیان **عن** البراء قال کان اذا صلیت خلف
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احببنا ان نکون عن یمنیہ یقبل علیک ابو جہم
 قال فسمعتہ یقول رب فنی عندک یوم تبعث او تجمع عبادک ترجمہ

باب الاخصار من المصلوۃ عن العینین والشمال

۷۵۸

برادر مروی ہے کہ انہوں نے کہا ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو دست رکھ کر تہہ کہہ دہی
 طرف کھڑے ہوں (یعنی نماز میں) کہ حضرت ہماری طرف موڑ نہ کر کے بیٹھیں اور میں نے سنا کہ کہہ کر
 تہہ رکھ کر آخر تک بغیر اسے رکھنا چھ اپنے عذاب سے جس دن اٹھاوے تو یا فرماتے جمع کرے تو
 اپنے بندوں کو **ف** ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ کبھی حضرت دہی طرف پھر کر بیٹھے کبھی بائیں
 طرف اور جس اوی نے جو دیکھا بیان کر دیا **حک** **مُسْنَدُ بَیْهَقِ** **اَلْاَسْنَادُ وَ لَوْ كُنْ كُنْ يُقْبَلُ**
عَلَيْكَ كَاجِبٌ **ع** **م** ترجمہ سحر نے اسی اسناد سے ہی روایت کی اور سوئے پھر کر ہماری طرف بیٹھو
 کا ذکر نہیں کیا **ف** اکثر روایتوں سے دہی طرف پھر کر بیٹھنا افضل معلوم ہوتا ہے مگر اسکو
 وجہ جاننا وہی شیطان کا حصہ ہے **بَاب** **اِذَا كَرِهَ الْمَرْءُ عَزَّ وَ فَالْكَفَّ شَرَّ رُوحِ الْبُخْرِي**
فِي اِقَامَةِ الصَّلَاةِ فرض شروع ہوئے بعد نفل سکونہ ہو گیا بیان **حک** **ابنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ**
عَنْهُ عَنِ الشَّيْخِ عَلِيِّ بْنِ قَاتَمٍ قَالَ إِذَا أَقْبَمْتَ الصَّلَاةَ فَلَا صَلَوةَ إِلَّا الْكُفْرُ
 ترجمہ ابوربرہ سے روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک میری نماز نہ پڑھا
 جاوے سو فرض کے **حک** **زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي اَسْحَانَ** **اَلْاَسْنَادُ مُشْتَدَّدٌ** **ع** **م** ترجمہ ذکر کیا ہے ہی اسی
 اسناد سے ہی مضمون روایت کیا **حک** **عَطَاءُ بْنُ يَسَّارٍ** **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ**
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **بِمَنْطَلِهِ** قَالَ **كَمْ لَقِيتُ عُمَرَ اَخَا النَّبِيِّ** **بِهِ** **وَلَمْ يَرْفَعْ رُجْلَهُ** **م** **ع**
 عطاء بن یسار ابوربرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کیا احادیث کہا
 کہ پھر میں عمر سے طاقتور انہوں نے ہی ہی روایت کی مگر حضرت تک نہیں ہو سکتا **حک** **عَبْدُ**
اَبِي مَالِكٍ **اَلْبَزْجِي** **رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** **اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **مَرَّ بِجُلٍّ يُصَلِّي**
وَقَدْ أَقْبَمَتْ صَلَوةُ الصُّبْحِ **نَكَلَهُ** **يَتَوَلَّى** **لَا تَدْرِي مَا هُوَ** **فَلَمَّا انْصَرَفْنَا** **أَخْطَأْنَا لِقَاؤَهُ**
مَا ذَاكَ لَكَ **رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **قَالَ** **لِي يُوْثِقَ** **اَنَّ يُصَلِّيَ أَحَدَكُمْ** **م**
الصُّبْحِ **اَرَبْعًا** **قَالَ** **الْفَتِيُّ** **عَبْدُ اللَّهِ** **بْنُ مَالِكٍ** **اَبْنِ جَحِيَّةَ** **جَوَّ** **اَسْبِهَ** **قَالَ** **اَبُو الْحَسَنِ** **رَقَوُ**
عَنْ اَبِي سِيرٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ **حُكَاةٌ** **م** **ع** **م** ترجمہ عبد اللہ مالک کو بیٹھے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ایک شخص کے پاس سے نکلا جب تک میری جگہ نہ رہی صبح کی نماز کی اور کچھ کہا کہ ہم کو معلوم نہ ہوا ابور
 جب ہم نماز شروع ہوئے اسکو گھیر لیا اور کہنے لگے کہ کیا کہا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابن ابی اسحاق

خطا

ابن الحسین

نے کہا میں نے سیکھے بن سیکھے سو کہ کتر تھے کھی میں نے یہ حدیث سلیمان بن بلال کی کتاب سے اور کہا انہوں نے کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ سیکھے حمانی کہتے تھے روایت ہے ابو اسحاق کہ اس نے روایت کی ہم سے حماد بن بکر اور نے اون سے بشیر نے اون کے عمارہ نے اون سے ربیعہ نے اون کے عبد اللہ کے ان سے ابی حمید نے ابی ابی اسحاق انہوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی عن ابی اسحاق اذ انہ سید بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ یہی جو اوپر گذرا ہے **باب** استیعاب غیبتہ المسجد رکعتین تحیۃ المسجد کا بیان **فلم** قال اذا دخل احدکم المسجد فليذكر رکعتين قبل ان يجلس ترجمہ ابوقادہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسجد میں آوے تو دو رکعت نماز پیشہ کرے پہلے اور کرے **عن ابی قتادہ** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال دخل المسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس بين ظهراني الناس قال تجلسن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منعك ان تؤم رکعتين قبل ان تجلس قال فقلت يا رسول اللہ رأيتك جالساً الناس جلوس قال فاذا دخل احدکم المسجد فلا يجلس حتى رکع رکعتين ترجمہ ابوقادہ نے کہا جو صحابی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ میں مسجد میں گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے تو میں بھی بیٹھ گیا آپ نے فرمایا کس نے روکا کہ دو رکعت پڑھنے سے قبل بیٹھنے کے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ کو اور لوگوں کو بیٹھے دیکھا (تو میں بھی بیٹھ گیا) آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آوے تو جب تک دو رکعت نہ پڑھے نہ بیٹھے۔ **عن حابر بن عبد اللہ** قال کان لي على النبي صلی اللہ علیہ وسلم ذین ففصا كن ذادني ودخلت عليه المسجد فقال لي صلي رکعتين ترجمہ جابر نے کہا میرا کچھ قرض تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میں انکے پاس مسجد میں گیا تو مجھے فرمایا دو رکعت پڑھ لو **عن حابر بن عبد اللہ** رضى الله عنه لما يقول لست تدري حتى رآي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بئير فافكنا فذكر المدينة امرني ان ارق المسجد فاصلي رکعتين ترجمہ جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سو ایک اونٹ خریدا اور جب مدینہ میں آ کر تو فرمایا کہ تم مسجد میں آؤ اور دو رکعتیں پڑھو **ف** ان سب سے معاموم ہوا کہ جب مسجد میں داخل ہو تو جب تک کہ دو رکعت اور کر کے بیٹھے بعض نادان یہ پہلے بیٹھ لیتے ہیں پھر ادا کرتے یہ محض

بیشتر
عن ابی قتادہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
باب استیعاب غیبتہ المسجد رکعتین

فی المسجد

باب استیعاب غیبتہ المسجد رکعتین

تَاكَلْتُمْ اَرْكَامَكُمْ مَحْتَجًّا قَبْلَ دَلَالَتِي فَالْاَمْرُ بِيْكُمْ وَتَوَكَّلُوْا عَلَيَّ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ
 عبد اللہ نے کہا میں نے تو کو رکھتا اور پوچھتا ہے تاکہ کوئی مجھے بتا دے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 نماز چاشت پڑھی ہے تو میں نے کسی کو نہ پایا جو بیان کرے سو امام ہانی کے جو بیٹے ہیں ابی طالب
 کی کہ انہوں نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح ہو ا دن چڑھتے آئے اور ایک
 کپڑا لکر پردہ ڈال کر نہائے پھر کپڑے ہرکرا تھہر رکعت نماز پڑھی میں نے جانتی تھی کہ اس کا قیام لنباء تھا
 رکوع یا سجدہ یہ رکن سب برابر برابر تھے اور میں نے اس کے پہلے اور پھر کبھی انکو چاشت پڑھتی نہیں
 دیکھا ہمدانی نے کہا روایت جو یونس سے اور یہ نہیں کہا کہ جو خبر خبر دی **عَنْ** اُمِّ حَانِیٍّ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهَا بَنَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ
 فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَشْتُرُكَ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَرْهَبٌ فَقُلْتُ
 اُمُّ حَانِیٍّ بَنَتْ اَبِيَّ طَالِبًا لِمَرْحَبَا يَوْمَ حَارِزٍ فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ غَسَلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَّانَ رُكْعَةً
 مُلْتَمِعًا فِي رُكْعَتٍ اِحِدَاثًا ثُمَّ رَكَعَ ثَلَاثًا يَارَسُولَ اللَّهِ وَرَعَى ابْنُ اُمِّ حَانِیٍّ اَبِيَّ طَالِبًا اَنَّكَ
 قَاتِلٌ رَجُلًا اَجْرُهُ فُلَانٌ ابْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
 اَجْرْنَا مَنْ اَجْرَتْ لَنَا اُمُّ حَانِیٍّ قَالَتْ اُمُّ حَانِیٍّ وَذَلِكَ هُنَّ مَرْجُمَةٌ اِمَامَ ابْنِ ابِطَالِبٍ
 بیٹی کہتی تھیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی جس سال کہ فتح ہوا اور آپ کو نہاتے
 پایا اور حضرت فاطمہ آپ کی صاحبزادی ایک کپڑے سے آپ کی آٹھ کیے ہوئی تھیں پھر میں نے سلام
 کیا آپ نے فرمایا کون ہیں عرض کی ام ہانی ابی طالب کی بیٹی آپ نے فرمایا داہ داہ ام ہانی میں پھر نہا کر
 تو کپڑے ہرکرا تھہر رکعت پڑھی ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے پھر جب پڑھ کر میں نے عرض کی یا رسول
 اللہ میری ماں کے بیٹے علی بن ابیطالب ایک آدمی کو مارے ڈالتے ہیں جبکو میں نے امان دی ہے
 ہے فلاں بیو کا بیٹا آپ نے فرمایا جبکو ام ہانی نے امان دی او سکوسم نے امان دی اے ام ہانی تم نے
 نے کہا یہ نماز چاشت کی تھی **عَنْ** اُمِّ حَانِیٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ صَلَّى فِي بَيْتِهِ عَامَ الْفَتْحِ ثَمَّانَ رُكْعَاتٍ فِي ثَوْبٍ فَلَمَّا خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ مَرْجُمَةٌ اِمَامِ ابْنِ
 نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں جس سال کہ فتح ہوا آٹھ رکعت نماز پڑھی ایک
 کپڑا لکر پردہ ڈال کر نہائے کپڑے کو بائیں طرف اور بائیں طرف کو دہنی طرف ڈال دیا **بِ**

اُمِّ حَانِیٍّ

ثَمَّانَ رُكْعَاتٍ

اُمِّ حَانِیٍّ

نودی نے کہا حاصل ان سب رایتوں کا یہ ہے کہ چاشت کی نماز سنت ہو مکہ ہو اور کم سے کم اور سکی
 در رکعات ہیں اور پوری آٹھ رکعات اور متوسط چار رکعات یا چہر رکعات اور جو کہ حضرت کہی
 پڑھی اور کہی نہ پڑھی اسلیں جنہوں نے نہ کیا انہوں نے انکار کیا چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ
 عنہا کا یہی فرمانا ایسا ہی ہے اور ابن عمر سے جو مروی ہوا ہے کہ انہوں نے بدعت کہا اسراہر
 سے یہ ہے کہ مسجد بن دین دکھاوا کر کے پڑھنا بدعت ہے جیسا لوگ کرنے لگے تھے اسلیں کہ اصل نفل کا
 پڑھنا گہرین ہے یا موطبت اور ہمیشگی اس پر بدعت ہے اس لیے کہ حضرت ابراہیم مد اوست نہیں
 کی اور ہمیشگی نہ کرنا آپ کا اس عذر سے تھا کہ خوف تھا فرض ہو جائیگا اور اب یہ خوف نہیں اور
 اور سختی نہ ہمیشگی کا ہمارے حق میں ثابت ہو چکا ہے ابی دردار اور ابہریرہ کی روایت کے
 جہاں آتی ہیں اسباب میں اندابن عمر کو شاید آپ کا نفل نہیں پہونچا اور آپ کے حکم کرنے
 کی خبر نہیں ہوئی اور جمہور علماء اس کے مستحب ہونے کے قائل ہیں اور ابن مسعود اور ابن عمر کے
 توقف ہی مذکور ہے **عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُصَلِّي الرَّحْلُ**
عَلَى كِلَا سَلَاخِي مِنْ أَحَدِكُمْ مَدَّةً تَكُلُ شَجِيرَةً مَدَّةً وَكُلُ شَجِيرَةٍ مَدَّةً
وَكُلُ شَجِيرَةٍ مَدَّةً وَكُلُ شَجِيرَةٍ مَدَّةً وَكُلُ شَجِيرَةٍ مَدَّةً وَكُلُ شَجِيرَةٍ مَدَّةً
وَكُلُ شَجِيرَةٍ مَدَّةً وَكُلُ شَجِيرَةٍ مَدَّةً وَكُلُ شَجِيرَةٍ مَدَّةً وَكُلُ شَجِيرَةٍ مَدَّةً
وَكُلُ شَجِيرَةٍ مَدَّةً وَكُلُ شَجِيرَةٍ مَدَّةً وَكُلُ شَجِيرَةٍ مَدَّةً وَكُلُ شَجِيرَةٍ مَدَّةً
 کہہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی پر صبح ہوتی ہے تو اس کے ہر عضو پر ایک صدقہ واجب
 ہوتا ہے پھر ہر پرچہ جان اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار الحمد صد کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ
 الا اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار اللہ اکبر کہنا ایک صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ
 ہے اور بری بات سے منع کرنا ایک صدقہ ہے اور ان سب کا کافی ہوجاتی ہیں دو رکعتیں چاشت کی ہر
 کو دو پڑھ لیتا ہے **عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أُوصَانِي خَلِيلِي بِشَلَاخٍ بِصِيَاكُمُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ**
كُلِّ شَيْءٍ أَفْرَكَ عَنِ النَّفْسِ وَأَنْ أُذِيرَ قَبْلَ أَنْ أُرْقَدَ ثُمَّ جَمْعُهُ ابْرِيرَهُ نَعْمَ كَمَا سِرَّ دُرَّتْ
 نے مجھ وصیت کی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) تین چیزوں کی تین روزہ کی ہر مہینہ
 میں اور دو رکعت چاشت کی اور دو پڑھ لینا قبل سونے کے **ف** جبکہ تہجد کے وقت اٹھو
 کا لیتین نہ ہو اس کو اول ہی وقت دتر پڑھنا اوسے ہے **عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ**

ہر عضو پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے
 ہر بار الحمد صد کہنا ایک صدقہ ہے
 ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا ایک صدقہ ہے
 ہر بار اللہ اکبر کہنا ایک صدقہ ہے
 اچھی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ ہے
 بری بات سے منع کرنا ایک صدقہ ہے
 ان سب کا کافی ہوجاتی ہیں دو رکعتیں چاشت کی ہر کو دو پڑھ لیتا ہے

بَابُ مَا رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

مسلم بن الحجاج روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعتوں کو فرمایا کہ جو پر ساری دنیا میں زیادہ جاری ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَفْجَرُ قُلُوبٍ لَا يَخُفُّ الْكَفَرُ وَذُنُوبُهُمْ» قُلُوبُهُمْ أَكْبَرُ قُلُوبِ الْبَشَرِ وَرَبُّهُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ

صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی سنتوں میں قل یا ہیا الکافرون وقل ہو اللہ احد پڑھے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي كَعْتَيْ الْفَجْرِ **قُلُوبُهُمْ أَكْبَرُ قُلُوبِ الْبَشَرِ** وَمَا أَنْزَلَ إِلَيْنَا الْآيَةَ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ وَفِي الْآخِرَةِ مِنْهُمَا **أَمَّا يَا اللَّهُ** وَأَشْجَدُ بِنَا مَا مَلُومُونَ ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی دو رکعتوں میں سورہ بقرہ پہلی رکعت میں قلوا امنت باللہ اور آخر تک پڑھتا ہے جو آیتیں سورہ بقرہ میں وارد ہوئی ہیں اور دوسرے میں امنا باللہ سے آخر تک اور دوسری اس آیت کا یہ ہے **قُلُوبُهُمْ أَكْبَرُ قُلُوبِ الْبَشَرِ** ثَمَّ لَوَا اِلَیْ كَاثِرُ سَوَابِیْنَا وَبِیْنَكُمُ الْآیَةُ **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي كَعْتَيْ الْفَجْرِ قُلُوبُهُمْ أَكْبَرُ قُلُوبِ الْبَشَرِ وَمَا أَنْزَلَ إِلَيْنَا الْآيَةَ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ وَفِي الْآخِرَةِ مِنْهُمَا **أَمَّا يَا اللَّهُ** وَأَشْجَدُ بِنَا مَا مَلُومُونَ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذر اسلم نے کہا روایت کی کہ ابو علی بن خثعم نے اون کو عیسیٰ بن یونس نے اون کو عثمان بن حکیم نے اسی اسناد کو نقل حدیث مردان الفرائسی کے (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی)

بَابُ فَضْلِ الثَّوْنِ الرَّابِعَةِ رَبَّانٍ عَدَدِ حَتِّ سُنَنِ كِيَانِثِ اِرَاوَانِ

کی کثرت کا بیان **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ** قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي سَفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ تَرَكَ حَتِّ ثَوْنٍ مِنْ سُنَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ حَتِّ ثَوْنٍ مِنْ سُنَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذر اسلم نے کہا روایت کی کہ ابو علی بن خثعم نے اون کو عثمان بن حکیم نے اسی اسناد کو نقل حدیث مردان الفرائسی کے (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی)

بَابُ مَا رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

ہوئی ہے عتبہؓ نے کہا سنا میں نے ام حبیبہؓ کو کہ فرمائی تھیں سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے کہ فرماتے تھے جس نے پڑھی بارہ رکعت رات اور دن میں بنایا جاوے گا اوس کے لیے ایک گھر حنت
 میں ام حبیبہؓ نے کہا جب سو میں نے پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اون رکعتوں کو نہیں چھوڑا
 عتبہؓ نے کہا جب سو میں نے سنا یہ ام حبیبہؓ ان رکعتوں کو نہیں چھوڑا عمرو بن اوسؓ نے کہا جب سو میں
 نے پڑھا عتبہؓ سو میں نے انکو نہیں چھوڑا نعمان بن سالمؓ نے کہا جب سو میں نے پڑھا عمر بن ابوسر
 سے اون رکعتوں کو نہیں چھوڑا **سُئِلَ النَّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَكُونُ فِي يَوْمِ نَبَتْ**
عَشْرَةَ سَجْدَةٍ تَطَوُّعًا بَنِي كَهَبَيْتٍ فِي الْحَبَشَةِ مَرَّحِمَهُ نَعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ اسی سند سے مروی ہے
 کہ جس نے ہر دن میں بارہ رکعت پڑھی سنت کی اوس کے لیے ایک گھر بنایا جاتا ہے جنت میں **عَنْ**
أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيَ اللَّهُ لَهُ يَوْمَ نَبَتْ عَشْرَةَ رَكَعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فِيهِ سَجْدَةِ إِلَّا بَنَيْتُ اللَّهُ
لَهُ بَيْتًا فِي الْحَبَشَةِ ادا لا بنی کہ بئیت فی الحبشة قالت أم حبيبَةَ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ أَصْلَحَتْ بَعْدُ
 وَقَالَ بَعْدَ سَبْعَةِ مَا بَرِحْتُ أَصْلَحْتُ بَعْدُ وَقَالَ عُمَرُ مَا بَرِحْتُ أَصْلَحْتُ بَعْدُ وَقَالَ
 النَّعْمَانُ سُئِلَ ذَلِكَ مَرَّحِمَهُ ام حبیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی سلمہؓ کی ماں نے
 سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی بندہ مسلمان ایسا نہیں کہ اللہ کے واسطے ہر دن میں بارہ رکعت
 پڑھی خوشی سے سوا فرض کے مگر بنا کہ ہے اللہ تعالیٰ اوس کو دے ایک گھر حنت میں یا فرمایا بنایا جاتا ہو
 اوس کے لیے ایک گھر حنت میں ام حبیبہؓ نے فرمایا میں اس دن ہمیشہ پڑھتی ہوں راہ عتبہؓ
 کہا میں ہی اس دن سے ہمیشہ پڑھتا ہوں اور نعمان نے بھی ایسا ہی کہا **عَنْ** ام حبیبَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ قَوَّضًا فَاسْبَغَ
 الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى اللَّهُ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثِينَ سَجْدَةً مَرَّحِمَهُ ام حبیبہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ مسلمان ایسا نہیں کہ اس نے وضو پورا کیا اور پھر اللہ کے لیے ہر دن پڑھ
 اور پھر مثل اوپر کی روایت کے بیان کیا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الظُّهْرِ سَجْدَةً تَكْبِيرًا وَبَعْدَهَا سَجْدَةً تَكْبِيرًا بَعْدَ الْمَغْرِبِ سَجْدَتَيْنِ
 وَبَعْدَ الْعِشَاءِ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ سَجْدَتَيْنِ كَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ وَالْجُمُعَةُ

حَتَّى إِذَا بَلَغَ مِنْهُ السَّوْعُ بَلَغَ دُونَ أَوْدَاجُونَ آيَةً قَامَ فَقَدْ أَهْلَكَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ حَضَرَ
 عائشة رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قرأت کرتے ہیں نماز
 میں ٹھیک پر جب دوپہر ہو گئے بیٹھ بیٹھے قرأت کرتے یہاں تک کہ جب رہ جاتی سورہ میں تیس یا
 چالیس آیتیں کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع کرتے **فائدہ** اس سنو ثابت ہوا کہ ایک ہی رکعت
 میں کچھ بیٹھ کر پڑھتے کچھ کھڑے ہو کر **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ جَالِسًا قِيَامًا وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَتَى مِنْ قِيَامٍ قَدْ رَمَى بِكُونِ
تِلْكَ آيَةٍ أَوْ أَدْبَعَيْنِ آيَةً قَامَ فَقَدْ أَدْبَعَيْنِ قِيَامًا ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرُّكْعَةِ
الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانوں کی ماں رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے بیٹھ ہوئے اور قرأت کرتے بیٹھ بیٹھے پھر جب رہ
 جاتیں تیس یا چالیس آیتیں کھڑے ہو کر قرأت کرتے پھر رکوع کرتے اور سجدہ پھر دوسری رکعت میں
 ہی ایسا ہی کرتے **ف** دونوں روایتوں سے ایک رکعت میں کچھ کھڑا رہنا کچھ بیٹھا ثابت
 ہوا اور یہ جائز ہے امام شافعی اور امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک اور عامہ علماء کے آگے
 کہ برابر ہے پہلے کھڑا ہو پھر بیٹھ جائے یا پہلے بیٹھا ہو پھر کھڑا ہو جائے اور بعض سلف نے اسکو
 منع کیا ہے مگر منع کرنا انکا غلط ہے اور قاضی نے ابو یوسف اور امام محمدؒ شکر دان ابو حنیفہ سے
 اور اور دوسرے فقہاء سے نقل کیا ہے کہ پہلے کھڑے ہو کر پھر بیٹھ جانا مکروہ ہے اور اگر نیت
 کی کھڑے ہو کر تو پھر بیٹھ گیا تو شافعیہ کے اور جمہور کے نزدیک جائز ہے اور ابن قاسم مالکی بھی اسے
 جائز کہتے ہیں اور شہب منعم کرتے ہیں مگر ترجمہ کہتا ہے بیٹھ کر اڑھنا اور اڑھ کر بیٹھنا دونوں
 احادیث صحیحہ میں وارد ہو اسے پھر منع کرنا کسی ایک کا سراپا خلاف ہے اور قابل التفات نہیں
 اسلیو کہ شیعہ وہی ہے جو نبی سے ثابت ہو نہ راوی اور قیاس کی علی الخصوص جب مخالفت نبی
 ہو اگرچہ سارا جہان اسکا قائل کیوں نہ ہو **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُ أَوْ هُوَ قَاعِدًا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرُكَّعَ قَامَ قَدْ رَمَى بِكُونِ إِنْشَاءِ أَدْبَعَيْنِ
 آیت ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ ہوئے
 قرأت کرتے پھر جب ارادہ کرتے رکوع کا کھڑے ہوتے اتنی دیر کہ آدمی اوس میں چالیس

بیان کمال مخالفت قیاس باحدیث

نہ

آئین پڑھے (یعنی پیر کو رکے) **عَنْ عُلْفَةَ بِنْتِ قَاصٍ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ كَيْفَ**
كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ
فِيهِمَا كَأَنَّهُ إِذَا ارْتَدَّ رُكْعَتَهُ قَامَ فَرَدَّكُمْ ترجمہ علقمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعت (شب) اس سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ بیٹھ کر پڑھتے ہیں چاہے ارادہ
 میں تاکہ رکوع کریں کہ پڑھے ہو جائے پیر کو رکے کرتے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ قَائِمٌ قَالَتْ نَعَمْ بَعْدَ
مَا حَطَمَهُ النَّاسُ ترجمہ عبد اللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے اور انہوں نے فرمایا کہ ہاں جب لوگوں نے آپ کو بڑھا کر
 (یعنی اونکے ٹکڑوں نے) **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَكَيْفَ كَانَ عَنِ الشَّيْءِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ نسل اوپر کی روایت کی ہے **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ**
عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى كَانَ كَثِيرًا قَامًا صَلَوَتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ
 ترجمہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا جب تک اکثر آپ بیٹھ کر نماز
 پڑھتے تھے **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْعَلًا كَانَ**
أَكْثَرُ صَلَوَتِهِ جَالِسًا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فرما ہو گئے اور پہلا ہو گئے تو اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتے **عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا**
قَالَتْ مَا دَرَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي سُبْحَتِهِ قَاعًا أَحَدًا حَتَّى كَانَ
قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعًا أَوْ كَانَ يَقْرَأُ السُّورَةَ فَيُتْلَاهَا خَلْفَهُ
تَكُونُ أَطْوَلُ مِنْ أَطْوَلٍ مِنْهَا ترجمہ حضرت حفصہ نے فرمایا کہ میں نے نہیں دیکھا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نفل پڑھا ہو یا ناک کہ جب آپ کی وفات سے ایک سال باقی رہا تو
 آپ بیٹھ کر نفل پڑھنے لگے اور سورت کو پڑھتے اور یہاں تک ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے کہ وہ لہجے سے لہجے ہو
 جاتی مسلم نے کہا روایت کی ہم سے ابو الطاہر اور حرمہ نے اون دونوں سے ابن مسرے نے اون سے
 یونس نے اور روایت کی ہم سے اسحق نے اور عبد بن حمید نے دونوں سے عبد الرزاق نے اون سے
 معمر نے اون سے زہری نے اسی سند سے نسل اس کی مگر ادن دونوں نے کہا کہ جب آپ کی وفات

باب فیہ

عَنْ

رَسُولِ اللَّهِ

بَدَأَ

كَانَ

کُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَبَدَأَ بِرُكُوعٍ أَحَدِهِمَا إِذَا سَأَلَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَوةٍ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْغَبَرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ
فَأَمَرَكُمْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ أَصْبَحَ عَلَى شَيْءٍ لَا يُكْرَهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ
ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عثمان کی نماز سے پہلے ایک گیارہ رکعت
پڑھتے سلام پھیرتے ہر دو رکعت کو بعد اور ایک دو رکعت پڑھتے پھر حسب مؤذن فجر کی اذان دے چلتا اور
ظاہر ہو جاتی اون پر صبح اور مؤذن آتا کہ ہر دو رکعت ملکی اور کرتے پھر پہلی کروٹ پڑھتا تھا
یہاں تک کہ مؤذن کہتے کہ انا عکروا ابن شحباب یہذا الا ستاد و ساق حذو مملکۃ الحذو
یمنہ لہ غیر اِنَّہ لکم ین کما و تبین کہ النجور و جاءہ المؤذن و کم ین کما و اقامۃ
و سائر الحدیث یومئذ حدیث عمد و سائر ترجمہ ابن شہاب زہری نے اسی سنا دوسو روایت
کی اور حرمانہ نے حدیث روایت کی مثل حدیث اوپر کی اور اس میں صبح کے ظاہر ہو جانے کا ذکر نہیں کیا
اور نہ مؤذن کے آئین کا ذکر ہے اور ساری حدیث بزرگی روایت کے مطابق بیان کی **عَنْ عَائِشَةَ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ
رَكْعَةً يَكُونُ فِي ذَلِكَ رَكْعَتَيْنِ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي الْآخِرِ هَكَذَا تَرجمہ حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑھتے پانچ اون میں سے وتر ہو تین
کہ نہ بیٹھتے مگر اون کے آخر میں **ف** **وتر ایک رکعت ہو لگا کے گیارہ اور تیرہ رکعتوں تک**
سنوں اور جہاز ہے مگر فضل یہی ہے کہ ہر دو رکعت پر سلام دیا جائے اور حالانکہ سب رکعتوں
کے اخیر میں ایک سلام دینا ہی روا ہے مگر مشہور وہی ہے دو دو رکعت پر سلام کہا مسلم نے روایت
کی ہم سے ابو بکر نے اون سے عہدہ نے اور روایت کی ہم سے ابو بکر نے دونوں نے کہا روایت کی
ہم سے مربع نے اور ابواسامہ نے **عَنْ عَائِشَةَ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي
ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَرَكَتِي الْفَجْرِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت پڑھتے تھے مع دو رکعت سنت فجر کے **عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ**
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَوةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى أَحَدٍ

ابو بکر کی روایت
ابن شہاب کا بیان

ابو بکر کی روایت
ابن شہاب کا بیان

عشر رکعات یصلیٰ اربعاً فلا تسأل عن حسنہن وجموعہن ثم یصلیٰ اربعاً فلا تسأل
 عن حسنہن وجموعہن ثم یصلیٰ ثلاثاً فقال عائشہ رضی اللہ عنہا کففت یا رسول اللہ
 انما قبل ان توتر فقال یا عائشہ ان عیني تتماكر ان دكا يماكم قالی ترجمہ ابی سلمہ نے حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان کی نماز کو تو انہوں نے فرمایا کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے خواہ رمضان ہو یا غیر رمضان چار رکعت
 ایسی پڑھتے تھے کہ انکا صبر اور طول کچھ نہ پوچھ پیر طرازی ایسی پڑھتے تھے کہ انکا ہی صبر اور طول کچھ نہ پوچھ پیر
 رکعت چوتھی تو رخصت کی، پھر حضرت عائشہ (زبار رسول اللہ) کو سوجاتے ہیں تو سب پڑا کر دیا یا عائشہ میری انگلیں سوتی
 ہیں اور دل نہیں سوتا **ف** احمدیث سے استدلال کیا ہے شافعی نے اس پر لکھا کہ ناقص است کا
 افضل ہے بہت رکوع اور سجود کرنے سے اور یہ ضائع انہی سے ہر کوئی سونے سے وضو نہ جاسکے اور
 بعضوں اعتراض کیا ہے کہ دادی میں آپ سو گئے تھے اور نماز قضا ہو گئی تھی پھر یہ کہ منکر ہو گنا
 ہے اور جو اس کا یوں دیا ہے کہ طالع ہونا آفتاب کا انکھوں سے متعلق ہے بخلاف حدیث
 کے کہ وہ قلب سے متعلق ہے **حکمہ** اینی سکتہ قال سألت عائشہ رضی اللہ عنہا عن صلوة
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کان یصلی ثلاث عشر رکعات ثم یصلی ثمان
 رکعات ثم یوتر ثم یصلی رکعتین وھو جالس فإذا أذن یسجد ثم قائم ثم یسجد
 ثم یصلی رکعتین بین الابدان اذ انک قائم یمین صلوة الضمیر ترجمہ ابی سلمہ نے پوچھا حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تو انہوں نے فرمایا کہ تیرہ رکعت پڑھتے
 آٹھ رکعت کے بعد دو رکعت پڑھتے پھر تیرہ رکعت پڑھتے اور جب ارادہ کرتے رکوع کا کھڑے ہو جاتے
 اور رکوع کرتے دو رکعت پڑھتے صبح کی اذان اور تکبیر کے بعد **ف** اس حدیث کے
 ظاہر سے شک کیا ہے اور داعی اور احمد نے جیسا کہ قاضی ابن دین دونوں سے نقل کیا ہے کہ آٹھ
 نے بعد وتر کے دو رکعت پڑھتے کہ مباح کہا ہے اور امام احمد سے یہ بھی مروی ہے کہ میں اسکو
 نہ پڑھتا ہوں نہ منع کرتا ہوں اور امام مالک نے اسکا انکار کیا ہے اور صواب یہ ہے کہ یہ دو رکعتیں
 آپ نے پڑھی ہیں بعد وتر کے بلکہ مگر معلوم ہو جاوے کہ بعد وتر کے جائز ہے مگر اس پر آپ نے
 ہمیشگی نہیں کی کہی کیا اور کہی نہ کیا اور کوئی شخص کان کے لفظ سے دوام نہ خیال کرے اس لیے

نکاح

نکاح

نکاح

کہ یہ لفظ صرف ایک فعل کے وقوع پر دلالت کرتا ہے کہ زمانہ باغنی میں واقع ہوا چنانچہ دوسری روایت
 میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ کُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُلَاكِهِ تَبْلُ
 أَنَّ يَكُونُ؟ یعنی میں خوشبو لگاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کو ہونے کے وقت قبل
 طوافِ افاغہ کے حالانکہ ظاہر ہے کہ حضرت عائشہ کی صحبت کے بعد حضرت نے ایک ہی بار حج کیا اپنے
 حجة الوداع اور بہت روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ آخر نماز آپ کی رات میں وتر پڑھنا پس پھر ہوا
 کہ یہ دو رکعات کہی پڑھی ہمیشہ نہیں کھنڈی اِنْ سَكَتَ اِنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَثَلِهِ غَيْرَ اَنْ فِي حَدِيثٍ يَنْبَغِي سَأَلُكُمْ وَرَكَاتِ
 فَاَمَّا يُؤَيِّنُ مِنْهُنَّ تَرْجِمُهُ ابوسلمہ نے مثل روایت اور کی بیان کیا مگر اس میں اتنا ہے کہ نو
 رکعت پڑھے کہ وتر اسی میں تھا سَكَنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لُبَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ قَالَ
 اَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ اَيُّ اَمْرٍ أَخْبَرْتَنِي عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَتْ صَلَوةً فِي شَعْرِ رَمَضَانَ وَغَيْرِهَا ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً
 بِاللَّيْلِ مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ تَرْجِمُهُ عبدالمہ بن ابی لبید نے سنا ابوسلمہ سے کہ وہ گئے حضرت ام
 المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں اور عرض کی کہ اے میری ماں خبر دیجیے مجھے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے اور فرمایا انہوں نے کہ نماز رمضان وغیرہ میں تیرہ رکعت تھی
 رات کو کہ اسی میں زور رکعتیں صبح کی سنت ہی تھیں سَكَنَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ كَانَتْ صَلَوةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ
 عَشْرَ رَكَعَاتٍ اَيُّوْ تَرْجِمُهُ دَرَكَةُ رَكَعَتِي الْفَجْرِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكَعَةً
 تَرْجِمُهُ قاسم بن محمد نے کہا سائیں نے حضرت عائشہ مسلمانوں کی ماں سے کہ فرماتی تھیں کہ نماز رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کو دس رکعت تھی اور ایک رکعت کا وتر اور دو رکعتیں فجر کی سنت
 یہ سب تیرہ رکعتیں ہوں سَكَنَ ابْنُ اَبِي حَتَّافٍ قَالَ سَأَلْتُ اَلْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ عَنْ عَمَّا حَدَّثَنَاهُ
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ اَوَّلَ
 اللَّيْلِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ اِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ اِلَى اَهْلِهِ قَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ يَنَامُ فَاِذَا
 كَانَ عِنْدَ الْبُحْرِ اَوَّلَ اَوَّلٍ قَالَتْ وَتَبَّ دَلَّاهُ مَا قَالَتْ فَاَمَّا مَا قَالَتْ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَ

فمنہ

باب منہ

سكنا

باب منہ

وَاللَّهُ مَا قَالَتْ غَتَّلَكَ وَأَنَا عَظِيمٌ مَا تَوَيْدُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جَنَابًا تَوْصَاءُ وَصُورًا الْوَجَلُ بِلِصْلَوَةٍ
 ثُمَّ صَلَّى الْكَفَّةَيْنِ ثُمَّ جَمَعَ ابْنِ اسحاق نے کہا پوچھا میں نے اسود بن یزید سے ان حدیثوں کو جو حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے سنی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بعد مؤثرین تو انہوں
 نے کہا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ آپ سورہ ہر اول رات میں اور جاگتے آخر رات میں پہر اگر آپ کو
 حاجت ہوتی اپنی بیویوں سے تو حاجت روا کرتے پہر سورہ ہر چہر جب پہلی اذان ہوتی (یعنی صبح
 کے وقت کی اذان) تو تھپٹ اور چہل پڑتے اور تم سے اللہ کی کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ کھڑے
 ہوتے پہر بہاتے اپنے اور پرانی اور تم سے اللہ کی یہ نہیں کہا کہ نہاتے (یعنی جو لفظ انہوں نے
 فرمایا وہی جگہ یاد ہے) اور میں خوب جانتا ہوں جو آپ کی مراد ہے (یہ سلیو کہا کہ شرم کی بات ہے
 اور اگر جنب نہ ہوتے تو وضو کرتے جیسے لوگ نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پہر دو رکعت پڑھتے
 (یعنی سنت مبع) سَکَنَ اَوْ اُسْحَاغَنَ اَلَا سَوَدٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى يَكُونَ اخِرُ صَلَوَاتِهِ الْوُتْبُ ثُمَّ جَمَعَ ابْنِ اسحاق اسود
 سے راوی ہیں وہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے یہاں تک کہ آخر میں دو رکعت اس سے معلوم ہوا کہ وتر کے
 بعد دو رکعت پڑھتے کہ ہمیشہ نہیں پڑھتے تہی جیسا ہم اور ذکر کر ائین ہیں سَکَنَ مَسْرُوقٌ قَالَتْ
 سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ عَبْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ
 يُحِبُّ الدَّائِمَ قَالَ فَلَمَّا أَتَى حِينَ كَانَ يُصَلِّي فَقَالَتْ كَانَ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلَّى
 ثُمَّ جَمَعَ مَسْرُوقٌ نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 عمل کو آپ نے فرمایا کہ دوست کہہ رہے تھے وہ ہمیشہ کو عمل کو پہر میں نے کہا کہ نماز پڑھتے تھے کہ جب
 سنتے مرغ کی آواز کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے مرغ اکثر ادھی رات کو بعد بولنا شروع کرتے تھے
 سَکَنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّحَدُّ
 الْأَعْلَى فَوَيْلٌ لِي أَوْ عَنِيدٌ فِي الْأَعْلَى ثُمَّ جَمَعَ حضرت عائشہ ام المؤمنین نے فرمایا میں نے رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اپنے گہر میں یا فرمایا اپنے پاس سے باہر اپنے بعد تہجد سوجاتے تھے
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّاهُ كَانَ فِي الْفَجْرِ

باب فیہ

باب فیہ فی التَّحَدُّ الْأَعْلَى

فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَظْفَةً حَدَّثْتُكِ وَإِلَّا أَصْبَحْتُ مَرْحُومَةً حضرت عائشہ ام المومنین سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سنت فجر کی پڑھ چکے تو میں اگر جاگتی ہوں تو مجھ سے باتیں کرتے نہیں تو سو جاتے **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَرَجَّعَ إِلَى الْمَسْجِدِ فِي بَيْتِهِ** یہی روایت کی **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا** قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ كَذَا أَذْوَرَ قَالَ فَوَجَّيْتُ فَأَوْزَعَنِي يَكْأَلُ لَيْسَ تَرَجَّعَ حضرت عائشہ مسلمانوں کی ماں رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز تہجد پڑھ لیتے اور وتر بھی پڑھ چکے تو مجھ سے فرماتے اٹھو وتر پڑھ لو اسے عائشہ **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي صَلَواتَهُ بِاللَّيْلِ وَهِيَ مَعْزُومَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا بَقِيَ الْوُتْرُ أَيقَظَهَا فَأَوْتَرَتْ** ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے اور وہ سامنے آئی لیٹی رہتیں جب وتر پڑھ جاتے حضرت انکو جگادیتے وہ وتر پڑھ لیتیں **فَإِنْ رَوَاتِي** ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ وتر آخر شب میں پڑھنا مستحب ہے خواہ آدمی تہجد پڑھے یا نہ پڑھے مگر یقیناً کہتا ہوں کہ میں آخر شب میں ضرور اٹھوں گا **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَذْوَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَتَرَكْتُهُ إِلَى السَّحَرِ** ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وتر ساری رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کرتے یہاں تک کہ آخر میں پہونچ گیا سحر کے وقت چھوٹا عائشہ قالت **مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَذْوَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوَّلِ الْخَبَرِ** فَأَتَيْتُهُ وَتَرَكْتُهُ إِلَى السَّحَرِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول شب میں اور سچ میں اور آخر میں سب وقت وتر ادا کیے ہیں یہاں تک کہ چھوٹا حصہ آخر کے رات میں ہی **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلُّ اللَّيْلِ قَدْ أَذْوَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَتَرَكْتُهُ إِلَى الْخَبَرِ** **اللَّيْلِ قَدْ أَذْوَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَتَرَكْتُهُ إِلَى الْخَبَرِ** قَالَتْ فَتَدَاوَعَنِي تَرَدَّدْتُ أَنْ سَعِدْتُ بِنِهَايَةِ عَمْرِئِ أَرَادَ أَنْ يَنْتَزِعَ فَرَسَهُ لِيَلْبِسَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَأَرَادَ أَنْ يَنْتَزِعَ عَقَارَ ابْنِهَا لِيَنْتَزِعَ فِي السَّيْرِ لِأَخِي وَالْكَدَّ دَاعٍ وَبِجَاهِ هَذَا الْيَوْمِ حَتَّى يَمُوتَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ كُنْتُ أَنَا سَامِعَةً مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَذَهَبُوا عَنْ ذَلِكَ وَأَخْبَرُونِي أَنَّ لَهُمَا

بَابُ صَلَواتِهِ صَلَواتِهِ

بَابُ صَلَواتِهِ

بَابُ صَلَواتِهِ صَلَواتِهِ

بَشِيرَةً أَوْ نَذِيرَةً نَبِيٍّ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَكَانَ اللَّهُ مُلْكًا لَكُمْ وَنَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ لَكُمْ فِي أَسْمَاءِكُمْ
 حَالُكُمْ بِذَلِكَ رَاسِعٌ أَمْرُهُ وَكَانَ كَانَتْهَا وَاشْهَدَ عَلَى رَجُلَيْنِ فَأَبَى عَنْ بَعْضِ
 رَجُلَيْهِ عَنْهُمَا فَسَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَنِي عَنَابٍ لَا
 أَذْكَكَ عَلَى أَعْلَى أَهْلِ الْأَرْضِ بِوَرْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ عَائِشَةُ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَتَيْهَا فَسَأَلَهَا ثُمَّ أَتَيْتَنِي فَأَخْبَرَنِي بِرَجُلٍ عَلَيْكَ مَا ظَلَمْتُ إِلَيْهَا فَاتَيْتُ
 عَلَى كَيْلِمِ بْنِ أَيْلَمٍ فَاسْتَلَمْتُ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا أَنَا بِرَجُلٍ لَافٍ يَجْعَلُهَا أَنْ يَقُولَ فِي
 هَاتِلِ الشَّيْخَةِ شَيْئًا فَابْتَ فِي حُجْمِهَا قَالَ فَاسْمُتْ عَلَيْهَا فَبَاءَ مَا ظَلَمْتُهَا إِلَى
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَاسْتَأْذَنَّا حَالِيهَا فَادْرَيْتَ لَنَا قَدْ خَلَا عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَهْلِكُمُ نَعْمَ
 فَقَالَ نَعْمَ فَقَالَتْ مَنْ مَعَكَ قَالَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ مَنْ هِشَامُ قَالَ ابْنُ عَامِرٍ
 فَتَرَحَّمَتْ عَلَيْهِ وَقَالَتْ خَيْرًا قَالَ فَتَادَهُ وَكَانَ أَجِيبَ يَوْمٍ أُحْدِثُ نَقْلْتُ يَوْمَ الْوَرْدِ
 أَنِّي بَنِي عَنْ خَلِيٍّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ السَّتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ
 بَلَى قَالَتْ فَإِنْ خُلْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنَ قَالَ فَجِئْتُ أَنْ أَقُومَ
 وَلَا أَسْأَلُ أَحَدًا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ بَدَأَ إِلَى نَقْلْتُ أَنِّي عَنْ تِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ السَّتْ تَقْرَأُ يَا أَيُّهَا الْمُرْمَلُ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ اللَّهَ
 عَزَّ وَجَلَّ أَتَمَّ مِنْ تِيَامِ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِ هَذِهِ السُّورَةِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بَلَى وَأَعْيَانَهُ حَوْلَهُ أَمْسَكَ اللَّهُ تَعَالَى خَاتَمَتَهَا أَنْ تَعْرِفَ شَيْئًا فِي التَّيْمَانَةِ حَتَّى أَتَى اللَّهَ
 عَزَّ وَجَلَّ فِي آخِرِ هَذِهِ السُّورَةِ التَّخْفِيفَ فَصَارَ تِيَامِ اللَّيْلِ فَطَرَعَا بَعْدَ بَيْضَةِ قَالَ
 قُلْتُ يَوْمَ الْوَرْدِ الْوَمِينَ أَنْ يَبْنِي عَنْ رَجُلٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَمَا أَعْلَمُ
 لَهُ سَوَاكَ وَطُورُهُ فَبِيعَتْهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ عَنْهُ
 وَيَعْرِفَ تَمَرَكَاتِ لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي النَّامَةِ قِيلَ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَرَدَّ عَوْدَهُ ثُمَّ
 يَجْعَلُ فِي يَوْمٍ يَقُومُ فَيُصَلُّ النَّاسِغَةَ ثُمَّ يَقُولُ تَيْمَنَةً وَيُحْلِلُ بِهَا تَيْمَنَةً تَيْمَنَةً تَيْمَنَةً تَيْمَنَةً
 مَا يَسْأَلُ رَهْوَ نَاعِدٍ قُلْتُ لَحْدَى عَشْرَةَ رَفَعَتْ يَابَنِي تَلَا أَسْنُ نَبِيٍّ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ أَهْلُ
 أَوَّلِ سَبْعٍ رَفَعَتْ فِي الرُّكْعَةِ شَيْئًا لَيْلًا قُلْتُ لَيْلًا نَبِيٍّ نَا بَنِي نَا كَانَ نَبِيٍّ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ن
أَسْمَاءُ

نَبِيٍّ

قَالَ تَائِبًا

نَا لَهَا

اِذَا صَلَّيْكَ صَلَاةً أَحَبَّ اِلَيْكَ اَوْ مَعْلِيَّهَا دَكَانَ اِذَا غَلَبَكَ نَوْمٌ اَوْ وَجَعَ عَرْقٌ قِيَامَ لِلْيَكْلِ صَلَّ
 مِنَ النَّجَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رُكْعَةً وَلَا اَعْلَمُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كَمَا
 فِي بَيْتِهِ وَلَا صَلَّ لَيْلَةً اِلَّا الصُّبْحَ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَمَا لَا غَيْرَ مَصْنَعًا قَالَ مَا لَكَ بِهَذَا اَلْبَحْثِ
 فَمَا تَنْتَهِ عَمَلِي فِيهَا فَقَالَ صَدَقْتُ لَوْ كُنْتُ اَقْرَبُهَا اَوْ اَدْخُلُ عَلَيْهَا لَا يَنْتَهِ عَمَلِي تَشَابُهًا
 بِهِ قَالَ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا حَدَّثْتُكَ حَدِيثَهَا **الْحَجَّاجُ** قتاده سمرقانی
 ہے کہ زرارہ بن سعد بن ہشام بن عامر نے چاہا کہ اس کی راہ میں جہاد کرے اور مدینہ کو آئے اور چاہا
 کہ اپنے باغ وزمین وغیرہ بیچ دے الین اور اس سے ہتیار اور گھوڑے خریدیں اور نصاریٰ سے لڑیں
 مرنے کے وقت تک پہرچ مدینہ میں آئے اور مدینہ والوں سے ملے انہوں نے انکو منع کیا رہیں بالکل
 کار و بار دنیا اور ضروریات بشری چھوڑ کر ایسا نہ کرنا چاہیے اور خبر دی کہ چہا آدمیوں نے اسکا
 ارادہ کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تو آپ نے انکو منع کیا اور فرمایا کہ کیا تمہارے
 لیے میری راہ اچھی نہیں پہرچ لوگوں نے اون سے یہ کہا تو انہوں نے اپنی بیوی سے رجعت
 کی (یعنی جبکہ طلاق دیدیا تھا) اور انکو طلاق دیدیا تھا اور ان کی رجعت پر گواہ کر لیا لوگوں کو پہر
 وہ ابن عباس کے پاس آئے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کا حال پوچھا انہوں نے
 کہا میں نے انکو ایسے شخص کو بتا دیا کہ جو ساری زمین کے لوگوں سے حضرت کے وتر کا حال بہتر جانتا
 ہے انہوں نے کہا وہ کون ہے ابن عباس نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سو تم ان کے پاس
 جاؤ اور ان سے پوچھو پہر میرے پاس آؤ اور انکے جواب سے خبر دو پہر میں انکے پاس چلا اور حکیم بن اسلم
 کے پاس آیا اور ان سے چاہا کہ وہ مجھے حضرت عائشہ کو پاس لے چلیں انہوں نے کہا میں انکے
 پاس نہیں جاتا اس لیے کہ میں نے انکو روکا تھا کہ وہ ان دونوں گروہوں کے بیچ میں کچھ نہ بولیں
 (یعنی صحابہ کی آپس کی لڑائیوں میں) مگر انہوں نے کہا اور چلی گئیں زرارہ نے کہا کہ میں نے
 حکیم کو قسم دی غرض وہ آئے اور ہم سب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف چلے اور ان سے اطلاع
 کی انہوں نے اجازت دی اور ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تب انہوں نے فرمایا کیا یہ حکیم
 ہیں انہوں نے کہا ہاں غرض حضرت عائشہ نے انکو پہچان لیا (یعنی آواز وغیرہ سے پردہ کی آڑ
 سے پہر انہوں نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ کون ہے حکیم نے کہا میرے ساتھ سعد بن ہشام ہیں

انہوں نے فرمایا ہشام کون سے حکیم نے کہا عامر کے بیٹے تب اونپر بہت مہربانی کی اور قتادہ نے کہا
 وہ جنگ احد میں شہید ہوئے تھے پھر میں نے عرض کی کہ اے مسلمان کی مان مجھے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے اخلاق سے خبر دیجیے انہوں نے فرمایا تم نے قرآن نہیں پڑھا میں نے کہا کیوں نہیں انہوں
 نے فرمایا حضرت کا خلق دہنی تھا جسکا قرآن میں حکم ہے انہوں نے کہا پھر میں نے چلنے کا ارادہ کیا اور
 چاہا کہ موت کو وقت تک اب کسی سو کوئی چیز نہ پوچھوں۔ پھر مجھے خیال آیا تو میں نے عرض کی کہ خبر دیجیے
 مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کو اٹھنے سے پہلے انہوں نے فرمایا کیا تم نے یٰٰثُمَّ الْفُزْلُیٰ نہیں پڑھا
 میں نے کہا کیوں نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہو اس سورہ کے
 اول میں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے پاس رات کو نماز پڑھتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سورہ
 کا خاتمہ بارہ مہینے تک آسمان پر روک لیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورہ کا آخر آگاہ اور اس میں
 تخفیف فرمائی (یعنی عہد کی فرضیت معاف کر دی مسنون ہونا باقی رہا) پھر ہو گیا رات کا نماز پڑھنا
 خوشی کا سودا بعد اسکے کہ فرض تھا پھر میں نے عرض کی اے مسلمانوں کی مان خبر دیجیے مجھے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کی تب انہوں نے فرمایا کہ ہم آپ کے پیوسواک اور وضو کا پانی طیار رکھتی تھی
 اور اللہ تعالیٰ آپ کو حب چاہتا تھا اٹھا دیتا تھا رات کو پہر آپ سواک کرتے تھے اور وضو پہر نہ رکھتے
 پڑھتے تھے نہ بیٹھتے اوس میں سگر اٹھو میں رکعت کو بعد اور یاد کرتے اللہ کو اور اس کی حمد کرتے اور دعا
 کرتے یعنی تشہد پڑھتے) پہر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ پہرتے اور فوجیں رکعت پڑھتے پہر بیٹھتے
 اور اللہ کو یاد کرتے اور اس کی تعریف کرتے اور اس کے دعا کرتے اور اس طرح سلام پہرتے کہ ہم کو
 سنا دیتے (تاکہ سوتے جاگ اٹھیں) پہر دو رکعت پڑھتے اور اسکے بعد بیٹھتے بعد سلام کے عرض
 یہ کیا رہ رکعت ہوئی اے میرے بیٹے پہر جب آپ کا سن زیادہ ہو گیا اور بدن میں گردش آگیا سات
 رکعت وتر پڑھنے لگے اور دو رکعتیں دہی ہی پڑھتے جیسے اور ہم نے بیان کیا کہین غرض یہ سب نہ
 رکعتیں ہوئیں اے میرے بیٹے (یعنی سات وتر و تہجد کی اور دو بعد وتر کے) اور آپ کی عادت تھی
 کہ جب کوئی نماز پڑھتے اور سپریشگی کرتے اور جب آپ پر نیند یا کسی درد کا غلبہ ہوتا کہ رات کو نہ اٹھ
 سکتے تو دن کو بارہ رکعت ادا کرتے (یعنی وتر نہ پڑھتے) اس کو ثابت ہوا کہ وتر کی قضا نہیں
 اور میں نہیں جانتی کہ گہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سارا قرآن ایک رات میں پڑھ لیا ہو۔

اس سو یکشنبہ قرآن کا دعوت ہونا ثابت ہوا (نہ ہوتا تھا) ہون کہ ساری رات آپ نے نماز پڑھی
 صبح تک (یعنی دن بھر) نہ سوئے نہ آرام لیا ہو) اور نہ یہ کہ سارا مہینہ روزہ رکھا ہو سوا رمضان کے پھر
 مین ابن عباس کے پاس گیا اور ان کو یہ ساری حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ بیشک حضرت عائشہ
 نے سچ فرمایا اور کہا کہ اگر مین ادن کے پاس جاتا ہوتا تو یہ سب مہینہ در مہینہ بتا دیتا رہے کہ
 اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ ان کے پاس نہیں جاتے ہیں تو مین کہی ان کی بات آپ کے نہ کہنا مسلم
 نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن مشنور نے ادن سے معاذ بن سوہام نے جو معاذ کے باپ ہیں ان
 سے قتادہ نے ادن سے زرارہ نے ادن سے سعد بن ہشام نے کہ سعد نے طلاق دیا اپنی بیوی کو
 اور مدینہ گئے تاکہ اپنی زمین وغیرہ فروخت کریں پھر یہی مضمون لکھا اور مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے
 ابو بکر بن ابی شیبہ نے ادن سے محمد بن بشر نے ادن سے سعید بن ابی عروبہ نے ادن سے قتادہ نے
 ادن سے زرارہ بن اوس نے ادن سے سعید بن ہشام نے کہا سعد نے کہ مین عبد اللہ بن عباس کے
 پاس گیا اور ان کو ذکر کو پوچھا اور سارا فقہ حدیث کا بیان کیا اور اسی مین یہی ہے کہ حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہشام کون سی انہوں نے کہا عاصم کے بیٹے انہوں نے فرمایا وہ کیا
 خوب شخص ہے اور عامر شہید ہے تنہا جنگ احد مین اس حدیث مین بہت فرایہ مین اول
 یہ کہ ابن عباس نے جو حضرت عائشہ کو بتایا کہ ادن سے دیکھا حال پوچھو اس کو معلوم ہو کہ عالم کو
 مستحب ہے کہ جب کوئی شخص اپنے سے زیادہ جانتا ہو تو مسائل کو اس کی طرے رجوع کر دے اس سبب
 دین کی خیر خواہی اور مسائل کی بہتری ہے دوسری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو جواب
 دیا کہ خلق حضرت کا قرآن تھا اس سے علوشان اور وفود علم اور کثرت فہم اور کثرت ادراک
 حضرت ام المؤمنین کا معلوم ہوتا ہے کہ کتنی ٹپے دریا کو ایک کونہ زمین کھڑا اور ایسی جامع اور نافع
 تعریف آپ کے خلق کی کر دی کہ مسائل کو خیال ہو کہ اب ساری عمر کسی سے اس بارہ مین سوال
 نہ کرے سبحان اللہ کیون انہوں آخر مجھ کو محبوب خدا مین رضی اللہ عنہا لعن انبا عمار و خدا انہا
 تیسری یہ جو فرمایا کہ تعجب فرض تھا پھر خوشی کا سودا ہو گیا اس کو معلوم ہو کہ حضرت صلوات اللہ
 علیہ وسلم پر اہم است پر سب پر نفل ہو گیا مگر بہت پر نفل ہونے مین تو اجماع ہے انہی صلوات اللہ علیہ
 وسلم کے لیے شافعیہ کے نزدیک فرضیت ماقط ہو گئی چوتھی جب تعجب قضا ہوتا صبح کو ادا فرماتے

اس ثابت ہوا کہ اور اور وظائف کی احتیاط ضرور ہونی چاہیچین ثابت ہوا کہ در کی قضا نہ پڑھتے
عن زَادَ رَأْيَ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ كَانَ جَارًا لَهُ فَخَبَّرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَ
 اقْتَضَى الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سَعِيدٍ وَفِيهِ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قَالَ ابْنُ عَمْرٍو قَالَتْ نَعَمْ
 الْمَرْءُ كَانَ أُصِيبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَفِيهِ فَقَالَ حَكِيمُ بْنُ
 أَلْحَجَّ أَمَّا زَادَ لَعَلَّتْ أَنْتَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْنَا مَا أَتَيْنَاكَ وَبَعْدَ يَتَجَمَّعُ تَرْجَمُهُ زَارَهُ بَنُ أَوْسَى
 سے روایت ہو کہ سعد بن ہشام ان کے ہم سایہ تھے پس انہوں نے خبر دی کہ طلاق دیا انہوں نے
 اپنی بیوی کو اور حدیث بیان کی جیسو سعید کی روایت ہو اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ نے
 پوچھا کہ کون سے ہشام انہوں نے کہا عامر کے بیٹے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ہاں وہ کیا خوب
 آدمی تھے شہید ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد کے دن اور اس میں یہ بھی ہے
 کہ حکیم بن اسلم نے کہا کہ اگر میں جانتا کہ تم اس کے پاس نہیں جاتے تو میں انکی حدیث کو تم کو خبر
 نہ دیتا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا
 قَامَتْهُ الصَّلَاةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ قَحِجٍ أَوْ خَيْرٍ صَلَّى مِنَ النَّجَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَرْجَمُهُ
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب کی تہی جب قضا ہو
 جاتی کسی دروغیر کے عذر سے تو دن کو بارہ رکعت پڑھ لیتے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَثْبَتَهُ كَانَ إِذَا
 نَامَ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ مَرَضَ صَلَّى مِنَ النَّجَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَتْ وَمَا دَأَيْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لَيْلَهُ حَتَّى الصُّبْحِ وَمَا صَامَ مُتَتَابِعًا إِلَّا مَصَانِ تَرْجَمُهُ
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی کام کرتے تو اسے
 ہمیشہ کیا کرتے اور جب رات کو سو جاتے یا بیا رہو جاتے تو دن کو بارہ رکعت پڑھ لیتے اور میں نے
 نہیں دیکھا کہ کہی آپ ساری رات صبح تک جاگے ہوں اور کہی ایک ماہ برابر روزے کرنا
عن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَنْ قَامَ عَزَّ حَزْبُهُ أَوْ عَزَّ شَيْءٌ مِنْهُ فَقَامَ لَيْلَهُ ثَلَاثِينَ صَلَوةً الْفَجْرِ وَصَلَوةً الظُّهْرِ كُتِبَ
 لَهُ كَأَنَّهُ قَامَ لَيْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ تَرْجَمُهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَثُرَتْ تَبَيُّنُ كَفَرْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَرْجَمُهُ
 عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
 كَثُرَتْ تَبَيُّنُ
 كَفَرْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے جو سگیا اپنے وظیفہ سے کسی چیز کو جوڑ کر اور پڑھ لیا اوس کو فجر اور ظہر کے بیچ میں تو مکمل تھا ہے اسکو
 اسد ایسا کہ گویا پڑھ لیا اوس نے رات کو **عَنْهُ النَّاسُ الشَّيْبَانِي ابْنُ زَيْدٍ ابْنُ اَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ**
عَنْهُ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ مِنَ اللَّحْمِ فَقَالَ اَمَا لَقَدْ عَلِمُوا اَنَّ الصَّلَاةَ فِي خَيْرِ حِلَالِ النَّاسِ
اَفْضَلُ اِنْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْاَوَّلِينَ خَيْرٌ تَرْمَضُ الْفَصَالُ
 ترجمہ قاسم شمیم بالی سوادیت ہو کہ زید بن ارقم نے لوگوں کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا ریاضی
 ابھی دن خوب نہیں چڑھا تھا اتنا انہوں نے کہا کہ لوگ خوب جان چکے ہیں کہ نماز اس کے سوا اور گھری
 میں افضل ہے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز رجوع کرنے والوں کے لئے دن کی جب
 ہے کہ اونٹ کے بچوں کے پیر گرم ہو جاویں **ف** اس سے معلوم ہوا کہ چاشت دن چڑھتے پڑھنا
 افضل ہے اگرچہ طلوع شمس سے بڑاں تک جائز ہے مگر عہد وقت یہ ہو کہ دھوپ ہو ریت گرم ہو جاوے
 اور اونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگیں اور اسی کو صلوۃ الاولین بھی کہتے ہیں **عَنْ زَيْدِ بْنِ**
اَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ قُبَاٍ ذَهَبُ ثَمَرٍ يُصَلُّونَ
فَقَالَ صَلَاةُ الْاَوَّلِينَ اِذَا رَمَضَتِ الْفَصَالُ ترجمہ زید ارقم کے بیٹے نے کہا تمہارے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قبا والوں کی طرف اور دیکھا کہ وہ لوگ نماز پڑھتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ صلوۃ
 الاولین کا وقت جب ہو کہ اونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگیں **عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا**
اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي فَاِذَا أَخِثَتِ الْغُبُورُ صَلَّاهُ رَكْعَتَيْنِ
وَأَحَدَةً قَوْلُكَ مَا قَدْ صَلَّى ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے پوچھا رات کی نماز کو تو آپ نے فرمایا رات کی نماز دو رکعت ہو پھر جب خیال ہو
 کہ صبح ہو چکی تو ایک رکعت پڑھ لے کہ وہ طاق کر دے گی ساری نماز کو جو اوس نے پڑھی **عَنْ**
سَلَامَةَ بْنِ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ
فَقَالَ مَثْنِي مَثْنِي فَاِذَا أَخِثَتِ الْغُبُورُ قَوْلُكَ مَا قَدْ صَلَّى ترجمہ سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں
 کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا رات کی نماز کو تو آپ نے فرمایا دو رکعت
 پڑھ پھر جب صبح سے ڈرے تو ایک رکعت وتر ادا کر **عَنْ** **عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْخَطَّابِ**

بار صلوۃ الاولین

بار صلوۃ الاولین

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مِثْلَانِ مِثْلَانِ فَإِذَا أَخَفَّتِ الصُّبْحُ فَأَوْزِدَ بِأَحَدِهِ تَرَجُّمَهُ
 عبد الله بن عمر نے کہا کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی کہ نماز شب کیونکر ہے اُسے مضمون یہ
 ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَبَيْتَهُ رِبِّي
 السَّائِلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ قَالَ مِثْلَانِ مِثْلَانِ فَإِذَا أَخَفَّتِ الصُّبْحُ
 وَكُنْهَ فَاجْعَلْ أَحَدَ صَلَاتِكَ دُتْرًا ثُمَّ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَلَى نَاسِ الْحَوْلِ وَأَنَّا بِذَلِكَ الْمَكَانِ
 مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَذْرِي هُوَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ لَهُ
 وَشَلْ ذَلِكَ تَرَجُّمَهُ عبد الله بن عمر نے کہا کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں اس کے
 اور حضرت کے بیچ میں تھا اور اس نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کی رات کی نماز کیونکر ہے آپ نے
 فرمایا دو رکعت پہر جب فجر ہو تو صبح کا تو ایک رکعت پڑھ لے اور اخیر نماز کے وقت اگر پہر پوچھا
 ایک سال کے بعد اور میں حضرت کے پاس اسی طرح تھا (یعنی دونوں کے بیچ میں) اسی شخص نے
 یا اور کسی نے پہر ہی آپ پر نزل اسی کے فرمایا **عَنْ** أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَ
 رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَدَّ كُنْهَ بِشَيْءٍ وَلَيْسَ فِيهِ خِلَافٌ لِمَا قَامَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَلَى
 سَائِرِ الْحَوْلِ وَمَا بَعْدَهُ تَرَجُّمَهُ عبد الله بن عمر نے کہا کہ ایک شخص نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
 اور نو کی حدیث دونوں راویوں نے مثل اور کی حدیث کی مگر ادین کی روایت میں سال پہر کے
 بعد پہر پوچھنے کا ذکر اس کے بعد نہیں ہے **عَنْ** أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِدُ الصُّبْحِ بِالْوُتْرِ تَرَجُّمَهُ عبد بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو صبح کے آگے پڑھ لیا کرو **عَنْ** ثَابِتٍ أَنَّ أَبَا عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُمَا قَالَ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ أَحَدَ صَلَاتِهِ دُتْرًا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِذَلِكَ تَرَجُّمَهُ نافع نے کہا کہ ابن عمر نے کہا جو رات کو نماز پڑھے تو وتر کو
 سب آخر میں ادا کرے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی حکم فرماتے تھے **عَنْ** أَبِي عُمَرَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجْمَلُوا أَحَدَ صَلَاتِكُمْ مِنَ اللَّيْلِ دُتْرًا
 عبد اللہ نے وہی مضمون حضرت سے روایت کیا **عَنْ** أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

اهو

فَنَدَّ كُنْهَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

کو دو رکعت پڑھاتے تھے اور و تراکیب کعت پڑھتے تھے ابن سیرین نے کہا میں یہ نہیں
 پوجتا عبد اللہ نے کہا تم سوٹے آدمی ہو یعنی سوٹے عقل والے کہ بیچ میں بول اُٹھے اجماع و نصبت
 مذہبی کہ میں پوری حدیث تم سے بیان کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو رکعت پڑھتے
 تھے اور و تراکیب رکعت ادا کرتے تھے اور دو رکعت قبل فرض کے ایسے وقت پڑھتے کہ تمہارا
 کے کان میں ہوتی (یعنی قریب تکبیر پڑھتے اور ظاہر ہے کہ اس وقت نماز جو ہوگی نہایت خفیف
 ہوگی اخلف (اپنی روایت میں) اُراہیت کہا اور نماز کا ذکر نہیں کیا **عَنْ** اَبْنِ سَبْرٍ
 قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِمَثَلِهِ وَذَكَرْتُ رُكْعَةً مِنْ الْخَيْرِ الْبَيْلِ وَ
 رُبِّيهِ فَقَالَ بَهْ بَهْ إِنَّكَ لَفَضْلٌ ترجمہ ابن سیرین نے کہا میں نے ابن عمر سے
 پوچھا اور مثل اوپر کی روایت کر بیان کیا اور اتنا زیادہ کیا کہ و تراکیب کعت پڑھی آخر شب
 میں اور اس میں یہ بھی ہے کہ تمہیں وہ چیز تم سوٹے آدمی ہو **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَوةُ الْبَيْلِ مَثْنِي مَثْنِي فَإِذَا رَأَيْتَ
 أَنَّ الصُّبْحَ يَدْرُكُكَ فَادْعُ بِوَاحِدَةٍ قَبْلَ لَا بَرَّ عِندَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا مَثْنِي مَثْنِي
 قَالَ لَكُمْ فِي كِلَا رُكْعَتَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو رکعت ہر پہر جب تمہیں معلوم ہو کہ صبح آن پہنچی تو ایک رکعت پڑھ
 پڑھ لے پہر ابن عمر سے پوچھا کہ دو رکعت کو کیا معنی انہوں نے کہا ہر دو رکعت کو بعد سلام
 پہر تاجا وے **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 أَوْتَرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا ترجمہ ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا وتر پڑھو صبح سے پہلے **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَنِ الْوَتْرِ فَقَالَ أَوْتَرُوا قَبْلَ الصُّبْحِ ترجمہ ابوسعید نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے جب آپ کو وتر کو پوچھا کہ وتر پڑھ لیا کہ صبح سے پہلے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنَ الْخَيْرِ الْبَيْلِ فَلْيُتَرِ
 أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُومَ أَخَذَهُ نَائِيَةٌ أَخَذَ الْبَيْلَ فَإِنْ صَلَوةُ الْخَيْرِ الْبَيْلِ مَشْهُودَةٌ
 وَذَلِكَ أَفْضَلُ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ مَحْضُورَةٌ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول

نَائِيَةٌ

ابن سَعِيدٍ أَخْبَرَهُمْ

الصلی علیہ وسلم فرمایا جب تک نہ ہو کہ آخر شب میں اٹھنا تو تر پڑے (اول شب میں نہ بیٹھا) اور جبکہ آرزو ہو کہ اٹھنا آخر
 شب تا جاہل کو تر پڑے آخر شب میں اٹھنا تو تر پڑے (پہلی تو کہ سمین فرستے حاضر ہو تو میں اور وہ فتنے سے اور ابو سعید سے
 محض وہ کہا منور و نور کے ایک میں **عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**
أَيْسَبُّ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُؤْتِرْ لَكُمْ لِيَكُونَ دَمْرٌ وَتَقُومَ بِنِهَايَةِ الْبَيْتِ
فَلْيُؤْتِرْ مِنْ آخِرِهِ فَإِنَّ قِدَامَةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَخْضُوعَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ ترجمہ جابر نے کہا سنا میرے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو کوئی ڈرے کہ اوٹھ نہ سکیگا آخر رات میں تو جاہل سے کہ تر
 پڑے پہر سو جاوے اور جبکہ بقیہ ہر رات کو اٹھنا کا وہ تر پڑے آخر میں اس لیے کہ قرار رات
 آخر رات کی ایسی ہے کہ سمین فرستے حاضر ہوتے ہیں اور یہ فتنے سے **عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُولُ الْقَنُوتِ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ
 نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازوں میں بہتر وہ ہے جس میں دیر تک کھڑا رہنا ہو
عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ
 ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ تھا کون سی نماز افضل ہے کہ جس میں دیر تک
 کھڑا رہنا ہو **عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**
إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
إِلَّا أَغْنَاهُ أَيَّامًا وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
 مسلم سے رات میں ایک گھنٹی ایسی ہے کہ اس وقت مسلمان آدمی جو اللہ تعالیٰ سے
 دنیا اور آخرت کی خیر مانگے اللہ تعالیٰ اسے عطا کرے اور یہ ہر رات میں ہوتی ہے **عَنْ**
جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً لَا
يُؤَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَغْنَاهُ أَيَّامًا ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات میں ایک گھنٹی ہوتی ہے کہ اس وقت بندہ مسلمان اللہ تعالیٰ سے جو
 دے دے دے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَنْفِخُ فِي الْبُوقِ
الْأَخِيرِ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ

تا جابر رضی اللہ عنہ

بَابُ الْبَيْتِ فِي صَلَاةِ الْبَيْتِ

سَاعَةً

بَابُ الْبَيْتِ فِي صَلَاةِ الْبَيْتِ

ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تم اسے پروردگار ہمارا برکت والا بلند ذات والاہر رات دنیا کے آسمان پر جب رہ جاتی ہے اخیر کی تہائی رات اور فرماتا ہے کون ہے کہ مجھ سے دعا کرے میں قبول کروں کون ہے کہ مجھ سے مانگے میں اسکو دوں کون ہے کہ مجھ پر سخت شرچہ میں سے بخشوں **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حَتَّى يَكُونَتْ الْلَيْلُ الْأُولَى فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُوَنِي فَأَسْتَجِيبُ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَخْشَعُ لِعَظِيمِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ فَلَا يَزَالُ كَلَالِكَ حَتَّى يَبْصُرَ الْعَجَبُ

ترجمہ ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اور تم اسے بلند ذات والاہر رات دنیا کی طرف ہر رات میں جب تہائی رات اول کی گزر جاتی ہے اور فرماتا ہے میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں کون ہے جو مجھ سے دعا کرے کہ میں قبول کروں کون ہے کہ مجھ سے مانگے کہ میں اس سے دوں کون ہے کہ مجھ پر سخت شرچہ میں سے بخشوں غرض ایسا ہی فرماتا رہتا رہتا کہ پہنچ کر پانچویں ہر رات میں **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ ثُلَاثُهُ يَنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطَى هَلْ مِنْ دَاجٍ يُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ يُغْفَرُ لَهُ حَتَّى يَبْقِيَ الْقُبُورُ

ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آدھی رات یا دو تہائی گزر جاتی ہے اور تم اسے بلند ذات والاہر رات دنیا کے آسمان کی طرف اور فرماتا ہے کوئی مانگنے والا ہے کہ وہ تم سے دعا کرے کوئی دیکھنے والا ہے کہ اسکی دعا قبول کیجاوے کوئی بخشش چاہنے والا ہے کہ وہ بخشا جاوے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا لِشَطْرِ اللَّيْلِ أَوْ لثُلَاثِ اللَّيْلِ الْأُولَى فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُوَنِي فَأَسْتَجِيبُ لَهُ أَوْ يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيَهُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ يَشْرِي عَنْ عِدِّيٍّ يَدِي وَلَا حُلُومٍ

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تم اسے بلند ذات والاہر رات دنیا کی طرف آدھی رات کو یا بجلی

ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رات کو رمضان کی نماز پڑھی ایمان اور
 ثواب کی راہ سے اس کے گناہ بخشو جاوین **حسن** اِنْ هَدَيْتُمْ رُكُوعَ رَفَعِي اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ
 اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْعِبُ فِي نِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ عَذَابٍ يَأْتِي مَنْ هَمَّ فِيهِ بِغَيْرِ نِيَةٍ
 فَيَقُولُ مَنْ تَأْمَرُ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَتَتَوَفَّى رَسُولُ
 اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الْأَمْرَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ
 وَصَدَدَ الْأَمْرُ خِلَافَةَ عُذْرِ رَفَعِي اللهُ عَنْهُمَا عَلَى ذَلِكَ **ترجمہ ابوہریرہ** نے کہا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم رمضان میں تراویح پڑھنے کی ترغیب دیتی بغیر اس کے کہ تاکید ہو حکم کرین یا رون کو
 اور فرماتے جو نماز پڑھے رمضان میں ایمان کو درست کرے اور ثواب حاصل کرے کو بخشو جاوے
 گئے اور اس کے لگے گناہ پہرہ اتنا قال فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہی طریقہ رہا پہرہ ابوہریرہ
 کی خلافت میں بھی یہی طریقہ رہا پہرہ حضرت عمر کی شروع خلافت میں بھی یہی طریقہ رہا رافع بن خدیج کا
 جی چاہتا رات کو نماز پڑھتا **حسن** اِنْ هَدَيْتُمْ رُكُوعَ رَفَعِي اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ تَأْمَرُ
 لِيَكُنَ الْقَدَرُ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ **ترجمہ ابوہریرہ** نے لوگوں سے
 بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رمضان کا روزہ رکھا ایمان اور ثواب کی
 نظر سے بخشو جاوین گئے اور اس کے لگے گناہ **حسن** اِنْ هَدَيْتُمْ رُكُوعَ رَفَعِي اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قِيَمَ لَيْلَةَ الْقَدَرِ فَيُؤْتِيهَا اَدَاةً قَالَ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ
 لَهُ **ترجمہ ابوہریرہ** رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شب میں جاگت
 عبادت کرتا ہو اور جان لے یہ کہ شہد ہے گمان کرتا ہوں میں کہ آپ نے یہ فرمایا کہ ایمان اور ثواب
 کی نظر سے وہ بخشا جائیگا **حسن** عَائِشَةُ رَفَعِي اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَبِّحُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى بِلَوْثَةٍ نَاسٍ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ
 النَّاسُ ثُمَّ أَجْمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّلَاثَةِ أَوِ الْبَارِبَةِ ثُمَّ يَخْرُجُ الْيَوْمَ رَسُولُ اللهِ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ لَنَا أَجَبٌ قَالَ تَذَرُ أَيُّ الدِّينِ مَنَعْنَاهُ فَكَمْ يَمْنَعُنِي مِنَ
 الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ أَيْ خَشْيَتُ أَنْ يُفْرَضَ عَلَيَّ كَوْمًا قَالَ وَذَلِكَ فِي مَضَاهِ تَرْجُمَةٍ

ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رات کو رمضان کی نماز پڑھی ایمان اور ثواب کی راہ سے اس کے گناہ بخشو جاوین حسن

حاکم

نماز کا ثواب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی
 مسجد میں ایک رات اور آپ کو ساتھ چند لوگ تھے پھر دوسرے دن لوگ زیادہ ہو گئے پھر تیسری یا
 چوتھی رات تو لوگ بہت جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف نہ بکلیا پھر جب صبح ہوئی
 آپ فرمایا میں تمہارا حال دیکھتا تھا اور میں نہ بکلیا مگر اس وجہ سے کہ مجھے خوف ہوا کہ (یہ نماز تراویح) آپ
 تم پر فرض نہ ہو جاوے **حکم** عُرْوَةُ بْنُ الرَّبِيعِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ حَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى رَجُلًا يُصَلِّيهِ
 فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَخْتَلِفُونَ بِأَنَّكَ نَاجِمٌ أَكْثَرُ مِنْهُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ كَذَلِكَ الثَّانِيَةَ فَصَلَّى وَاصْبَحَ النَّاسُ يَدَّ كُرُونَ ذَلِكَ فَكَتَمَ
 أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلِ الثَّالِثَةِ خَرَجَ فَصَلَّى وَاصْبَحَ النَّاسُ يَدَّ كَاتِبَ اللَّيْلِ الرَّابِعَةَ عَجَنَ
 الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ نَكَمَ خَرَجَ الْخَمِيسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ رَجُلًا
 مِنْهُمْ يَقُولُونَ الصَّلَاةَ نَكَمَ خَرَجَ الْيَوْمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى خَرَجَ
 لِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَكُنَّا قُفَى الْخَجَرِ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ تَنَهَّدَ فَقَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ
 يَخَفَ عَلَى نَاكُمُ اللَّيْلُ كَذَلِكَ وَكَثُرَ خَشْيَتِي أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَتَحْزَنُوا
 عَنْهَا قَرَّبَ حَجْمَ عُرْوَةَ كَحَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَنِ خَبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سلم بکلی رات کو اور مسجد میں نماز پڑھی اور چند لوگوں سے آپ کو ساتھ نماز ادا کی پھر صبح کو لوگ اس کا
 ذکر کرنے لگے اور دوسرے دن اس کو زیادہ لوگ جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بکلی
 ہر آپ کے ساتھ نماز ادا کی اور لوگ اس کا ذکر کرنے لگے صبح کو پھر تیسری رات میں مسجد والے لوگ بہت
 ہو گئے اور حضرت نکلے اور آپ کو ساتھ لوگوں سے نماز ادا کی پھر جب چوتھی رات ہوئی مسجد لوگوں سے بہر
 ان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بکلیے پھر لوگ بچارے لگے نماز نماز اور آپ نہ بکلیا یہاں تک کہ صبح
 نماز کو آئے پھر جب نماز پڑھ چکے تو لوگ کی طرف موندہ کیا اور تشہد پڑھا اور کہا اب جمہ و صلوات کے
 ملو مگر کہ تمہارا حال مجھ پر شدید نہ تھا آج کی رات مگر میں نے خوف کیا کہ تم پر فرض نہ ہو جاوے
 نہ رات کی اور تم اس کے اداسے عاجز ہو جاؤ **حکم** ان سب حدیثوں سے ضحیت
 ننان میں رات کی نماز کی ظاہر ہوئی اور ثابت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نہیں

قرادیم جماعت سے پڑھایا جماعت ہی سنت پہلی اور عدد رکعات کو دہی ہوتا
 ہیں جو حضرت عائشہؓ مروی ہیں کہ آٹھ رکعت سر رمضان وغیرہ میں زیادہ پڑھتے تھے اور اگر اس سے
 زیادہ پڑھتے تو سبحان ہے اور ان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نوافل جو بعت میں بلکہ عید کو سنت
 میں جماعت اولیٰ ہے اور جماعت کو سوا سی میں ہی نوافل کا روا ہونا ثابت ہوا اور یہ بھی ثابت
 ہوا کہ اقتدار اس کی رسوا ہے جسکی امامت کی امام نے نیت نہ کی ہو اور یہی صحیح ہے اور یہ بھی معلوم
 ہوا کہ جب کسی کام میں مصلحت اور فائدہ دونوں جمع ہوں تو اسکا ترک ازلے ہر چیز کے پڑاویج
 بخلاف فرض ہوجانے کے ترک کر دیا اور یہ آپ نے اپنی ترک کی وجہ بھی بیان کر دی کہ بارہ دن کا
 دل خوش ہو جاوے اور خطبہ میں تشہد اور امان بعد کا لفظ کہا کہ یہ دونوں سنون ہیں **باب**
التَّحْدِثِ الْكَلِمَةِ الْقَدَرِ الَّذِي قَالَ اللَّهُ لَكُمْ سَبْعَ وَعِشْرِينَ
قَدَرِ مِثْلَ مَا زَادَ تَمَاسِيُونَ كَرْتَبَقْدَرِ مِثْلَ مَا زَادَ تَمَاسِيُونَ
رَفَعِي اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ رَقِيلُ لَهُ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَفَعِي اللَّهُ عَنْهُ مَا يَقُولُ مِنْ
السَّنَةِ أَمَّا بَلِكَةَ الْقَدَرِ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَاهَا لَقِيَ مَصْنَانَ كُنْزًا
مَا كَيْتَنِي دَوَّاسُ لَعَلَّ أَمِّي لَيْكَةَ هِيَ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرْنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلَّا يَقِيَامَهَا هِيَ لَيْكَةَ سَبْعَةٍ وَعِشْرِينَ دَامَ رَجْعُهَا أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فِي حَيْكَةِ
يَوْمِهَا يَجْعَلُكَ لَا شُعَاعَ لَهَا تَرْجَمَهُ زُرَّسُ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي بَنٍ كَسْبُ رَوَايَاتٍ
 کہا گیا کہ عبد السمیرؓ سے روایت ہے کہ جو سال پہرے تک جاگے اسکو شب قدر ملو ابی نے کہا قسم ہے
 اسکی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ بیشک شب قدر رمضان میں ہے اور وہ قسم کہتا ہے
 اور انشاء اللہ تعالیٰ نہیں کہتے تھے (مطلب یہ کہ اپنی قسم پر یقین تھا کہ سچی ہے) اور کہنے
 قسم ہے اسکی میں خوب جانتا ہوں کہ وہ کون سی رات ہو وہ وہی رات ہے جس میں حکم کیا کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگنے کا وہ رات جبکہ صبح کو تَمَاسِيُونَ تاراج ہوتی ہے اور
 شب قدر کی یہ ہے کہ اسکی صبح کو سورج نکلتا ہے اور اس میں شمس نہیں ہوتی **عَنْ**
قَالَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ الْقَدَرِ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَا عَمَلٌ كَذَا كَلَّمَ عَمَلِي هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقِيَامُهَا هِيَ لَيْكَةَ سَبْعَةٍ وَعِشْرِينَ دَامَ رَجْعُهَا

باب التَّحْدِثِ الْكَلِمَةِ الْقَدَرِ الَّذِي قَالَ اللَّهُ لَكُمْ سَبْعَ وَعِشْرِينَ

التَّحْدِثِ

[illegible]

رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ
 حَتَّى جَاءَهُ مَوْتٌ فَقَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّلْحَ ثُمَّ رَجَعَ كَرِيبَ جِ
 غلام آزاد ابن عباس کے ہیں انکو ابن عباس نے خبر دی کہ وہ ایک رات میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر
 رہو جو مسلمان کے مان اور ان کے خالہ مین ابن عباس نے کہا کہ بیشک کے چہرہ ان مین لیٹا اور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بی صاحبہ اس کما لبان پر سر رکھ کر لیٹو اور حضرت سورت
 یہاں تک کہ آدمی رات ہو گئی یا اس کے کچھ پہلے جا گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور غنید کا اثر
 اپنے ہاتھوں سے پونچھ کر لگے اپنے سونہرے پیر (اسکا انتخاب ثابت ہوا) پیر پڑھی دس آیتیں سورہ
 آل عمران کی آخر کی (ان آیتوں کا پڑھنا بھی مستحب ہوا اس وقت پر) پھر گئے ایک پرانی مشک کو
 پاس اور اس پر وضو کیا اور خوب وضو کیا پھر ٹاٹ پر بیٹے کھڑے ہوئے ابن عباس نے کہا پھر مین ہی
 اٹھا اور ویسا ہی کیا جیسا آپ نے کیا تھا (یعنی آیتوں کا پڑھنا وضو کرنا نیند کا اثر منہ سے پونچھنا) پھر
 کیا مین اور آپ کو بازو پر کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سیدھا ہاتھ میرے سر
 پر رکھا اور میرا دامن کاں پکڑا اسکو مڑوڑتے رہے (تا کہ بچے کو نیند نہ آجائے) پھر دو رکعت پڑھی
 پھر دو پھر دو پھر دو پھر دو پھر دو پھر دو پڑھے پھر لیٹ کر یہاں تک کہ سونیا آیا اور آپ اٹھے
 اور علی دو رکعتیں پڑھیں پھر نکھر صبح کے فرض ادا کیے **ف** اس حدیث کی ثابت ہوا
 کہ دو دو رکعت پر سلام دینا افضل ہے اور وتر مین ہی دو رکعت الگ اور ایک رکعت الگ پڑھنا
 اور پھر مین سلام دینا چاہیے اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا بخلاف حنفیہ کے اور ثابت ہوا
 جواز سونے کے امام کے پاس آئیکہ تا کہ نماز سے آگاہ کرے اور ہلکا پڑھنا سنت صبح کا اور تہجد صبح
 وتر تہرہ رکعت ادا کرنا اور اس مین اختلاف ہے فقہاء کا بعض نے کہا ہے کہ کامل وتر تہرہ رکعت ہو
 اور بعضوں نے گیارہ رکعت کہا **سَلَّمَ** تَحْمِيْمَةً بَيْنَ سَلَامَيْنِ اَوْ سَلَامًا اَوْ سَلَامًا اَوْ سَلَامًا
 عَمَّا اِلَّا اَنْتَ فَمَنْ مَكَانٍ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَبْعَثَ الْوُضُوْعَ وَلَمْ يُضِدِّقْ مِنْ الْمَاءِ اِلَّا
 قَلِيْلًا ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى فَعَلَتْ وَسَارَتْ اِلَى ثِيَابِ غَوْحَدٍ ثِيَابِ مَالِكٍ ثُمَّ رَجَعَ مَعَهُ مِنْ سَلَامٍ
 نے ہی اسی اسناد سے روایت کی ہے اس مین اتنا مضمون زیادہ ہے کہ پھر ارادہ کیا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانی مشک کی طرف اور سوا کی اور وضو کیا اور پھر وضو کیا مگر پانی

بہت کم گرایا ہر مجھے ہلایا تو میں اٹھا اور باقی روایت مثل روایت مالک کے ہے (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی)
عن ابن عباس رضی اللہ عنہما اَنَّہ قال فَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا مِّمَّوْنَةٍ رَّوَاهُ الشَّيْخُ صَلَّی
 اللہ علیہ وسلم وَرَسُولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلم عِنْدَ هَا تِلْكَ الْبَلَدِ لَقَدْ رَوَاهُ
 رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقَامَ عَنْ يَسَارٍ وَفَاعَلَنِي مَجْعَلِي
 عَنْ يَمِينِي فَصَلَّى فِي تِلْكَ الْبَلَدِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكْعَةً ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللہ صَلَّی
 اللہ علیہ وسلم حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا قَامَ لَفَّ خُمُ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ مُخَذِّجٌ فَصَلَّى لَمْ يَتَوَضَّأْ
 قَالَ عَمْرُو دَخَلْتُ بِهِ بِكَ بَرِّ بْنِ الْأَشْتِ فَقَالَ حَدَّثَنِي كَذِبٌ بِذَلِكَ مَرَّجَمٌ عَلَيْهِ
 بن عباس سے مروی ہے کہ میں ایک من میمون نام المؤمنین جو بی بی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی ان کے گھر سویا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی رہیں تھے پھر وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم نے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوا سو مجھے پکڑ کر وہ اپنی طرف
 کر لیا اور اس اتیرہ رکعت پڑھی پھر سر رہے یہاں تک کہ خراٹھ لینے لگے اور آپ کی عادت
 تھی جب سوجھنا بیٹے لینے پھر آپ کے پاس موزن آیا اور آپ نکلے اور نماز پڑھی اور وضو نہیں
 کیا عمر نے کہا میں نے یہ حدیث کبیر سے بیان کی تو انہوں نے کہا کریجے ہی مجھ سے بیان کی ہے
عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قَالَ بَلَغَ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةٍ بَنَتْ لَهَا رَحْمَةُ
 رَحْمَتِ اللہ عِنْدَ مَا فَقَدَتْ لَهَا إِذَا قَامَ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلم فَأَيْقَظُنِي فَقَامَ
 رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلم فَقَامَ الْجَنْبِ الْأَيْسَرِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَلَسَنِي مِنْ
 شِقِّهِ الْأَيْمَنِ فَجَلَسْتُ إِذَا أَعْفَيْتُ بِأَخَذَ شِمَّةً أُذُنِي قَالَ فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رُكْعَةً
 ثُمَّ احْتَبَى حَتَّى آتَى لَا سَمْعَ نَفْسِهِ رَأَوْدًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّي رُكْعَتَيْنِ
 خَوِيفَتَيْنِ مَرَّجَمٌ عَلَيْهِ بن عباس نے کہا میں ایک رات رہا اپنی خالہ میمونہ بنت حارثہ کے گھر
 اور میں اون سے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھیں تو مجھے جگا دیا اور رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم اوٹھے اور میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوا اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی داہنی
 طرف کر لیا اور جب میں ذرا اڑاؤ بکھیرتا تو آپ میرے کان کی لو پکڑ لیتے پھر گیارہ رکعت پڑھی پھر
 آپ لیٹ رہے یہاں تک کہ میں آپ کے خراٹھے سونے کی سنتا تھا پھر جب فجر ہوئی تو آپ نے

بَابُ ثَمَانِي

ودر رکعت یکی پڑھی **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا**
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَرِّ مِغْلَقٍ مِغْلَقٍ
خَفِيفًا قَالَ وَصَفَتْ وَضُوءَهُ وَجَعَلَ يَخْفِفُهُ وَيَقِلُّ لَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَفُتْسَتْ وَهَضَعَتْ
فَمِثْلَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جُثَّتْ فَفُتْسَتْ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخْلَفَنِي
بِجَعْلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثَمَّ أَصْطَحِمَ ثَمَّ حَتَّى نَفَخْتُ خُمًّا أَتَاكَ يَدَا لُ تَفْخِي اللَّهُ عَنْهُ فَاذَنْ
بِالصَّلَاةِ فَخَدَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَّ تَوَضَّأَ ثَمَّ أَتَاكَ سَفْلَيْنِ وَهَذَا الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَاصَّةً لَكَ إِنَّهُ بَلَّغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنَاكَ وَلَا يَأْمُ قَلْبُهُ
 ترجمہ عبد البر بن عباس ایک ات اپنی خالہ ميمونہ کے پاس ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 رات سو اٹھے اور وضو کیا ایک پرانی مشک سے ملکا وضو پہر بیان کیا ان سے وضو کا کہ وہ بہت ملکا
 ہوا اور تھوڑے سے سو پانی سے کیا تھا ابن عباس نے کہا میں نے کبڑا ہوا اور میں نے وہی کیا جو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر نماز پڑھی اور لیٹا ہوا اور سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے پہر ملال
 آئے اور اکبر نماز کے لیے اگاہ کیا اور نکلے اور صبح کی نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا سفیان نے
 کہا کہ یہ (یعنی سونے سے وضو نہ ٹھننا) خاصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس لیے کہ ہم کہہ رہے ہیں
 ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سو جاتی تھیں اور ذل نہ سوتا تھا **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَاتَ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بَقِيَّتْ كَيْفَ يُصَلِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ فَثَلَّ غَسَلَ وَكَفَّيَهُ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْفَرْجِ
فَاظْلَمَ رَضَا نَقَطًا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ أَوْ الْقَصْعَةِ فَكَسَبَهُ بِبَدَا عَلَيْهِمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ
وَوَضَّأَ أَحْسَنًا بَيْنَ الْوَضُوءَيْنِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَجُثَّتْ فَفُتْسَتْ إِلَى جَنْبِهِ فَفُتْسَتْ عَنْ يَسَارِهِ
قَالَ فَأَخْلَفَنِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَسَكَّامَلَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتَّى كَفَّ وَصَبَّ نَفْرَكُهُ إِذَا نَامَ يَنْفَخُ ثُمَّ يَخْرُجُ
إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى لِحَدِّثِ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ أَكْفِي سُبُوحِ اللَّهِ أَجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا
فِي سَمْعِي نُورًا أَكْفِي بَصَرِي نُورًا وَهَذَا الَّذِي يُقَالُ نُورًا وَأَعْنِ شَمْلِي نُورًا وَأَمَارِي
نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا فَخَفَّتِي نُورًا أَجْعَلْ لِي نُورًا أَوْ قَالَ أَجْعَلْ لِي نُورًا

بَابُ ثَمَانِي

ترجمہ عبداللہ بن عباسؓ کہ میں ایک اتار رہا اپنی خالہ میمونہ کے گہر اور خیال پر کہتا تھا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر نماز پڑھتے ہیں اور آپ اٹھیں اور پیشاب کیا اور سو نہ دھویا اور دونوں
 ہتھیلیاں دھوئیں پھر سوکر پھر اٹھیں اور مشک کرپاس لگے اور اسکا بندھن کھولا اور کٹھڑے پانی
 پیالے میں پانی ڈالا اور اسکو اپنے ہاتھ سے چھکا یا اور وضو کیا بہت اچھا درد وضوؤں کے سچا
 (یعنی نہ بہت ہلکا نہ سبب لغت کا) پھر کڑے ہوئے نماز پڑھنے لگے پھر میں ہی آیا (یعنی وضو کر کے)
 اور ان کے بازو بائیں طرف کھڑا ہوا تو مجھ کو کھڑا اور دائیں طرف کھڑا کیا پھر پوری نماز آپ
 کی تہرہ رکعت ہوئی پھر سو گئے بہا تک کہ خراٹے لینے لگو اور ہم آپ کے سو جانے کو خراٹے
 ہی سے بچاتے تھے پھر نماز کو مکملے اور نماز پڑھ ہی اور اپنی نماز میں یا مسجد کے میں کہتے تھے یا اللہ
 کر دے میرے دل میں نور اور میرے کان میں نور اور میرے آنکھ میں نور اور میرے دانتے
 نور اور میرے بائیں نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور میرے اور نور اور میرے
 نیچے نور اور کر دے میرے لیے نور یا کتر مجھے نور کر دے **عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ قَالَ كُنْتُ**
عِنْدَ خَالَتِي حَيْمَوْنَةَ دَخَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ ذَكَرُ
بِمِثْلِ حَدِيثٍ غَدَرِي قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ
 مروی ہے جیسا غندر سے ابھی اوپر مروی ہوا مگر اس میں ہے یا اللہ مجھے نور کر دے اور اس میں
 راوی نے ٹوک نہیں کیا **عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ خَالَتِي حَيْمَوْنَةَ**
وَأَقْصَى الْحَدِيثِ وَكَرَيْتُ كَرَيْتُ الْوَضْءَ وَالْكَفَّيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ لِي الْفَرْجُ
حُلَّ شَنَا فَمَا تَوَضَّأُ بَيْنَ الْوَضُوءَيْنِ ثُمَّ لِي فِدَا شَنَا ثُمَّ قَامَ قَامَ قَوْمَهُ الْفَرْجُ
ثُمَّ لِي الْفَرْجُ حُلَّ شَنَا فَمَا تَوَضَّأُ بَيْنَ الْوَضُوءَيْنِ ثُمَّ لِي فِدَا شَنَا ثُمَّ قَامَ قَامَ قَوْمَهُ الْفَرْجُ
وَأَجْعَلِي خَدَّيْ ترجمہ ابن عباسؓ وہی حضون جو اوپر گذر اسیان کیا مگر منہ اور ہتھیلیاں دھو کر
 ذکر نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ پھر آپ مشک کرپاس لگے اور اسکا بندھن کھولا پھر درمیان دو دلا
 وضوؤں کے وضو کیا پھر اپنے خواب گاہ پر آئے اور سوئے پھر کڑے ہوئے دوسری دفعہ اور
 کے پاس آئے اور اسکا بندھن کھولا اور وضو کیا کہ وضو وہی تھا اور دعائیں یہ کہ یا اللہ
 مجھے نور اور دو **عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ خَالَتِي حَيْمَوْنَةَ دَخَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ ذَكَرُ**

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَابَاتٍ لَيْلَةً عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْقُرْبَةِ فَسَكَبَ مِنْهَا قَتَوُصًا وَكَمْ تَكْثُرُ مِنَ الْمَاءِ وَكَمْ يَقْصُرُ فِي
 الْوُضُوءِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ قَالَ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَيْنِ تَسْمَعُ
 عَشْرَةَ كَلِمَةٍ قَالَ سَكَبَهُ حَدَّثَ نَبِيَّكَ كَرِيْبٌ فَحَفِظْتُ مِنْهَا اثْنَتَيْ عَشْرَةَ كَلِمَةً
 قَالَ يَكُ حَدَّثَ نَبِيَّكَ كَرِيْبٌ فَحَفِظْتُ مِنْهَا اثْنَتَيْ عَشْرَةَ وَكَتَبْتُ مَا بَقِيَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فِي قُلُوبِ قَوْمِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا
 وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي قُوَّتِي نُورًا وَفِي تَجَرُّبِي نُورًا وَفِي عَمَلِي نُورًا وَفِي عِلْمِي نُورًا
 وَفِي بَيْتِي نُورًا وَفِي خَلْقِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نَفْسِي نُورًا وَاعْظُمْ لِي نُورًا **ترجمہ**
 کریب نے روایت کی کہ ابن عباس ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہے اور کہا کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسٹھے اور مشک کو پاس لگئے اور اسکو جھپکایا اور اس سے وضو کیا اور
 بائیں ہاتھ نہیں ہلایا اور وضو میں کچھ بھی نہ کی اور حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی کہا کہ
 دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات انیس کلموں سے سلمہ لے لیا کہ مجھ پر کریب نے
 بیان کیے تھے مگر اس میں سے بارہ یاد رہے اور باقی بہول گیا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے یا اللہ کر دے میرے دل میں نور اور میری زبان اور کان اور اکہہ میں اور اوپر اور نیچے
 اور داہنی اور بائیں اور اگے اور پیچھے نور اور کر دے میری ذات میں نور اور بڑے
 مجھے نور **عن ابن عباس** کہ قال رَقَدْتُ فِي بَيْتٍ مَمْنُونَةٍ لَيْلَةً كَانَ الشَّيْءُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا كَيْفَ ظَنَرْتُ كَيْفَ صَلَوَةُ الْيَكْبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِاللَّيْلِ قَالَ فَخَدَّثَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ وَسَاقَ
 الْحَدِيثَ وَفِيهِ ثُمَّ قَامَ قَتَوُصًا وَاسْتَمَنَ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں
 سو یا مہموند کے گھر جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی وہیں تھے کہ دیکھوں آپ کی رات
 کی نماز پھر بائیں کہیں آپ نے تھوڑی دیر اپنی بی بی صاحبہ سے پھر سو رہے اور حدیث بیان
 کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ پھر اُسٹھے اور وضو کیا اور **عن عبد اللہ بن**
 عباس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَيْقَظَ

دریغ

تَسُوْكَ وَتَوْضَا وَهُوَ يَقُوْلُ اِنْ فُخِّلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ اِخْتَلٰتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
لَا يَتَّيْ لَا وِلٰى اَلْاَنْبَا بِقَدَرٍ هُوَ لَا اَلَا يٰبَ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ
فَاَطَالَ فِيْهِمَا الْعِيَامَ وَالزُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ اَنْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِسَبْتِ رَكَعَاتٍ كُلِّ ذَلِكَ يَسْأَلُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هُوَ لَا اَلَا يٰبَ
ثُمَّ اَوْتِيَ ثَلَاثَ اَيَّامٍ فَذُنُ الْاَمُوْرُنْ فَخَرَجَ اِلَى الْمَلَاوِجِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِيْ
نُوْرًا اَوْ فِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا اَوْ اجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا اَوْ اجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا اَوْ اجْعَلْ مِنْ
خَلْقِيْ نُوْرًا اَوْ مِنْ اَمَارِجِيْ نُوْرًا اَوْ اجْعَلْ مِنْ فُتُوْغِيْ نُوْرًا اَوْ مِنْ اَرْوَاحِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا
ترجمہ عبد اللہ بن عباس ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا آپ جاگے
مساک کی اور وضو کیا اور وہ یہ باتیں پڑھتے تھے ان فی خلق السموات ہی سے آخر سورۃ ملک پہر
کھڑے ہوئے اور دو رکعت پڑھی اور اس میں قیام بہت لंबا کیا اور رکوع ہی اور سجدہ ہی پر سو
ہے بہا تک کہ خراٹے لینے لگے غرض اسی طرح تین بار کیا اور چہرہ رکعت پڑھی ہر بار مساک
کرتے اور وضو کرتے اور ان آیتوں کو پڑھتے پہر تین رکعت دتر پڑھی اور مؤذن نے اذان دی
اور پہر آپ نماز کو مکملے اور یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اَخْرِجْ بَا اَللّٰہِ مِیْرَہِ دِلْمِیْنِ نُوْرًا اَوْ مِیْرَہِ
زَبَانِیْنِ نُوْرًا اَوْ رُکُوبِیْرَہِ کَانَ مِیْنِ اَدْرِیْمِیْرَہِ اَللّٰہِ مِیْنِ نُوْرًا اَوْ مِیْرَہِ بَیْہِ نُوْرًا اَوْ مِیْرَہِ اَلْکَیْ
نُوْرًا اَوْ مِیْرَہِ اَدْرِیْمِیْرَہِ نِیْجِہِ نُوْرًا اَوْ مِیْرَہِ دَکْہِہِ نُوْرًا اَوْ مِیْرَہِ اَلْکَیْ نُوْرًا اَوْ مِیْرَہِ اَلْکَیْ
قَالَ یٰبَ اَلْکَیْ عِنْدَ خَالَتِیْ مِیْمُوْنَةَ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ
مُتَوَضَّعًا مِّنَ اللَّیْلِ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَى الْقِرْبَابَةِ فَتَوَضَّأَ فَقَامَ فَصَلَّى
فَقُمْتُ لَمَّا رَأَيْتُہُ مَنَّعَ ذَلِكَ فَتَوَضَّأْتُ مِنَ الْقِرْبَابَةِ ثُمَّ قُمْتُ اِلَى الشَّقِیْبِ الْاَسْفَرِ
فَاَخَذَ بَیْدِیْ مِنْ قَدْرِ اِدْظَہِہِ یُعَلِّیْنِیْ کَذَلِكَ مِنْ وَرْدِ اِدْظَہِہِ اِلَى الشَّقِیْبِ الْاَسْفَرِ
فَلَمَّا اَفِی السُّطُوْعَ کَانَ ذَلِکَ قَالَ نَحْنُ ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر کی روایتوں میں
کئی بار گذرا اتنی بات زیادہ ہے کہ راوی نے جو چاہا ابن عباس سے کہ یہ رکوع یعنی ماہمہ پڑھنے کے بعد
سے دہنہ کر لینا (نفل میں تھا انہوں نے کہا ہاں **سُحْنِ** اَبُو عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ قَالَا
بَعَثَنِیْ الْعَبَّاسُ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِی بَیْتِ خَالَتِیْ مِیْمُوْنَةَ ذِیْبَتْ

پر کھڑے ہو گئے اور ایک کپڑا اوڑھ کر نماز پڑھتے رہے جس کو دامنے کا رے کو بائیں طرف اور بائیں
 کو داہنی طرف ڈال دیا تھا اور میں آپ کو بھیجے پڑا ہوا آپ نے میرا کان پکڑ کر داہنی طرف کر لیا
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ
مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّيُ افْتَحَ صَلَوَتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز شروع کرتے تو پہلے دو رکعت ہلکی پڑھ کر
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُ
كُم مِّنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَحْ صَلَوَتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 سے روایت کی کہ آپ فرمایا جب کوئی کھڑا ہو تو اپنی نماز ہلکی دو رکعتوں سے شروع کرے **عَنْ**
أَبِي عُبَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا قَامَ
إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَلِكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَ
الْأَرْضِ مَنْ فِيهِمْ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَ
الْحَيَاتَةُ حَقٌّ وَالْمَرَاثَةُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ اسْتَلَيْتُ بِكَ أَمْنِي وَعَلَيْكَ
تَوَكَّلْتُ وَالْمَلِكُ أَذْنُكَ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَالْمَلِكُ حَاكِمْتُ فَاعْفُ عَنِّي مَا قَدْ كُنْتُ
وَأَخْرَجْتُ وَأَسْرَدْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ الْيَقِينُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ترجمہ ابن عباس نے کہا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کو اٹھتے تو اللہ سے آخر تک کہتے یعنی یا اللہ سب خوبیاں
 تیرے ہی لیے ہیں تو آسمان اور زمین کی روشنی ہے اور تعریف تجھی کو ہے تو آسمان اور زمین
 کا تھامو والا ہے مجھ ہی کو تعریف ہو تو آسمان اور زمین اور جبرائیل میں میں سب کا پالنے
 والا ہے تو سچا ہے تیرا وعدہ سچا ہے تیری بات سچی ہے تیری ملاقات سچی ہے جنت سچ ہے
 دوزخ سچ ہے قیامت سچ ہے یا اللہ میں تیری بات ماننا سہوں تجھ پر ایمان لانا سہوں تجھ پر
 بہرہ و سارے تیرے طرف جہکتا ہوں تیرے ساتھ ہو کر اور وہ جسے جہکتا ہوں اور
 تیرے ہی سے فیصلہ جانتا ہوں سو تجھ سے تو میرے انکار بھیجے چپے کہے گناہوں کو یا
 اللہ تو ہی میرا معبود ہے سوا تیرے کوئی معبود نہیں **عَنْ** **أَبِي عُبَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا**

ابوعبیس رضی اللہ عنہما
 ابوعبیس رضی اللہ عنہما
 ابوعبیس رضی اللہ عنہما

وَمَا

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ فَأُلْفُظُهُ مَعَ حَدِيثِ مَالِكٍ
 قَالَهُ يَخْتَلِفُ الْإِسْلَامُ فِي حَدِيثَيْنِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ مَكَانَ قِيَامٍ قِيَمٌ وَقَالَ دِمَاسُ بْنُ سُرْدٍ وَأَمَّا حَدِيثُ
 ابْنِ عُلَيْيَةَ فَفِيهِ بَعْضُ زِيَادَةٍ تَخْتَلِفُ مَا لَكَ أَتَابُ ابْنِ جُرَيْجٍ فِي أَحْزَفٍ تَرْجُمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ
 سَهِبِي رَوَايَتُ كُتُبِي شَخْصُونَ لَمْ يَكُنْ جَانِبُ ابْنِ جُرَيْجٍ وَابْنُ مَالِكٍ فِي رَوَايَتِ مُتَّفَقٍ بَعْضُ قَوْلِهِمْ أَنَّهُ
 ابْنُ جُرَيْجٍ لَمْ يَكُنْ قِيَامُ كِي جُكْمَةٍ قَالَهُ لَفْظُ كَمَا أَوْ كَمَا أَسْرَرْتُ سَهِبِي حَدِيثُ ابْنِ عُلَيْيَةَ كِي أَوْسٍ مِينَ بَعْضٍ
 بَاتِينَ زِيَادَةٍ مِينَ أَوْ ابْنِ مَالِكٍ أَوْ ابْنِ جُرَيْجٍ سَهِبِي بَعْضُ بَاتُونَ مِينَ مَخْلَفٍ كِي كَمَا سَلَمَ لَمْ يَكُنْ رَوَايَتِ
 كِي سَهِبِي شَيْبَانِ لَمْ يَكُنْ سَهِبِي كِي سَمُونَ كِي فَرْزَنَ مِينَ أَوْ ابْنِ سَهِبِي مَانَ قَصِيرٍ لَمْ يَكُنْ قَصِيرٍ
 لَمْ يَكُنْ سَهِبِي سَهِبِي لَمْ يَكُنْ سَهِبِي سَهِبِي سَهِبِي سَهِبِي سَهِبِي سَهِبِي سَهِبِي سَهِبِي سَهِبِي سَهِبِي
 رَادِيُونَ كِي قَرِيبَ قَرِيبٍ مِينَ سَهِبِي لَمْ يَكُنْ كَلِمَةُ بَرِّ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مِينَ عَوْفٍ قَالَهُ سَالَتْ
 عَالِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا سَهِبِي شَيْبَانِ كَانَتْ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَنْتَحِ صَلَوحَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ
 أَفْتَحَ صَلَوحَهُ اللَّهُمَّ رَدِّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطْرَ السَّمَوَاتِ
 الْأَرْضِ مِنَ الْعَالَمِ الْغَيْبِ الشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ
 إِيهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْأَحْزَانِ يَا ذَاكَ الَّذِي تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
 تَرْجُمَهُ ابْنُ سَلَمَةَ لَمْ يَكُنْ عَالِي جَنَابِ حَضْرَتِ عَالِشَةَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ مَعَ اسْمِ عَنْهَا سَهِبِي بُوْجِبَا كِي نَبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاتِ كُوَاثُتْ تَوَابِي نَمَازِ كِي شُرُوعِ مِينَ كِيَا بَرِّتْ تَهْتِ انْهَوْنَ لَمْ يَكُنْ فَرَمَا اللَّهُمَّ سَهِبِي آخِرِ
 تَكْسِيرِيَا سَهِبِي لَمْ يَكُنْ سَهِبِي لَمْ يَكُنْ سَهِبِي لَمْ يَكُنْ سَهِبِي لَمْ يَكُنْ سَهِبِي لَمْ يَكُنْ سَهِبِي لَمْ يَكُنْ
 حَسْبُ كُوَاثُتْ أَوْ اسْرَافِيلَ لَمْ يَكُنْ أَوْ خُذَا كِي سَهِبِي سَهِبِي سَهِبِي سَهِبِي سَهِبِي سَهِبِي سَهِبِي سَهِبِي
 زَمِينَ كِي جَانِبِ دَهِبِي أَوْ كَبَلِ كِي تَوْفِيصُهُ كَرَسِ كَا سَهِبِي بَنَدُونَ مِينَ جَهِنَّمَ اِهْتِلَافِ كَرَسِ
 مِينَ سَهِبِي رَاهِ بَنَاجِسِ مِينَ لَوْ كِي اِهْتِلَافِ كَرَسِ مِينَ سَهِبِي سَهِبِي سَهِبِي سَهِبِي سَهِبِي سَهِبِي
 سَهِبِي رَاهِ بَنَاجِسِ مِينَ لَوْ كِي اِهْتِلَافِ كَرَسِ مِينَ سَهِبِي سَهِبِي سَهِبِي سَهِبِي سَهِبِي سَهِبِي
 أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيمًا
 مَنِّي مَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَوحِي وَنُفُوسِي وَنُفُوسِي وَنُفُوسِي وَنُفُوسِي وَنُفُوسِي وَنُفُوسِي وَنُفُوسِي

بَابُ مَعْنَى

بَابُ مَعْنَى

لَهُ دِينَ لَكَ أَمَرْتُ يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا
 عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْرِضْهُ يَدِي نَبِيٍّ فَأَعْفُفْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَعْصِيكَ إِلَّا الْتَوَّابُ
 إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَأَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَاتِي
 يَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَاتِي إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ
 إِلَيْكَ أَكَارِيكَ وَالْيَاكُوتُ مَبَارَكٌ وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ قَالِ
 اللَّهُمَّ لَكَ رُكْعَتٌ وَبِكَ أَمْنٌ ذَلِكَ سَلَامٌ خَشَعُ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَفُحْشِي وَخَطِيئَتِي
 عَصِيَّتِي وَإِذَا رَفَعْتَ قَالَ اللَّهُمَّ يَا لَكَ الْحَمْدُ مِلًّا السَّمَوَاتِ وَمِلًّا الْأَرْضِ وَمِلًّا الْبَرِّ وَمِلًّا
 مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجْدَةٌ وَبِكَ أَمْنٌ ذَلِكَ سَلَامٌ
 سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَفَّعَ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ يَا ذَاكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ
 ثُمَّ يَكُونُ مِنْ أَرْجَائِهِ مَا يَقُولُ بَيْنَ الشُّعُوبِ وَالْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدْ مَاتَ وَمَا أَحْيَا
 وَأَسْرَرْتَ وَمَا أَكَلْتُمْ يَا أَسْرَرْتَ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ حُجِبَ حَضْرَتُ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِرُؤُوسِ رُسُلِ اللَّهِ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ جِبْ مَنَازِكُ كَثُرَ هَوْنُكَ وَجِيسَتُكَ وَالْوَيْبُ إِلَيْكَ تَاكُ بَرِّتِي يَغْوِينِ لِي أَيْنَا مَرْبِيهِ كَيْفَا اسر
 كَيْفَ لَوْ جَسَّ السَّمَانُ وَزَمِينُ بَنِي أَيْكَ حُرُوفُ كَاهُوكِ أَدْرَمِينَ بِشَرِّكَوْنِ مِينَ نَهْمِينَ هُونِ أَوْ رَسْمَانَا
 مِينَ هُونِ يَا أَسَدُ تَوَابِ دِي شَاهِدِ كُوِي مَعْبُودِهِمْ مِگر تو تو سِمْ بَا لَسْنِ وَالْأَسَدِ أَدْرَمِينَ تِمْ رَا غْلَامِ هُونِ
 مِينَ لَسْنِ ابْنِ بَهَانِ بِرْ ظَلَمِ كَيْفَا أَدْرَا بِنِ كُنَا هُونِ كَا اَقْرَارِ كَيْفَا سَوِ سِمْ سَبْ كُنَا هُونِ كُو نَجْهَدِ كُو اسر
 كُنَا هُونِ كُو كُوِي نَهْمِينَ نَجْهَدِ مِگر تو اَدْرَسْ كِهَادِي مِجْهَكُو اِچْیِ عَادَتِينَ كِه نَهْمِينَ سَكِهَانَا نِگُو مِگر تو اَدْر
 دَوَرِ كِه مِجْهَسْ بِرِی عَادَتِينَ كِه دَوَرِ نَهْمِينَ كُنَا اَوْنِگُو مِگر تو حَاضِرِ هُونِ مِينَ تِمْ رِی خِدْمَتِ كُو لَسْنِ اَدْر
 فَرَا مِندَرِ اَدْر هُونِ تِمْ رِی اَدْر سَارِی خُوبِی تِمْ رِی مَاهُونِ مِينَ هُو اَدْر مَشْرَعِ نَزْوِی كِه حَاصِلِ نَهْمِينَ هُو سَكْتِ
 طَرَفِ تِمْ رِی (بَا شَرِّ اَكِلَا تِمْ رِی طَرَفِ مَسُوبِ نَهْمِينَ هُو تَا مَسْلَا نَهْمِينَ كِه سَا جَا نَا خَالِقِ الْقُرْدَةِ وَالدَّخَانِ زَبْرَا
 بَا نَهْمِينَ كِه سَا جَا تَا بَا رِبْ شَسْدِ بَا شَرِّ تِمْ رِی طَرَفِ چُرْمَا نَهْمِينَ جِیسْ كِه طَبِیبِ اَدْر عِلْ صَالِحِ چُرْمَتِ مِينَ بَا
 تِمْ رِی دَا سَطْرِ كُوِي مَخْلُوقِ مَشْرُوبِ نَهْمِينَ اِگِر چُو بَهَارِ كِی تِمْ رِی شَرِّ هُو كِه سَمِ شَرِّ مِينَ اسلِمِ كِه تُو مِجْهَرِ كُو حَكْمَتِ كِی
 سَاهِدِ بَنَا یَا سَه (مِیْرِی تُو شَرِّ تِمْ رِی طَرَفِ سِی هُو اَدْر مِیْرِی اَلتَّجَا تِمْ رِی طَرَفِ تِمْ رِی بَرَكَتِ وَاللَّهِ

تو اور بلند ذات والا تو میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور تیرے لطیف جہکتا ہوں اور جب کہ رکوع کرتے
 اللہ سے عصبی تک پڑھتے یعنی یا اللہ تیرے لیے جہکا ہوں میں اور تجھ پر یقین رکھتا ہوں اور تیرے فرمان
 بردار ہوں جبکہ گویا تیرے لیے کان میرے اور آنکھیں میری اور سفر میرا اور ٹہپان میری اور پہلے
 میرے اور جبکہ اٹھاتے اللہ سے من شے بعد تک پڑھتے یعنی یا اللہ اے پروردگار ہمارے تجھ کو حمد ہی
 آسمانوں بہر اور زمین بہر اور ان کے درمیان بہر اور اس کے بعد عقیبتی تو چاہے اس بہر اور جب سجدہ کرتے
 اللہ سے خالقین تک کہتے یعنی اے اللہ تیرے لیے میں نے کیا اور تجھ پر یقین لایا اور تیرا فرمانبردار ہوں
 سجدہ کیا میرے موہنے نے اس کے لیے جس نے اسے بنایا ہے اور تقویٰ کی پہنچی ہے اور اس کے کان اور
 آنکھوں کو جیڑاڑی برکت والے اللہ سب بناؤ اور ان سے چاہا بہر آخر میں شہد اور سلام کے سچ کہتے
 اللہ سے آخر تک یعنی یا اللہ بخیر ہم کو جو معین آگے کیا اور جو پیچھے کیا اور جو چاہا یا اور جو کہولا اور جو
 حد سے زیادہ کیا اور جو تو جانتا ہے مجھ سے بڑا کہ تو سب کو آگے تھا اور سب کو بعد یہ کیا کوئی سجدہ نہیں ہے
 مگر تو **عَلَى** اَلَا عَزَّ وَجَلَّ اَلَا سَنَادُ قَالَ كَانَ دَعَا لَكَ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
 اَقْبَسْتَنِي الصَّلَاةَ كَبَّرْتُ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ رُجُوعِي فَقَالَ دَا اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ
 وَ اِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَقَالَ وَصَوَّوْا
 فَاَحْسَنَ صَوْتًا وَقَالَ وَ اِذَا سَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدْ مَنَعْتَنِي الْاِحْسَانَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَكَ الْحَمْدُ
 يٰ اَيُّهَا الشَّهِيدُ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّهُ رَجَعَهُ اَعْرَجَ لِي اِسْمُ سَنَدُ كَمَا كَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَّ نَا
 شَرُوْعُ كَرَّمَ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَيْتِي اور وجہت و جہی پڑھتے اور انا اہل المسلمین کہتے اور جب اپنا سر اٹھاتے
 رکوع سے تو کہتے مسم اللہ یا اللہ جس نے اس کی تعریف کی اے رب ہمارے اور تیرے ہی لیے ہے سب
 تعریف اور کہا و صوره فاحسن صورته اور جب سلام کہتے کہتے اللہ اغفر لی ما قد منعتنی الاحسان الحمد لله
 تک اور شہد اور سلام کا ذکر نہیں کیا **بَابُ اسْتِخْبَابِ تَطْوِيلِ الْقِرْآءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ**
 تعجب میں نبی قرأت کا سبب ہونا **عَلَى** حَدَّثَنَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاَنْتَحَيْتُ لِبَقَرَةٍ فَقُلْتُ بَرَكْتَ بَرَكْتَ عَنِ الْمَاءَةِ ثُمَّ مَضَى فَقُلْتُ لِي يَا فَا
 رَكَعَةٍ ثُمَّ مَضَى فَقُلْتُ يَكُمُ بَعَا ثُمَّ اَنْتَحَيْتُ لِلنِّسَاءِ فَقَرَأَهَا ثُمَّ اَنْتَحَيْتُ اِلَى عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا
 يَفْرُغُ مَرَّةً سَلَامًا اِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ اِذَا مَرَّ بِسُورَةٍ اِذَا مَرَّ بِسُورَةٍ اِذَا مَرَّ بِسُورَةٍ اِذَا مَرَّ بِسُورَةٍ

باب اسْتِخْبَابِ تَطْوِيلِ الْقِرْآءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَفِي تَطْوِيلِ الْقِرْآءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

کے پاس ایک کا ذکر کیا گیا کہ وہ صبح تک سوتا ہے (یعنی تہجد کو نہیں اٹھتا) آپ نے فرمایا اس کو کان بیز
یا دونوں کان میں شیطان جاتا ہے **ف** یا تو یہ ہتھارہ ہے یعنی وہ شیطان کا فرمانبردار
یا شیطان نے اس کو خراب کر رکھا ہے یا ذلیل دھت کر رہا ہے یا حقیقت ہو کہ جس سے شارع نے خبر دی
عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةُ
فَقَالَ لَا تَصَلُّونَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَنْفُسَنَا بَيِّدَ اللَّهُ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا
فَأَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً قُلْتُ لَهُ ذَلِكَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ
يَضْرِبُ خَدَّكَ وَيَقُولُ كَانَ الْأَنْبَاءُ أَكْثَرَ شَيْءٍ خَجَلًا ثُمَّ جَمَعَ حَضْرَتُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
سے مروی ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تشریف لائے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا
کو دیکھ کر کہہ کر اور فرمایا کہ تم لوگ نماز نہیں پڑھتے (یعنی تہجد) کی تو میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ
کے ہماری جانبین اللہ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب چاہتا ہے ہمیں چھوڑتا ہے تو لوٹ گئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب بین نے یہ کہا درمیان نے سنا کہ آپ فرماتے تھے اور اپنی ران پر ہاتھ مارتے
تھے اور عرب کا قاعدہ ہے انیس کیسٹ اور فرماتے تھے کہ انسان سب چیزوں سے زیادہ چمکدار
ہے **ف** آپ کو اون کا یہ جواب پسند نہیں آئی اس جگہ پر اپنے قصور کا اقرار اور عذر و درکار تھا
اسی لیے آپ نے یہ آیت پڑھی اس حدیث سے ترغیب تہجد ثابت ہوئی اور حکم کرنا آدمی کا اپنے نفس کو
کو اور خبر گیری امام کی اپنے لوگوں کے لیے اور رعایت کرنا مصالح دین و دنیا میں اور معلوم ہوا
کہ جب ناصح کی نصیحت کو قبول نہ کرے تو اس پر عتاب نہ کرے اور گناہ کرے مگر یہ کہ عتاب میں
کوئی اور صلت و مکیہ **عَنْ** الْهَدَيْرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَمْ يَعْقِدِ الشَّيْطَانُ عَلَى قَائِمَةٍ رَأْسِ أَحَدٍ كَمْ ثَلَاثَ عَقْدٍ إِذَا نَامَ بِكُلِّ عَقْدَةٍ يَضْرِبُ
عَلَيْكَ كَيْلًا كَوِيلًا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَدَنَّ اللَّهُ أَحْلَكَ عَقْدًا وَإِذَا أَتَوْعَا أَحْلَكَ عَقْدًا
عَقْدَانِ فَإِذَا صَلَّى أَحْلَكَ الْعَقْدَ فَاصْبِرْ لَشَيْطَانِ طَيْبِ النَّفْسِ إِلَّا أَصْبِرْ خَيْدَتِ النَّفْسُ
کے سَلَانِ تہجد پر ابو ہریرہ اس خبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے اور آپ نے
فرمایا شیطان ہر ایک کی گردن پر تین گریبن لگاتا ہے جب وہ سو جاتا ہے ہر گریہ پر ہونک دیتا ہے
کہ ابھی رات بہت ہے ہر چرب کوئی جاگا اور اس نے اللہ کو یاد کیا ایک گریہ کہل گئی اور جب دھنوکا

بِکُلِّ طَوِيلٍ
بِکُلِّ طَوِيلٍ
بِکُلِّ طَوِيلٍ

ایک اور گروہ کہل گئی کہ وہ جو گنہگار ہیں اور جب نماز پڑھیں سب گنہگار ہیں کہیں گئی پھر وہ صبح کو اٹھتا ہوا نماز پڑھتا
خوش مزاج اور نہیں تو گنہگار دل بست **ف** تبید گنہگار اکثر خوش مزاج پاک نیت صاف طبیعت
نیک نیت چالاک ہوتے ہیں گو یا یہ بھی ایک عمدہ ریاضت ہے کہ بدن کو بہر تیرا کرتی ہے اور اس صیغہ
میں کئی فائدے ہیں اول جاگنے کے وقت یاد آگئی کہ چنانچہ بہت سی دعائیں احادیث میں ملتی
ہوئی ہیں اور امام زکریا نے کتاب الاذکار میں انکو جمع کیا ہے دوسرے جاگنے کی وقت وضو کرنا
اور نماز پڑھنا اگرچہ قلیل ہے مگر یہ معلوم ہوا کہ انسان پر شیطان کا تسلط ہو جاتا ہے جو جسے
معلوم ہوا کہ دفعہ شیطان کا ذکر نہی اور وضو اور نماز ہو **باب** استقباب صلوۃ
فمن یستقبلہ نفل نماز کو گھر میں سنبھالنا **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان
اجعلوا حق صلوۃکم فی بیوتکم ولا تخرجوا کما کفوا امر حمید عبداللہ بن عمر نے کہا کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی نمازوں میں سے کچھ گھر میں ادا کیا کرو اور گھر کو قبرستان بناد **ف**
جیسے قبرستان نماز سو خالی ہوتے اور دو قبروں میں پڑے ہوتے ہیں دوسری ہی گھر دن کو نماز سے
خالی رہتا کرو اور مراد اس سے نماز نفل ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ کہیں بھی فرض ہی گھر میں
پڑھا کرو اور عورتیں ہمارے اقتدار میں یا اطفال درمیش وغیرہ تاکہ گھر میں برکت ہو **عن**
ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ فی بیوتکم ولا تخرجوا کما کفوا امر حمید
مفسرین اسکا بھی وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذ افضی احدکم الصلوۃ فی منجیہ فلیجعل لیستہ فی منجیہ
صلوۃہ فان اللہ تعالیٰ جاعل فی منجیہ من صلوۃہ خیرا امر حمید جابر نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص نماز اپنی مسجد میں پڑھے تو تھوڑی سی اپنی گھر کے
یہ اٹھا رکھے اسلئے اسے نفل کی اور اسکی نماز سے اسکو گھر میں بہتری کرے گا **عن** ابی
موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل المیت الذی یدک کسر اللہ فیہ
والمیت الذی یدک کسر اللہ فیہ مثل النبی والمیت امر حمید ابی موسیٰ نے فرمایا کہ
موتے سے مردی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں اسکی یاد ہوئی
ہے اور جس میں نہیں ہوئی وہ مثل زندہ اور مردے کی ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

بَابُ الْمَوْتِ وَالْجَنَازَةِ

اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوا بَيْنَكُمْ مَقَابِرَ ابْنِ الشَّيْطَانِ
 يُغْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ثُمَّ جُمِعَ الْبُورِيَّةُ لَهُ كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُيَا بِأَنَّهُ كَرِهَ دَنَ كَوْتِ بَرِسْتَانِ نَهْ بَنَادُ اسْلِمَ كَرِهَ الشَّيْطَانِ اَوْسَ كَرِهَ سَهَاكُ جَانِهَ
 جَسْرِيْنَ سُوْرَهْ بَقَرَهْ پُرِي جَانِي هَ **عَلَى** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اخْتَجَبَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّيْنِ لَمْ يَخْصِفْهُ اَوْ حَصْنِيْنَ خُذِرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْصُطُ زَيْجَا قَالَ نَتَّبِعُ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاءُوا اَيُّسَلُونُ بِصَلَاتِهِ قَالَ ثُمَّ جَاءُوا
 لَيْلَهُ فَحَضَرُوا فَأَبْطَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ قَالَ فَمَا يُنْذِرُ الْيَحْمَرُ
 فَرَدُّوْا أَصْوَاتَهُمْ وَخَصُّوْا الْبَابَ خُذِرَجَ الْيَحْمَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ مَغْنَمًا فَقَالَ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَالَ بِكُمْ صِدِّيقُكُمْ حَتَّى
 ظَنَنْتُمْ أَنَّهُ سَيَكْتُمُ عَلَيْكُمْ فَخَلَّىكُمْ بِالصَّلَاةِ وَفِي بَيُوتِكُمْ فَإِنْ خِيسَ صَلَاتُ
 الْمَرْءِ أَرْنِي بَيْتَهُ إِلَّا الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ ثُمَّ جُمِعَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ لَهُ كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَ اَيْكُ جَرَهْ بَنَا يَكْجُورَ كَ بَيُونِ دَغْمِيَهْ كَا يَا بُوْرِيَهْ كَا اَوْرَ نَكَلَهْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اَوْرَ اَسْمِيْنَ نَزَارِثِرَهْ نَهْ لَهْ پِهَرِ اَيْكِي پِهَرِ بَهْتِ لَوُگِ اَفْتَدَارَ كَرْنَهْ لَهْ اَوْرَ اَبْ كَ سَاثَهْ نَزَارِثِرَهْ نَهْ لَهْ پِهَرِ
 اَيْكِي لَوُگِ سَبْ اَيْ اَوْرَ اَبْ نُوْدِيَكِي اَوْرَ نَهْ نَكَلَهْ اَدِنِ كِي طَرَفِ اَوْرَ لَوُگِنِ نَهْ اَيْكِي طَرَفِ اَوْرَ اَزِيْنَ
 مَبْنَدِ كِيْنَ اَوْرَ دُرُوْدِ رِي كُنْكَرِيَا نِ مَارِيْنَ پِهَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَلَهْ طَرَفِ نَكَلَهْ عَضَمِ اَوْرَ
 فَرِيَا تَمَّ اَيْسَهْ كَرِهَ دَنَ مِيْنَ نَزَارِثِرَهْ اَوْ اَسْمِيْنَ لَهْ كَرِهَ نَزَارِثِرَهْ اَوْرَ اَدْمِيْ كِي دِهِي هَ جَوْ كَرِهَ مِيْنَ هُوْ (كَرِهَ رِيَا مَهْ دُورِ)
عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفَ حَجَّةَهُ فِي الْحَيْدِ مِنْ حَصْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِيهَا اَيَاكِي حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ نَكَلَهُمْ خَوْفٌ وَدَادَ فِيهِ وَكُوْكَبَتْ عَلَيْهِ كَوْمٌ مَا مُنَّكُمْ بِهِ رَحْمَةُ
 زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَهْ كَرِهَ كَرِهِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهْ اَيْكُ جَرَهْ بَنَا يَكْجُورَ مِيْنَ بُوْرِيَهْ سَهْ اَوْرَ نَزَارِثِرَهْ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهْ اَوْ سَمِيْنَ كِي رَاَتِ بِيَا تَنَ كَ لَوُگِ جَمْعِ هُوْرَهْ اَوْرَ ذِكْرُ كِي حَدِيثِ مَانَدِ
 سَابِقِ كِي اَوْرَ اَسْمِيْنَ يَزِيَادَهْ كِيَا كَرِغَزِيْنَ هُوْ جَانِي تَهْمَرِيَهْ نَزَارِثِرَهْ اَوْ سَمِيْنَ اَسْكَوَادَانَهْ كَرِسْتَهْ **يَا**
 فَهَيْلَكُمُ الْبَيْتُ الَّذِي هُمْ يَمِيشُ رَسُلُ كِي فَضِيْلَتِ **عَلَى** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اَنْهَا قَالَتْ
 كَانَ اَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ كَانَ حَصْنِيْنَ وَكَانَ حَجَّيْنِ مِنْ اَلْيَلِ لِيُفِيْلِي فِيهِ

نہ

 بار بار تلاوت کیا جائے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

 بار بار
 تلاوت کیا جائے

جَعَلَ النَّاسُ يَصْلُونَهُ بِبَسْطِهِ بِاللَّحَارِ فَتَجَاوَزَاتُ لَيْكَةٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
 عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيعُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُ حَتَّى تَمُوتُوا وَإِنْ أَحَبَّ الْأَعْمَالُ إِلَى اللَّهِ
 مَا دُوِّمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قُلْ وَكَانَ إِلَهُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْمَلُوا عَمَلًا أَتَبَّعُوا
 ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بوریا تھا کہ آپ اسکو گھیر لیا کرتے تھے رات کو اس میں نماز پڑھا کرتے تھے اور
 لوگ بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے اور دن کو اسکو بچھا لیتے تھے پھر لوگوں نے ایک دن ہجوم
 کیا آپ کو فرمایا اے لوگو! امتناع کرو جتنی تمکو سہارا ہو سلیقہ کہ اللہ کو اب دینے سے نہیں ہکتا
 تم عمل سے تھک جاؤ گے اور پیارا اللہ کے آگے وہ عمل ہے جسکو ہمیشہ کیا کریں اگرچہ تھوڑا بہار
 آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی قاعدہ تھا کہ جب کوئی کام کریں اسکو ہمیشہ کیا کریں **عَنْ**
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ
 إِلَى اللَّهِ تَعَالَى قَالَ إِذَا دُوِّمَ وَإِنْ قُلْ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ کون سا عمل بہت پیارا ہے اللہ کو آپ نے فرمایا جو ہمیشہ
 ہو اگرچہ تھوڑا ہو **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
 قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ
 يَخْصُ شَيْئًا مِنْ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً نَأْيَكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ ترجمہ علقمہ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
 پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا کیا حال تھا آیا کسی دن کو خاص فرماتے تھے کسی
 عبادت کر لیتے انہوں نے فرمایا کہ نہیں انکی عبادت ہمیشہ کی تھی اور تم میں سے کون انکی سی
 عبادت کر سکتا ہے جو وہ کرتے تھے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ إِذَا دُوِّمَ وَإِنْ قُلْ قَالَ وَكَانَتْ
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذَا أَعْمَلَتْ الْعَمَلِ لَنْ مَتَّهْ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب زیادہ پیارا عمل اللہ کے آگے وہ ہے جو
 ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو اور اسی نے کہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عادت تھی کہ جب کوئی عبادت

یاوہد علیہ السلام
 یاوہد علیہ السلام
 یاوہد علیہ السلام

پس ایک عورت بیٹی تھی آپؐ پر چہا کہ یہ کون ہے میں نے کہا یہی عورت ہے جو سوتی نہیں اور نماز
 پڑھتی رہتی ہے آپؐ فرمایا عمل اتنا کرو جتنی تم کو طاقت ہو قسم ہے اللہ کی کہ اسے ثواب دینے سے نہیں
 چکے گا اور تم تک جاؤ گے اور حضرت کو دین کی عبادتوں میں سے بھی پسند نہیں جو ہمیشہ ہو اور ابوسامہ
 کی روایت میں یہ ہے کہ یہ ایک عورت تھی اب اس کو قبیلہ کی ۔ **باب** اَمْرٌ مِنْ نَحْسٍ فِي صَلَواتِ
 اَوِ اسْتَجَابَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ اَوِ الذِّكْرُ اَنْ يَرُدُّ اَوْ يَقْعُدَ حَتَّى يَكُنْ هَبَّ عَلَيْهِ ذَلِكَ اَوْ كَمَا
 وَقْتُ نَزْلِهِمْ كَرَّمَ سُرَّتْهُ كَابِيَانِ ۔ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَحَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْكُضْ يَدَيْهِ بِأَنْ هَبَّ عَنْهُ التَّوَكُّمُ كَارِ
 أَحَدُكُمْ اِذَا صَلَّى وَهُوَ قَائِمٌ لَعَلَّكَ يَذْهَبُ يَسْتَعْفِفُ وَيَسْتَنْتِزِعُ نَفْسَهُ تَرْجُمَهُ حَضْرَتُ عَائِشَةُ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نَعَى كَمَا كَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُفْرَا مَا يَجِبُ بَابُ كَرَّمَ مِّنْ سُرَّتْهُ آجَاوَسَ
 نَمَازِ مِّنْ تَوَجَّاهِ كَمَا كَرَّمَ سُرَّتْهُ بَابُ كَرَّمَ كَمَا كَرَّمَ سُرَّتْهُ اَوْ سَكِي جَاتِي رَهْ اس لِيَهْ كَبِ مِّنْ سُرَّتْهُ كَرَّمَ
 كَرَّمَ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ
 هَكَذَا مِّنْ مُّسْتَبَاحٍ قَالَ هَذَا اِمَّا اَحَدُ ثَمَانِ اَبْوَابٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَرَّمَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ
 قَامَرًا أَحَدَكُمْ مِنَ الْكَلْبِ فَاَسْتَجَبَ الْقُرْآنُ عَلَيَّ لِسَانِي فَلَمْ يَكُنْ رَمَا يَكُونُ فَلْيَصْطَلِحْ تَرْجُمَهُ بَابُ مِّنْ
 مِّنْ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ
 ابك یہ ہے کہ آپؐ فرمایا جب کوئی تم میں کرات کو نماز پڑھتا ہو اور قرآن میں آئے گا تو زبان اس کی کہ
 (میں نے اس کے طلب سے) بجاتا ہو کہ کہا کہتا ہے تو جاب یہ ہے کہ لیٹ رہے ۔ **باب** اَمْرٌ مِنْ نَحْسٍ فِي صَلَواتِ
 الْقُرْآنِ قُرْآنُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ
 وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ بَرَحَهُ اللَّهُ لَعَلَّ اَذْكَرَنِي كَذَا اَوْ كَذَا اَيْتَةً كَرَّمَ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ
 مِّنْ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ
 پڑھتا ہو جب میں سنتا ہوں تو اپنی فرمایا اس پر رحمت کہے مجھے اس نے غلامی آیت یا دلا دی جو میری
 غلامی سے رکھ چڑھ رہا تھا ۔ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَتَمَتَّعُ فِي الرَّجُلِ فِي السَّجْدَةِ فَقَالَ رَجَعَهُ اللَّهُ لَعَلَّ اَذْكَرَنِي اَيْتَةً كَرَّمَ سُرَّتْهُ كَرَّمَ سُرَّتْهُ تَرْجُمَهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کو قرآن پڑھنا سہی میں سن رہے تھے
 نبی آپ کو فرمایا اس پر ہر حرکت کرے پھر اس کی ایک آیت یاد دلادی جو میں پہلا دیا گیا تھا۔ **سَعْن**
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مِثْلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ
 كَمِثْلِ الْأَبْلِ الْمُعْطَلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهِمَا أَمْسَكَا دَانَ أَكَلَفَا ذَهَبًا
 ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن یاد کرنے والے کی
 مثال ایسی ہے جیسو اس اونٹ کی جس کا ایک پیر بند ہو کہ اگر اس کی مالکانے اس کا خیال رکھا تو وہ اور اگر
 چھوڑ دیا تو چل دیا۔ **سَعْن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 وَسَلَّمَ يَمْشِي حُلِيْبُ بَنِي مَالِكٍ ذَرَادًا فِي خِلْفَتِ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ إِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ
 فَقَرَأَ بِاللَّيْلِ وَالنَّجَادِ ذَكَرَ دَانَ لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَةٌ تَرْجُمُهُ عِيسَى بْنُ عُمَرَ نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَى
 حدیث مالک کی روایت کیا اور اس میں موسیٰ بن عقبہ کی روایت سے یہ زیادہ کہا ہے کہ قرآن یاد کرنے
 والا جب اونٹ پر رات کو اور دن کو پڑتا رہتا ہے یاد رکھتا ہے اور اگر نہ پڑتا رہتا رہا
 تو بھول جاتا۔ **سَعْن** عَبْدُ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالْأَحَدِ كَيْسٌ
 يَقُولُ لَيْسَتْ آيَةٌ كَيْتٌ وَكَيْتٌ بَلْ هُوَ نَسِيٌّ اسْتَدْرَكَ الْقُرْآنَ فَكَلِمَاتُكُمْ تَقْضِيكُمْ
 مِنْ حُدُودِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعَقْلِكُمْ ترجمہ عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 بہت بڑا کوئی تم میں کا یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ پہلا دیا گیا اور قرآن
 کا خیال اور یاد دہشت رکھو کہ وہ لوگوں کے سینوں سے ان بچار پائین سے زیادہ بہا گئے والا ہے جس کی ایک
 ٹانگ بند ہی ہو۔ **فَاعِل** اکثر اونٹ کے آگے کا پیر لینے والا یا بند ہتھ ہیں اور وہ
 تین پیر سے بھی چل سکتا ہے اسی کو عقل کہتے ہیں اور بھول گیا کے کہنے کو آپ نے مکر وہ
 جانا کہ اس میں کہنے والے کی بے پرواہی اور غفلت نکلتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا فزون کے واسطے فرماتا
 إِنَّكَ آيَاتُنَا فَتَسِيَّتُهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنْفَسِي سِنِيَّةَ بَسْ بَارِي آمِينَ آمِينَ اور تو
 اس کو بھول گیا اس طرح آج پہلا یا جاوے گا اور یہ کہ اہستہ تنزیہی ہے۔ **سَعْن** شَقِيقٌ قَالَ قَالَ
 عَبْدُ اللَّهِ تَعَاهَدُوا هَذِهِ الْمَصَاحِفَ وَذِكْرُهَا قَالَ الْقُرْآنَ فَكَلِمَاتُكُمْ تَقْضِيكُمْ مِنْ حُدُودِ
 الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عَقْلِهِمْ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْشِي

اَحَدُكُمْ سَيُؤْتِي اَيُّكُمْ كَيْفَتَ بَلْ هُوَ كَيْفَتُهُ تَرْجَمَهُ شَقِيقُ نَبِيِّهِ كَمَا عَدَّ اللَّهُ لَهُ كَمَا قَرَأَ كَا خِيَالِ
 رُكُوهَا سَلِيحُ كَدَّه سِنُونِ سِرَادِنِ جَارِيَا يُونِ سَعْدِ بَا كُنْ دَالَا هُجَا كَا اِيَكِ زَاوَنَدَا سَوَادِ كَمَا
 كَدَّ رَسُوْلِ اَمَدِ صِلِ اَمَدِ عَلِيهِ وَسَلَّمُ نَعْمَ فَايَا كَدَّ كُوْنِي تَمَّ مِيْنِ كُوِيْنَهْ كَهْ كَدَّ فُلَانِ فُلَانِ اَيْتِ مِيْنِ يَهُوْلِ كَمَا بَلَكُ
 يُونِ كَهْ يَهْلَاوَا يَا سَحْلَانِ شَقِيقُ بَرَسْمَاةَ قَالِ سَمِعْتُ اَبْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ
 سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِرَسْمِ اللّٰهِ اَنْ يَقُوْلَ لَسِيْتُ سُوْرَةَ كَيْفَ
 وَكَيْفَ اَوْ لَسِيْتُ اَيَّةَ كَيْفَ وَكَيْفَ بَلْ هُوَ لَسِيْتُ تَرْجَمَهُ شَقِيقُ نَبِيِّهِ كَمَا مِيْنِ اَبْنَ مَسْعُوْدٍ سَمِعْنَا
 كَدَّ كُوِيْنِ تَمَّ مِيْنِ رَسُوْلِ اَمَدِ صِلِ اَمَدِ عَلِيهِ وَسَلَّمُ سَعْدِ فَايَا كَدَّ كُوِيْنَهْ كَهْ كَدَّ فُلَانِ فُلَانِ
 اَيْتِ يَهُوْلِ كَبَّ بَهْتِ بَرَا هُجَا يُونِ كَهْ جَابِيَهْ كَهْ يَهْلَاوَا يَا سَحْلَانِ اَبْنِ مَوْسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالِ تَقَاهُ الْاَقْرَانُ اَلَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَعَنُوْا اَشْدُّ تَقْلَتَا هُوْنِ الْاَوَّلِ
 فِي عَقْلِيْهَا تَرْجَمَهُ اَبْنِ مَوْسَى كَهْ كَدَّ نَبِيْ صِلِ اَمَدِ عَلِيهِ وَسَلَّمُ نَعْمَ فَايَا خِيَالِ نَكُوهَا سِرَادِنِ كَا اَسْحَابِ
 كَدَّ جَانِ مُحَمَّدٍ كِيْ جَسْ كَهْ نَا تَمَّ مِيْنِ هُجَا اَوْ سَكِي تَمَّ مِيْنِ هُجَا كَدَّ اَوْ نَسْ سَعْدِ فَايَا كَدَّ كُوِيْنَهْ كَهْ
بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْكِيْمِ الصُّلُوْتِ بِالْقُرْآنِ خُوشِ اَوَا زِيْ سَعْدِ فَايَا كَدَّ كُوِيْنَهْ كَهْ
 بَيَانِ سَحْلَانِ اَبْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اَذِنَ
 اللهُ لَشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِرَبِِّّ حَسَنِ الصُّلُوْتِ يَتَعَفَّى بِالْقُرْآنِ تَرْجَمَهُ اَبُو بَرِيْرَةَ اَسْكُوْنِيْ صِلِ اَمَدِ
 عَلِيهِ وَسَلَّمُ تَاكُ يَهُوْلِ خَا تَمَّ مِيْنِ هُجَا تَمَّ مِيْنِ هُجَا كَدَّ نَبِيْ صِلِ اَمَدِ عَلِيهِ وَسَلَّمُ نَعْمَ فَايَا كَدَّ كُوِيْنَهْ كَهْ
 اَوَا زِيْ كُوِيْنِ خُوشِ اَوَا زِيْ سَعْدِ فَايَا كَدَّ كُوِيْنَهْ كَهْ اَوَا زِيْ سَمَاعِ دُونُوْنِ كَهْ سَمْعِ نَعْمَ لَوْ تَمَّ مِيْنِ
 سَمْعِ كَهْ هِيْنِ اَوْرِيَهْ اِيَكِ صَفْتِ يَهُوْلِ رُوْكَارِ قَالِيْ كِيْ كَدَّ مَوْسَى كُوِيْنِ سَمْعِ بَلَا كَيْفِ مَثَلِ اَوْ صَفَاةِ
 كِيْ اِيْمَانِ لَانَا طَرُوْرِيْ سَحْلَانِ اَبْنِ شَهَابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالِ كَمَا يَا اَذِنَ لِرَبِِّّ يَتَعَفَّى
 بِالْقُرْآنِ تَرْجَمَهُ اَبْنِ شَهَابِ نَعْمَ هِيْ هِيْ رَدَا يَتِ اِيْ اَسْمَاوِيْ وَفَرَا كِيْ مَكْرَا سَمْعِ يَلْفَظِ مِيْنِ جَوَ
 مَكْرُوْرِيْ كَهْ مَضْمُوْنِ دُونُوْنِ كَا اِيَكِ سَحْلَانِ اَبْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ
 اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اَذِنَ اللهُ لَشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِرَبِِّّ حَسَنِ الصُّلُوْتِ يَتَعَفَّى
 بِالْقُرْآنِ يَحْكُمُ رَبِّهِ تَرْجَمَهُ اَبُو بَرِيْرَةَ نَعْمَ فَايَا كَدَّ كُوِيْنَهْ كَهْ رَسُوْلِ اَمَدِ صِلِ اَمَدِ عَلِيهِ وَسَلَّمُ نَعْمَ فَايَا كَدَّ كُوِيْنَهْ كَهْ
 كِيْ يَهُوْلِ كَدَّ نَعْمَ مِيْنِ سَمْعِ سَمْعِ طَرَحِ خُوشِ اَوَا زِيْ نَبِيْ كِيْ اَوَا زِيْ سَمْعِ جَوَ قُرْآنِ يَهُوْلِ يَهُوْلِ كَدَّ

سَمْعِ الْقُرْآنِ

نَبِيْ هُوَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَسَنَاتِ نَاقِ كَے آواز سے پڑھتا ہے اہل بیت علیہم السلام عبد اللہ بن معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فُتِحَتْ مَكَّةُ عَلَى نَاقَتِهِ يَقْرَأُ سُورَةَ
 الْفَتْحِ قَالَ فَقَرَأَ ابْنُ مَعْقِلٍ وَدَجَّ فَقَالَ مُعَوِيَّةُ كَوَلَا النَّاسُ كَخَذْتُ لَكُمْ بِلَا لِكُ
 الَّذِي فِي ذِكْرِكُمْ ابْنُ مَعْقِلٍ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ حُجَّيْمَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ لَهَا
 وَبِهَا مِينَ نَعَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَفْتُمْ مَكَّةَ كَعَدَنَ انْ كِي اَوْشِي بِرَأْسِ سُوْرَةِ الْفَتْحِ بِرَبِّتِ
 تَعَى اَوْرَابِ مَعْقِلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعَى بِرَبِّهِ اَوْرَادُ كُوْدُوْرٍ اَبَا مَعْقِلٍ نَعَى كَمَا اَكْرُوْكَ نَعَى تَوْر
 مِينَ بِرَبِّهِ بِرَبِّهِ قَرَأَتْ مَرْوَعُ كَرْنَا جِيسَ ابْنِ مَعْقِلٍ نَعَى ذِكْرُ كِي نَبِيِّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
 شُعْبَةَ بِهَذَا الْاِسْنَادِ وَهُوَ كَذَلِكَ فِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ عَلِيٌّ رَأَيْتُ
 النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ تَرْجِمَةُ شُعْبَةَ سَالِي سَادِ مَعْقِلٍ اسْكَرِي هُوَ اَوْرَادُ بِنِ عَارِثِ
 كِي رَوَاثِ مِينَ بِرَبِّهِ كَرَأْسِ سَوَارِي بِرَبِّهِ اَوْرَادُ تَوْرِ اَوْرَادُ الْفَتْحِ بِرَبِّتِ جَانِي تَعَى **بَابُ تَرْوِيلِ**
 الشَّكَاكِيَةِ لِغَيْرِ اَمَةِ الْفُزَّانِ مَرَاتِ قُرْآنِ كِي بَرَكَاتِ سَوَكِي كِي **عَنِ ابْنِ عَدِيٍّ**
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَذَلِكَ تَجْعَلُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَعِنْدَكَ فَدَسُ مَرَبُوطُ لِسْطَانِي
 فَتَعَشِيْتَهُ سَحَابَةً تَجْعَلُكَ نَدْوُودًا وَتَدْنُو وَتَجْعَلُ فَدَسَهُ يَنْفِرُ مِنْهَا نَكْمًا أَصْبَحَ اَتَى الشَّيْخِ
 صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ الشَّكَاكِيَةُ تَرْوِيلُ الْفُزَّانِ تَرْجِمَةُ بَرَارِ نَعَى
 اَبَاكَ شَخْصِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ بِرَبِّتِ تَوْرِ اَوْرَادِ اسْكَرِي بِرَبِّهِ اَوْرَادِ مِينَ بِرَبِّهِ
 بِرَبِّهِ اَوْرَادِ مِينَ بِرَبِّهِ اَوْرَادِ مِينَ بِرَبِّهِ اَوْرَادِ مِينَ بِرَبِّهِ اَوْرَادِ مِينَ بِرَبِّهِ
 لَكَ بِرَبِّهِ بِرَبِّهِ وَهِيَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَبِّهِ اَوْرَادِ مِينَ بِرَبِّهِ اَوْرَادِ مِينَ بِرَبِّهِ
 بِرَبِّهِ اَوْرَادِ مِينَ بِرَبِّهِ اَوْرَادِ مِينَ بِرَبِّهِ اَوْرَادِ مِينَ بِرَبِّهِ اَوْرَادِ مِينَ بِرَبِّهِ
 كَوَدَاكَ شَيْءٌ بِرَبِّهِ اَوْرَادِ مِينَ بِرَبِّهِ اَوْرَادِ مِينَ بِرَبِّهِ اَوْرَادِ مِينَ بِرَبِّهِ
 اَمِينَ اَوْرَادِ مِينَ بِرَبِّهِ اَوْرَادِ مِينَ بِرَبِّهِ اَوْرَادِ مِينَ بِرَبِّهِ اَوْرَادِ مِينَ بِرَبِّهِ
 فَضِيْلَتِ قَرَاتِ كِي اَوْرَادِ مِينَ بِرَبِّهِ اَوْرَادِ مِينَ بِرَبِّهِ اَوْرَادِ مِينَ بِرَبِّهِ
 كَعَى ثَابِتٌ هُوَ **عَنِ ابْنِ عَدِيٍّ** يَقُولُ قَدْ رَجُلُ الْكَهْفِ وَفِي الدَّارِ اَبَا
 فَجَعَلَتْ تَوْرَ فَلَظًا اَوْضَابًا اَوْضَابًا قَدْ غَشِيَتْهُ قَالَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلشَّيْخِ

پڑھی جا اور ابن حنیر انہوں نے عرض کی کہ میں پڑھی گیا پہرہ کو دے لگا پہرہ فرمایا آپ کہ پڑھی جا
 اور ابن حنیر انہوں نے کہا پہرہ میں پڑھی گیا پہرہ ایسا ہی کو دے لگا پہرہ آپ فرمایا پڑھی جا اور
 ابن حنیر انہوں نے کہا جب میں فارغ ہوا اور کچھ گھوڑے کے پاس ہوتا تب مجھے غوث ہوا لکھنوی
 پہنچے کو کچل نڈالے اور میں نے دیکھا ایک سائبان سا کہ اس میں چراغ سے روشن تھی اور وہ اور پر کہ
 چڑھ گیا بہانک کہ میں اسے نہ دیکھتا تھا تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرشتے تھے کہ
 مٹا رہی قرأت سن رہے تھے اور تم پڑھی جاتے تو صبح کرتے اس طرح کہ لوگ انہوں کو دیکھتے اور وہ انکی نظر
 سے پوشیدہ رہتے **ف** معلوم ہوا کہ فرشتوں کو دیکھنا محال نہیں **عن ابی موسیٰ کہ** **عَنْ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
مَثَلُ الْأَمْوَةِ يَنْحُمُ طَيْبٌ وَطَعْمُهَا طَيْبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ
الْمَسْكِينِ لَا رِيحَ لَهُ وَطَعْمُهَا خُلٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الذِّبْجَانَةِ
يَنْحُمُ طَيْبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْخَنَازِلَةِ
لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ ترجمہ ابی موسیٰ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر
 اس مؤمن کی جو قرآن پڑھتا ہے ترچ کی سی ہے کہ خوشبو اسکی عمدہ اور مزا اسکا اچھا ہے اور کہ ہر
 اس مؤمن کی جو قرآن نہیں پڑھتا کچھور کی سی ہے کہ اس میں بو نہیں مگر نرا میٹھا ہے اور کہ ہر
 اس منافق کی جو قرآن پڑھتا ہے مانند ہول کی ہے کہ بو اس کی اچھی ہے اور مزا اسکا کڑوا ہے اور
 کہ ہر اس منافق کی جو قرآن نہیں پڑھتا ہر اندر اس کی سی ہے کہ اس میں خوشبو ہی نہیں اور
 نرا کڑوا ہے **عن** **عَنْ** **قَتَادَةَ بْنِ دَعْبَةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ**
الْمُنَافِقِ الْفَاجِرِ ترجمہ تھوہ سہی ہی روایت اسی اسناد سے مروی ہوئی مگر ہم اسکی روایت
 میں منافق کے بدلے فاجر ہے **كَافٍ** **فَقِيلَ حَافِظُ الْقُرْآنِ حَافِظُ فَضِيلَتِ كَايَانِ**
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ
مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَمُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ
لَهُ أَجْدَانِ ترجمہ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ قرآن کا شاق (اُس سے حافظ مراد ہو سکتا ہے) اور بزرگ فرشتوں کے ساتھ

نہ دیکھتا تھا تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرشتے تھے کہ

نہ دیکھتا تھا تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرشتے تھے کہ

ہے جو لوح محفوظ کے پاس لکھتے رہتے ہیں اور جو قرآن پڑھتا ہے اور اس میں اکتا ہے اور اس کو محنت
 ہوتی ہے اور اس کو دو ثواب ہو **ف** اس سے یہ نہیں ثابت ہوا کہ اٹکنے والی کا درجہ مشاق اور حافظ
 سے بڑھ کر ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس کو ایک اجر قرار دیا گیا ہے ایک محنت کا **ف** اس نے کہا اور اس
 کی ہم سے محمد بن شنی نے اود سے ابن ابی عدی نے ان سے سنجیدہ اور کہا مسلم نے روایت ہم سے
 ابو بکر نے اود سے وکیع نے اود سے ہشام نے دونوں نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد سے اور
 وکیع کی روایت میں یہ لفظ ہیں **وَالَّذِي يَقْرَأَهُ وَهُوَ يَتْلُو عَلَيْهِ لَاحِرَانِ** یعنی جو پڑھتا ہے اور سنی
 ہوتی ہے اور اس لیے دو ثواب ہیں **بَابُ اسْتِحْبَابِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عَلَى أَهْلِ الْفَضْلِ**
الْكَاكِبِ الْقَارِئِ اخْتِصَالَ مَرْفَعَةٍ عَلَيْهِ تَرْجُمُهُ فَضْلُ كَابِ سے کہ اگے قرآن پڑھنے کا سیلا
مَكْنُونِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ **مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ**
رَأَى اللّٰهُ تَعَالٰی اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْكَ قَالَ اللّٰهُ سَمِعَنِي لَكَ قَالَ اللّٰهُ سَمِعْتُكَ لِي قَالَ فَجَلَدَ
اَبْنِي بِسَبْعَةِ اَشْرَافٍ ترجمہ انس بن مالک نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابی بن
 کعب (جو میرے درمیان سب قاریوں کے) کہ اللہ عزت و اسے بزرگی دے نے مجھے حکم کیا کہ میں پڑھا
 اگے قرآن پڑھوں انہوں نے عرض کی کہ کیا اللہ جل جلالہ نے میرا نام آپ سے لیا ہے فرمایا کہ ہاں اللہ تعالیٰ
 نے تمہارا نام میرے اگے لیا تو ابی بن کعب روٹ گئے **ف** یہ ردنا شکر اور بلا شاک کا تھا کہ نبی
 غضیب مجھ پر مشیت خاک کو کہ رب لا فلاک نے میرا نام لیا نتیجہ تھا قرآن سے الفت اور نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کی اتباع سنت کا اور اس وجہ سے مشیت کو ثابت ہوا کہ افضل ہے اگر قرآن اپنے شاگرد یا کم درجہ کو
 کو سزا دے تو محتجب۔ اور حکمت اس میں یہ تھی کہ قرآن کی تلاوت اور سنانے میں کوئی کسی سے عار
 نہ کرے اور ہمیشہ عام و فضا بھی اپنے شاگردوں کو سنانے میں اور اس کے جلالت شان حضرت ابی
 بن کعب کی معلوم ہوتی ہے اور مشیت انکی تھو قرآن کے باب میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے بعد آپ قاریوں کے اور تابعیوں کے مقتدا ہوئے حضرت عمرؓ نے بھی اپنے زمانہ خلافت میں جب
 تراویح کی جماعت قائم کی تو انہی کو امام قرار دیا **عَنْ اَبْنِی رَجُلٍ رَوٰی اللّٰهُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ**
اللّٰهِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَآ اَبِيْ بِرَبِّکَ عِبْرَانِ اللّٰهُ تَعَالٰی اَمَرَ لِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ لَمْ یُکْرِ الْاَبْنِ
کَعْبُ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَجَلَدَ لِيْ فَجَلَدَ لِيْ ترجمہ وہی ہے جو ابی بکرؓ نے ان سے روایت کیا کہ میں

باب فی فضل قرآن
 ترجمہ
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا ابی بن کعب
 کہ میں نے تجھے حکم کیا کہ میں پڑھا
 اگے قرآن پڑھوں انہوں نے عرض کی کہ کیا
 اللہ جل جلالہ نے میرا نام آپ سے لیا ہے
 فرمایا کہ ہاں اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام
 میرے اگے لیا تو ابی بن کعب روٹ گئے
 یہ ردنا شکر اور بلا شاک کا تھا کہ نبی
 غضیب مجھ پر مشیت خاک کو کہ رب لا فلاک
 نے میرا نام لیا نتیجہ تھا قرآن سے الفت
 اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سنت کا
 اور اس وجہ سے مشیت کو ثابت ہوا کہ افضل
 ہے اگر قرآن اپنے شاگرد یا کم درجہ کو
 کو سزا دے تو محتجب۔ اور حکمت اس میں
 یہ تھی کہ قرآن کی تلاوت اور سنانے میں
 کوئی کسی سے عار نہ کرے اور ہمیشہ
 عام و فضا بھی اپنے شاگردوں کو سنانے
 میں اور اس کے جلالت شان حضرت ابی بن
 کعب کی معلوم ہوتی ہے اور مشیت انکی
 تھو قرآن کے باب میں اور آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ قاریوں کے اور
 تابعیوں کے مقتدا ہوئے حضرت عمرؓ نے بھی
 اپنے زمانہ خلافت میں جب تراویح کی
 جماعت قائم کی تو انہی کو امام قرار دیا

ترجمہ
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا ابی بن کعب
 کہ میں نے تجھے حکم کیا کہ میں پڑھا
 اگے قرآن پڑھوں انہوں نے عرض کی کہ کیا
 اللہ جل جلالہ نے میرا نام آپ سے لیا ہے
 فرمایا کہ ہاں اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام
 میرے اگے لیا تو ابی بن کعب روٹ گئے
 یہ ردنا شکر اور بلا شاک کا تھا کہ نبی
 غضیب مجھ پر مشیت خاک کو کہ رب لا فلاک
 نے میرا نام لیا نتیجہ تھا قرآن سے الفت
 اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سنت کا
 اور اس وجہ سے مشیت کو ثابت ہوا کہ افضل
 ہے اگر قرآن اپنے شاگرد یا کم درجہ کو
 کو سزا دے تو محتجب۔ اور حکمت اس میں
 یہ تھی کہ قرآن کی تلاوت اور سنانے میں
 کوئی کسی سے عار نہ کرے اور ہمیشہ
 عام و فضا بھی اپنے شاگردوں کو سنانے
 میں اور اس کے جلالت شان حضرت ابی بن
 کعب کی معلوم ہوتی ہے اور مشیت انکی
 تھو قرآن کے باب میں اور آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ قاریوں کے اور
 تابعیوں کے مقتدا ہوئے حضرت عمرؓ نے بھی
 اپنے زمانہ خلافت میں جب تراویح کی
 جماعت قائم کی تو انہی کو امام قرار دیا

نہیں اترتا میں نے کہا تیری خرابی ہو اسکی قسم میں نے تو یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے
 پڑھی ہے اور اس کا بغیر غرض میں اس سے بات کر ہی رہا تھا کہ شراب کی بو اس کیطرت سے آئی تو
 میں نے کہا تو شراب پیتا ہے اور اسکی کتاب کو جھٹلاتا ہے تو جانے نہ پائے گا حب تک میں تجھے
 حد نہ مار لوں گا پھر میں نے اس کو کڑے مارے **سُحُرُ** اَلْعَمَشِ بِطَنَ الْاَرَسْنَادِ وَكَيْسٍ فِي حَدِيثٍ
 اَبِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِي اَحْسَنْتَ تَرْجُمَهُ اَمْشَ سَ اُحْسِنُ سَمِعْتُ رُوَيْتَ رُوَيْتَ اَبُو سَاوِيَةَ
 کی روایت میں حسد کا ذکر نہیں ہے **بَابُ** فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ وَفِعْلِهِ
 نماز میں قرآن پڑھنے اور اسکی فضیلت کا بیان **سُحُرُ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّحِبُّ أَحَدٌ كَرَّ إِذْ أَجْعَلَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ
 ثَلَاثَ خَلِيقَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا لَحَسْبُكَ قَالَ ثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِحِينَ أَحَدُكُمْ
 فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِيقَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ تَرْجُمَهُ اَبُو سَرِيحَةَ نَعَى كَمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے چاہتا ہے کہ جب گھر لوٹ کر آوے تو تین اونٹیاں جا پاؤں
 کہ نہایت فریب ہوں بڑی بڑی پہننے کہا بیٹیاں آپ نے فرمایا پس تین آیتیں کہ اَلْاَوَّلَى اَمَّا زَيْدُ
 پڑھتا ہے بہتر ہے اسکی دوسری تین اونٹنیوں سے جو بڑی اور موٹی ہوں **ث** یہ تیشیہ صرف
 دنیا کے لوگوں کی فہمائش کے لیے آپ نے فرمائی ورنہ قرآن کی آیتیں آخرت کی عمدہ نعمتیں ابد
 الابد اور سحر والی ہیں رب العرش و السموات کی بارگاہ عالی میں درجات عالیات پڑھائی دلیلوں
 جنت کو بلند درجوں پر چڑھانے والیں بخلاف دنیا کی نعمتوں کے کہ وہ سریر الزوال فنا ہو جائیں
 والی ہیں **سُحُرُ** عُبَيْدِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَخَرَجَ فِي الصَّفَةِ فَقَالَ اَلَيْكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُقَدَّ وَكَلِمَتُكُمْ اَلِیْ جُحَانَ اَوَّالِ الْعَمِيقِ
 فَيَأْتِي مِنْهُ بِكَافَتَيْنِ كَوْمَا وَیَنْفَعُیْنِ اِنَّہُمْ وَكَافِعٍ رَجُلٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا
 حُبِّ ذَاكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمُ اَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ
 اللہ فَكَانَ خَيْرَ لَهُ مِنْ ثَلَاثَيْنِ وَثَلَاثَ خَيْرَ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ وَادْبَعُ خَيْرَ لَهُ مِنْ اَدْبَعٍ وَ
 مِنْ اَعْدَا اِدْبَعٍ مِنْ اَلْاَوَّلِ تَرْجُمَهُ عُبَيْدُ بْنُ كَبَرٍ كَبَرٍ كَبَرٍ كَبَرٍ كَبَرٍ كَبَرٍ كَبَرٍ كَبَرٍ
 دیوان خانہ میں تھے تو آپ کو فرمایا تم میں سے کون چاہتا ہے کہ روز صبح کو بطحان یا عقیقہ کرے

خَلَاك
 سے

جادوی رہے دونوں بازار میں نہیں مدینہ میں اور وہاں سے دو آدمیان بڑی بڑی کومان کے لادے بغیر
 کسی گناہ کے اور بغیر اسکے کہ کسی تاجر کی حق تلفی کرے تو ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم سب اسکو
 جاتے ہیں اور اپنے فرمایا ہر کیوں نہیں جاتا ہے تم میں سے ہر ایک سجدہ اور کیوں نہیں سکھاتا یا
 انہیں پڑھتا دو آیتیں اللہ کی کتاب کی جو بہتر ہوں اس کے لیے دو آدمیوں سے اور تین بہتر
 تین آدمیوں سے اور چار چار سے اور اس طرح تین آیتیں ہوں اور تین آدمیوں سے بہتر **باب**
 فصل فی کتاب القرآن و سورۃ البقرۃ قرأت قرآن اور سورہ بقرہ کی فضیلت کا بیان **عن ابن**
الکلبی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقرأ القرآن
 فانہ یأزیکم العیمة شفیحاً لا یجیبہ احدکم الا الزہد اوین البقرۃ و سورۃ ال عمران فانہما
 یأتیان یوم القیمۃ کاتھما غما ممان او کاتھما غیا بنان او کاتھما فداکان من طہیر
 صواف عجا جان عن عجا بھما احدک و سورۃ البقرۃ فانک اخذھا بکسر و ترکھا
 حسرۃ ولا یستطیعھا البطلۃ قال معاویۃ بلغنی ان البطلۃ الشحذۃ ترجمہ الی امامہ
 ابلی نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے قرآن پڑھو اس لیے کہ وہ قیامت کو
 دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارش ہو کر آوے گا اور دو سو تین کچھ تپ پڑھو سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران
 اس لیے کہ وہ میدان قیامت میں آئیں گے گویا دو بادل ہیں یا دو سیاہان ہیں یا دو ٹکڑیاں ہیں اور تپ
 جانوروں کی محبت کرتی ہوئی آئیں گی اپنے لوگوں کی طرف سے اور سورہ بقرہ پڑھو کہ لینا اسکا بکرت ہو
 اور چوہر نا اسکا حسرت ہو اور اسکا مقابلہ نہیں کر سکتے جادوگر لوگ **عن**
مسلمہ غیر ائہ قال قال کاتھما قال فیکلیھما و لکریذ کن قول معاویۃ بلغنی ترجمہ
 معاویہ نے بھی اس سند سے مثل اسکی روایت کی صرف اتنا ہی کہ انہوں نے دونوں جگہ دیکھا کہا ہے اپنے او
 کی جگہ صرف داؤ کہا اور قول معاویہ کا نہیں لکھا **عن** التوائس بن سیمان الکلابی رضی
 اللہ عنہ یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یؤن بالقرآن یوم القیمۃ
 و اھلہ الذین کانوا یعملون بہ تقدّمہ سورۃ البقرۃ یا ال عمران و ضرب لھما
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ امثال مائتین مائتین بعد قال کاتھما غما
 او ظلتان سوداوان بینھما شرف او کاتھما فداکان من طہیر صاف عجا جان عن عجا بھما

باب فی قرأت القرآن و سورۃ البقرۃ و سورۃ ال عمران

باب فی قرأت القرآن و سورۃ البقرۃ و سورۃ ال عمران

صواف

ترجمہ نواس سمان کے بیٹے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قرآن کو کتابت کے دن لا دین گے اور لکھو بھی جو اس پر عمل کرتے تھے اور سورہ بقرہ اور آل عمران آگے آگے ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تین مثالیں دین کہ میں انکو آج تک نہیں بولا اور یہ کہ وہ ایسے ہیں جیسے دو بادل کے پڑنے یا ایسے ہیں جیسے دو سائبان کا لے کا لے کہ اور یہ ہیں رسول جلتی ہو یا ایسے ہیں جیسے دو ٹکڑیاں چرین کے قطار باندھی ہوئی اور حجت کرنی ہو گئی وہ دونوں اپنے صاحب کی طرف سے **فت** ان حدیثوں سے برہنہ سورہ بقرہ **ف** اور آل عمران کی معلوم ہوئی اور معلوم ہوا کہ قرآن سے بڑھ کر کوئی شفیق نہیں جبکہ اسکی شفاعت منظور ہو ایسی پر عمل کرو اور عمل بغیر منے معلوم ہوتے نہیں ہو سکتا پس تمام کو ضرور ہے کہ ترجمہ پڑھ کرین **پا** **فصل الفاحشہ وخواہم سورۃ البقرۃ و الایتین** سورہ فاحشہ اور فاحشہ سورہ بقرہ آخر کی دو آیتوں سورہ بقرہ کا ثواب **عَنْ اَبِي عَالِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ بَيْنَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِصًا قَرَأَ فَوْقَهُ فَرَدَّ فَمَدَّ سَاعَةً فَقَالَ هَذَا أَبَاقُ مِنَ الشَّكْرِ فَنَزَلَ الْيَوْمَ لَمْ يَنْصَحْ فَمَا آتَا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَكَّةُ فَقَالَ لَهَا أَتَاكَ نَزْلُ الْإِكْرَامِ لَمْ يَنْزِلْ فَمَا آتَا الْيَوْمَ فَسَمِعَ وَقَالَ النَّبِيُّ يَوْمَئِذٍ أَوْ تَبِعَهُ مَا كَمْ وَتَوَعَّضْنَا بِهَا قَبْلَكَ فَاحْذَرِ الْكِتَابِ وَخَوَاتِمَهُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْدِرَ أَنْ تَجِدَ مِنْهَا إِلَّا أُعْطِيَتْ** ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا ایک دن جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آواز بڑی زور کی سنی دروازہ کھلنے کی اور اپنا سر اٹھایا اور جبریل علیہ السلام نے کہا یہ ایک دروازہ ہر آسمان کا کہ آج کھلا ہے اور کہیں نہیں کھلا تھا مگر آج کے دن پھر اس سے ایک فرشتہ اتر آیا اور جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ فرشتہ جو زمین پر اترتا ہے کبھی نہیں اترتا اور آج کے اور اسے سلام کیا اور کہا خوشخبری کہ آج آپ کو دو زوروں کی کہ ایک عنایت ہو اور کسی کو بیوقوف بنانے کی نہیں بلکہ سوا آپ کو ایک سورہ فاحشہ ہو اور دوسرا سورہ بقرہ کا کوئی آیت اس میں سے تم نہ پڑھو گے کہ اسکی مانگی ہوئی چیز ہے نہ ملے **عَنْ اَبِي عَالِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ بَيْنَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِصًا قَرَأَ فَوْقَهُ فَرَدَّ فَمَدَّ سَاعَةً فَقَالَ هَذَا أَبَاقُ مِنَ الشَّكْرِ فَنَزَلَ الْيَوْمَ لَمْ يَنْصَحْ فَمَا آتَا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَكَّةُ فَقَالَ لَهَا أَتَاكَ نَزْلُ الْإِكْرَامِ لَمْ يَنْزِلْ فَمَا آتَا الْيَوْمَ فَسَمِعَ وَقَالَ النَّبِيُّ يَوْمَئِذٍ أَوْ تَبِعَهُ مَا كَمْ وَتَوَعَّضْنَا بِهَا قَبْلَكَ فَاحْذَرِ الْكِتَابِ وَخَوَاتِمَهُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْدِرَ أَنْ تَجِدَ مِنْهَا إِلَّا أُعْطِيَتْ**

جَسَلٌ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ جَدُّهُ يَحْيَىٰ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثُمَّ جَعَلَ قَبْلَهُ سَيِّدَةً
 مَكْرُومَةً وَأَمَرَ اسْمَ بْنَ نَبِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ مَرَدِي هُوَ كَمَا أَنَّ اللَّهَ فِي الْقُرْآنِ كَيْفَ مَكْرُومَةً
 كَيْفَ رَجَعْتُ فَقَصَصَ أَوْ احْكُمَ أَوْ صَفَاتِ اللَّهِ أَوْ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ كَمَا كَرِهَ الْقُرْآنُ كَمَا (لَيْسَ عَمْدًا مَعًا)
 أَبِيبَايَ سَمِيرِي هُوَ هَكَذَا ابْنُ هَبْرَةَ قَالَ قُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمُ
 فَإِنِّي سَأَدْتُ عَلَيْكَ ثُمَّ نَزَلَتْ الْقُرْآنُ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ إِنِّي أَرَى هَذَا أَخْبَأَ حَاوَةً مِنَ السَّمَاءِ قَدْ
 الْوَقَى أَتَحْلَهُ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي قُلْتُ لَكُمْ سَأَدْتُ عَلَيْكُمْ
 ثُمَّ نَزَلَتْ الْقُرْآنُ الْآيَةُ تَعْلَمُ الْقُرْآنُ ثُمَّ جَعَلَ ابْنُ هَبْرَةَ زَكَرِيَّا فَأَيَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ هُوَ وَتَمَّ لَرُكَّ كَيْفَ تَهْمَارُ أَكَّةً تَهْمَانِي قُرْآنُ ثَرْبُونِ عَرْضِ جَمْعٍ هُوَ كَيْفَ جَمْعٍ
 هُوَ تَهْمَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ رَأَى قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ جَدُّهُ يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 سَيِّدَةً كَيْفَ كَشَّابِ السَّمَاءِ سَيِّدَةً كَيْفَ كَشَّابِ السَّمَاءِ سَيِّدَةً كَيْفَ كَشَّابِ السَّمَاءِ سَيِّدَةً
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ رَأَى زَكَرِيَّا كَيْفَ تَمَّ سَيِّدَةً كَيْفَ تَمَّ سَيِّدَةً كَيْفَ تَمَّ سَيِّدَةً كَيْفَ تَمَّ سَيِّدَةً
 تَهْمَانِي كَمَا تَمَّ كَيْفَ تَمَّ سَيِّدَةً كَيْفَ تَمَّ سَيِّدَةً كَيْفَ تَمَّ سَيِّدَةً كَيْفَ تَمَّ سَيِّدَةً
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْدَرْتُ عَلَيْكَ ثُمَّ نَزَلَتْ الْقُرْآنُ فَقَدْ أَقْبَلَ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ
 الصَّمَدُ حَتَّى خَلَّجَ ثُمَّ جَعَلَ ابْنُ هَبْرَةَ زَكَرِيَّا فَأَيَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدَةً
 أَوْ رَأَى زَكَرِيَّا كَيْفَ تَمَّ سَيِّدَةً كَيْفَ تَمَّ سَيِّدَةً كَيْفَ تَمَّ سَيِّدَةً كَيْفَ تَمَّ سَيِّدَةً
 اس سَوْرَتِ كَيْفَ تَمَّ سَيِّدَةً كَيْفَ تَمَّ سَيِّدَةً كَيْفَ تَمَّ سَيِّدَةً كَيْفَ تَمَّ سَيِّدَةً
 سَيِّدَةً وَكَانَ يَقْدَرُ كَيْفَ تَمَّ سَيِّدَةً كَيْفَ تَمَّ سَيِّدَةً كَيْفَ تَمَّ سَيِّدَةً كَيْفَ تَمَّ سَيِّدَةً
 ذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَأَلُوهُ لَا تَنْتَبِهْ شَيْءٌ يَكُونُ ذَلِكَ
 نَسَاوَهُ فَقَالَ لَا تَنْتَبِهْ الرَّحْمَنُ فَإِنَّا أَحِبُّبْنَا أَنْ أَقْدَرْتُ بَعْضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِبُّوْهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ حَضْرَتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَمُرَةَ هِيَ كَيْفَ تَمَّ سَيِّدَةً
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَمَّ سَيِّدَةً كَيْفَ تَمَّ سَيِّدَةً كَيْفَ تَمَّ سَيِّدَةً
 قُرْآنُ ثَرْبُونِ عَرْضِ جَمْعٍ هُوَ كَيْفَ جَمْعٍ هُوَ كَيْفَ جَمْعٍ هُوَ كَيْفَ جَمْعٍ

سَيِّدَةً
بَابُ مَقْدَمَةٍ

بَابُ مَقْدَمَةٍ

وَدَرْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور اپنے فرمایا کہ ان کو پوچھو۔ وہ کیوں ایسا کرتے ہیں پوچھا تو انہوں
 نے کہا یہ صفت ہو رحمن کی اور میں اسکو دوست رکھتا ہوں آپ نے فرمایا اور ان کو کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ
 تم کو دوست رکھتا ہے **ف** اس سورہ مبارک میں اللہ پاک کا ایک ہونا ہے پر وہی معبود ہونا اور
 سے پاک ہونے سے پہلے ہونا یعنی قدیم ہونا اور اس کی ذات کا سمجھ کر کوئی نہ ہونا یعنی پیشہ ہونا مذکور
 ہے اور سبحان اللہ اتنی عمدہ صفات کس خوبی اور اختصار سے اس سورہ مبارک میں مذکور ہیں پھر
 کیونکہ موسیٰ کو اس سے محبت نہ ہو اور اللہ کا دوست رکھنا بندہ کو یہ ہے کہ اس کے گناہ بخش دے ورنہ جہنم
 میں عاقبت نہایت کرے اپنی طاعت کی توفیق دے بندہ کو کا دوست رکھنا خدا کو یہ ہے کہ اسکو
 عبادت اور طاعت اور صدق دل اور اخلاص سے بجا لاوی اور اسکو دل سے یاد کرے اسکی محبت
 کو سارے جہان کو مقدم سمجھے **بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْمُحَوَّدَتَيْنِ سَعْدِ قَتَنِ كِي فَضِيلَتِ**
بَيَانِ عَنْ عَقِبَةِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ يَا
أَبْنَاءَ النَّبِيِّ كَلِمَةً مِمَّنْ قَطُّ قُلِ اعْوِذْ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلِ اعْوِذْ بِرَبِّ النَّاسِ ترجمہ
 عقبہ عامر کے بیٹے نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نہیں دیکھتے کہ آج کی رات ایسی تیز
 اور تری ہیں کہ انکے مثل کہی نہیں دیکھیں اور وہ قُلِ اعْوِذْ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلِ اعْوِذْ بِرَبِّ النَّاسِ تیر
ف اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ یہ دونوں سورتیں قرآن میں داخل ہیں اور رد ہو گیا وہ
 مضمون جو عبد اللہ بن سعد کی طرف منسوب ہے کہ یہ قرآن میں داخل نہیں اور ہر کتاب کا اجماع
 اس بات پر منعقد ہو گیا ہے کہ وہ قرآن میں ہیں اور وہ روایت ابن سعد کی شافعی اور نہ ہی
 معلوم ہوا کہ لفظ قل ہی قرآن میں داخل ہے اس پر ہی اجماع ہے (نودی) **عَنْ عَقِبَةِ**
ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ أَلَمْ تَرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ أَوْ أُنْزِلَتْ عَلَى آيَاتٍ لَمْ يَنْ
مِنْهُمْ قَطُّ الْمُحَوَّدَتَيْنِ ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر ہوا **بَابُ فَضْلِ مَنْ يَقُومُ**
بِالْقُرْآنِ وَيُحْيِيهِ قرآن پڑھنے والے کی اور اسکو سہا نیوالے کی فضیلت کا بیان **عَنْ**
سَالِمِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلِمَاتٌ لَا تَنْتَابِي دَجْلًا أَوْ
اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ أَنْتَ الْكَلِيلُ وَأَنْتَ الْفَخْرُ دَجْلًا أَوْ اللَّهُ مَا لَا تَقْوِيهِ فَيَقُوهُ
أَنْتَ الْكَلِيلُ وَأَنْتَ الْفَخْرُ ترجمہ سالم اپنے باپ سے روایت فرمادی ہیں کہ

کو آپ فرمایا رشک کسی اور پر روا نہیں مگر دو شخصوں پر ایک وہ جسکو اللہ تعالیٰ نے قرآن عنایت کیا
 ہو اور وہ اسکو رات کو پڑھتا ہو دن کو اُس پر عمل کرتا ہو دوسرے وہ کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو مال دیا
 ہو کہ وہ رات کو بھی بیچ کر دے۔ یہ دون کو بھی **ف** رشک دو قسم ہے ایک جیہ کہ آدمی چاہے کہ دوسرے
 کی نعمت ذرا کم ہو جاوے اور دوسرے کو بھی عیب ہو جائے اور یہ باجماع است حرام ہے دوسرے جیہ کہ آدمی صاحب نعمت
 کی نعمت کا زوال نہ چاہے بلکہ اپنی ہی آرزو کرے کہ یہ نعمت خداوند تعالیٰ مجھے ہی نصیب کرے اور
 اسکو عربی میں غبطہ کہتے ہیں اور یہ شریعت میں محمود ہے اور انبیا اور سلفا میں بھی ہوتا ہے بیان بھی
 رشک سہمی مراد ہے نہ معنی اول **عن** سالیہ بن عبد اللہ بن عمار عن ابيہ قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حسد الا کل اثنین رجل انا کہ اللہ ھذا الکتاب
 فقام یہ انا اللیل دانت النھار ورجل اعطاک اللہ ما لا تصدق بہ انا اللیل واللیل وانا
 اللھاکیر ترجمہ اسکا بھی ہے اور ہو چکا **عن** عبد اللہ بن مسعود یقول قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم لا حسد الا فانی اثنین رجل انا کہ اللہ ما لا یطغی علیھ کثیرہ فی
 الخیر ورجل انا کہ اللہ حکمۃ فهو یفنی بہا وعلما **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ روا نہیں ہے مگر دو شخصوں پر ایک وہ جسکو اللہ نے مال دیا اور اسکے
 خرچ کرنے پر راہ حق کی توفیق دی دوسرے وہ کہ اسکو حکمت دی کہ موافق حکم کرتا ہے اور سکھاتا ہے
 (حکمت سہمرا و علم حدیث بھی) **عن** عامر بن ابی اذینہ ان نافع بن عبد الحکم ارث لقی عمن
 رضی اللہ عنہ بعضنا وکان عمن رضی اللہ عنہ یستعمل علی مرکۃ فقال من
 استعمل علی اھل الودی فقال ابن ابزی قال ومن ابن ابزی قال موی قری من الیہ انا قال
 فاستعملت علیہ موی قال انہ فارى لک کتاب اللہ نکال واکہ عامل بالفکر ایض قال
 عمن رضی اللہ عنہ اما ان یتیک کم صلی اللہ علیہ وسلم تھ قال ان اللہ تعالیٰ ینفع
 بھذا الکتاب اقواما یتعلم بہ اخرین **ترجمہ** عامر بن وائلہ سے روایت ہے کہ نافع بن عبد الحارث
 نے ملاقات کی حضرت عمر سے عسافان میں اور حضرت عمر نے اون سے کہا تھا کہ کہہ پر کسیکو تحصیل دار بنا دیا
 غرض حضرت عمر نے پوچھا کہ تم نے جنگل والوں پر کس کو تحصیل دار بنایا انہو کو کہا ابن ابزی حضرت عمر کو کہا ابن ابزی کہ
 انہوں نے کہا ایک غلام آزاد ہمارے ہیں حضرت عمر نے نہایت غلام کو اون پر تحصیل دار کیا انہوں نے

نہر

استین

نہر

نکال

نہر

کہا کہ وہ فارسی میں کتاب اس کے اور ترکہ کو بانٹنا خوب جانتے ہیں حضرت عمرؓ نے کہا کہ سنو تمہاری
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو سب کے کچھ لوگوں کو نبند کرے گا اور کچھ
 لوگوں کو گرا دیگا۔ فینرجو اوس کے تابع ہوئے دنیا میں حکومت آخرت میں جنت پاویں گے
 اور جو منکر ہوں گے دنیا میں ذلت آخرت میں عقوبت اٹھائیں گے۔ **عَنْ عَابِدِ بْنِ وَائِلَةَ**
الْكِنَنِيِّ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ أَخْبَذَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
يُسْمَانُ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَجَاهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ الرَّهْدِيِّ ترجمہ عامر بن واہلہ سے وہی حدیث
 جو اور گزری ہوئی جیسے ابنہم بن سعد نے زہری سے اور روایت کی **بَاب**
بَيَانُ أَنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحَدُودٍ وَيُتْلَى مَعَهَا كَقُرْآنِ كَاسَاتِ حَرْفُونَ مِثْلُهَا اور
 اس کے مطلب کا بیان **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ بْنَ جِرَاحٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْقُرْآنِ عَلَى
غَيْرِ مَا أُنْزِلَ هَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ نَبِيًّا قَدِ انْتَبَهَتْ أَنْ تُعْجَلَ
عَلَيْهِ لَمْ أَمْعَلْهُ حَتَّى أَهْرَفْتُ ثُمَّ كَبَبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْقُرْآنِ عَلَى غَيْرِ مَا
أَقْرَأَ نَبِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ أَقْرَأْ فَقَرَأَ الْقُرْآنَ أَلْقَى
سَمْعُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِي
أَقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْوَجَ نَافِرًا
مَا تَكْتَرِ مِنْهُ ترجمہ عبدالرحمن عبدالقاری کے فرزند نے کہا سنا میں نے حضرت عمرؓ سے کہہ سنا ہے
 ایک دن میں نے ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان پڑھتے سنا کہ اور لوگوں کے خلاف پڑھتے تھے اور
 یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکو پڑھا چکے تھے سو میں قریب تھا کہ انکو جلد پکڑوں مگر میں نے
 اسے مہلت دی یہاں تک کہ پڑھ چکے پھر میں نے ان کی چادر ان کے گلے میں ڈالکر کہنچا اور رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک لایا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میں نے ان سے سورہ فرقان
 سنی خلاف اس کے جیسے آپ نے مجھ پڑھائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ان کو
 چوڑ تو دو اور ان سے کہا پڑھو پھر انہوں نے ویسا ہی پڑھا جیسا میں نے ان سے پہلے سنا تھا اؤ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے ہی اتنی ہے پر مجھ سے کہا پڑھو میں نے بھی پڑھی (یعنی جیسو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھائی تھی) اب بھی اب پڑھو یا کہ ایسوی ہی اتنی ہے اور فرمایا کہ بتا
 یہ کہ قرآن سات حرفوں میں اتنا ہے اس میں سے جو تلو اسان ہو اس طرح پڑھو **ف** انودی
 کہ سات حرفوں میں اتنا قرآن کا محض آسانی اور سہولت است کہ لیے تھا جیسو اور دایوں میں
 بقصر آچکا ہے کہ آپ (بارگاہ الہی میں عرض کی کہ میری است پر آسانی ہو اور سات حرفوں
 تک اجازت ملی اور علماء کا اختلاف ہے کہ سات عدد دون سے مراد کیا ہے بعضوں نے کہا سات کا
 عدد صرف سہولت کے لیے ہے جو حصر کے لیے نہیں مگر اکثر کا قول یہ ہے کہ حصر کے لیے ہے یعنی سات سو
 آگے نہیں ہو سکتی اب اسکو مطلب میں ہی کسی قول میں ایک یہ کہ مراد اس سے سات ضنون
 ہیں جو خلاصہ مطالب قرآن میں جیسے وعدہ وعید محکم متشابہ طلال خرام قصص اور مثال اور
 بعضوں نے کہا مراد اس کے کیفیت قرأت کی اور اس کے کلمات نکالنے کی ہے جیسو او غام اظہار تفہیم
 ترفیق اناک مدقصر میں اسکو کہ عرب کو قبائل آپس میں ان قواعد دن میں اختلاف رہتا رہتا ہے پس اس
 ثانی نے است کو آسانی دی کہ مثلاً جس لفظ میں جو او غام یعنی تشدید پڑھنا اسان ہو وہ ادغام کر
 جسے مشکل ہو وہ نہ کرے بسط طر اظہار وغیرہ کا حال ہے اور بعضوں نے کہا اس سے سات قسم کے الفاظ
 اور حروف مراد ہیں اور ہی کی طرف اشارہ کیا ہے ابن شہاب نے جہان روایت کی اور اسکو
 اپنی کتاب میں بہر ان لوگوں نے اس میں بھی اختلاف کیا ہے بعضوں نے کہا مراد اس سے سات قرأتیں
 اور وجہ ہیں اور کسی نے کہا سات لغات عرب کے مراد ہیں جیسے تین اور معد اور یہ فصیح لغات ہیں
 اور کسی نے کہا سات زبانیں فصیل مصر کی اور یہ سب لغات قرآن میں جا بجا وارد ہوئی ہیں نہ یہ کہ ایک
 جگہ ہوں یا ایک جگہ میں ہوں اور بعضوں نے کہا کہ بعض کلمات میں سب لغت جمع ہیں جیسے
 وعبد الطاعوت ونو قع وتلعب وابعادین اسفارنا وغیرہ میں اور قاضی ابوبکر باقلانی نے
 کہا کہ صحیح یہ بات ہے کہ ساتوں طرح کے نونات مردی ہو چکی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
 است نے اسکو جمع کر لیا ہے اور حضرت عثمان نے اور ایک جماعت نے اسکو اکٹھا کر لیا ہے مصحف میں
 اور خبر دی ہے اسکی صحت کی اور جو بڑا اثر ثابت نہ ہوا اسکو حذف کر دیا اور اگرچہ ان الفاظ کو معانی
 کبھی مختلف ہوتے ہیں مگر آپس میں ضد اور متضادات نہیں رہتے کہ ایک معنی دوسرے کا کذب ہو

کی ہم سے عبد بن حمید نے ان سے عبد الرزاق نے ان سے معمر نے ان سے زہری نے اسی اسناد سے
 ابی بن کعب قال كنت في المسجد فدخل رجل يصلي فقرأ سورة النحل فقرأت عليه ثم دخل آخر فقرأ سورة النحل
 فقرأت عليه فقرأت عليه فقرأت عليه فقرأت عليه فقرأت عليه فقرأت عليه فقرأت عليه فقرأت عليه فقرأت عليه فقرأت عليه
 فقلت ان هذا قرأ سورة النحل فقرأت عليه فقرأت عليه فقرأت عليه فقرأت عليه فقرأت عليه فقرأت عليه فقرأت عليه فقرأت عليه فقرأت عليه
 فامرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأت عليه فقرأت عليه فقرأت عليه فقرأت عليه فقرأت عليه فقرأت عليه فقرأت عليه فقرأت عليه فقرأت عليه
 فسقط في نفسي من التكذيب ولا أدكنت في الجاهلية فلما رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ما قد عشت في ضربة في صدرى فقصت عرقاً وكأنا أنظر الى الله تعالى ذرفاً
 فقال لي ابى انزل الى ان اقدم القدران على حرب فبدأت اليه ان يبعثون على ائمتي
 فبدأت بالثانية اقدم على حربين فبدأت اليه ان يبعثون على ائمتي فبدأت بالثالثة
 اقدم على سبعة احدثت لك بكل ردة ردتها مسئلة كنت ليئلاً فقلت اللهم اغفر لي
 يا مقلب القلوب اغفر لى وحدثت الثالثة فليوم يوم عيسى الى الخلق كالمصر
 حتى ان ابراهيم عليه الصلوة والسلام ترجمه ابى بن كعب كها من سجد بين ابراهيم شخسر
 آیا اور نماز پڑھ رہا تھا اور ایک قرات ایسی پڑھی کہ میں اسے نہ جانتا تھا پھر دوسرا آیا اور اس نے اور ایک
 قرات پڑھی اور اس کے سوا پھر جب ہم لوگ نماز پڑھ چکے سب آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 عرض کی میں نے کہ اس شخص نے ایک ایسی قرات پڑھی کہ مجھے تعجب ہوا اور دوسرا آیا تو اس نے
 تو اس نے اور ایک قرات پڑھی سو اس کے پھر حکم کیا اون دونوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اور انہوں نے پڑھا اور روار کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونوں مختلف قراتوں کو اور سیر کر دل
 میں ایک تکذیب لگئی نہ ایسی جیسی جاہلیت میں تھی پھر خیال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر
 بلا کو جس نے مجھے ڈھانپ لیا تھا میرے سینے پر ایک ماتہ مارا کہ میں پسینہ پسینہ ہو گیا اور بھر گیا اور ایک
 نظر اٹنے لگا خوف کو مارت جب خوف فرمایا اے ابی پہلے مجھ کو حکم بھی گیا کہ قرآن ایک حرف میں پڑھو
 سو میں عرض کی بارگاہ الہی میں کہ تمہاری فرامیسی است پر پھر دوبارہ مجھ کو حکم ہوا کہ دو حرفوں میں پڑھو
 پھر میں نے دوسری بار عرض کی کہ آسانی فرامیسی است پر پھر تیسری بار مجھے حکم ہوا کہ سات
 حرفوں پر پڑھو اور اسے شافہو کہ تم نے جی بار آسانی است کہ یہ عرض کی سہ بار کے عرض ایک

فقصت

نہوون

نہوون

نہوون

نہوون

نہوون

اسی اسناد میں اس روایت کی **باب** تَرْبِیْلِ الْقِدَامَةِ وَاجْتِکَابِ الْحَقِّ وَابَاحَةِ
 سُودَتَيْنِ فَأَكْتَفَى رَكْعَتَهُ قَرَأَ تَهْمِیْرَ تَهْمِیْرَ تَهْمِیْرَ تَهْمِیْرَ تَهْمِیْرَ تَهْمِیْرَ تَهْمِیْرَ تَهْمِیْرَ تَهْمِیْرَ تَهْمِیْرَ
 کا بیان **عَنْ** ابْنِ زَيْلٍ قَالَ قَالَ جَعْلٌ يُقَالُ لَهُ يَحْيَى بْنُ سِنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ
 يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَيْفَ تَقْرَأُ هَذَا الْحَرْفَ الْفَاعِلُ كَأَمْيَاةٍ مِّنْ مَّكَرٍ غَيْرِ إِيْسَ أَوْ مِّنْ
 مَّكَرٍ غَيْرِ إِيْسَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَعْنَى اللَّهِ عَنْهُ وَكُلُّ الْقُرْآنِ قَدْ أَحْصَيْتُ غَيْرَ
 هَذَا قَالَ إِنِّي لَا أَفْهَمُ الْمُفْصَلَ فِي رَكْعَتِهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا كَحَدِّ الشَّعْرَاتِ أَوْ أَمَّا
 تَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يَجِبُ وَرَدُّ رَأْسِهِ وَلَكِنْ إِذَا وَقَعَ فِي الْقَلْبِ فَدَسَّ فِيهِ نَعْمَ إِنَّ أَفْصَلَ
 الصَّلَاةِ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقْرَأُ بَيْنَهُنَّ سُودَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ قَامَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَدْ خَلَّ عِلْقَمَتُهُ فِي آثَارِهِ
 ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ قَدْ أَخْبَرَنِي بِهَا قَالَ ابْنُ نُسَيْبٍ فِي رَوَايَتِهِمْ جَعْلٌ مِّنْ بَنِي بَيْسَلَةَ
 إِلَى عَبْدِ اللَّهِ وَلَمْ يَقُلْ يَحْيَى بْنُ سِنَانٍ تَرْجَمَهُ إِلَى دَاخِلٍ لَمْ يَكُنْ فِيهِ إِسْمٌ إِلَّا جَعْلٌ
 بن سنان کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود کے پاس آکر کہا کہ اے ابوبکر عبد الرحمن آپ اس حرف کو الف
 پڑھتے ہیں یا ما من یا ما غیر اس میں ہر ما من یا ما غیر یا من عبد اللہ بن مسعود نے کہا میں نے سارے قرآن
 مجید کو یاد کیا ہے سوا اس حرف کو اس نے پھر کہا کہ میں مفصل کے تمام سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا
 ہوں عبد اللہ نے کہا تو ایسا نہ کرتا ہے جیسے غفرین جلدی جلدی مانگی جاتی میں بہت سو لوگ قرآن
 ایسا پڑھتے ہیں کہ ادن کی پہلی سے آخری نہیں اور تا مگر قرآن کا یہ قاعدہ ہے کہ جب دل میں اتنا ہر
 اور جتنا ہے تب نفع دیتا ہے نماز میں افضل رکن رکوع اور سجدہ ہے اور میں ادن ایک ٹوکرو سو ٹوکرو
 کو پچھتا ہوں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک رکعت میں دو دو ملا کر پڑھا کرتے تھے پھر عبد اللہ
 کہتے ہو گئے اور علقمہ ان کے پیچھے داخل ہو گئے اور کہا کہ بچے خیر دی اوس کی ابن نمیر نے اپنی ریت
 میں کہا کہ ایک مرد قبیلہ بنی جبیلہ کا آیا عبد اللہ بن مسعود کے پاس اور نہیک بن سنان نام
 نہیں لیا **ف** نودی نے کہا عبد اللہ یہ جو کہا کہ میں نے سارے قرآن کو یاد کیا سوا اس حرف
 کے یہ گویا اس کے جواب کو نہ کہ یہ کیا اس لیے کہ معلوم کیا کہ اس کو سوال کرنے سے کچھ بہتری مقصود تھی
 اور شعر کا پڑھنا جلدی جلدی مراد ہے نہ گانا اور ترجمہ کہ وہ تہمیر تہمیر کہہ رہا ہے اور رکوع و سجدہ کا

یَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَيْفَ تَقْرَأُ هَذَا الْحَرْفَ الْفَاعِلُ كَأَمْيَاةٍ مِّنْ مَّكَرٍ غَيْرِ إِيْسَ أَوْ مِّنْ مَّكَرٍ غَيْرِ إِيْسَ

افضل بن ہونایہ ابن مسعود کا مذہب ہے اور در حدیث مرفوع میں آچکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 افضل نماز وہی ہے جس میں قیام لنگاہ ہو اور جو سورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر ایک ایک کورت
 پڑھا کرتے تھے وہ ابو داؤد کی روایت میں یوں وارد ہوئی ہیں کہ سورہ رحمن اور وانجم ایک کورت
 میں اور اقرب اور الحاقہ ایک میں اور طہ اور ذاریات ایک میں اور واقفہ اور نون ایک میں اور
 سال سائل اور النازعات ایک میں اور ویل المطففین اور عبس ایک میں اور مذر اور منزل ایک
 میں اور ہل لے اور لاقسم ایک میں اور عم اور مرسلات ایک میں اور دخان اور الفجر کورت
 ایک میں اور انکو مفصل اسلئے کہتے ہیں کہ جدا جدا میں اور قرآن کی تفصیل یہ ہے کہ پہلے سبع طوال
 یعنی سات سورتیں لہنی میں پھر ذوات الہامین اور وہ سورتیں ہیں جس میں ایک سوایت کرب
 میں پھر شانی میں پھر مفصل اور مفصل کی ابتدا میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا قتال سے آخر تک
 مفصل ہے بعضوں نے کہا حجرات میں کسی نے کہا ق سے **عَنْ** ابْنِ اَبِي اَسْلَمَ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ اِلَى
 عَبْدِ اللَّهِ يُقَالُ لَهُ فَعَيْتُكَ بْنُ سَيَّانٍ بِمِثْلِ حَدِيثٍ وَكُنِيَ عَيْنًا أَنَّهُ قَالَ فَجَاءَهُ عَقْلُهُ
 لِيَكْخُلَ عَلَيْهِ فَقَالَا لَهُ سَلُّهُ عَنْ التَّكَاثُفِ الْكُفَى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقْدُرُ بِحُفَا فِي رَكْعَةٍ فَاذْخُلَ عَلَيْهِ فَنَبَّأَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ عَشْرُونَ سُودَةً فِي
 عَشْرٍ مَرَّكَاتٍ مِنَ الْمُفْضَلِ فِي تَالِيفِ عَبْدِ اللَّهِ **عَنْ** رَجْمَةِ ابْنِ اَبِي اَسْلَمَ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ اِلَى
 ابْنِ مَسُودٍ كَيْسَ بَنِيكَ بَنِي سَيَّانٍ نَامٍ بِمِثْلِ حَدِيثٍ بَيَانُ كَيْسَ كِي رَوَايَتِ كِي مِثْلَ رِثْنَةٍ صِيْرَ او پُرْكَدِي
 مگر اتنا فرق ہے کہ پھر عقلم آئے اور عبد اللہ کے پاس گئے اور ہم نے اون سے کہا کہ آپ ادن سورتوں
 کو پوچھ لو جو ایک رکعت میں دو دو پڑھی جاتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ملا کر پڑھتے
 تھے سو وہ گئے اور ان کو پوچھا اور پھر ہماری پاس آکر کہا وہ بیس سورتیں ہیں کہ دس رکعات میں پڑھی
 جاتی تھیں مفصل میں ہر عبد اللہ کے جمع کیے ہوئے مصحف میں **عَنْ** ابْنِ اَبِي اَسْلَمَ نے اور بیان کی ہم
 سے یہی روایت آتی بن ابی اسیم نے ادن ہر عیسیٰ بن یونس نے ادن سے ہم سے اسی اسناد سے
 مثل روایت ادن و دون را دیوں کی (یعنی جنکی بروایتین اور پُرْكَدِي بن) اور اس میں یہ ہے کہ عبد اللہ
 نے کہا میں ان نظائر کو پچاسوں جنگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو دو ملا کر ایک ایک رکعت میں
 پڑھا کرتے تھے اور وہ بیس سورتیں ہیں کہ دس رکعتوں میں پڑھتے تھے **عَنْ** ابْنِ اَبِي اَسْلَمَ قَالَ

افضل بن ہونایہ اور در حدیث
 میں آچکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

فَعَيْتُكَ

کہا میں خیال کرتا ہوں کہ سنا یہ میری کہا اور ہلاک کیا اس لئے تعالیٰ نے یہ سبب ہمارے لئے ہون کے
 اور ہم لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ میں نے ساری مفصل کی سورتیں پڑھیں اجر کی شب کو اور پھر علیہ
 نے کہا تم نے پڑھا ایسا دنیا کوئی شعرون کو پڑھتا ہے منہ پر بیشک قرآن سنا ہے اور ہم کو یاد میں وہ
 جو بی لگی ہو میں سورتیں جگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے اور وہ اٹھارہ سورتیں ہیں
 مفصل کی اور دو سورتیں ہیں جن کے سرے پر حم کا لفظ ہے **عَنْ** شَقِيقِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ
 عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ لَكَ فَعَيْتُكَ بَنِي سَنَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي أَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رُكْعَةٍ فَقَالَ
 عَبْدُ اللَّهِ هَذَا كَهَذَا الشَّعْرُ لَقَدْ عَجِلْتُ الظَّائِرَ الْإِنِّي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِنَّ سُورَتَيْنِ فِي رُكْعَةٍ **ترجمہ** شقیق نے کہا ایک شخص نبی حبیب کا جسر
 ہشیک بن سنان کہتے تھے عبد اللہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں مفصل سب سورتیں ایک رکعت
 میں پڑھتا ہوں پھر عبد اللہ نے کہا تو ایسا ہی پڑھتا ہے میرے پڑھتی ہو شعرون میں جانتا ہوں ان
 دو سورتوں کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو ایک ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے **عَنْ** أَبِي
 دَاوُدَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي رُكْعَةٍ الْمُفَصَّلَ الْكَلِيلَةَ
 كَلَامَهُ فِي رُكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا كَهَذَا الشَّعْرُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ عَرَفْتُ
 الظَّائِرَ الْإِنِّي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِنَّ قَالَتْ فَذَكَرَ غَيْرَ بَيْنَ
 سُورَةٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَتَيْنِ سُورَتَيْنِ فِي رُكْعَةٍ **ترجمہ** اسکا دہی ہے جو اوپر گذرا اتنی بات
 زیادہ ہے کہ پھر عبد اللہ نے ذکر کیا اون میں سورتوں کا مفصل ہے جو ایک ایک رکعت میں دو دو آپ
 پڑھتے تھے **بَابُ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْقِرَاءَاتِ قِرَاءَتُونَ كَابِيَانِ عَنْ** ابْنِ اَبْنَعَانَ قَالَ
 رَأَيْتُ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدٍ وَهُوَ يَعْلَمُ الْقُرْآنَ فِي السَّجْدِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْرَأُ
 هَذِهِ الْأَيَّةَ فَعَلَّ مِنْ مُدْكِ إِدَاةٍ ذَاكَ قَالَ بَلْ دَا لَا سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ
 يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ ذَاكَ
ترجمہ ابی اسحاق نے کہا میں نے دیکھا ایک شخص نے اسود بن یزید سے پوچھا اور وہ عبد میں قرائت
 پڑھتے تھے کہ تم مدکر میں دال پڑھتے ہو یا ذال انہوں نے کہا وال سنی ہے میں نے عبد اللہ بن مسعود
 سے اور وہ بل میں مدکر میں کہتے تھے کہ دال سنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (یعنی میں نے نظر نہیں

نکاح

نکاح

نکاح

نکاح

نکاح

عن عبد الله رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يقول
هذه الحرف فكل من مضى كبر ترجمہ عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ
یہ حرف ہیں جو ہر شخص کے ساتھ ہیں۔

الَّذِينَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَأَقْرَبُوا إِلَى اللَّهِ أَهْلًا مُقَرَّبِينَ
وَقَدْ نَزَّلَ اللَّهُ قُرْآنًا فِيهِ آيَاتٌ بَلَغَ عَلَيْهَا قُلُوبُ قَوْمٍ فَأَصَابَهُمْ
الْحُزْنُ أَذَى الْعَذَابِ أَلْقَيْنَاهُ لَعَلَّهُمْ كَارِهُونَ
وَقَدْ نَزَّلَ اللَّهُ قُرْآنًا فِيهِ آيَاتٌ بَلَغَ عَلَيْهَا قُلُوبُ قَوْمٍ فَأَصَابَهُمْ
الْحُزْنُ أَذَى الْعَذَابِ أَلْقَيْنَاهُ لَعَلَّهُمْ كَارِهُونَ

ترجمہ علقہ نے کہا ہم شام کو گئے تو ابو الدرداء ہمارے پاس آئے اور کہا تم میں کوئی عبداللہ کی قرارت
 پڑھنے والا ہے میں نے کہا ہاں میں ہی ہوں انہوں نے کہا کیونکر سناتم نے اس آیت کو عبداللہ
 کو پڑھتے ہو کر دلیل اذالینے میں نے کہا عبداللہ پڑھتے تھے وہ دلیل اذالینے والے ذکر والانشی انہوں
 نے کہا اللہ کی قسم میں نے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں ہی پڑھتے سنا ہے اور یہاں کے
 لوگ جانتے ہیں کہ میں پڑھوں داخلہ ذکر والانشی لہذا میں انکی نہیں مانتا **ف** لہذا میں نے کہا
 کہ مازی نے کہا ہے ایسی روایتوں میں یوں سمجھنا چاہیے کہ یہ قراتین اول میں تھیں پھر منسوخ ہو
 گئیں اور جن لوگوں کو اس کے نسخ کی خبر نہیں پہونچی وہ معذور ہیں جو پہلی طرح پڑھتے رہے اور
 ظہور صحف عثمانی تک ایسا اتفاق ہوا ہے پھر خیر صحف عثمانی کے با اتفاق صحابہ و بحذف قرارت
 منسوخہ شائع ہو گیا پھر کسی نے اسکا خلاف نہیں کیا اور ابن مسعود سے بعض روایات اسی طرح کی ثابت
 ہوئی مگر وہ اہل نقل کے نزدیک محض کہ نہیں پہونچی اور جو ثابت ہو مخالف ہمارے قول کے وہ محمول
 ہے اس پر کہ عبداللہ کی عادت تھی کہ وہ اپنے صحف میں بعض احکام اور قصص میر بھی لکھ دیا کرتے تھے جس
 کو وہ خود بھی جانتے تھے کہ یہ قرآن نہیں ہے اور مسابا کا اعتقاد نہ کرتے تھے کہ قرآن کے ساتھ
 اور چیز لکھنا حرام ہے گو ایہ صحیفان کا یا بدشت کی بیاض تھی کہ جو چاہتے تھے لکھ لیتے تھے اور حضرت
 عثمان اور تمام صحابہ قرآن کے ساتھ کسی اور چیز کو لکھنا حرام جانتے تھے کہ ایسا نہ ہو عبداللہ کی حدت کہ
 لوگ سب کو قرآن جانتے لیکن غرض اس مسئلہ فقہیہ میں عبداللہ کا اور تمام صحابہ کا اختلاف تھا کہ کچھ
 تفسیر وغیرہ آیتوں سے قرآن میں جائز ہے یا نہیں فی یہ جو مدعی ہے کہ عبداللہ کے صحف میں معوذتین نہ

اشی وجہ اس کی یہ ہو سکتی ہے کہ بسبب کمال شہرت کو اس کو چہرہ دیا ہو اور اس سے قرآن کی کتابت
 کا التزام نہ کیا ہو یا اپنے حافظہ کے اعتماد سے اس کو کہنے کی حاجت نہ سمجھی ہو **عَنْ** اَبِي رَاسِمٍ قَالَ
 اَتَيْتُكَ الشَّامَ فَاَدْخَلَ مَسْجِدًا اَفْصَلَ فِيهِ ثُمَّ قَامَ اِلَى حِلَّةٍ فَجَسَّ فِيهَا قَالَتْ فَجَاءَ رَجُلٌ
 فَعَرَضْتُ فِيهِ فَنُحِيسَ الْقَوْمِ وَهَيْئَتُهُمْ قَالَتْ فَجَسَّ اِلَى جَنِيٍّ ثُمَّ قَالَ اَحْفَظْ كَمَا كَانَ
 عَبْدُ اللَّهِ يَفْعَلُ فَذَكَرْتُ بِمِثْلِهِ ترجمہ ابراہیم نے کہا علقمہ ستام میں آیا اور مسجد میں گئے
 اور وہاں نماز پڑھی اور ایک حلقہ پر لوگوں کے گزرے اور ان میں سے ایک شخص آیا اور
 لوگوں کے نقل کی اور وحشت اس کی طرف سے معلوم ہوئی تھی پھر وہ میرے بازو پر بیٹھ گیا اور اس نے کہا
 کہ آپ کو یاد ہے جیسے عبد اللہ پڑھتے تھے پھر ذکر کی انہوں نے حدیث مثل اور پکی روایت کی **عَنْ**
 عَلْقَمَةَ قَالَ لَقِيتُ اَبَا الدَّائِدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لِي مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ
 الْعِرَاقِ قَالَ مِنْ أَيْ هُمْ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ هَلْ تَقْرَأُ عَرَقًا يَا عَبْدَ اللَّهِ
 ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَأْ وَاللَّيْلُ إِذَا يُعْشَى قَالَ فَتَقْرَأُ
 وَاللَّيْلُ إِذَا يُعْشَى وَالنَّهَارَ إِذَا تُجَلَّى وَالنَّهَارَ إِذَا تُجَلَّى قَالَتْ فَتَقْرَأُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هَذَا ترجمہ علقمہ نے کہا میں ابوالدرداء سے ملا انہوں
 نے کہا تم کہاں کے ہو میں نے کہا عراق کے انہوں نے کہا کس شہر کے میں نے کہا کوفہ کے انہوں
 نے کہا تم عبد اللہ بن مسعود کی قرأت پڑھتی ہو میں نے کہا ہاں لیل تو پڑھتے ہیں لیل اذ
 یغشی والنہار اذ انجلی والذکر والانشی پڑھتا تو وہ مہندہ ہے اور کہا میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے ایسا ہی سنا ہے پڑھتے ہوئے مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے محمد بن نشی نے اون سے عبد اللہ اعلم
 نے اون سے داؤد نے اون سے عامر نے اون سے علقمہ نے کہ آیا میں ستام کو اور ملا ابوالدرداء سے اور ذکر
 کی حدیث مثل حدیث ابن علیہ کی **بَابُ** اَلَّذِي تَكُنَّى عَنِ الصَّلَاةِ فِيهَا جَنِّ مُتَقَوِّنَ
 مِمَّنْ نَازَعَ بِهِ اَوْنُ كَابِيَانِ **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَفِيَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْرِ
 حَتَّى يَطْلُعَ الشَّمْسُ ترجمہ ابوبہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد نماز سے منع فرمایا
 جب تک سورج نہ ڈوبے اور اسی طرح صبح کی نماز کے بعد جب تک آفتاب نہ نکلے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

بَابُ الَّذِي تَكُنَّى عَنِ الصَّلَاةِ فِيهَا جَنِّ مُتَقَوِّنَ مِمَّنْ نَازَعَ بِهِ اَوْنُ كَابِيَانِ

مُبْعُثٌ غَيْرُهُ وَاحِدٌ مِّنْ أَهْبَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ الْخَطَّابِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ أَحَبُّهُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَى عَنْ الصَّلَاةِ
 بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ترجمہ عبداللہ بن عباس نے
 کہا کہ سنائیں یہ کئی صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ان میں عمر بن خطاب پہنچ اور
 وہ ان سب زیادہ میرے پیارے ہیں کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے بعد نماز کے جب
 ہنگ کہ آفتاب نہ نکلے اور بعد عصر کے کہ جب تک آفتاب نہ ڈوبے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت
 کی مجھ سے زبیر بن حرب نے اون سے کی ہے اون سے زبیر نے اور کہا کہ مسلم نے روایت کی مجھ
 سے ابوعبسان سمعی نے اون سے عبدالاعلیٰ نے اون سے سعید نے اور کہا کہ مسلم نے روایت کی ہم سے
 اسحاق نے اون سے معاذ نے اون سے ان کے باپ نے ان سب روایت کی قتادہ سے ہی اسناد
 سے مگر اتنا فرق ہے کہ سعید اور ہشام نے یوں روایت کیا بعد الصبح حَتَّى تَشْرِقَ الشَّمْسُ عَنْ
 ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ
 بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ
 ترجمہ وہی جواب پر گزرا **عَنْ** ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ
 صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ترجمہ وہی جواب پر ہوا اتنا زیادہ
 عَزَّ وَجَلَّ ثَابِتِ بْنِ عَمْرٍو نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی
 ایسا نہ کرے کہ اور وقت تیسوڑ کر طلوع آفتاب کی وقت نماز پڑھے اور نہ مغرب کے وقت **عَنْ**
 ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ
 حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ترجمہ وہی جواب پر ہوا اتنا زیادہ
 ہے اس لیے کہ آفتاب شیطان کے سنگین کبے پیچ میں سے نکلتا ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَدَأَ أَحَدُكُمْ الشَّمْسُ فَاجْعَلُوا
 الصَّلَاةَ حَتَّى يَكْثُرَ زَادًا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاجْعَلُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيَّبَ ترجمہ
 عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نکل آوے کنارہ سورج کا تو نماز
 میں تاخیر کر دیا تاکہ کہ جب صاف ہو جاوے اور جب غائب ہو جاوے کنارہ آفتاب کا نماز میں

دیکو دینا تک کہ پورا آفتاب غائب ہو جاوے **عَنْ** ابْنِ بَصْرَةَ الْغَفَّارِيِّ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَحْضِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةُ عَرِضَتْ
 عَلَيَّ مِنْ قَبْلُ كَمْ فَضَعُوهَا فَمَنْ حَافِظٌ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَاةَ
 بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ الْخَبَرُ ترجمہ ابی بصیر غفاری نے کہا کہ نماز پڑھی ہو
 ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی محض میں (کہ نام ایک مقام کا ہے) اور فرمایا کہ یہ
 نماز تم سے انگوٹوں کے پیش کی گئی اور انہوں نے اسکو صانع کیا یہ جو اس کی حفاظت کرے اسکو
 دو نماز اب ہوگا اور اسکے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ شاہد نہ نکلے اور شاہد سہرا دستارہ ہو
ف اس حدیث کی بڑی فضیلت نماز عصر کی ثابت ہوئی اور حفاظت اوسکی یہ ہے کہ اول وقت
 ادا کریں اور وقت مکروہ نہ آنے میں اور شیطان کے سینگوں کی بعضوں نے کہا کہ ہنگامہ اور
 لشکر مراد ہے اور بعضوں نے کہا اسکا غلبہ اور قوت اور امتیاز و فساد مراد ہے اور بعضوں نے کہا
 سنگیوں کی دودنوں کا رے سر کو مراد ہے اور یہ قول اپنے ہی ظاہر ہی پر ہے اور یہی بات قوی ہو
 اور وہ اپنا سر اسواسطی قریب سو بج کے لاتا ہے کہ جو لوگ اسکو سجدہ کریں وہ شیطان کو پونچھے اور
 آپ سجدہ نہا بہود بن بیٹھے اور سو بج کے بچنے والے اسوقت اسکو سجدہ اور عبادت کرتے ہیں
 اس لیے نماز اسوقت مکروہ ہوئی اور جو لوگ سبب تقلید ملاعین فلاسفہ کے ایسی باتوں کا انکار
 کرتے ہیں وہ اپنے عقل کو غصہ اور رسول کی زیادہ سمجھتے ہیں پھر اس سے بڑھ کر وہ مین کوئی بے
 عقلی نہیں **ف** اسلم نے روایت کی جو سر زہیر بن حرب نے اون سے یعقوب بن ابیہم
 نے ان سے اسکے بابائے ادن سے ابن اسحاق نے انس بن ابیہم نے ان سے خیر بن نعیم حمیری
 نے انس عبد اللہ بن میرہ بنے اور وہ ثقہ ہیں ادن سے ابی تمیم نے ادن سے ابی بصیر غفاری نے
 کہا ابو بصیر نے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی اور بیان کی روایت نقل
 بالاک **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّامِيِّ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ ابْنِ قَيْمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ
 ابْنِ بَصْرَةَ الْغَفَّارِيِّ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرُ
 بِمِثْلِهِمْ ترجمہ اسکا اور پگند **عَنْ** مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَةَ
 ابْنِ عَامِرٍ الْجَمْعِيِّ رَفِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ ثَلَاثُ مَاعَارِثَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

ابی بصیر غفاری نے کہا کہ نماز پڑھی ہو
 ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی محض میں
 (کہ نام ایک مقام کا ہے) اور فرمایا کہ یہ نماز
 تم سے انگوٹوں کے پیش کی گئی اور انہوں نے اسکو
 صانع کیا یہ جو اس کی حفاظت کرے اسکو دو نماز
 اب ہوگا اور اسکے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ
 شاہد نہ نکلے اور شاہد سہرا دستارہ ہو

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نَتَّبِعَ فِيهِمْ أَوْ أَنْ نَقْتُلَهُمْ فَيُخْرِجُنَا مِنْ دَارِنَا حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ
 بِأَرْغَفَةِ حَتَّى تَرْفَعَهُ وَجِبْنُ يَتَقَدَّمُ فَأَوْفَى الظُّلُمِ تَحْتِي تَقْبِلُ الشَّمْسُ حَتَّى تَقْبِلَ الشَّمْسُ
 لِلْعَزَّةِ حَتَّى تَغْرُبَ ثُمَّ يَمْسُ بْنُ عَلِيٍّ كَمَا رَأَيْتُ كِي تَجِبُ رَأَيْتُ كِي بَابُ نِي كَمَا سَأَلْتُ
 عَقِبَ بِنِ عَامِرِ بْنِ سُرَكَةَ كَيْتِي تَبِي تَمِينَ كَبِيرُ بِنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتُ كَيْتِي تَبِي
 أَوْ مَرُودُونَ كَيْتِي وَفَنِي كَيْتِي وَبِئْسَ سَوَاجُ كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي
 وَبِئْسَ سَوَاجُ كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي
 كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي كَيْتِي
 عَنْ أَبِي لَهْمَةَ قَالَ عَلِيٌّ مَاتَ وَلِيًّا لَنَا دَابَا أَمَامَهُ دَوَانِلُهُ وَخَبَرَنَا أَنَّ النَّبِيَّ رَأَى عَلَيْهِ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّكِينِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُنْتُ وَكَانَ فِي الْحَاكِمِيَّةِ أَظُنُّ أَنَّ
 النَّاسَ عَلَى ضَلَالَةٍ رَأَيْتُهُمْ لَيْسُوا عَلَى شَيْءٍ وَهُمْ يَجِبُونَ أَنْ يَكُونُوا قَالَ فَسَمِعْتُ بِنِ عَمْرِو
 بِمَكَّةَ يُخْبِرُ أَخْبَارًا فَقَعَدْتُ عَلَى دَارِ حَاكِمِي فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْفِيًا أَجْدَادًا عَلَيْهِ قَوْمُهُ تَلَطَّفْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ
 لَهُ مَا أَنْتَ قَالَ أَنَا بِنِي فَقُلْتُ وَمَا بِنِي قَالَ أَرْسَلَنِي اللَّهُ فَقُلْتُ وَيَا بِنِي شَيْءٌ أَرْسَلَكَ قَالَ أَرْسَلَنِي
 بِصَلَاةِ الْأَنْحَامِ دَكَّارًا وَدَانٍ وَأَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا قُلْتُ لَهُ فَمَنْ
 مَعَكَ عَلَى هَذَا قَالَ حُذْرُ عَبْدِ اللَّهِ وَمَعَهُ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِنْ
 أَمَنَ بِهِ فَقُلْتُ إِنِّي مُتَّبِعُكَ قَالَ إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ يَوْمَئِذٍ هَذَا أَلَا تَرَى حَالِي وَحَالِ
 النَّاسِ وَلَكِنْ أَتِيكُمْ إِلَى أَهْلِكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ فِي قَدِّ قَهْرَتِ فَأْتِنِي قَالَ فَذَهَبْتُ إِلَى أَهْلِي
 وَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَكُنْتُ فِي أَهْلِي فَجَعَلْتُ أَخْبَارَ الْأَخْبَارِ
 فَسَأَلْتُ النَّاسَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَدْرٍ مِنْ أَهْلٍ يَتَرَبَّعُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ
 فَقُلْتُ مَا تَعْمَلُ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقَالُوا النَّاسُ إِلَيْهِ سِرَاعٌ وَقَدْ أَدَا
 قَوْمُهُ قَتْلَهُ فَلَمْ يَسْتَطِيعُوا ذَلِكَ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَذَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ أَعْرِضْنِي قَالَ لَعَمْرُكَ أَنْتَ الَّذِي لَقِيتَنِي بِمَكَّةَ قَالَ فَقُلْتُ بَلْ فَقُلْتُ يَا بِنِي اللَّهُ
 أَخْبَرَنِي عَنْمَا عَمَلَكَ اللَّهُ وَاجْهَلْ أَخْبَرَنِي عَنْ الْمُتَلَوِّعِ قَالَ مَلِّ صَلَوَةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَفْضَرُ

بَابُ الْوَيْلِ وَالصَّلَاةِ وَتَوَكُّلِ الْعَبْدِ عَلَى اللَّهِ وَتَوَكُّلِ الْعَبْدِ عَلَى اللَّهِ وَتَوَكُّلِ الْعَبْدِ عَلَى اللَّهِ

عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْفَعَ كَأَنَّهُمَا تَطْلُعُ جَنِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَدْرِي شَيْطَانٍ ثَا
 جِدْنِي يَسْجُدُ لَهَا الْكَفَّارُ ثُمَّ مَلَ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُودَةٌ حَتَّى يَسْتَقْبَلَ الظَّنَّ بِالرَّوْحِ
 ثُمَّ أَقْبَرَ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ جِنْدَيْنِ شَعَرَ جَعَلَهُمَا إِذَا أَقْبَلَ النَّاسُ فَصَلَّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ
 مَحْضُودَةٌ حَتَّى يَصْلِيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْبَرَ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرِبَ الشَّمْسُ كَأَنَّهُمَا أَقْبَرَ بَيْنَ
 قَدْرِي شَيْطَانٍ وَجِنْدَيْنِ يَسْجُدُ لَهَا الْكَفَّارُ تَالُ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ تَالُ لَوْ صَوَّرْتُ حَتَّى عَنْهُ
 قَالُ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقْرِبُ رُؤُوسَهُ لِيَضْمَعَ رَيْسَتَيْنِ يُسْتَنْشِقُ الْأَخْرُسُ خَطَايَا
 رَجُلِهِ وَرَبِّهِ وَخَلِيلِيهِ ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ الْأَخْرُسُ خَطَايَا رَجُلِهِ
 مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ مَدْيَتَهُ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ الْأَخْرُسُ خَطَايَا يَدَيْهِ
 مِنْ أَمَامِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَسُورُ رَأْسَهُ الْأَخْرُسُ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ
 الْمَاءِ ثُمَّ يَفْضِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ الْأَخْرُسُ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَمَامِهِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنَّ
 هُوَ قَدْ فَضَّلَ لِحْمَ اللَّهِ وَأَتَى عَلَيْهِ وَجَدَّاهُ بِاللَّيْلِ هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَمَ قَلْبَهُ لِلَّهِ
 إِلَّا أَنْصَرَفَ مِنْ خُطْبَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ لَمَّا دَنَتْ عَمْرُؤُ بَنِي عَبَسَةَ كَهَيْئَتِهِ
 الْحَدِيثُ أَبَا أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَبُو
 أُمَامَةَ يَا عَمْرُؤُ بَنِي عَبَسَةَ أَنْظِرْ مَا يَقُولُ فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ يُغْنِي هَذَا الرَّجُلَ فَقَالَ عَمْرُؤُ
 أَبَا أُمَامَةَ لَقَدْ كُنْتُ سَيِّئًا وَرَدَّ عَظْمِي وَأَقْرَبَ إِلَيَّ وَمَا نِي جَاجِبَةٌ أَنْ أَكْذِبَ
 عَلَى اللَّهِ وَلَا عَلَى رَسُولِهِ لَوْ كُنْتُ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ
 أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ مَلَحَذَتْ بِي أُمُّ أَدَا لِكَيْ يَمِيعَتْهُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ
 ثُمَّ صَحَّحَ عَمْرُؤُ بَنِي عَبَسَةَ رَوَايَتِي كَيْ شَدَّ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُمَارٍ وَابْنُ أَبِي كَثِيرٍ يَدُونُونَ أَدَا
 مِنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ يَدُونُ بَنِي عَبَسَةَ مِنْ أَهْلِهِ لَمْ يَكُنْ يَدُونُ بَنِي عَبَسَةَ مِنْ أَهْلِهِ لَمْ يَكُنْ يَدُونُ
 كَرَاهَتَهُمْ لَمْ يَكُنْ يَدُونُ بَنِي عَبَسَةَ مِنْ أَهْلِهِ لَمْ يَكُنْ يَدُونُ بَنِي عَبَسَةَ مِنْ أَهْلِهِ لَمْ يَكُنْ يَدُونُ
 جَبُونُ لَمْ يَكُنْ يَدُونُ بَنِي عَبَسَةَ مِنْ أَهْلِهِ لَمْ يَكُنْ يَدُونُ بَنِي عَبَسَةَ مِنْ أَهْلِهِ لَمْ يَكُنْ يَدُونُ
 غَضَبُ أَهْلِهِ لَمْ يَكُنْ يَدُونُ بَنِي عَبَسَةَ مِنْ أَهْلِهِ لَمْ يَكُنْ يَدُونُ بَنِي عَبَسَةَ مِنْ أَهْلِهِ لَمْ يَكُنْ يَدُونُ
 أَدَا مِنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ يَدُونُ بَنِي عَبَسَةَ مِنْ أَهْلِهِ لَمْ يَكُنْ يَدُونُ بَنِي عَبَسَةَ مِنْ أَهْلِهِ

بمقتضى

دفن چھوڑ دی تھی۔ انھوں نے کہا کہ آپ اور غلاب اور سلطی پہرین نے نئی کی (یعنی خلیہ وغیرہ)
 اور داخل ہو امین مکہ میں اور آپ سے عرض کی کہ آپ کون میں فرمایا میں نبی ہوں میں نے عرض کی نبی
 کسے کہتے ہیں فرمایا مجھے اللہ نے پیغام بھیجا ہے میں نے کہا کیا پیغام دیکر آپ کو بھیجا ہے آپ نے فرمایا پیغام
 دیلتے مجھے مانتے دارون کو نیکی کرنے کا اور بتوں کے توڑنے کا اور اکیلے اللہ کی عبادت کرنے کا
 اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے کا میں نے عرض کی پہر آپ کو ساتھ کون ہیں اس میں پر آپ
 نے فرمایا آزاد اور غلام راوی نے کہا اور ان دونوں میں آپ کو ساتھ ابو بکر اور بلال تھے جو آپ پر ایسا
 لاکھرتے پہرین نے عرض کی کہ میں آپ کا ساتھ دیا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا ان دونوں تم سے نہ
 ہوتے گا تم میرا اور لوگوں کا حال نہیں دیکھتے مگر تم اپنے گھر لوٹ جاؤ یہ حسب تنہا کہ میں ظاہر ہو گیا
 تو میرے پاس آنا انہوں نے کہا کہ میں اپنے گھر چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آکر
 اور میں اپنے گھر میں لوگوں سے خبر لگاتا رہتا تھا اور پوچھتا رہتا تھا جب آپ مدینہ آئے تھے یہاں
 تک کہ کچھ لوگ مدینہ کے مدینہ سے آئے اور میں نے پوچھا کہ کیوں جی ان صاحب (کیا کیا جو مدینہ میں آئے)
 ہیں انہوں نے کہا کہ لوگ ان کی طرف دوڑ رہے ہیں اور ان کی قوم نے انکا مار ڈالا چاہتا تھا مگر
 کچھ ذکر کر پہر میں مدینہ آیا اور آپ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے کہا اے رسول اللہ کے آپ بھی بھیجئے میں
 آپ سے فرمایا تم وہی ہو جو مجھ سے مکہ میں ملے تھے میں نے کہا جی ہاں پہر میں نے عرض کی کہ اللہ
 کے نبی مجھے بتاؤ جو اللہ نے آپ کو سکھایا ہے اور میں نہیں جانتا اور سب مجھے بتانا
 سے خبر دو تب آپ نے فرمایا جیج کی ٹانگہ پڑھو پہر نماز سے بچو یہاں تک کہ آفتاب نکل کر بلند ہو جاوے
 اس لیے کہ وہ شیطان کے دیون سینگوں کے درمیان نکلتا ہے اور اس وقت کا فر لوگ اس کو سجدہ
 کرتے ہیں (پہر اگر تم بھی نماز پڑھو گے تو ان سے بڑا بہت ہوگی) پہر جب آفتاب بلند ہو گیا نماز پڑھو
 کہ اس وقت کی نماز کی گواہا کہ تب تک گواہی دینگے اور فرشتے حاضر ہونگے (یعنی مقبول ہوگی یہاں تک
 کہ پہر سایہ نیزہ کا اس کے مہر پہ آجاوے (یعنی ٹھیک دو پہر ہو) تو پہر نماز نہ پڑھو اس لیے کہ اس وقت
 جہنم جھونکی جاتی ہے پہر جب سایہ آجاوے (یعنی سورج دھلے) پہر نماز پڑھو اس لیے کہ اس وقت کی
 نماز میں فرشتے گواہی دینگے اور حاضر ہونگے یہاں تک کہ پھر نماز عصر کو پہر کے رہو نماز سے یہاں تک
 کہ آفتاب غروب ہو جاوے اس لیے کہ وہ دوبارہ شیطان کے دونوں سینگوں کو بچھ میں

اور ہوتی ہے کا فرادہ کو سجدہ کرتے ہیں پھر میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی اب وضو بھی فرمائیے
 آپ نے فرمایا کوئی تم سے ایسا نہیں ہے کہ وضو کا پانی لیکر گلی کرے اور ناک میں ڈالے اور ناک چھاڑے
 مگر جاتے ہیں اس کے چہرہ اور سونہ اور منتھنوں کے سب گناہ پھر جب وہ سونہ دھوتا ہے جیسا اللہ
 حکم کیا ہے تو گر جاتے ہیں اس کے چہرہ کے گناہ اس کی دڑسی کے کناروں سے پانی کے پتھر وہ بچو
 ماتھ دھوتا ہے کہ نینوں تک تو گر جاتے ہیں دونوں ٹانھوں کے گناہ اس کی انگلیوں کے پوروں کو
 پانی کے ساتھ پھر سر کا سر کرتا ہے تو گر جاتے ہیں اس کے سر کے گناہ اس کے بالوں کے نوکوں
 سے پانی کے ساتھ پھر اپنے دونوں پیر دھوتا ہے ٹخنوں تک تو گر جاتے ہیں گناہ دونوں پیروں کے
 اور انگلیوں کے پوروں سے پانی کے ساتھ پھر اگر وہ کپڑا اٹھا اور اس سے نماز پڑھی اور اس کی تعریف
 کی اورغبیان بیان کیں اور بڑائی کی جیسے اس کی شان کو لائق ہے اور اپنے دل کو خاص اسی کے
 لیے اس کے غیر سے خالی کیا تو وہ بیشک اپنے گناہوں سے ایسا صاف ہو گیا گویا اس کی بان نے
 آج ہی جتنا ہے پھر یہ حدیث عمر بن عبدلہ نے ابوامامہ سے بیان کی جو صحابی تھے رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم کے تو ابوامامہ نے کہا اے عمر بن عبدلہ دیکھو تم کیا کہتے ہو کہ میں ایک جگہ بین آدمی کو
 اتنا ثواب مل سکتا ہے (یعنی تمہارے بیان میں کچھ فرق ... ہے) تب عمر بن عبدلہ نے کہا اے
 ابوامامہ میں بوڑھا ہوا اور میری ہڈیاں گل گئیں اور موت کو گناہی ہو چکا پھر مجھے کیا ضرورت
 ہے جو اللہ پر اور اس کے رسول پر جوٹ باندھوں اگر میں اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 ایک دو تین بار سات بار تک سننا تو بھی کہہی نہ بیان کرتا مگر میں نے اس کو بھی زیادہ بار سنا ہے
 جب بیان کی (غرض یہ ہے کہ خوب تحقیق رکھتا ہوں نہ یہ کہ سات بار سو کم اگر سنو تو روایت روا
 نہیں) **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ مُحَمَّدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَّا فَخَى رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْذُلِي طُلُوعَ الشَّمْسِ دَعْوَةً بِهَا تَرْتَحِمُ حَضْرَتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 مسلمانوں کے مان فرمائی ہیں کہ حضرت عمر کو دہم ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس کو منع کیا کہ
 کہ کوئی طلوع شمس اور غروب کو نماز پڑھے **ف** قاضی عیاض نے کہا ہے کہ حضرت عائشہ نے
 یہ حدیث فرمائی کہ انہوں نے روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ دو رکعت بعصر ادا
 کرتے تھے اور جو روایت کی عمر نے یعنی بعد عصر اور بعد صبح کے نماز نہ پڑھنا اس کو

روایت کیا ہے عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ دو رکعت بعصر ادا کرتے تھے اور جو روایت کی عمر نے یعنی بعد عصر اور بعد صبح کے نماز نہ پڑھنا اس کو

البرسید اور البوسیرہ نے بھی بیان کیا ہے اور اسکی خبر کئی راویوں نے دی ہے اور ان دونوں راویوں
 میں تطبیق اس طور پر ہے کہ حضرت عائشہ کی اس روایت کا مطلب یہ ہو کہ صبح کی نماز کی عادت ہمیشہ
 ایسے وقت نہ کرے کہ آفتاب نکل رہا ہو اسی وقت ادا کرے اور سپرطح عصر کی عادت غروب آفتاب
 کے وقت نہ کرے اور جن راویوں میں انہی وارد ہوئی ہے اور ان سے وہ نمازین مراد ہیں جو بلا سبب پر
 جا کر میں یعنی نوافل وغیرہ رکعتیں عائشہ رضی اللہ عنہا قالت لکریک رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم الركعتین بعد العصر قال فقالت عائشہ رضی اللہ عنہا قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم لا تخذوا طلع الشمس ولا غروبها فکملوا عند ذلك ترجمہ حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا سلمان کی مان سہروی ہے کہ آپ نے فرمایا نہیں چوتھیں کہی رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں بعد عصر کے اور حضرت عائشہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 خاص کر اپنے نمازوں کو طلوع اور غروب آفتاب کے وقت نہ کی عادت مت کر کہ ہمیشہ اس وقت ادا
 کیا رو حکم کر یہ مکر ابن عباس ان عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال رسول اللہ صلی اللہ
 والیسورین حکمہ رضی اللہ عنہما ارسلا العائشہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فقالوا اشد علیہا السلام مناجیعا وسلمنا عن الركعتین بعد العصر وقل انا احببنا
 انک تصليهما وقد بلغنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقی قال ابن عباس رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما وكنتم احرف مع عبد بن الخطاب فی اللہ تعالیٰ عنه الناس عنہا قال
 کریب فداخلت علیہا وبلغتہا ما ارسلون فیہ فقالت سل ام سلمة فخرجت الیہم
 فآخبرتهم بقولہا فرددونی الی ام سلمة فبمثل ما ارسلون فیہ الی عائشہ رضی اللہ عنہا
 فقالت ام سلمة رضی اللہ عنہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہی عنہما
 ثم رایتہ یصلیہما اما حیثین صلاہما فاذہ صلی العصر ثم دخل وعینہ فی نسوة من بنی
 حرام من الا نصار فصلی ہما فارسل الیہ الجاریہ فقلت قومی لیحبہ فقولی لہ
 تقول ام سلمة یا رسول اللہ انی اسمعک تنہی عن رکعتین اداک فصلیہما
 فان اشار بیدہ فاستأخری عنہ قالت ففعلت الجاریہ فاشار بیدہ فاستأخرت
 عنہ فکنتا انصرف قال یا ابنہ انی امیة سالت عن الركعتین بعد العصر انہ انان

جابری میں
 جابری میں

فصلیہما

ان عائشہ رضی اللہ عنہا

جابری میں

جابری میں

جابری میں

جابری میں

جابری میں

جابری میں

جابری میں

جابری میں

جابری میں

جابری میں

جابری میں

گئی ہر جب آپ پڑھ کر تو آپ نے فرمایا کہ اگر بیٹی الی امیر کی تم سے اون رکعتوں کا حکم پوچھا جو عصر کے بعد
 میں نے پڑھیں اور اس کا سبب تھا کہ میری باس تہیلہ عبدالقیس کے کچھ لوگ اسلام لائے تھے اور اپنی قوم
 کا پیغام تین ان میں مشغول رہا اور ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا سو وہ یہی تہین و
 احادیث سے کوئی فائدہ ہوئے اول یہ کہ ظہر کے بعد دو رکعت ثابت ہوئی دوسری جب سنت روزہ
 کی قضا ہو تو اس کے بعد اگر وہ بھی مذہب صحیح ہے شافعیہ کے نزدیک اور ثابت ہوا کہ جو نماز
 کسی سبب سے ہو وہ اوقات مکروہ میں بھی جائز ہے بخلاف اس کے جس کا کوئی سبب نہ ہو کہ وہ مکروہ
 ہے جیسا ہم اور پہلے آئے ہیں اور معلوم ہوا کہ صلوات لیل و نہار کی دو دو رکعت ہیں اور یہی مذہب صحیح
 ہے اور معلوم ہوا کہ جب دو چیزیں جمع ہوں تو جس میں مصلحت زیادہ ہو اس کو اختیار کریں جیسے آپ
 نے سنت ظہر کو چھوڑ دیا اور اور قوم کی ہدایت اور ارشاد کو مقدم رکھا اس لیے کہ اسلام کسی قوم
 کا ایک شخص کے سنت سے اولیٰ ہے **عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ السُّنَنِ الثَّلَاثِينَ**
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ خَمْسًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيُ خَمْسًا
فِي الْعَصْرِ ثُمَّ إِذْهُ شَغُلٌ خَمْسًا وَأَوْسِيَهُمْ خَمْسًا فَصَلَّاهُمْ بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ أَتَتْهُمْ مَاءً وَكَانَ
إِذَا صَلَّيَ صَلَواتُ الْبُحَارِ جَمْعَهُ الْبُحَارِ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اون دو رکعتوں کو
 جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد عصر کے پڑھتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ عصر کے پہلے پڑھتے
 تھے پھر یکبار آپ کو کچھ کام ہو گیا یا بھول گئے تو عصر کے بعد پڑھ ہی اور آپ کی عادت تھی کہ جب کوئی
 نماز پڑھتے تو اس کو ہمیشہ پڑھتے پھر اس کو بھی ہمیشہ پڑھتے تھے اس حدیث سے
 معلوم ہوا کہ یہ دو رکعتیں عصر کی قبل کی سنت ہیں اور قاضی عیاض نے کہا کہ اس کو سنت ظہر سمجھا
 جائیے تاکہ سب روایتوں میں تطبیق ہو جاوے اور سنت ظہر کو یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ عصر کے
 قبل پڑھی جاتی ہیں پس یہ فرمایا نبی حضرت عائشہ کا بہت صحیح ہے **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ**
مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِندَ فِطْرَةِ حَجٍّ
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس تو عصر کے
 بعد کی دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلَّاتَانِ**
مَا تَرَكَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فِطْرَةَ حَجٍّ وَلَا عِلَاقِيَّةً وَدُرُكْعَتَيْنِ

قُبِلَ الْفَرْدُ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ ^{ترجمہ} حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دو نمازین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں کبھی ترک نہیں کی تھیں نہ کھلے دو رکعتین فرب سے پہلے اور دو عصر کے بعد **ف** یوم عصر کی جب یہ بول گئی اور بعد عصر کے ابکار پڑھے ہی جب یہ دعا دست کی اور فجر کی تو ہمیشہ پڑھتا ہی **عَلَّنَ** اِلَى حَقٍّ عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوفٍ قَالَ لَشَهْدَ عَلِيٍّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهُ قَالَتْ مَا كَانَ يَوْمُهُ الْإِنْفَى كَانَ يَكُونُ عِنْدِي لَا صَلَاةَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفِئَتْ يَتِيَّةُ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ ^{ترجمہ} ابو اسحق نے یہ روایت فرمادی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری جس دن میرے گھر میں ہوتی اس دن ضرور دو رکعت پڑھتے تھے یعنی عصر کے بعد کی **قَابِ** اسْتِخْبَابِ رَكْعَتَيْنِ قُبِلَ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ قَبْلَ نَازِ مَغْرِبِ كَذَلِكَ رَوَى كَابِيَانِ **عَلَّنَ** قُبْلًا رَفِئَتْ يَتِيَّةُ الرُّكْعَتَيْنِ قَالَتْ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الطَّلُوعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُ الْإِذْيَ عَلَى صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ كَمَا تَضَعُونَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قُبِلَ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى هُمَا تَالِ كَانَ يَرَانَا نَصَلِّيهِمَا أَفَكُمَا يَأْمُرَانَا لَمْ يَخْتَصَا ^{ترجمہ} بخبر بن خلف نے کہا میں نے انس بن مالک سے پوچھا ان نفلوں کو جو بعد عصر کے پڑھتے ہیں انہوں نے کہا حضرت عمرؓ مارتے تھے اور نماز کے جو لوگ بعد عصر کے پڑھتے تھے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو رکعت پڑھتے تھے بعد غروب آفتاب کو قبل نماز مغرب کے سو میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی یہ دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے انہوں نے کہا ہم کو پڑھتے ہوئے دیکھتا تھا اور نہ اسکا حکم کرتے تھے (یعنی بطریق وجوب کر) اور نہ اس سے فرماتے تھے **ف** اس روایت سے مستحب ہونا دو رکعتوں کا مغرب کی اذان اور فرض کے بعد چھین ثابت ہوا اور صحیح بھی ہے کہ یہ مستحب ہیں اور ایچا عت نے صحابہ اور تابعین کی مثل حمید اور اسحاق کے اسکو مستحب کہا ہے اور ابو بکر و عمر و عثمان و علی اور دوسرے صحابہ اس کو مستحب جاتے تھے اور اسی طرح مالک اور اکثر فقہاء اور مخفی نے انکو بدعت کہا ہے مگر یہ روایتیں ان سب حجرت میں **عَلَّنَ** أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ قَبْلَ أَنْ يَأْذَنَ الْمُؤَذِّنُ لِبَلَاةِ

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

فَيَرْكَبُونَ بَرْكَتَيْنِ

[illegible]

عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلَاحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيثِ
 وَيَقُولُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَهْطِ الْمَعْنَى أَنَّهُ يَهْمُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
 رَافِعٍ يَزِيدُ بَيْنَ كَرْتَيْهِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي تَارِخُ خُفِّهِ كَمَا أَوْفَرَاتِي سَهْمٌ كَمَا يَزِيدُ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ سَاهِبِ ثِيَابِي هَيْ جَيْهِ أَوْ يَزِيدُ كَرْمِي سَكَنِي ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
 صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخُفِّ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ
 وَطَائِفَةٌ بِأَدْرَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالنَّبِيِّ مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ دَهَبُوا وَاجْتَلَدَ الْأَخْرَدُونَ فَصَلَّى بِحُجْرِهِ
 رُكْعَةً ثُمَّ قَعَقَ طَائِفَتَانِ رُكْعَةً رُكْعَةً فَكَانَ تَالِ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَإِذَا كَانَ خُفُّ
 أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ فَصَلَّى رَاكِبًا أَوْ قَائِمًا كَوْنِي إِيْمَاكَ ثُمَّ جَمَعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كَمَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَارِخُ خُفِّهِ بَعْضُ دُنِ اسْطَرَحْ كَمَا يَكْبَرُ كَرْدُهُ أَكْبَرُ سَاهِبِ كُفْرِ أَمْوَا أَوْ يَكْبَرُ غَنِيمَةٍ كَمَا أَكْبَرُ
 أَبْنُو لَوْ كُنْ كَيْ سَاهِبِ أَيْكُ رُكُوتِ ثِيَابِي بِرْدُهُ لَوْ كَيْ غَنِيمَةٍ كَيْ طَرَفِ كُفْرٍ أَوْ دُوسَرُ أَكْبَرُ أَوْ انْ كَيْ سَاهِبِ
 هَيْ أَيْكُ رُكُوتِ ثِيَابِي بِرْدُونِ كَرْمِي هَيْ ابْنِي ابْنِي رُكُوتِ دُوسَرِي أَوْ كَرْمِي أَوْ ابْنِ عُمَرَ كَيْ سَاهِبِ
 خُفِّ اسْطَرَحْ هَيْ زِيَادُهُ هُوَ لَوْ سَوَارِي بِرَاكِبِ كَيْ كُفْرِ ثِيَابِي سَاهِبِ اسْطَرَحْ هَيْ حَاكِي ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخُفِّ فَصَفَّقْنَا
 صَفَّتَيْنِ صَفًّا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَدُوِّ بَيْنَيْنِ الْفَيْكَةِ وَكَيْبِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْبِ نَا جَمِيعًا ثُمَّ رُكْعَةً جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعْنَا رَأْسَهُ مِنَ الْكُفْرِ
 وَرَفَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ أَحْدَرْنَا بِالسُّجُودِ وَصَفَّتِ الْإِزْنِي بِلَيْبِهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُوَحَّدُ فِي أَحْدَرِ الْعَدُوِّ
 فَكُنَّا قَصَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودِ وَقَامَ الصَّفُّ الْإِزْنِي بِلَيْبِهِ أَحْدَرِ الصَّفِّ الْمُوَحَّدِ
 بِالسُّجُودِ وَقَامُوا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُوَحَّدُ وَخَلْفَ الصَّفِّ الْمَقْدَمِ ثُمَّ رُكْعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكْعَتَانِ جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعْنَا رَأْسَهُ مِنَ الْكُفْرِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ أَحْدَرْنَا بِالسُّجُودِ
 وَالصَّفِّ الْإِزْنِي بِلَيْبِهِ الْإِزْنِي كَانَ مُوَحَّدًا فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى وَقَامَ الصَّفُّ الْمُوَحَّدُ فِي أَحْدَرِ
 الْعَدُوِّ وَنَدَبْنَا قَصَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودِ وَالصَّفِّ الْإِزْنِي بِلَيْبِهِ أَحْدَرِ الصَّفِّ
 الْمُوَحَّدِ بِالسُّجُودِ فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ جَمِيعًا نَالَ جَاكِي رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ كَمَا كَانَ يُصْعَقُ حَسْرَتُهُ هُوَ كَرَامَتُهُ جَمِيعًا جَاكِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

فَصَفَّقْنَا

مُوَحَّدِ

کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا مگر غوث میں پہر ہم سب دو صفین کین حضرت پیچھے اور
 دشمن باسوت ہمارے اوقبلہ کیے پھر میں تھا اور حضرت نے تمیز اولیٰ کہی اور ہم سب ہی اور حضرت نے
 رکوع کیا اور ہم سب ہی پہر آپ جسے اور ہم نے رکوع سو سراٹھایا پھر سجدہ
 کو جبکہ آپ ہی اور وہ صف ہی جو آپ کے قریب ہی اور دوسری صف دشمن کے آگے کھڑی رہی پھر جب
 حضرت سجدہ کر چکے اور وہ صف جو آپ کے قریب ہی کھڑی ہو گئی پیچھے کی دالے سجدہ میں گئے اور جب آپ
 پہلے چیمبر کی صف اگر ہو گئی اور اگر کوئی پیچھے ہو گئی اور رکوع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے آپ کے
 ساتھ رکوع کیا (یعنی دونوں صفوں نے) پھر سراٹھایا آپ نے اور ہم سب نے پھر آپ سجدہ میں گئے اور
 اس صف کو لوگ جو آپ کو پاس تھے کہ وہ پہلی رکعت میں پیچھے تھے سب سجدہ میں گئے اور پہلی صف دشمن
 کے رو برو کھڑی رہی (یعنی جو پہلی رکعت میں آگے تھی) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کر چکے اور
 وہ صف جو آپ کو پاس تھی تب پہلی صف جبکہ سجدہ میں اور انہوں نے سجدہ کیا پھر سلام پھیر دیا نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم سب نے کہا جابر نے جیسے کہ جبریل علیہ السلام نے جو کہی اور تھاری سرداروں کے
 ساتھ کرنے میں اس حدیث کے ساتھ شک کیا ہے امام شافعی اور ابن ابی لیلیٰ اور ابی یوسف
 نے کہ جب دشمن تب کی طرٹ ہو اسی طرح ادا کرین اور شافعی کے نزدیک اگر کی صف کا پیچھے ہو
 جانا اور پیچھے کا آگے ہو جانا جائز ہے جیسا اس روایت میں آچکا اور اگر انہی جگہ میں رہیں اور آگے پیچھے
 نہ ہوں جب ہی روایت جیسا ابن عباس کی روایت میں وارد ہوا ہے **عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**
قَالَ عَزَّ وَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَمَّامًا مِنْ جِهَتِهِ فَقَالُوا قَاتِلُوا قَاتِلَ الشَّرِّ يَدَا
تَكَلَّمَ صَلَاتُكَ الظُّعْرُ قَالَ الْمُشْرِكُونَ لَوْ مِئَاتٍ عَلَيْنَا مِثْلُكَ لَا تَنْقُضُنَا هُمْ فَأَخْبَرَ جَابِرٌ رَضِيَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالُوا انْصَرَفْنَا بَيْنَهُمْ صَلَواتُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ الْأَوَّلِ فَلَمَّا خَفِرَ
الْعَصْرُ قَالَ صَفَا صُفُوفِ الْمُشْرِكِينَ بَيْنَ يَدَيْنَا الْقَبِيلَةَ قَالَ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرْنَا وَرَكَعًا ثُمَّ رَكَعًا ثُمَّ سَجَدًا وَسَجَدًا مَعَهُ الصُّفُفُ الْأَوَّلُ فَلَمَّا قَامُوا
بِحُدُودِ الصُّفُفِ الثَّانِي ثُمَّ تَأَخَّرَ الصُّفُفُ الْأَوَّلُ وَنَقَلْنَا الصُّفُفَ الثَّانِي فَقَامُوا مَقَامَ الْأَوَّلِ فَكَبَّرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعًا ثُمَّ رَكَعًا ثُمَّ سَجَدًا وَسَجَدًا مَعَهُ الصُّفُفُ

الْأَوَّلُ وَقَامَ الثَّانِي فَمَا سَجَدَ لِمُحَمَّدٍ لَمْ يَسْجُدْ لِمُحَمَّدٍ ثُمَّ جَلَسَا جَمِيعًا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ خُذْ خَصَّ جَابِرًا إِنَّ قَالَ كَمَا يُصَلِّي أَمْرًا وَكُلُّكُمْ هُوَ كَوْنُ
 ترجمہ جابر نے کہا جابو کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ایک قوم سے قبیلہ جہینہ کو
 اور وہ بہت لڑے پھر جب ہم ظہر پڑھ چکے مشرکوں نے کہا کاش کہ ہم اپنے ایک بارگی حملہ کرتے تو انکو کاٹ
 ڈالتے اور جب رمل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی اور حضرت نے ہم سے
 ذکر کیا اور مشرکوں نے کہا کہ انکی اور ایک نذر آتی ہے کہ وہ ادلا دے یہی زیادہ انکو عزیز ہے پھر جب
 عصر کو وقت آیا ہم نے دو صفین بنادہ لیں (یعنی آگے پیچھے) اور مشرک قبیلہ کی طرف تیز اور تکیہ ادا کی
 کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم سب نے اور کچھ کیا ہم سب نے اور انہو دونوں میں کچھ شک
 رہیں) اور سجدہ کیا آپ نے اور پہلی صف آپ پر جب آپ اور پہلی صف کھڑی ہو گئے دوسری صف
 سجدہ کیا اور اگلے صف پیچھے اور پہلی آگے ہو گئی اور اسد کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم
 اور رکوع کیا آپ کو اور ہم سب نے اور سجدہ کیا آپ کے ساتھ صف اول نے اور دوسری صف ایسی
 ہی کھڑی رہی پھر جب دوسری سجدہ کر چکے تو سب بیٹھ گئے اور سب کو سلام دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ابو الزبیر نے کہا کہ جاری رہنے ایک بات اور یہی کہی کہ عیسویوں کی یہ تمہارے حاکم کرتے ہیں سب
 سَجَلُ بْنُ أَبِي خَتْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاتَهُ يَتْلُو فِيهَا
 فِي الْخُوفِ نَصْفَ خُفَيْهِ صَفِيرَ فَصْلٍ بِالَّذِينَ يَكُونُونَ رَكْعَةً ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا
 حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ خَلْفَهُمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَامَ ثُمَّ قَامَ الَّذِينَ كَانُوا كَأَنَّكَ أَهْمُ فَصْلٍ
 بِعَصْرِ رَكْعَةٍ ثُمَّ قَامَ حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ خَلْفَهُمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ رَجُلٌ سَهْلُ بْنُ أَبِي
 نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بارون کے ساتھ نماز خوف میں ادا کی کہ اپنے پیچھے دو
 صفین کہیں اندر اگلی صف جو آپ کے قریب تھی ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور پھر کھڑے رہے یہاں تک
 کہ جو لوگ آپ کے پیچھے تھے انہوں نے ایک رکعت اپنی باقی ادا کر لی پھر وہ پیچھے ہو گئے اور پیچھے والے
 آگے ہو گئے پھر آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور بیٹھ گئے یہاں تک کہ جو آپ کے پیچھے تھے انہوں
 نے ایک رکعت باقی ادا کر لی پھر آپ نے سلام پیر دیا **ف** اس حدیث کو مالک اور شاہفی اور ابوالرؤف
 وغیرہ نے اختیار کیا ہے اور جابر سب صحابہ میں ہیں جنہی مروی ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم رسول اللہ ﷺ عن مکی مکی مع رسول اللہ ﷺ عن مکی مکی مع رسول اللہ ﷺ عن مکی مکی مع رسول اللہ ﷺ
 یوم ذاب الرقاق ملوک الخوف ان طائفه صلت وصلى طائفه وجاء العذر فصل بالذین
 معه ركعة ثم ثبت قائما ثم لا تشبه ثم انصرفوا فصلى العذر وجاء العذر فصل بالذین
 الطائفه الاصل فصل بركعة الترتيب ثم ثبت جالسا ثم لا تشبه ثم سلم بهم
 ترجمہ صالح بن خوات نے اس کی شخص سے روایت کی جس نے نماز خوف پڑھی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذات الرقاق کے دن نام ہے ایک غزوہ کا صحابہ نے ارسلین پر میں چہڑی بانڈ
 تھی کہ ایک گروہ نے صفت بانڈی اور حضرت کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور ایک گروہ غنیم کے
 لگے رہا پھر اپنے ساتھ کی صف کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر آپ کہڑے رہے اور اس صف کے لو
 نے بیٹنی ہمار پوری پڑھ لی پھر وہ چلے گئے اور دشمن کے آگے پرا بانڈہ لیا اور دوسرا گروہ آیا اور آپ
 نے ان کے ساتھ ایک رکعت باقی ادا کی پھر آپ پھوڑے اور ان لوگوں نے اپنی نماز پوری کر لی پھر
 آپ نے سلام کیا اور سب پر رحم کیا رسول اللہ ﷺ قال اقبلنا مع رسول اللہ ﷺ
 علیہ وسلم حتی اذا كنا ذاب الرقاق قال كذا اذا اتينا على شجرة خلدية تركناها
 لرسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم قال تجد رجل من المشركين سيف رسول
 اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم معلق بشجرة فآخذ سيف نبي اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم
 فآخذ سيفه فقال لرسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم اتخافني قال لا قال
 فمن يمنعك مني قال اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم يمنعك منك قال فتهددك أصحاب رسول
 اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم فآخذ السيف وعلته قال فتودى بالصلوة فصل
 بطائفة ركعتين ثم تآخروا فصل بالطائفة الاخرى ركعتين
 قال فكانت لرسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم أربع ركعات وللقوم
 ركعتان ترجمہ جابر نے کہا کہ ہم چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہاں تک کہ پونچھ ذات الرقاق
 تک (رقاق ایک پہاڑ کا ہی نام ہے) تو ہماری یہ چال تھی کہ جب ہم کسی سایہ دار درخت پر پہنچتے
 تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چھوڑ دیتے پھر ایک دن ایک مشرک آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم کی تلوار ایک درخت میں لٹکی ہوئی تھی اس کی تلوار لیکر مسلمان سے نکال لی اور آپ کے پاس لے گئے

تم مجھ پر ڈرتے ہو آپ فرمایا نہیں اس لئے کہا کون نہیں میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے آپ فرمایا اللہ مجھ پر
 بجا سکتا ہے میرے ہاتھ سے پر بھی بٹا سکو دیکھا یا اور اس کے ثواب میں ان کی اتنے میں اذان ہو کر
 نماز کی تو آپ ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھی پھر وہ بیچے چلے گئے اور دوسرے گروہ کے ساتھ دو
 رکعت پڑھی اور آپ کی چار رکعت ہوئی اور سب کی دو دو رکعت **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
 کہ فرض پڑھنے والے کو نفل پڑھنے والے کی اقتدار درست ہے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخیر کی
 دو رکعتوں میں متقل تھے اور یہی مذہب ہر امام شافعی اور حکایت کیا گیا ہے یہ مذہب حسن بصری اور
 اور طحاوی حنفی نے جو دعویٰ کیا ہے کہ یہ روایت منسوخ ہے انکا دعویٰ مقبول نہیں اس لیے کہ نسخ کی
 کوئی دلیل نہیں **عن ابی سبکة بن عبد الرحمن ان جابر بن عبد اللہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الخوف فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین
رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین
وصلی علی طائفتہ رکعتین ثم حمیمہ ابی سلمہ بن عبد الرحمن نے روایت کی جابر سے کہ انہوں نے
پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف کی اور پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
گروہ کے ساتھ دو رکعت اور پھر پڑھی دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعت آپ نے چار رکعت پڑھی ہر گروہ کے ساتھ دو رکعت
ف اس سے یہی مسئلہ ثابت ہوا کہ متقل کے پچھو عزیمت کی نماز روا ہے اور مذہب حنفی اس کے خلاف ہے اور وہ
 خلاف جو کرتے ہیں بعض بے دلیل ہے **عن ابی سبکة بن عبد الرحمن ان جابر بن عبد اللہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم**
یکناب ہر جمعہ کی بیان میں **ف** حمیمہ بن مہم اور سکون اور بن جہیم سب جابر سے چنانچہ فراموش
 یہی مروی ہے اور واحدی وغیرہ ارباب لغت نے بھی یہی کہا ہے اور ایام جاہلیت میں جمعہ کے دن
 کو یوم القدوبہ کہتے تھے **عن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول**
اذا اراد احدکم ان یتأتی فی الجمعة فلیغتسل ثم یرحمہ عبد اللہ کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جب ارادہ کرے کوئی غم میں نکالے کہ جمعہ کی نماز کو آوے تو غسل کر لے
ف جمعہ کے دن غسل کو بعض لوگوں نے واجب کہا ہے چنانچہ بعض صحابہ اور اہل ظاہر کا یہی مذہب
 ہے اور ابن منذر نے امام مالک سے یہی نقل کیا ہے اور حسن بصری سے بھی یہی منقول ہے اور مجاہد
 سلف اور خلف سے آیا ہے کہ وہ تحبہ اور واجب نہیں اور مجاہد نے بھی کئی روایتوں سے تمسک

کیا ہے چنانچہ ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص وضو
 کیا تو خیر وہ بھی سہی اور جو نہ پایا تو نہانا فضیل ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ رَهْوَ قَاتِلُكُمْ عَلَى الْبَيْتِ مِنْ بَنَاءِ مَسْجِدِ الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ **مُحَمَّدٌ**
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے روایت کی کہ آپؐ فرمایا اور آپؐ منبر پر تھے کہ جو تم میں
 سے جمعہ کی نماز کو آدے لو نہا لیوے وسلم نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن رافع نے اور ابو عبد الرزاق
 نے اور ابن جریر نے ان کو ابن شہاب نے اور ابن سالم نے اور عبد اللہ نے کہ دو روز صاحب شاکر اور
 عبد اللہ بن عمر کے اور انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس روایت
 کی اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے حماد بن بکر نے اور ابن ابی شیبہ نے کہا خبر دی مجھ سے کہ پوچھنے
 نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سالم بن عبد اللہ نے ان کو عبد اللہ نے کہ نا انہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے مثل اسکی جوا پر یاد رکھو یہاں **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ بَيَّنَّا لِمَوْطِئِ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ الْجُمُعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَكَادَ أَكَلَ عُمَرَ رَضِيَ سَاعَتَهُ هَذِهِ فَقَالَ إِنِّي شَغَلْتُ الْيَوْمَ فَلَمْ أَتِ الْقَلْبَ إِلَى أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ النَّبِيَّ
 ﷺ أَذَّنَ أَنْ تَوَضَّأَ قَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَسِمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْعَسَلِ تَوْجِهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى أَبِيهِ سَوْدَى سَہ کہ عمر بن خطاب خطبہ
 پڑھتے تھے جمعہ کے دن کہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے (اور روایتوں سے
 معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت عثمان تھے) اور حضرت عمرؓ نے ان کو پکارا کہ یہ کون سا وقت ہو آنے کا
 (یعنی پہلے سے آنا تھا) تو انہوں نے کہا مجھ پر آج کا حکم ہو گیا اور میں گھر ہی نہیں گیا تھا کہ اذان
 نے توجہ سے کچھ نہ ہوا فقط وضو کر لیا حضرت عمرؓ نے کہا کہ وضو ہی سہی مگر تم کو معلوم نہیں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کا حکم دیتے تھے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيَّنَّا
 عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ
 فَعَبَّرَ بِهِ عُمَرُ فَقَالَ مَا بَالُ رَجُلٍ يَتَأَخَّرُونَ بَعْدَ النَّبِيِّ إِذْ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
 مَا رَدَّتْ حِينَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ إِذْ أَبْ تَوَضَّأَ ثُمَّ أَقْبَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا
 أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْجُمُعَةِ

جِبَابُ أَوْ دَهْنًا إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ قَالَ لَا أَكَلُهُ تَرْجَمَهُ عَنَّا بَسْمُ بْنُ عَبَّاسٍ سَمِعَ زَكَرِيَّا رَسُوْلَ اِسْمَاعِيْلَ
 اِسْمَاعِيْلَ وَسَلَّمُ كَمَا تَوَلَّى كَعْنَلِ جَمْعِهِ كَيْسَ بَيْنَ نَهْأَوْطَاؤُسَ سَمِعَ كَمَا بَنَ عَبَّاسٍ سَمِعَ كَلَا دَسَ فَوْشِيُوْبَا تَيْلَ اِگَرِ اِسْمَا
 اِگَرِ دَوَالِ كِي بَاسِ مَوْتَوَابِ مَبَّاسِ سَمِعَ كَمَا يَمِيْنِ نَهِيْنِ جَانَا كَلَّهَا مَسْلَمُ نَعْنِ رَوَايَتِ كِي تَهْرَاطُحُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ
 نَعْنِ اَدْنِ سَمِعَ مَدْرَبْنَ بَكْرِيْنَ اَوْدَ كَمَا مَسْلَمُ نَعْنِ رَوَايَتِ كِي اِيْمُ سَمِعَ هَرُونَ نَعْنِ اَدْنِ وَضَحَاكُ نَعْنِ دَوْنُونَ نَعْنِ
 اِبْنِ حَبِيْبٍ سَمِعَ اِسِيْ اِسْمَادُ سَمِعَ عُلَى اِبْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
 عَنْ اَلثَّيْبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَالُفُ اللهُ عَلَى كُلِّ مَسْجِدٍ اَنْ يَغْتَسِلَ
 فِي كُلِّ سَبْعَةٍ اَيَّامٍ تَغْتَسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ تَرْجَمَهُ اِبْرَاهِيْمُ نَعْنِ كَمَا كُنِيَ
 صَلَّى اِسْمَاعِيْلَ وَسَلَّمُ نَعْنِ فَرَمَا اِسْمَادُ حَقِّ هِيَ هَرَسْلَانُ بَكْرِيْ مَرْفُوعَتَيْنِ اِيْجَارُ نَهَادُ اَوْدَا اِيْثَارُ نَبْرَدُ اَوْدَا
 عُلَى اِبْنِ هُرَيْرَةَ اَنْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَالُفُ اَنْغَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَنَّا غَسَلَ الْجَنَابَةَ
 ثُمَّ رَاحَ فَاَكَا ثَمَّا قَرَّبَ بَدَنَهُ وَكَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّهَا قَرَّبَ بَقْدَ ثَمَّ
 وَكَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّهَا قَرَّبَ بَدَنَهُ وَكَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّهَا
 قَرَّبَ دَجَاجَةً وَكَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّهَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ اَلْاِمَامُ
 حَضَرَتْ اَلْمَلَائِكَةُ يَتَمَيَّضُوْنَ اَلَّذِيْ كَرَّمَ رَجْمَهُ اِبْرَاهِيْمُ نَعْنِ كَمَا كُنِيَ رَسُوْلَ اِسْمَاعِيْلَ وَسَلَّمُ
 نَعْنِ فَرَمَا يَحُوْبُ نَهَادُ جَمْعِهِ كَيْسَ بَيْنَ نَهْأَوْطَاؤُسَ سَمِعَ كَمَا بَنَ عَبَّاسٍ سَمِعَ كَلَا دَسَ فَوْشِيُوْبَا تَيْلَ اِگَرِ اِسْمَا
 اِگَرِ دَوَالِ كِي بَاسِ مَوْتَوَابِ مَبَّاسِ سَمِعَ كَمَا يَمِيْنِ نَهِيْنِ جَانَا كَلَّهَا مَسْلَمُ نَعْنِ رَوَايَتِ كِي تَهْرَاطُحُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ
 نَعْنِ اَدْنِ سَمِعَ مَدْرَبْنَ بَكْرِيْنَ اَوْدَ كَمَا مَسْلَمُ نَعْنِ رَوَايَتِ كِي اِيْمُ سَمِعَ هَرُونَ نَعْنِ اَدْنِ وَضَحَاكُ نَعْنِ دَوْنُونَ نَعْنِ
 اِبْنِ حَبِيْبٍ سَمِعَ اِسِيْ اِسْمَادُ سَمِعَ عُلَى اِبْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
 عَنْ اَلثَّيْبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَالُفُ اللهُ عَلَى كُلِّ مَسْجِدٍ اَنْ يَغْتَسِلَ
 فِي كُلِّ سَبْعَةٍ اَيَّامٍ تَغْتَسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ تَرْجَمَهُ اِبْرَاهِيْمُ نَعْنِ كَمَا كُنِيَ
 صَلَّى اِسْمَاعِيْلَ وَسَلَّمُ نَعْنِ فَرَمَا اِسْمَادُ حَقِّ هِيَ هَرَسْلَانُ بَكْرِيْ مَرْفُوعَتَيْنِ اِيْجَارُ نَهَادُ اَوْدَا اِيْثَارُ نَبْرَدُ اَوْدَا
 عُلَى اِبْنِ هُرَيْرَةَ اَنْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَالُفُ اَنْغَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَنَّا غَسَلَ الْجَنَابَةَ
 ثُمَّ رَاحَ فَاَكَا ثَمَّا قَرَّبَ بَدَنَهُ وَكَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّهَا قَرَّبَ بَقْدَ ثَمَّ
 وَكَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّهَا قَرَّبَ بَدَنَهُ وَكَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّهَا
 قَرَّبَ دَجَاجَةً وَكَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّهَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ اَلْاِمَامُ
 حَضَرَتْ اَلْمَلَائِكَةُ يَتَمَيَّضُوْنَ اَلَّذِيْ كَرَّمَ رَجْمَهُ اِبْرَاهِيْمُ نَعْنِ كَمَا كُنِيَ رَسُوْلَ اِسْمَاعِيْلَ وَسَلَّمُ
 نَعْنِ فَرَمَا يَحُوْبُ نَهَادُ جَمْعِهِ كَيْسَ بَيْنَ نَهْأَوْطَاؤُسَ سَمِعَ كَمَا بَنَ عَبَّاسٍ سَمِعَ كَلَا دَسَ فَوْشِيُوْبَا تَيْلَ اِگَرِ اِسْمَا
 اِگَرِ دَوَالِ كِي بَاسِ مَوْتَوَابِ مَبَّاسِ سَمِعَ كَمَا يَمِيْنِ نَهِيْنِ جَانَا كَلَّهَا مَسْلَمُ نَعْنِ رَوَايَتِ كِي تَهْرَاطُحُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ
 نَعْنِ اَدْنِ سَمِعَ مَدْرَبْنَ بَكْرِيْنَ اَوْدَ كَمَا مَسْلَمُ نَعْنِ رَوَايَتِ كِي اِيْمُ سَمِعَ هَرُونَ نَعْنِ اَدْنِ وَضَحَاكُ نَعْنِ دَوْنُونَ نَعْنِ
 اِبْنِ حَبِيْبٍ سَمِعَ اِسِيْ اِسْمَادُ سَمِعَ عُلَى اِبْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
 عَنْ اَلثَّيْبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَالُفُ اللهُ عَلَى كُلِّ مَسْجِدٍ اَنْ يَغْتَسِلَ
 فِي كُلِّ سَبْعَةٍ اَيَّامٍ تَغْتَسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ تَرْجَمَهُ اِبْرَاهِيْمُ نَعْنِ كَمَا كُنِيَ
 صَلَّى اِسْمَاعِيْلَ وَسَلَّمُ نَعْنِ فَرَمَا اِسْمَادُ حَقِّ هِيَ هَرَسْلَانُ بَكْرِيْ مَرْفُوعَتَيْنِ اِيْجَارُ نَهَادُ اَوْدَا اِيْثَارُ نَبْرَدُ اَوْدَا
 عُلَى اِبْنِ هُرَيْرَةَ اَنْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَالُفُ اَنْغَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَنَّا غَسَلَ الْجَنَابَةَ
 ثُمَّ رَاحَ فَاَكَا ثَمَّا قَرَّبَ بَدَنَهُ وَكَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّهَا قَرَّبَ بَقْدَ ثَمَّ
 وَكَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّهَا قَرَّبَ بَدَنَهُ وَكَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّهَا
 قَرَّبَ دَجَاجَةً وَكَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّهَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ اَلْاِمَامُ
 حَضَرَتْ اَلْمَلَائِكَةُ يَتَمَيَّضُوْنَ اَلَّذِيْ كَرَّمَ رَجْمَهُ اِبْرَاهِيْمُ نَعْنِ كَمَا كُنِيَ رَسُوْلَ اِسْمَاعِيْلَ وَسَلَّمُ

ان کا یہ کہ دن کے شروع سے جانا چاہیے اور ششاکہ یون کا حساب انکو نزدیک شروع سے دن کے اور
یہی مذہب ہر جیب ہانکی اور سچا ہے علیہما کا اور شائی کی روایت میں آیا ہے کہ جب امام نکلتا ہے قریش
یعنی کو لپیٹ دیتی ہیں اور ہر کسی کی حاضری نہیں مگر غرض لائل سے قوی یہی مذہب ہے کہ قبل زوال
سمدین جانا چاہیے اور حضرت کی عادت یہی تھی **عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ هَدَّيْنَاهُ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقْبَلْتَ لِصَاحِبِكَ الْفَيْتِ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ دَاكِمًا مُمْ يَخْطُبُ فَقَدْ لَعْنَتْ ترجمہ سعید بن مسیب کو ابوسریرہ نے خبر دی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے ساتھی کو کھوپڑی پر جمو کہ دن جمعہ کے دن جب وہ خطبہ پڑھتا ہو تو
تھے یہی ایک لغو بات کہی (یعنی اشاری سے چپ کرنا ضرور ہے اتنی بات ہی منع ہے۔) کہا مسلم نے اور
روایت کی مجھ سے عبدالمالک بن شریب نے ان سے ان کے باپ نے اون سے الیہ وادانہ عقیل بن
خالد نے اون سے ابن شہاب نے اون سے عمر بن عبدالعزیز نے ان سے عبدالمعین بن ابی اسیم نے اور
ابن مسیب نے دونوں سے روایت کی ابی ہریرہ نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تھے مثل اس روایت کی جو ابی گدیری اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے محمد بن خاتم نے از
محمد بن کبیر نے اون سے ابن جریر نے اون سے ابن شہاب نے ان دونوں سندوں کو یہی حدیث
مثل اسکی مروی ہوئی ہے مگر ابن جریر نے کہا ابی اسیم بن عبدالمعین بن قارظ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أَقْبَلْتَ لِصَاحِبِكَ الْفَيْتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ دَاكِمًا مُمْ يَخْطُبُ فَقَدْ لَعْنَتْ
قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ هِيَ لَعْنَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَأَاهُ فَقَدْ لَعْنَتْ ترجمہ ابوسریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنو ساتھی
کے چپ رہو جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو تو نے لغو بات کی ابو الزناد نے کہا لغت ابوسریرہ
کی بولی ہے اور یہ لفظ اصل میں لغت ہے **ف** قرآن کو یہی یہی معلوم ہوتا ہے کہ لغو میں داوہر
یا نہیں جس کو فرمایا اللہ تعالیٰ **وَالْفَوَاقِشِ** اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے وقت کس بات
نکرنا چاہیے اور اگر کسی کو چپ ہی کرے تو اشارے غرض کلام کہ بعض علماء نے حرام کہا ہے اور شافعی
کے اس میں دو قول ہیں اور قاضی نے کہا کہ امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی اور عمامہ

علماء کا مذہب ہے کہ اس وقت جب پناہ واجب ہے خطبہ سننے کے لیے اور غنی اور ثقی اور بعض سلف سے منظور ہے کہ یہ واجب نہیں مگر جبکہ خطبہ میں قرآن پڑھا جائے اس میں بھی اختلاف ہے کہ جب امام سے دور ہو اور خطبہ نہ سنا ہو تب ہی جب رہنا واجب ہے سو مجبور کا تو یہی قول ہے کہ جب پناہ واجب ہے اور غنی اور احمد کا اور ایک قول ثنائی کا یہ ہے کہ واجب نہیں **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ لَكُمْ الْجُمُعَةَ فَقَالَ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُحْيِي النَّاسَ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا قَالَ رَأَيْتُمْ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَتَرَفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فِي هَذِهِ السَّاعَةِ كَأَنِّي أُقِيمُكُمْ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ جو بندہ سلمان اس وقت نماز پڑھتا ہو اور اس میں کوئی چیز مانگے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کو دیے کی تمثیل اپنی روایت میں ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ گھڑی بہت تھوڑی ہے۔ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُحْيِي النَّاسَ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا قَالَ رَأَيْتُمْ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَتَرَفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فِي هَذِهِ السَّاعَةِ كَأَنِّي أُقِيمُكُمْ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ جو بندہ نماز اس وقت پڑھتا ہو اور اس میں کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ بیشک اس کو عطا کرے اور اپنے ہاتھ سے آپ کے اشارہ کیا کہ وہ بہت تھوڑی ہے اور اس کی غربت دلالت ہے اور کھایا

سلم نے روایت کی ہم سے ابن ہشام نے اون سے ابن ابی عدی نے ان سے ابن عون نے ان سے محمد نے اون سے ابو ہریرہ نے اون سے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اور کہا مسلم نے روایت کی جبہ و حمید بن سعدہ الباقی نے اون سے ہشام نے اون سے سلم نے ان سے محمد نے اون سے ابو ہریرہ نے

کہا ابو ہریرہ نے کہ فرمایا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اس کی **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُحْيِي النَّاسَ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا قَالَ رَأَيْتُمْ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَتَرَفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فِي هَذِهِ السَّاعَةِ كَأَنِّي أُقِيمُكُمْ

نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ارزا جبہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ نہیں مانگنا اس میں کسی مسلمان کسی خیر کو اگر اللہ تعالیٰ ضرور اس کو دیتا ہے اور وہ ساعت بہت تھوڑی ہے اور کہا مسلم نے روایت کی جبہ و حمید بن سعدہ الباقی نے اون سے ہشام نے اون سے سلم نے ان سے محمد نے اون سے ابو ہریرہ نے

ادن سے عبدالرزاق نے ادن سے سمر نے ادن کو ہمام بن منبہ نے ادن کو ابو ہریرہ نے انہوں نے نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم سے اور اس میں یہ نہیں کہا کہ وہ ساعت بہت تہریری ہے **ف** اگر لوگوں کا اختلاف ہے
 کہ وہ ساعت تک ہے اور اس کے کیا معنی کہ وہ دعا مانگنے والا اکثر انا زپر ہماہ و غرض بعضوں نے کہا کہ وہ
 عصر سے مغرب تک ہے اور مراد کثیرا سے یعنی نماز سے دعا ہے اس لیے کہ صلوٰۃ کے معنی دعا ہی آئے ہیں اور کثیر
 مہینہ مراد یہ ہے کہ دعا کے ساتھ قیام کرنا ہو یعنی دعا میں مشغول ہو اور کسی نے کہا وہ جب ہی امام تکلیف ہے
 اس وقت کو نماز سے فارغ ہونے تک ہے اور کہیں کہا وہ نماز کے شروع سے اس وقت تک ہے اور اکثر نزدیک
 صلوٰۃ سے نماز ہی مراد ہے اور بعضوں نے کہا وہ جب تک ہے کہ امام منبر پر بیٹھتا ہے نماز سے فارغ ہونے تک
 اور بعضوں نے کہا وہ اخیر تہری ہے جمعہ کے دن کی قاضی نے کہا اور ان سب اہل کے مقدمہ میں آثار مراد
 ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بعضوں نے کہا وہ زوال کے قریب ہے اور بعضوں نے
 کہا زوال سے اس وقت تک ہے کہ سایہ ایک ٹھٹھہ ہو جاوے اور بعضوں نے کہا وہ سارے دن میں جمعی ہوئی ہے
 جسے لیلۃ القدر چھپی ہوئی ہے اور بعضوں نے کہا طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے اور قاضی نے کہا
 یہ مراد نہیں ہے کہ وہ ان سب وقتوں میں ہوتی ہے مگر مراد یہ ہے
 کہ ان سب وقتوں میں سے کسی وقت میں ہوتی ہے اور صحیح بلکہ حوالہ دہر جو روایت کیا مسلم ابو
 کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اس وقت سے ہے کہ امام بیٹھتا ہے دینے منبر پر نماز کا امام
 تاک **عَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
دُعَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَسْمَعَتْ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَارِ
سَاعَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
هِيَ مَا كَيْنَ أَنْ يَخْلُسَ الْأَمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ ثُمَّ جَاءَ أَبُو بَرْدَةَ فَرَأَى كَيْفَ جَاءَ عِدَّةُ بَنِي عُمَرَ
أَبْنِي بَرْدَةَ فَرَأَى كَيْفَ جَاءَ عِدَّةُ بَنِي عُمَرَ فَرَأَى كَيْفَ جَاءَ عِدَّةُ بَنِي عُمَرَ
 اپنے باپ کو جمعہ کی ساعت کو بابہ میں کچھ سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ بیان کرتے ہوں میں نے کہا کہ ان میں اس سنا ہے
 کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ سنا ہے
 پس ہر قول اس بارہ میں صحیح ہے اس لیے کہ حدیث مرفوعہ میں آچکا ہے اور بابی انزال ظن میں رہا ان لفظ
 لا یخفی عن الحق شیئاً یعنی حق کے سامنے ظن کیا کام آتا ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ**
عَنْ يَوْمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَبِهِ

[illegible]

جمعہ کے دن کی غرض جمعہ اور مفتیہ اور اتوار عیدوں کی یہ ترتیب کہی اور وہ ایسے ہی لوگ ہمارے پیچھے
 رہیں گے قیامت کے دن تم دنیا میں سب سے پیچھے رہنا اور قیامت میں سب آگے ہمارا فیصلہ ہو گا اور
 ایک روایت میں یہ لفظ ہے المقضیٰ خیم کھاسا سلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہ روایت کی رسم
 ابو کریب نے اون سے ابن ابی زائدہ نے اون سے سعد نے اون سے ابوربیع بن خراش نے اون سے حذیفہ
 کہ فرما یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمد راہ تہائی گئی جمعہ کی اور اور لوگوں کو بلایا دیا جو ہم سے پہلے
 تھے اور ساری روایت مثل ابن فضیل کی بیان کرے جو اوپر گزری ()
عن ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُولُ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی
 اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ کَانَ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ
 الْمَسْجِدِ مَلَائِکَۃٌ یَّتَنَبَّہُوْنَ الْاَوَّلَ فَاِذَا فَادَا حَلَسَ الْاِمَامُ طَوَّأَ
 الْمُصَفِّ وَجَاہًا یَّتَمَعُوْنَ الذِّکْرَ وَمِثْلُ الْمُحْبَبِ کَمِثْلِ النَّبِیِّ یُحَدِّثُ
 الْبَیِّنَاتِ ثُمَّ کَالَّذِیْ یُحَدِّثُ بَقَدَّ ثُمَّ کَالَّذِیْ یُحَدِّثُ الْکُفَّی ثُمَّ کَالَّذِی
 یُحَدِّثُ الدَّجَاجَةَ ثُمَّ کَالَّذِی یُحَدِّثُ الْبَیضَةَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ
 نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے ہر دروازہ پر مسجد کے دروازوں میں
 سے فرشتے لکھتے ہیں کہ فلانا سب سے پہلے آیا اس کے بعد وہ اس کے بعد وہ پہرچا امام منبر پر بیٹھا ہے سب
 فرشتے اسے اہمال سپیٹ دیتے ہیں اور خطبہ آنکھ سننے لگتے ہیں اور جو اہل آیا اس کے ثواب کی مثل ایسی
 ہے جیسو کوئی ایک اونٹ قربانی کرے اس کے بعد جو آیا وہ ایسا ہے جیسو کوئی ایک گائے کرے اس کے
 بعد جو آوے وہ ایسا ہے جیسو کوئی ایک ہینڈا کرے اس کے بعد جو آوے وہ ایسا ہے جیسو کوئی مرغی کرے
 اس کے بعد جو آوے وہ ایسا ہے جیسو کوئی ایک ٹڈا ادا کی راہ میں دیوے کھاسا سلم نے روایت کی ہم
 سے بحیر بن نجیہ اور عمرناقد نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن انہوں نے ابو ہریرہ
 سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس **عن** ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ
 تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ
 مَلَکٌ یَّتَنَبَّہُ الْاَوَّلَ فَاِذَا فَادَا حَلَسَ الْاِمَامُ طَوَّأَ الْمُصَفِّ وَجَاہًا یَّتَمَعُوْنَ الذِّکْرَ وَمِثْلُ
 الْبَیضَةِ فَاِذَا حَلَسَ الْاِمَامُ طَوَّأَ الْمُصَفِّ وَحَضَرُوا الذِّکْرَ

ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد روزی پر سجدہ کے ایک فرشتہ ہوتا ہے کہ وہ سب سے پہلے جوتا ہے اسکو ایسا لگتا ہے جیسے کینئر اونٹ قربانی کیا ہو درجہ بدرجہ جو پہنچے آخر جاتے ہیں انکو گشت ناجاتا ہے یہاں تک کہ اسکی مثل لگتا ہے جس نے ایک اٹھا خدا کی راہ میں دیا ہو جب امام منبر پر بیٹھا نماز احوال ہیبت دیا اور مرد روزی کے فرشتے اگر خطبہ سننے کے حکم کی اپنی ہدیرۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تَمَّ کُلٌّ مِّنْ اَشْئَکَلٍ ثُمَّ اَنَّ الْجُمُعَةَ فَضَّلَ مَا قَدَّرَ لَهُ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰی یَفْرُقَ مِنْ خُطْبَتِہِ ثُمَّ یُصَلِّیْ مَعَ غُفْرَ لَہٗ مَا بَیْنَہُ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی وَفَضَّلَ ثَلَاثَہٗ اَیَّامٍ ترجمہ ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جس نے غلہ کیا اور جمعہ میں آیا اور صبر و تقویٰ میں تھی نماز پڑھی اور پھر خطبہ سے فارغ ہوئے تک پھر امام کے پاس نماز ادا کی اوس کی گناہ بخش گئے اس جمعہ کے گناہ گشتہ تک اور تین دن کے اور زیادہ

اس معلوم ہوا کہ خطبہ کے بعد قبل نیت باندھنے کے ضروری بات کرنا دوسرے اور قبل خطبہ کے لازماً مستحب میں اور یہی مذہب ہر شاخ میں اور جمہور کا اور خطبہ کے وقت چپ رہنا واجب ہے اور فضیلت مثل کی حکم کی اِنْہِ دَیْرَہٗ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَنْ قَوَّضَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءِ ثُمَّ اَنَّ الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَّ وَاَنْصَتَ غُفْرَ لَہٗ مَا بَیْنَہُ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ وَزَیَادَہٗ ثَلَاثَہٗ اَیَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغَا ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وضو کرے اور چپ ہو کر پھر جمعہ میں آوے اور خطبہ سنے اور چپ رہے اوس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک گناہ بخش جا دیں گے اور تین دن کے اور زیادہ اور جو تکبیریں سے پہلے اور سننے سے بفاصلہ کام کیا حکم کی جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللہِ قَالَ کُنَّا نَقْصِلُ مَعَ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُحَدِّثُہٗ کَا لِحَدِّثِہٖ قَالَ حَسَنٌ فَقُلْتُ لِمَ جَعَلْتَنِي فِیْ اَیَّہِ هَاۤءِہِ تِلْکَ قَالَ ذَوَالِ الشَّمْسِ ترجمہ عبد اللہ کے فرزند نے کہا کہ ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (یعنی جمعہ کی) پھر لوٹ کر آرام دیتی تھے اپنے باپنی لادنے کے اور تھون کو حسن نے کہا جعفر سے کہ ہر وقت کیا وقت ہوتا تھا انہوں نے کہا آفتاب طلوع کا وقت حکم کی جَعْفَرُ عَنْ اَبِیہِ اَنَّہُ سَاَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللہِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مَا مَنٰی کَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یُصَلِّی الْجُمُعَةَ قَالَ کَانَ یُفَضِّلُ ثَمَّ نَدَّ هَبْ اِلٰی عِمَالِنَا کُنْ یُحْجِیْہَا رَاۤءِ عِبْدَ اللہِ فِیْ حُدُودِہِ حَتّٰی

فَصَلَّتْ

ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وضو کرے اور چپ ہو کر پھر جمعہ میں آوے اور خطبہ سنے اور چپ رہے اوس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک گناہ بخش جا دیں گے اور تین دن کے اور زیادہ اور جو تکبیریں سے پہلے اور سننے سے بفاصلہ کام کیا حکم کی جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللہِ قَالَ کُنَّا نَقْصِلُ مَعَ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُحَدِّثُہٗ کَا لِحَدِّثِہِ قَالَ حَسَنٌ فَقُلْتُ لِمَ جَعَلْتَنِي فِیْ اَیَّہِ هَاۤءِہِ تِلْکَ قَالَ ذَوَالِ الشَّمْسِ ترجمہ عبد اللہ کے فرزند نے کہا کہ ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (یعنی جمعہ کی) پھر لوٹ کر آرام دیتی تھے اپنے باپنی لادنے کے اور تھون کو حسن نے کہا جعفر سے کہ ہر وقت کیا وقت ہوتا تھا انہوں نے کہا آفتاب طلوع کا وقت حکم کی جَعْفَرُ عَنْ اَبِیہِ اَنَّہُ سَاَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللہِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مَا مَنٰی کَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یُصَلِّی الْجُمُعَةَ قَالَ کَانَ یُفَضِّلُ ثَمَّ نَدَّ هَبْ اِلٰی عِمَالِنَا کُنْ یُحْجِیْہَا رَاۤءِ عِبْدَ اللہِ فِیْ حُدُودِہِ حَتّٰی

نہ
تھے

تَزُولُ الشَّمْسِ دَحْنِي التَّوَكُّلِ ترجمہ جعفر نے اپنی باب سر روایت کی کہ انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کب نماز پڑھتے تھے جمعہ کی انہوں نے کہا جب وہ نماز پڑھ چکے تھے تب ہم سب
 تھے اور اپنے اونٹوں کو آرام دیتے تھے عبد اللہ نے اپنی روایت میں یہ بات زیادہ کی کہ آرام پانے میں
 جب آفتاب اُبل جاتا ہے یعنی پانی لادنے والے اونٹ **عَنْ سَهْلِ بْنِ عَفْرِیٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُنَّا**
نَقِيلُ وَلَا نَتَعَدَّى إِلَّا بِحَدِّ الْحِجَّةِ ذَا أَبْنِ حَجْرٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ترجمہ سہل نے کہا ہم دو پہر کا سونا اور بہر دن چڑھنے کا کہا ناٹھتے اور نہ کھاتے تھے مگر بعد نماز جمعہ کے
 ابن حجر نے اپنی روایت میں یہ بات زیادہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں **عَنْ أَبِي سَهْلٍ**
سَمِعَ بْنَ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَحْجُّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكُنَّا إِذَا أَذَاكَ الشَّمْسُ ثُمَّ نَحْجُّ نَتَّبِعُ الْفَيْءَ ترجمہ ایس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے باب سر
 روایت کی کہ انہوں نے کہا ہم جمعہ پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب سورج
 جاتا تھا پہلو سے تھے سب دھڑکتے ہوئے یعنی دیواروں کا سایہ نہ ہوتا تھا **عَنْ أَبِي سَهْلٍ**
ابْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَحْجُّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْجُّ الْخَيْطَانِ فَيَا شَتَّ ظِلُّ يَوْمِ ترجمہ ایس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے باب سر روایت کی کہ انہوں نے
 کہا ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور جب لوٹتے تھے (یعنی بعد نماز جمعہ کے) تو
 دیواروں کا سایہ نہ پاتے تھے جس کی آڑ میں آدین **ف** ان سب روایتوں سے جمعہ کا جلد ہی ہونا
 ثابت ہوتا ہے مگر امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جہاں علی کا صحابہ اور تابعین سے یہ مذہب ہے کہ جمعہ
 نہیں ہوتا ہے مگر بعد زوال کے اور ان کا خلاف کسی نے نہیں کیا مگر امام احمد اور اسحاق نے کہ ان دونوں
 کے نزدیک قبل زوال جائز ہے اور اگرچہ نزدیکی نے اس مقام میں تائید شافعیہ وغیرہ کی ہے مگر امام احمد کا
 مذہب بھی دلائل صحیحہ سے خالی نہیں اگرچہ چھوڑ سب کی تاویل کرتے ہیں اور جلدی کے سبب پر اول بیان
 کو مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صحابہ صبح کا کہا ناٹا اور دو پہر کا سونا بعد نماز جمعہ کے کرتے تھے اور اس دن ان دونوں
 میں میر کر تو سب کو وہ اول وقت کی تھی لہذا ان کا موت میں دیر کرتے کہ نہ تکبیر اولیٰ یا غلبہ جابارہ اور یہ جو مرد کی کہ ہم سب
 دھڑکتے اور نہ پاؤں کی تاویل میں کہتے ہیں کہ جمعہ اول وقت ہوتا تھا اور وہ یارین گہروں کی چوٹی نہیں آسلیو سب
 نہ ملتا تھا اور شاید سایہ تھوڑا ہوتا ہو مگر آدمی کے پورے قدر چھپانے کو کفایت نہ کرتا ہو اور اونٹوں کو آرام

دین سے مراد یہ ہے کہ انکو کام سے چھڑا دیتے اور دانا چارہ دیتے یا چرائی پر چھڑا دیتے کہ صبح کے کام سے
 راحت پاویں **سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ**
فَأَيُّكُمْ يُجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ قَالَ لِمَا تَفْعَلُونَ الْيَوْمَ ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم خطبہ پڑھتے جمعہ کے دن کھڑے ہو کر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو جاتے جس وقت لوگ آجکل کرتے
 ہیں **سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْطَبَتَانِ يُجْلِسُ بَيْنَهُمَا**
يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَكُفُّ النَّاسَ ترجمہ جابر بن عمرؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ دو
 خطبہ پڑھتے تھے اور انکے پیچ میں بیٹھتے تھے اور خطبوں میں قرآن شریف پڑھتے اور لوگوں کو
 نصیحت کرتے **سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ فَأَيُّكُمْ**
يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ يَخْطُبُ فَأَيُّكُمْ يَبْنَاكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا لَقَدْ
كَذَّبَ فَقَدْ قَالَ اللَّهُ صَلَوَاتُكَ أَكْثَرُ مِنْ أَلْفِي صَلَوةٍ ترجمہ جابرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم خطبہ کھڑے ہو کر پڑھتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے اور کھڑے کھڑے پڑھتے اور جس نے تم
 سے کہا کہ بیٹھ کر پڑھو اس سے خدا کی قسم جو کچھ کہامین نے ان کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نماز پڑھی ہو
سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ فَأَيُّكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
يُجَادُّ عِيْرَ مَنْ الشَّامِ مَا تَفْعَلُ النَّاسُ إِلَيْهَا حَتَّى لَا يَبْقَى إِلَّا أَشْعَارُهُمْ رَجُلًا فَانْزَلَتْ هَذِهِ
الْآيَةُ الَّتِي فِي الْجُمُعَةِ وَإِذَا رَأَوْا حِجَارَةً أَوْ لَهْمًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَوُكَ فَارْتِمَاءً ترجمہ جابرؓ نے
 اسعدؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کے دن سو ایک بار ایک ٹانڈا یا مالک
 شام سے (غلہ لیکر) اور لوگ اسکو پاس دوڑ کر صرف بارہ آدمی آپ کے ساتھ رہ گئے اور سپر یا بیت اتری
 جمعہ کو کہ جب دیکھیں کہ تجارت یا کوئی کھیل کی چیز تو دوڑ جاتے ہیں اس طرف اور چھڑ جاتے ہیں
ثُمَّ يَكُونُ كَهَذَا سُئِلَ حُصَيْنٌ بِضَدِّ الْأَسْنَادِ وَقَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ
وَلَمْ يُقَلِّ فَأَيُّكُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اگر اس نے قائل کا لفظ نہیں کہا **سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ مَتَّ سُوَيْفَةً
قَالَ فَخَدَّجَ النَّاسُ إِلَيْهَا فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَشْعَارُهُمْ رَجُلًا
قَالَ فَانْزَلَتْ الْآيَةُ

جابر نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر جمعہ کے دن سوا ایک ماٹھا آیا اور لوگ سجدہ سے ٹھک کر اور
 بارہ آدمی رہ گئے کہ میں نبی ان میں تھا سوا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اوتاری اور جب دیکھ کر میں دعا کری
 یا کہیل اور کسی طرف دوڑ جائے میں اور چھوڑ جائے میں تو کچھ کھڑا کھڑا جابر بن عبد اللہ رضی
 اللہ عنہما قال بئسنا الشئین صلی اللہ علیہ وسلم قائل ۹ اَلْحَمْدُ لَكَ اِذْ قَدْ مَتَّ عَيْنُكَ اِلَى
 الْمَدِينَةِ فَاَبْتَدَاَ احْبَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سَعَتِی لَکِ رِیْقٌ مَعَهُ اَلَا اِنَّمَا عَسَرَ رَا
 فِیْهِمْ اَنْتَ بَلْکِی وَ عَمَّ رَفَعَنِی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مَا قَالَ وَ تَزَلَّتْ هَذِهِ الْاُمَیَّةُ وَ اِذَا رَا کَ اِتِّجَادَہُ اَوْ لَحْوَا
 اَنْفَعُوا اَلَا کَیْفَا تَرْحِمُہِ وَ ہِیَ جَاوِزٌ کُنْدَ رَاہِ اتنی بات زیادہ ہے کہ ابوبکر اور عمر سجدہ سے نہیں گئے بلکہ ان
 بارہ آدمی میں تھے **ف** ان حدیث میں معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا مسنون ہے اور یہ صحیح
 بیٹھنا ہی سنت ہے اور یہی مذہب شافعیہ کا ہے باوجود قدرت قیام کے بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں اور
 معلوم ہوا کہ جمعہ میں دو خطبہ ضرور ہیں اور حسن بصری اور اہل ظاہر وغیرہ کا مذہب ہے کہ بغیر خطبہ کے
 ہی جمعہ صحیح ہے اور ابن عبد البر نے کھڑے ہو کر پڑھنے پر اجماع نقل کیا ہے اور حنفیہ رحمہ نے کہا کہ
 بیٹھ کر پڑھنا ہی روا ہے اور کھڑے ہونا واجب نہیں اور ابو حنیفہ اور مالک اور چھوڑنے کے نزدیک بیٹھنا دو
 خطبوں کے بیچ میں سنت ہے واجب نہیں اور شافعی کے نزدیک فرض ہے اور شرط یہی صحت خطبہ
 کے لحاظ سے ہے کہ یہ امر سوا شافعی کے اور کسی نے نہیں کہا اور شافعی کی دلیل یہ ہے کہ یون ہی
 ثابت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ نے فرمایا نماز اسی طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے
 دیکھو اور خطبہ ہی مثل نماز ہے (نوی) **عَنْ کُتُبِ بْنِ عَجْدَةَ قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ دَعَا الرَّحْمَنَ**
ابْنُ اُمِّ اَحْمَدَ عَنِ عَطْفِ قَاعِدٍ اَنْقَالَ اَنْقَرُوا اِلَیْہَا اَلْحَمْدُ یَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللّٰہُ
تَعَالٰی وَ اِذَا تَجَادَرَا اَوْ لَحْوَا اَنْفَعُوا اَلِیْحَا وَ رَوَّکَ قَائِمًا ترجمہ کعب بن عجرہ داخل ہو کر
 مسجد میں اور عبد الرحمن ام حکم کا بیٹا بیٹھے بیٹھے خطبہ پڑھتا تھا تو انہوں نے کہا دیکھو اس خبیث
 کو کہ خطبہ پڑھتا ہے بیٹھ کر اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جب دیکھ کر میں کسی تجارت یا کہیل کو تو دوڑ
 جاتے میں اس کی طرف اور چھوڑ جاتے میں تو کچھ کھڑا کھڑا **اَلْحَمْدُ لَکِ رِیْقٌ مَعَهُ اَلَا اِنَّمَا عَسَرَ رَا**
عَمَّ رَا اَبَا ہُرَیْرَہُ رَفَعَنِی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مَا حَدَّثَنَا اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یَقُولُ
عَلٰی اَعْوَادِ مِثْبَیْنِہٖ لَیْسَ تَحِیْنَ اَوْ اَمْرٌ عَنْ دَعْوِیْہِ اَلْحَمْدُ اَلَا کَیْفَا تَرْحِمُہِ اللہ علی اَعْوَادِ مِثْبَیْنِہِ

ثُمَّ لِيَكُونَ مِنَ الْغَالِبِينَ ترجمہ حکم بن ہینا سے عبد اللہ بن عمرو اور ابو سہرہ نے بیان کیا کہ انہوں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اپنی منبری کی لکڑیوں پر کہ لوگ باز آویں جمعہ کے چوڑھ دینے
 سے نہیں تو اسے تبا لے آئے دنوں پر مہر کر دے گا کہ وہ غافلون میں ہو جا دیں گے **ف** لیخرا
 سے لطف و رحمت کو دور کر لے گا اور اسباب خیر کو باز رکھیں گے یہی قول ہے اکثر متکلمین کا **عَنْ حَبَابِ**
ابْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمْلَأُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَاتِ
 صَلَواتِهِ فَصَدَّكَ أَوْ خَطْبَتُهُ فَصَدَّكَ ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 نماز تہجد کی تو آپ کی نماز و خطبہ پر ہر چیز کا تھا (یعنی نہ بہت لمبا نہ چھوٹا) **عَنْ حَبَابِ بْنِ سَمُرَةَ** قَالَ كُنْتُ أَمْلَأُ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُلُوبَ كَمَا نَتَّ صَلَواتِهِ فَصَدَّكَ أَوْ خَطْبَتُهُ فَصَدَّكَ ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَبَ أَحْمَسَ نَتَّ عَيْنًا وَدَعَلَ صَوْتَهُ وَافْتَدَى عَضْبَهُ حَتَّى كَانَتْ مَمْلُوءَةً
 حَتَّى يَقُولَ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّكُمْ وَيَقُولُ لَبِثْتُ أَمَّا السَّاعَةُ كَمَا تَأْتِي وَيَقْرَأُ بَيْنَ أَصْبَعَيْهِ السَّابِقَةَ وَالْوَسْطَى يَقُولُ
 أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كَوَايِدُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْحَدِيثِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرُّ الْأَمْرِ مَحْدِنَا تَهْمَانِ كُلِّ
 يَدْنَةٍ صَلَوةٌ كُنْ يَقُولُ أَنَا أَوَّلِي بَيْتٍ مُؤْمِنِينَ مِنْ نَفْسِهِ مِنْ تَرَكَ مَا كَانُوا عَلَيْهِ وَتَرَكَ
 دِينًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِنَّكَ عَلَى ترجمہ جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے آپ کی
 انگلیوں سے سرخ ہو جاتیں اور آواز بلند ہو جاتی اور غصہ زیادہ ہو جاتا تو گویا وہ ایک ایسے لشکر سے ڈرا بیٹھا
 تھے کہ صبح شام آیا اور فرماتے تھے کہ میں اور قیامت یوں بھیجا گیا ہوں اور اپنے کلمہ کی ادھر بیچ کی انگلی
 ملاتے اور کہتے کہ خدا کی حمد کے بعد جانو کہ ہر بات سے بہتر اللہ کی کتاب ہے اور ہر چال سے بہتر محمد صلی
 اللہ علیہ وسلم کی چال ہے اور سب کاموں سے بری نئے کام ہیں اور ہر نیا کام اگر اسی ہے پھر فرماتے کہ میں
 ہر مومن کا دوست ہوں اس کی جان سے زیادہ پیار ہوں ہر کہ مال چوڑھاوے وہ اس کے گھر والوں کا
 ہے اور جو قرض یا نیچے چوڑھی انکی پرورش میری طرف ہے اور ان کا خرچہ مجھ پر ہے **ف** اس حدیث
 میں کمی ناکہ ہے میں اول ادب خطبہ پڑھتے والے کے کہ آواز بلند رکھے بندگان خدا کو ڈراوی۔
 دوسرے قرب قیامت سے اس کا لفظ کہ یہ خطبوں میں کہنا مستحسن ہے چوتھی بدعت کی برائی
 پنجویں بغیر بدعت کا باطل ہونا چھٹی محدثات یعنی نئے کاموں کو برکت و عبادت میں ہوں یا عبادت
 میں شمولیت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت مومنوں پر جو ہزاروں ما باپ سونے کے آٹھویں

قَالَ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ الشُّعْرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ
 هُوَ كَذِبٌ لَقَدْ بَلَغَنِي نَاعُوسُ الْبَجَرِ قَالَ فَقَالَ هَاتِيكَ يَا بَابِلُ عَلَيَّ لَا سَلَامَ قَالَتْ قَبْلَ لَيْلَةٍ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَعَى قَوْمُكَ قَالَ وَعَلَى قَوْمِي قَالَتْ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَمَرُّوا بِقَوْمِهِ فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِيَّةِ الْيَمِينِ هَلْ أَصَبْتُمْ
 مِثْلَ هَؤُلَاءِ رَسِيئًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَصَبْتُ مِنْهُمْ مِثْلَ مِثْرَةٍ فَقَالَ رُدُّوْهَا كَانَ هَؤُلَاءِ
 قَوْمٌ فِيهِمَا دَرَجَةٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ مَرَدِي بِهِ كَهَذَا مَكَدٍ مِنْ آيَا (ايک شخص کا نام ہے) اور فسیلہ از
 شہزادہ سے تھا اور جنوں اور اس سبب وغیرہ کو جہاڑتا تھا تو مکہ کے نادانوں سے سنا کہ محمد صلی اللہ علیہ و
 سلم جنوں ہیں (پناہ اللہ صاحب کی) تو اس نے کہا ذرا میں انکو دیکھوں شاید اللہ میرے ہاتھ سے انہیں چنگ
 کر کے غرض آپ کے ملا اور کہا کہ اسے محمد میں جنوں وغیرہ کو جہاڑتا ہوں اور اللہ میرے ہاتھ سے جب کو چاہتا ہے
 شفا دیتا ہے پھر انکو خدا پیش ہے تو آپ فرمایا ان الحمد للہ سر ابا عبد تک وغیرہ خوبان امین ہیں
 میں اسکی خوشخبری کرتا ہوں اور اس سے مدد چاہتا ہوں جبکہ اللہ راہ بتا دے اسکو کون بہکا دے اور جو
 وہ بہکا دے اسکو کون راہ بتا دے اور گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود الا حق عبادت کے نہیں ہوا اللہ کے
 وہ اکیلے ہے کوئی انہیں شریک نہ رکھا اور محمد زندہ ابھر رہا ہے اب عبد حمد کے جو کہ کہوں ضحاک
 نے کہا پھر تو کہو ان کلمات کو الحمد للہ کہ ضحاک پر ایمان کا یونچنے لگا (غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 انکو تین بار پڑھا پھر ضحاک نے کہا ابھی میں نے تو کہہ ہوں کی باتیں سنیں جاؤ گردن کے احوال سن کر شاکر
 کے شعر میں سنیں مگر ان کلمات کے برابر میں نے کسی کو نہیں سنا اور یہ تو دیارِ بلاغت کرتا ہوں چوچ لگی
 میں پھر ضحاک نے کہا اپنا ہاتھ لائیے کہ میں اسلام کی حقیقت گردن غرض انہوں نے بیعت کی اور رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیعت لینا ہوں میں تم سے اور تمہاری قوم سے انہوں نے عرض کی کہ ان میں
 اپنی قوم کی طرف سے یہی بیعت کرتا ہوں آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نثرن پہنچا اور وہ اون کی
 قوم پر گزرے (اس شکر کے سردار نے کہا کہ تم نے اس قوم کو تو کچھ نہیں لوٹا تب ایک شخص نے کہا کہ ان
 میں نے ایک لوٹا ان سے لیا ہے انہوں نے حکم دیا کہ جاؤ اسے پھر دو اس لیے کہ یہ قوم ضحاک سے اور
 وہ ضحاک کی بیعت کر سب کے امان میں آچکے ہیں اسکا جواب اُصْلٰی بْنُ حَبَّانَ قَالَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ حَضْبًا
 عَمَّا ذَا جَزْدًا بَلَّغْتُمْ لَكُمْ تَأْتَلُ يَا أَبَا الْقَيْظَانِ لَقَدْ أَبْلَغْتَ وَأَوْجَزْتَ فَكُلُّكَ تَنْفَسَتْ

فَقَالَ اَنْتُمْ سَمِعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنْ طَوَّلَ صَلَوةُ الرَّجُلِ وَقَصُرَ خُطْبَتُهُ فَمِنْهُ
 مِنْ فَخْرٍ فَاجْلِسُوا الصَّلَوةَ وَانْقَضُوا الْخُطْبَةَ فَرَأَتْ مِنَ الْبَيَانِ سَعْدًا تَرْجِمُهُ وَاصِلَ بْنَ حِيانٍ
 نے کہا کہ ابوداؤد اے کہا کہ خطبہ پڑھا ہم پر عمار نے اور بہت مختصر پڑھا اور نہایت بلند پر عجب یہ اثر سے
 منبر سے تو ہم نے کہا اے ابوالیقظان تم بھی بہت بلند خطبہ پڑھا اور نہایت مختصر کہا اور اگر میں ہوتا تو ذرا
 اس خطبہ کو طویل کرتا تب عمار نے کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرماتے تھے
 آدمی کو نماز کا لنگا کرنا اور خطبہ کو مختصر کرنا ناشافی ہے اس کی سمجھا رہے ہوں گے کی سو تم نماز کو لنگا کرنا اور خطبہ
 کو چھوڑنا اور بعضا میان جلاؤ ہو تاسے (یہیے تاثیر رکھتا ہے) **عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّ رَجُلًا خَطَبَ**
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ يُعَصِّصْ مَا
فَقَدْ غَوَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُ الْخُلَيْبُ اَنْتَ قُلْ وَمَنْ يُحْيِ اللَّهَ وَ
رَسُولُهُ قَالَ اَبْنُ عَمْرٍو فَقَدْ غَوَى عَدِي بن حاتم نے کہا کہ ایک شخص نے خطبہ پڑھا نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم کے پاس اور اس نے کہا من یطیع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصص ما فقد غوی (یعنی جو اطاعت کرے
 اللہ اور اس کے رسول کی اس نے راہ پائی اور جس نے اون و دون کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا) تو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا برا ہے تو خطیب یوں کہہ دے من یطیع اللہ ورسولہ ابن عمر نے اپنی روایت
 میں کہا **فَقَدْ غَوَى** ومن یعصص ما کے لفظ کو آپ نے اس لیے پسند نہیں کیا کہ اس میں صنہ جو ہر
 تو اللہ اور رسول کی برابری معلوم ہوتی ہے اور آگے ذکر کرنا اللہ کے نام کا کہ موجب برکت ہے فوت ہوتا ہو
 اور من یطیع اللہ ورسولہ کو اسی لیے پسند کیا **عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**
اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَعْلَى الْمَنَابِرِ وَادَايَا مَالٍ تَرْجِمُهُ صَفْوَانُ بْنُ
 یحیی نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ منبر پر پڑھتے تھے و
 ما دایا مالا یوسفین یکنان ربک **ف** اس حدیث سے قرآن پڑھنا خطبہ میں نہایت ہوا اور اس کے
 مشروع ہونے میں اتفاق ہے وجوب میں اختلاف ہے اور شافعیہ کے نزدیک کچھ قرآن پڑھنا واجب ہے اگرچہ
 ایک ہی آیت ہو **عَنْ اَحْمَدَ لِمَنْ رَوَى اللَّهُ عَنْهُ مَا قَالَتْ اَخْلَدْتُ قِي وَالْقُرْآنَ الْحَمِيدَ**
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سنا کہ یوم الجمعۃ وهو یقیمہا کھا علی المنبر فی کل جمعۃ
 ترجمہ عمر کی آیت کہ میں نے سورہ ق والقرآن الحمید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے

سے سنکر یاد کی ہے کہ آپ ہر جمعہ کو خطبہ میں منبر پر جا کرتے تھے **عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَنِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَانَتْ أَكْبَرُ مِنْهَا لَيْثِلٌ حَدِيثُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ رَحِمَهُ
 عُمَرُ وَجَعَدَهُ دِيهَنٌ مِنْ كَدِّهِ تَبَيَّنَ مِنْهُ هِيَ رِوَايَةُ مَرْثِيٍّ مِنْ رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ
 كِي رِيْنِي خَوَادِرُ بَدْرُكَو مَرْثِيٍّ **عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ** تَبَيَّنَ تَحَارُفُهُ بَيْنَ النُّعْمَانِ نَالَتْ مَا حَفِظْتُ فِي الْأَوَّلِ
 فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِحُجْرَةٍ جُمُعَةٍ نَالَتْ وَكَانَ يَتَوَدَّدُ أَنْ يَتَوَدَّدَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا تَرَجِمَهُ حَارِثَةُ كِي مَرْثِيٍّ كَمَا كَانَتْ نَهْنِي يَدُوكِ مِنْ كُنْ سُوْرَه
 ق مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سونہرے مبارک سر سنکر کہ آپ اسکو ہر جمعہ میں منبر پر جا کرتے تھے اور ہمارا
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تنور ایک تھا یا یہ اپنا قرب بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 سبحان اللہ کیا خوش نصیب لوگ تیرے کاش یہ فقیر اس تنور کا خادم ہوتا **عَنْ** **أُمِّ هِشَامِ بْنِ** **حِشَامِ بْنِ** **حَارِثَةَ**
أَبِي النُّعْمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا نَالَتْ لَقَدْ كَانَ يَتَوَدَّدُ أَنْ يَتَوَدَّدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَاحِدًا سَتَيْنِ أَوْ سَنَةً أَوْ بَعْضَ سَنَةٍ وَمَا أَخَذْتُ فِي دَلْفَرَانِ لِيُجِيبَ الْأَعْنَ لِسَانِي سُوْرَه
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمُنْشَبِ إِذَا خَطَبَ النَّاسُ تَرَجِمَهُ امْرَأَتُ هِشَامِ
 نَبِت حَارِثَةَ كَمَا كَانَتْ تَتَوَدَّدُ هَارًا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی تھا دو برس یا ایک برس اور
 کچھ ماہ تک اور نہ میں سیکھا میں نے سُوْرہ فی کو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کہ آپ
 اسکو ہر جمعہ میں منبر پر پڑھتے تھے جب لوگوں پر خطبہ پڑھتے تھے **عَنْ عُمَرَ بْنِ دُوَيْبَةَ** قَالَ
 دَايْتُ بَشِيرُ بْنُ مَرْثِيٍّ عَلَى الْمُنْشَبِ دَايْتُ بَشِيرُ بْنُ مَرْثِيٍّ فَقَالَ نَسِجَ اللَّهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ دَايْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقُولَ يَدَايُكَ هَكَذَا وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ الْمُسَبَّحَةِ تَرَجِمَهُ
 عمارہ بن رویب نے بشار مروان کے بیٹے کو دیکھا کہ منبر پر ہاتھ اٹھائے ہے (یعنی دعا کے لیے) تو کہا
 کہ امیر حزب کرے اند و نون ہاتھوں کو زمین سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ اس کے زیادہ
 بڑھتے تھے اور اشارہ کیا اپنے کلمہ کی اونگلی ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہاتھ اٹھانا ناظر
 میں دعا کے لیے بدعت اور رد انہیں ہے اور یہی مذہب ہے ہمسایہ اور اصحاب شافعیہ کا اور اوفقیہ کا۔
عَنْ حَصِينِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ دَايْتُ بَشِيرُ بْنُ مَرْثِيٍّ مَرَدَاتٍ يَوْمَ جُمُعَةٍ يَوْمَ يَدَايُكَ نَقَالَ
عُمَرَ بْنَ دُوَيْبَةَ فَذَكَرَ لَنَا نَحْنُ تَرَجِمَهُ حَصِينُ بْنُ بَشِيرٍ بَشِيرُ بْنُ مَرْثِيٍّ دَايْتُ بَشِيرُ بْنُ مَرْثِيٍّ
 دَايْتُ بَشِيرُ بْنُ مَرْثِيٍّ دَايْتُ بَشِيرُ بْنُ مَرْثِيٍّ دَايْتُ بَشِيرُ بْنُ مَرْثِيٍّ دَايْتُ بَشِيرُ بْنُ مَرْثِيٍّ

اور عمارہ نے وہی کہا جو اور پڑا کر ہوا **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَّيْتَ يَا قُلَانُ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَادْكُمْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ جَمْعًا كَثُرَتْ تَبَاتُكُهُمْ كَمَا يَكُنْ خَضِرُ**
آیا آپ نے جو بات تم نے نماز پڑھی ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اڑھو دو رکعت پڑھ لو (یعنی سنت)
فابھی مذہب ہر شافعی اور احمد اور اسحق کا اور فقہائے محدثین کا کہ جب مسجد میں آوے
اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو دو رکعت ادا کر لینا سوتے اور مختصر پڑھتے اور بعد اس کے خطبہ سننے لگے اور
اس کے بغیر بیٹھنا سب سے بدیہی مگر بعض جہال پہلے بیٹھ لیتے ہیں پھر اڑھو ادا کرتے ہیں اور بعض
جہال خطبہ اول سن کر دوسرے خطبہ میں کڑے ہو کر پڑھنے لگتے ہیں یہ خدا جانے کس نے انکو سکھایا ہے
اور ابو حنیفہ وغیرہ کا مذہب یہ کہ خطبہ کی وقت نہ پڑھے اور یہ محدثین ابو حنیفہ میں رحمۃ اللہ علیہ
کہا روایت کی مجھ سے ابو بکر بن شیبہ نے اور یعقوب دورق نے ابن علیہ سے اس نے ابوبکر ہر اس شخص سے عمرو
سے اس کے جابر سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے حمار نے کہا مگر دو رکعت کا ذکر نہیں کیا
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَصَلِّ الرَّكَعَتَيْنِ وَفِي
رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ صَلَّى الرَّكَعَتَيْنِ تَرْجُمَةً لِمَا كُنْتُ تَحْفَظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمْعًا كَثُرَتْ تَبَاتُكُهُمْ كَمَا يَكُنْ خَضِرُ
آپ نے فرمایا تم نے نماز پڑھی اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اڑھو اور دو رکعت
پڑھو **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ أَرَكُنْتَ رَكَعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ أَرَكُنْتَ تَرْجُمَةً**
اس کا وہی ہے جو اور پڑا کر **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَحْدِثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَلَعَ الْإِمَامُ فَلْيُصَلِّ**
رَكَعَتَيْنِ تَرْجُمَةً جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ جَمْعًا كَثُرَتْ تَبَاتُكُهُمْ كَمَا يَكُنْ خَضِرُ
پڑھنے کو صرف سونے کا ہو دو رکعت پڑھ لیوے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ**
سُلَيْمُ بْنُ الْفَخَّافِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْخِذُ عَلَى
الْمِنْبَرِ فَقَالَ سَلَيْتُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَكُنْتَ رَكَعَتَيْنِ

[illegible]

جمعہ میں سوائے سورہ جمعہ کے اور گون سورہ پڑھتے تھے انہوں نے کہا اے اناک عکبیر
 اِنَّ الشَّيْءَ مَلَكَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَوةِ الْخَبْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَلَمْ تَنْزِلِ الشَّيْءَ وَ
 هَلْ اَتَى عَلَى الْاَنْسَانِ حَيْثُ مَثَرَتِ الدَّهْرُ دَانَ الشَّيْءَ مَلَكَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَوةِ
 الْجُمُعَةِ سُورَةَ الْجُمُعَةِ دَامْنَا لِقَائِهِ تَرْجِمَہ عبد اللہ عباس کے فرزند ارجمند کہا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں الم سجدہ اور اہل انی علی الانسان پڑھتے اور نماز جمعہ میں
 سورہ جمعہ اور منافقون سلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے ابن سیر نے انہوں نے کہا
 روایت کی مجھ سے میرے باپ نے اور سلم نے فرمایا روایت کی مجھ سے ابو کریب زان سے دکیع نے
 دونوں نے سفیان سے اسی ہاد سے مثل اسکی اور کہا سلم نے روایت کی مجھ سے محمد بن بشر
 نے ان کو محمد بن جعفر نے ادن سے شعبہ نے ان کو محمد بن اسی اسناد سے مثل اسکی دونوں نماز دن میں
 بیس سفیان نے روایت کی عکبیر ابی ہریرۃ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ عَنِ الشَّيْءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْخَبْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَلَمْ تَنْزِلِ رَحْلُ اَنَّى ابُو سَہْرَہ رَاوِی ہن کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی فجر میں الم تنزیل اور اہل انی پڑھتے تھے اس سے ان سورتوں
 کے پڑھنے کا استحباب ثابت ہوا عکبیر ابی ہریرۃ اَنَّ الشَّيْءَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ
 فِي الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَلَمْ تَنْزِلِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰی وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ اَتَى عَلَى الْاَنْسَانِ حَيْثُ
 مَثَرَتِ الدَّهْرُ دَانَ الشَّيْءَ مَلَكَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَوةِ الْجُمُعَةِ سُورَةَ الْجُمُعَةِ دَامْنَا لِقَائِهِ تَرْجِمَہ ابو سَہْرَہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی صبح کو الم تنزیل
 پہلی رکعت میں اور اہل نے دوسری میں پڑھتے تھے عکبیر ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتَ اَخَذْتُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَصِلْ بَعْدَهَا اَيْضًا تَرْجِمَہ ابو سَہْرَہ نے کہا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جمعہ پڑھے تو اسکی چار رکعت سنت پڑھے عکبیر ابی ہریرۃ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتَ ثُمَّ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوا اَرْبَعًا زَادَ عُمَرُو
 فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ اَدْرِیَسَ قَالَ سَمِعْتُ كَانَتْ عَجَلٌ بَكَ شَيْءٌ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ
 وَرَكْعَتَيْنِ اِذَا رَجَعْتُ تَرْجِمَہ ابو سَہْرَہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جمعہ پڑھے
 چکو تو چار رکعت پڑھو عمر نے اپنی روایت میں یہ زیادہ کیا کہ ابن اور یس نے کہا سہیل نے کہا اگر تم
 کو کچھ جلدی ہو تو مسجد میں دو رکعت اور گھر میں لوٹ کر دو رکعت پڑھو عکبیر ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ

نے کہا میں گیا نماز فطر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابو بکر و عمر و عثمان سب کے ساتھ تون سب کو
 کا قاعدہ تھا کہ نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے اور اس کے بعد خطبہ پڑھتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ترک لینے
 خطبہ پڑھ کر گویا میں ان کی طرف دیکھ رہا ہوں جب انہوں نے لوگوں کو نماز سے اٹھا کر کے بیٹھانا شروع
 کیا پھر ان کی صفین چیرتے ہوئے آپ عورتوں کے پاس آئے اور آپ کے ساتھ بلال ہی تھے اور آپ نے
 یہ آیت پڑھی یا ایہا النبی سے آخر تک یہاں تک کے خارج ہوئے آپ اس سے اور پھر فرمایا کہ تم نے اس سب کا
 اقرار کیا کہ اوس میں سے ایک عورت نے تم کو کہا کہ ان سے نبی اللہ تعالیٰ کے راوی نے کہا معلوم نہیں
 وہ کون تھے پھر انہوں نے صدقہ دینا شروع کیا اور بلال نے اپنا کپڑا پھیلا دیا اور کہا لاؤ میرے مایا
 تم پر فراموش اور وہ سب چلے اور انکو ٹھیکان اور تار کر بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں **فائدہ**
 اس آیت کے معنی یہ ہیں اے نبی جب آؤں تیرے پاس ایمان لائے انیو الیمان عورتیں اور بیعت کریں وہ تجھ
 سے کو نہ شریک کر نیکی اللہ کے ساتھ کسی کو یعنی نبی ولی پنجہ شہدہ گورچہ امام امام زادہ کسی کو اور نہ
 جو بری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ کسی پر اپنے ہاتھ پانوں سے
 ہتھان باندھیں گی اور نہ کسی دستور کی بات میں تیری نافرمانی کریں گی تو اون سے بیعت کر لو اور
 ان کے لیے بخشش پاک اللہ سے بیشک اللہ بخشش والا مہربان ہے تمام ہوا تر جمہ آیت کا اور یہ سورہ ممتحنہ
 میں ہے غرض اپنے اس آیت کو موافق ان سے اقرار لیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عید میں خطبہ بعد نماز
 ہے بخلاف جمعہ کے اور عورتوں کو نصیحت کرنا مستحب اور عورتوں کا حاضر ہونا عید میں سنون پر
 اور صدقہ کی ترغیب دینا مستحب اور عورتوں کا مردوں سے دور رہنا مستحب اور ضرور اور صدقہ
 مطلق میں ایجاب و قبول ضرور نہیں صرف دینا اور لینا کافی ہے اور عورت کو اپنے مال میں صدقہ دینا
 بنی اہل بیت شہر کے روا ہے **سکون** ابن عباس رضی اللہ عنہما یقول اشہد علی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اھل قبل الخطبۃ قال ثم خطب فداہی اللہ لکم لیسع النساء فاکاھن
 فذکراھن وودعظھن وادھرھن بالصداقۃ ویلائی رغبی اللہ عنہ فاکمل بنوبہ فجعلت
 لکم فی تلکھي الحاقم والحدص والشوع ترجمہ ابن عباس کہتے تھے میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی خطبہ سے پہلے اور خیال کیا کہ آپ کا خطبہ عورتوں نے نہیں سنا
 پھر آپ ان کے پاس آئے اور انکو نصیحت کی اور حکم دیا صدقہ کا اور بلال اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے

میں اسے تین بار کہی پھر یہ **اف** بخاری کی روایت میں ہے کہ انہوں نے نماز کے بعد اس کی گفتگو کی اور نماز
 خطبے کے بعد ہی وہ ان کے ساتھ نہیں رہی اس سے معلوم ہوا کہ نماز بعد خطبہ کو ہی رہا ہے اور اگر کوئی ٹپہ لے تو صبح ہو جاوے
 کی مگر سنت ترک ہوگی بخلاف نماز جمعہ کے کہ وہ خطبہ سے لگے صبح نہیں ہو سکتی **عَنْ** اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُخْرِجَ فِي الْعِيدَيْنِ الْغَوَاقِبَ
 وَذَوَاتِ الْإِخْدُودِ وَأَمَرَ الْحَيْضَ أَنْ يَكُنَّ فِي مَوَاقِفِ الْمُسْلِمِينَ **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا کہ ہم کو حکم دیا یعنی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم عیدوں میں ایجا دین جو ان لڑکیوں کو ناریوں کو اور پردہ نشین عورتوں
 کو اور حکم دیا کہ حیض والیاں مسلمانوں کی نماز کی جگہ سے دور اور رہیں **عَنْ** اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 قَالَتْ كُنَّا نَوْمَرُ بِالْخُذْرَجِ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْخَبَاءُ وَالْبَيْكُ قَالَتْ الْحَيْضُ يَخْرُجْنَ فَيَكُنَّ خَلْفَ الْمَنَارِ
 فَيَكُنَّ مَعَ النَّاسِ **ترجمہ** ام عطیہ سے وہی سنون مردی ہوا اتنی بات زیادہ ہے کہ حیض والیاں لوگوں
 کے پیچھے رہیں اور ان کے ساتھ نہیں رہیں **عَنْ** اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُخْرِجَهُنَّ فِي الْفِطْرِ وَالْغَوَاقِبِ وَالْحَيْضَ وَذَوَاتِ الْإِخْدُودِ قَالَتْ
 الْحَيْضُ فَيَعَزَّزْنَ الصَّلَاةَ وَيَشْهَدْنَ الْحُكْمَ وَدَعَوَةَ الْمُسْلِمِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ
 لَا يَكُونُ كَذَا جَلَبَابُ قَالَ لَيْسَ بِهَا أَشْتَقَامِنْ جَلَبَابِهَا **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا کہ ہم کو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایجا دین ہم عید فطر اور عید قربان میں کنواری جو ان لڑکیوں کو اور حیض والیوں کو
 اور پردہ والیوں کو مسو حیض والیاں جدا رہیں نماز کی جگہ سے دور اور حاضر ہوں اس کا رنیک اور مسلمانوں
 کی دعائیں سنیں عرس کی کہ اسے رسول کے ہم ہیں کسی کے پاس چار نہیں ہوتی آپ فرمایا کہ اور ڈیوہی
 بہن اور کسی اپنی عبادت **اف** اس سے معلوم ہوا کہ عید گاہ میں عورتوں کا حاضر ہونا بھی صحیح ہے اور نیکی
 کے کام پر ایک دوسرے کو مانگے چیز دینا موجب ثواب ہے **عَنْ** اَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ أَفْطَرٌ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا
 وَلَا بَيْنَهُمَا قَالَتِ الشَّامَةُ مَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا قَالَتْ فَتَمَكَّنْتُ مِنَ الْوُكُوفِ فَتَلَقَّى خُرُوجَهَا
 فَتَلَقَّى بِهَا **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان اور عید فطر میں نکلا اور دور
 پہن کر نہ اس کے قبل نماز ٹپہ نہ بعد پہر عورتوں کے پاس گئے اور آپ کے ساتھ ہلال تہ پہر حکم کیا عورتوں کو قصد
 کا پہر کوئی تورا پنے چیلے نکالنے لگی اور کوئی لوگوں کے ہاں حرام کے گونہیں تھے کہا مسو علیہ الرحمۃ نے

قبلہ
 بعدہ

کی اور قاضی نے کہا ہے کہ ان لڑکیوں کا گانا اشعار جنگ اور فخر شجاعت اور ظہور غلبہ کا تھا اور اس میں لڑکیوں
 کے فساد کا وہم بھی نہیں تھا اور یہ گانا انس و جم میں نہ تھا جس میں اختلاف ہوا اور یہ تو صرف شعرون کا ٹپٹنا
 تھا اور بلند آواز سے اور یہی لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ کچھ گانیاں بیان نہیں کہ جو
 شوق دلاتی ہیں جنس کی اور یاد دلاتی ہیں شورش شباب اور جوش جوانی کو نہ اون کے اشعار ایسے تھے
 جن سے یہ شعر در پیدا ہوں کہ انکو غزل کہتے ہیں کہ اس کے لیے یہ نخل مشہور ہے الغنا رقیۃ الزنا یعنی غنا منتر
 ہے زنا کا اور نہ وہ گانا اون لڑکیوں کا ایسا تھا جس میں گنگرے ہو اور تانین ہوں اور آوازوں کا ملانا اور
 لفظوں کا گھٹا مٹا کر گانا اور عرب کا قاعدہ ہے کہ صرف شعرون کے چربے کو گانا کہتے ہیں غرض یہ گانا وہ ہرگز
 نہیں جس میں اختلاف ہو بلکہ یہ مساجح ہے اور صحابہ نے اسکو ردوار کہا ہے کہ یہ صرف شعرون کا ٹپٹنا ہے اور
 خوش آوازی سے چند ایسے شعرون کا ٹپٹنا ہے جس میں کوئی مضمون فحش کا نہیں اور جائز رکھا ہے آخر
 اونہوں نے اون اشعار کو جو اونہوں کے چلانے کے لیے چڑھے جاتے ہیں اور یہی شعرین نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کے رد و غرض ہیں سبج ہیں غرض ایسا گانا سباح ہے حرام نہیں اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ
 کہا ہے کہ بیان کی تم سے ہی رد ایسی بھی بن بھیجے اور ابوبکر نے دونوں ابو موسیٰ سے اپنی شہاد
 سے اسی اسناد سے اور یہ ہے کہ وہ دو لڑکیاں تھیں کہ وہ ہم کہتی تھیں **سُحُلٌ عَائِشَةُ وَنُحُلٌ**
اللَّهُ عَنَّا أَتَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اللَّهُ عَنَّا دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي آيَاتٍ مِّنِي تُغْنِيَانِ
وَقَضَىٰ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَيِّمَتَيْنِ يَتَوَكَّبُ مَا تَتَمَزَّهُمَا أَنْتَ بَكْرٌ مِّنِّي اللَّهُ عَنَّا
فَزَكَ شَفَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالَ دَعْنِي يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنِّي آيَاتُ عِيْدٍ
وَقَالَتْ دَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَيِّمَتَيْنِ يَتَوَكَّبُ مَا تَتَمَزَّهُمَا دَأَا أَنْتَ لِرَأْيِ الْحَبَشَةِ وَهُمْ
يَلْعَبُونَ وَأَنَا جَارِيَةٌ قَائِدٌ قَائِدٌ الْجَارِيَةِ الْعَرَبِيَّةِ الْخَدِيجَةِ السَّيِّدَةِ مَرْحَمَةَ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ
 عنہا نے فرمایا کہ میرے گھر ابوبکر آئے اور میرے پاس دو لڑکیاں تھیں منو کے دونوں میں (یعنی ذیچہ کی گیارہویں
 بارہویں وغیرہ) کہ وہ گارہی تھیں اور وہ بجاتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر کو چادر
 سے بچھ کر بٹے تھے غرض ابوبکر نے اون دونوں کو چیر کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پٹا اپنا
 اٹھایا اور فرمایا چھوڑ دو ان لڑکیوں کو اے ابوبکر اس لیے کہ یہ دون عید کے ہیں اور حضرت عائشہ نے
 فرمایا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جبہ انہی چادر سے چھپائے ہوئے تھے اور

میں ادن جہنم کا نشانہ کہتی تھی جو کہیل ہی تھی اور میں لڑکی تھی تو خیال کر دو کہ جو لڑکی کم سن اور کہیل کہ
 کی غالب ہوگی نہ کہتنی دیر تک نشانہ دیکھ کر گرتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکان صالحین کی کہیل کودکی
 چیزوں سے پاک رکھنا چاہیے اور صالحین کے رفیقوں کو ضرور ہر کہ جب ایسی چیز دیکھیں تو خود منع کر دیں
 کہ اس بزرگ کو اسکی تخفیف نہ پہنچی اس میں اس بزرگ کا ادب اور بڑائی ہے اور حضرت جو چپ سے ہے تو
 اسوجہ سے کہ وہ لڑکیاں ایک ساج کام میں تھیں اور آپ نے مونہ نہ سیر نہ نہاں کیا کہ وہ شرعاً میں نہیں اور
 اس میں آپ کے رافت اور رحمت اور حلم تھا اور معلوم ہوا کہ دف وغیرہ کا ساج ہے سرور اور خوشی کی وقت پر
 نوح وغیرہ میں واسے اور معلوم ہوا کہ ایام منہو بھی عید میں داخل ہیں کہ قربانی اس میں جائز ہے اور روزہ
 حرام ہے اور تکبیر سب سے اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ وہ حبشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 مسجد میں کہیل تھی اس سے ثابت ہوا کہ ہتھیاروں کا کہیل شلا بندوق کی گولی یا تیر کا نشانہ یا بارانگ یا
 وغیرہ بنیت جہاد مسجد میں لیکھنا اور کہیلنا روا ہے اور معلوم ہوا کہ اگر عورتیں ایسی کہیل مرد فحش کی چیز میں
 تو روا ہے بغیر اسکے کہ ادن مردوں کے نظر پر تون کے بدن پر پڑے اور اگر عورت کی نظر کسی چہرے
 پر شہوت سے پڑی تو با اتفاق حرام ہے اور اگر شہوت کا خیال نہ ہو اور فتنہ کا خوف ہی نہ ہو تو شافعیہ
 کے اس میں رد قول میں اصح قول یہ ہے کہ منع ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **وَقُلْ لِلزَّوْجَاتِ أَنْفُسُهُنَّ**
رَبَّنَّ أَبْغِزْ بَيْنَیْنا وَرَسُولَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ اور ام حبیبہ کو ایک اندھو سے پردہ کر کے کہا کہ
 اور فرمایا کہ تم اسے دیکھتی ہو اگرچہ وہ اندھے غرض جو لوگ اس نظر کو ہی حرام کہتے ہیں وہ اس حدیث
 کا حضرت عائشہ کے یہ جواب دیتی ہیں کہ ادل تو اس میں یہ تصریح نہیں ہے کہ وہ ان کے بدنوں کو دیکھتی
 تھیں اگرچہ احیاناً نظر پڑ جائے بلکہ وہ ادن کی کہیل کو دیکھتی تھیں دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ شاید پردہ آگے
 کے قبل کا قصہ ہو غرض اس حدیث سے بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن خلق اور مواسات اپنی بیویوں
 کے ساتھ ثابت ہوا **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ دَأَبَتْ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ**
یَقُومُ عَلَی بَازِجِیٍّ وَالْحَبَشَةُ یَلْعَبُونَ حِیدْرًا بَعْضُہُمْ فِی مَسِجِدِ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَكْتُمُنِیْ بِرِدَائِیْ لَئِیْ لَا یَنْظُرَ اِلَیَّ بَعْضُہُمْ ثُمَّ یَقُومُ مِنْ اَحْبَلِی حَتّٰی اَکُوْنَ اَنَا الَّذِیْ اَنْصَرُفُ
فَاَقْدُوْا قَدْ دَرَجَا وَیَتَرُ الْحَدِیْثُ بِرَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت سلمان کے ہاں اس
 ادنیٰ راضی ہو فراقی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دروازہ پر میرے حجرے کے

کہہ رہے ہو کہ اپنی چادر سر پہچھ چسپائی ہو کر صوم اور حبشی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مبارک میں
 اپنی ہتھیاروں کو کہلاتے تھے تاکہ میں انکی کہیل کو دیکھوں پھر کہہ رہے رہتے تھے میرے لیے نہایت تک میر
 ہی (سیر ہو کر) لوٹ جاتی تھی تو خیال کر دو کہ جو لڑکی کم سن اور کہیل کی شوقین ہوگی وہ کتنی دیر تک غشا
 و کبرگی (یعنی جب تک حضرت کٹر رہتے تھے اور نیز اترہوتے تھے یہ کمال خلق تھا) **عَنْ عَائِشَةَ**
قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْدَانِي جَارِيَتَانِ فَعَزَّيَانِ بَغْنَاءُ بَجَاتِ
فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِدَاشِ دَخُولَ دَجْهَةٍ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَرَفَعَنِي اللَّهُ عَنْهُ فَأَنْتَهَرَنِي وَقَالَ مَرْمَأُ
الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ دَعْمَا لَكَ مَا غَفَلَ عَمْرُؤُكَ مَا خَدَجْتَ رَكَانَ يَوْمَ عِيدِ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِاللِّدَقِ
وَالْحَدَايَا مَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا قَالَ تَشْتَعْبِكُنْ تَنْظُرِينَ فَقَالَتْ
نَعَمْ نَا مَا مَنِي وَرَأَيْتُكَ خَدَيْتِي عَلَى خَدِّكَ دَهُو يَقُولُ دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفَدَكَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ
فَاك حَسْبُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِي ترجمہ حضرت عائشہ سلمانون کی ماں انصان سر راضی ہو
 فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر آکر اور میرے پاس در لڑکیاں گاتی تھیں بسات
 کی لڑائی کو اور آپ بچوں نے پریش گم اور اپنا موہنا کیطرت سے ہمیر لیا اور پھر ابو بکر آئے اور مجھ
 جبر کا کہ آئیں شیطان کی تان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ان کیطرت دیکھا اور فرمایا ان کو جو بڑ دور رہنے گئے دو پر جب وہ غافل ہو گئے میں نے ان دونوں
 کی شکیلی کر دہ نکل گئیں اور وہ عید کا دن تھا اور سودان جو مالون اور نیزون بے کہلاتے تھے سو مجھ پر
 نہیں کہ میں نے حضرت سر خواہش کی یا حضرت (خود فرمایا کہ تم سے دیکھنا چاہتے ہو میں نے کہا مان
 پھر مجھے آپ اپنے پیچھے کٹر کر لیا اور سیر لگا لے کیے گال پر تھا اور آپ فرماتے تھے ایام اولاد ارندہ
 کی تم اپنی کہیل میں مشغول رہو یہاں تک کہ جب میں تنگ گئی تو آپ نے فرمایا کہ بس میں نے عرض
 کی کہ مان آپ نے فرمایا **وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ أَحَبُّنِي فَيُؤَنُّ فِي يَوْمٍ**
عِيدٍ فِي الْمَسْجِدِ فَنَدَا عَلِيَّ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَتْ رَأْسِي عَلَى مَنْكِبِهِ فَعَمَلْتُ
أَنْظُرَ إِلَى لَحْيِهِ حَتَّى كُنْتُ أَنَا لَيْتِي أَنْصَرِفْتُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ
 عنہا نے کہا ایک بار حبشی اگر کہیں گے عید کے دن مسجد میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ

بلایا اور میں نے آپؐ کے نشانے پر سر کہا اور ان کی کہل کو دیکھ کر لگی ہوا تک کہ میں ہی ادھر دیکھ کر سے
 یزید پر جانی نہیں مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور روایت کی مجھ سے کچھ بن گئے اور اس سے کچھ بن کر رہا ہے
 اور کہا کہ روایت کی مجھ سے ابن نمیر نے ان کو محمد نے دونوں نے شام سے اسی اسناد سے اور انہوں
 نے مسجد کا ذکر نہیں کیا **حکم** **ع** **ثُمَّ رَفَعِي اللَّهُ عَنِّي أَلْحَاكَ لَكَ لِلنَّاسِ وَدِدْتُ الْإِنِّي**
أَرَاهُ فَقَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتْ عَلَى الْبَابِ أَنْظُرُوا بَيْنَ أُنْثَى
وَعَاقِبَةٍ وَهَؤُلَاءِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ نَالِكٌ عَطَاءُ فَدَسَ أَوْ حَبَشٌ قَالَ رَدَّكَ لِي ابْنُ عَتِيقٍ بَلْ حَبَشٌ
 ترجمہ حضرت عائشہؓ مسلمانوں کی ماں امہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے کہا میں نے کہا میں نے کہا
 یہ سچا کہ میں چاہتی ہوں انکو دیکھوں اور کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ہی دروازے
 پر کھڑی ہوئی اور آپؐ کی گردن اور کانوں کے پیر میں سے دیکھتی تھی اور وہ مسجد میں کہلاتے تھے عطاء نے کہا
 فارس کے لوگ تھے ابن عتیق نے کہا انہیں حبشی تھے **حکم** **ع** **ثُمَّ رَفَعِي اللَّهُ عَنِّي أَلْحَاكَ لَكَ لِلنَّاسِ وَدِدْتُ الْإِنِّي**
أَرَاهُ فَقَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتْ عَلَى الْبَابِ أَنْظُرُوا بَيْنَ أُنْثَى
وَعَاقِبَةٍ وَهَؤُلَاءِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ نَالِكٌ عَطَاءُ فَدَسَ أَوْ حَبَشٌ قَالَ رَدَّكَ لِي ابْنُ عَتِيقٍ بَلْ حَبَشٌ
 ترجمہ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ حبشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہلاتے تھے انہیں پیر
 سے کہ حضرت عمرؓ آئے اور انکو دین کی طرف جہک کر انکو مارا میں تو آپؐ کو فرمایا کہ میں نے وہاں کو اسے عمر
 کے لئے کہ **أَصْلُكَ الْإِسْلَامُ تَسْقَاكَ تَارَ سَقَاكَ**

بیان **ف** علماء کا اجماع ہے کہ ہنقا سنت ہے اور اس میں اختلاف ہے کہ نماز ہنقا میں سنون ہے
 یا نہیں ابو حنیفہ کا قول ہے کہ نماز مسنون نہیں صرف پانی کے لیے دعا کرے اور یہ مذہب تمام سلف اور
 خلف صحابہ اور تابعین اور متقدمین متاخرین سبکی خلافت پر اور ان سبکی مقابل میں اکیلے اٹھا قول کہ یہ مکہ
 مقبول ہو سکتا ہے اگرچہ انہوں نے ادھر حدیثوں سے تسک کیا ہے جنہیں صلوٰۃ کا ذکر نہیں اور یہ ہونے
 ان حدیثوں سے تسک کیا ہے جو صحیحین وغیرہ میں وارد ہوئی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنقا
 میں دو رکعت ادا کی اور جن روایتوں میں نماز کا ذکر نہیں تو بعض محل میں اس پر کہ مرادی ہوں گیا اور
 بعض میں احتمال ہے کہ اختلاف کی راہ سے مرادی نے ذکر نہیں کیا اور بعض روایتوں میں ایسا وارد ہو
 کہ آپؐ نے طلبہ جمعہ میں ہنقا کر لیے دعا کی تو اس کے بعد نماز جمعہ ادا کی کہ وہ ہنقا کر لیے بھی کافی

کہ اور بانی مانگا اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور اپنی چادر کھڑا اور دو رکعت پڑھی **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ**
زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمَضَلَّةِ
يَسْتَسْقِي وَأَنَّهُ لَمَّا ارَادَ أَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ دَحْوَلًا دَعَاءُكَ تَرْجُمَهُ عُمَرَاؤُهُ خَبَرِي
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ عید گاہ کو اور دعا مانگی بانی کے لیے اور جب بارادہ کیا کہ دعا کریں تب بدل
 کی طرف ہوئے اور اپنی چادر کھڑا **عَنْ عَبْدِ بْنِ قُسَيْمٍ الْمَازِنِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ وَكَاتَ مِنْ**
أَحْبَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا
يَسْتَسْقِي فَمَجَلَّ إِلَى النَّاسِ فَطَفَرَهُ يَدْعُو اللَّهَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ دَحْوَلًا دَعَاءُكَ ثُمَّ صَلَّى دُعَاتَيْنِ
 ترجمہ عباد نے اپنی جیسے ساجو صحابی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ ایک دن استسقا کر
 لیے اور لوگوں کی طرف پیٹھ کی اور اس امر سے دعا کرنے لگے اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور چادر اٹھی اور
 دو رکعت پڑھی **عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِدُعَاءٍ فِي**
الدُّعَاءِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطِيهِ تَرْجُمَهُ النَّاسُ نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ
 اٹھاتے تھے دعا میں ایسے کہ آپ کی بغل کی سفیدی دیکھائی دیتی تھی **فَإِنَّمَا بَلَغُوا أَهْلًا نَاهِلًا**
 آپ کو استسقا کرتی سردی ہوا اور دعائیں اتنا بلند نہ ہوتا اگرچہ اٹھا یا جاتا **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَأَشَارَ بِظُهُرِهِ دَحْوَلًا إِلَى
السَّمَاءِ تَرْجُمَهُ النَّاسُ نے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلیوں کی پیٹھ سے آسمان کی طرف
 اشارہ کیا **فَإِنَّمَا بَلَغُوا أَهْلًا نَاهِلًا** بلکہ درہونے خط کے دفع ہونے کے لیے جب دعا کرے تو ایسی پہنوں سے کہ ہاتھ
 کی پشت آسمان کی طرف کرے اور جب کچھ مانگے تو پیٹھ ہاتھوں کا آسمان کی طرف کرے **عَنْ أَنَسِ**
ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَوْمَئِذٍ كَانَ يَدْعُو بِدُعَاءٍ فِيهِ نَشْءٌ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْآخِرَةِ اسْتَسْقَى
حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطِيهِ غَيْرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ يُرَى بَيَاضُ إِبْطِيهِ أَوْ يَأْخُذُ بِظُهُرِهِ تَرْجُمَهُ
 انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اٹھاتے تھے ہاتھ کسی دعائیں مگر استقامت میں ہاتھ اٹھاتے
 کہ انکی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھائی دیتی اور عبد الاعلیٰ کی روایت میں ہادی کو شک ہے کہ ہاتھ
 بغل کو کہا یا دونوں بغلوں کو **فَإِنَّمَا بَلَغُوا أَهْلًا نَاهِلًا** چنانچہ دوسری روایات صحیح سے ہاتھ اٹھانا اور دعاؤں میں بھی ہاتھ
 ہر چکا ہے کہ وہ روایات قریب تیس کے ہیں اور اس حدیث کی تاویل یوں کرتے ہیں کہ بیان سنا

صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اور یہ آپ کے اکثر اسوا اور عرض کیا کہ اب رسول اللہ کے مال پر
 ہونگے اور اس پر ہونگے تو آپ دعا کیجئے اللہ تعالیٰ سے کہ وہ بارش کو روک دے چہرے پر آنے دو نہ ہونگے
 اور عرض کی کہ اے اللہ ہمارے اور یہ اللہ ٹیلوں پر اور بندیران پر اور نالوں پر اور
 دھون کے ادگنے کی جگہ پر بسا اور عرض ہندوڑا کہل گیا اور ہم دھوپ میں نکلے شریکے کہا میں نے
 اس سے پوچھا یہ وہی شخص تھا جو پہلے آیا تھا انہوں نے کہا میں نہیں جانتا رجاری کی روایت میں آیا
 ہے کہ وہ پہلا ہی شخص تھا **ف** اس حدیث کو معلوم ہوا کہ استقامت میں دعا بھی کافی ہے اور مدینہ
 کی موقوفی کے لیے یہی دعا کا طریقہ معلوم ہوا اگر اس کے لیے اجتماع لوگوں کا میدان میں اور نماز شروع
 نہیں **عن** انس بن مالک رَضِیَ اللہ عَنْہُ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللہ
 صَلَّى اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَمِلُوا رُؤُوسَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْطُبُ النَّاسُ عَلَى الْخَبَرِ یَوْمَ
 الْجُمُعَةِ اِنْ قَامَ اَعْدَابُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللہ هَلْكَ لَنَا وَجَاعُ الْعِيَالِ وَسَأَقُ الْحَبِیثَ
 بِدَعَاؤِکَ وَفِیْہِ قَالَ اَللّٰھُمَّ حَوَالِیْکَ اَوْ اَحْلِیْکَ مَا کَانَ فَمَا لَیْسَ یَا بَیْدَہِ الْاِنَا حِیۃ اَوْ اَفْرِجْ
 حَتّٰی لَا یَمِیْتُ الْمَدِیْنَةُ فِی مَقْبِلِ الْبُکْرِیۃ وَسَالَ وَادِی قَنَاہُ شَعْنًا لَمْ یَجِئْ اَحَدًا مِّنْ
 نَّاحِیَہِ اِلَّا اَخْبَرَ بِجُودِ ترجمہ اس نے کہا ایک خطبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک
 میں اور آپ اکیندن جمعہ کو ہر خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گاؤں والا اکثر اسوا اور اس نے عرض کی اے
 رسول اللہ تعالیٰ کے ہمارے مال برباد ہو گئے اور لڑکے بالے ہو کر گئے اور نیز تک حدیث یہ
 کی حدیث اول کی ہم سفر اور اس میں یہ ہے کہ آپ دعا میں عرض کیا اے اللہ ہمارے گرد و برسانہ ہمیں
 عرض آپ جد ہر ماہتہ سوا اشارہ کرتے تھے اور ہر سے بدلہ لہتی جاتی تھی یہاں تک کہ ہم نے مدینہ
 کو دیکھا کہ آگن کی طرح بچ رہی ہو کہل گیا اور نالانہ کا ایک مہینہ تک ہتیارہ اور کوئی شخص باہر سے
 نہیں آیا مگر اس نے ارشاد کی خبر دی **ف** قناہ ایک نال کا نام ہے مدینہ کے نالوں کے
عن انس بن مالک رَضِیَ اللہ عَنْہُ قَالَ کَانَ الرَّحْمٰنُ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْطُبُ
 یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ الْیَہُ النَّاسُ فَصَاخُوْا وَقَالُوْا یَا نَبِیَّ اللہ فُحِطَ الْمَطَرُ وَاَحْمَدُ الشَّجَرُ وَا
 هَا کُنْتَ الْبَغَامُ وَسَأَقُ الْحَبِیثَ وَفِیْہِ مَرَّةً دِیۃ عَمِلَہَا اَلْفُ نَفْسٍ وَتِ عَرِ الْمَدِیْنَةُ
 فَجَعَلَتْ تُطْرَحُ حَوَالِیْہَا مَا طُرِحَ بِالْمَدِیْنَةِ قَطْرٌ فَظَنَرْتُ اِلَّا الْمَدِیْنَةَ وَتُفْجِئُ مِّنْ اَحْلِیْ

ترجمہ انس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کا اور لوگ آپ کے گھر سے ہوتے اور ہر گھر کا
 ایک آدمی اس کے سینہ نہیں بستا اور دشمنوں کے چپے سوکھ گئے اور جانور مر گئے اور میان کی حدیث
 آخر تک اور عبدالاعلیٰ کی روایت میں یہ ہے کہ آخر سینہ میں سے کہل گیا اور اس کے اوپر دستار اور
 مدینہ میں ایک بوند نہ گرتی تھی اور میں نے مدینہ کو دیکھا کہ ٹوپی کی طرح بیچ میں کھلا ہوا تھا
 رحمۃ اللہ علیہ کے گہوارہ ایت کی ہم سے یہی حدیث ابوکریب نے ان سے روایت کی اور اس میں یہ بات زیادہ ہے کہ
 بن مغیرہ نے اس کی ثابت کی ان سے انس نے ماننا اور ابی سعادت کی اور اس میں یہ بات زیادہ ہے کہ
 نائے نے بدلیوں کو اکٹھا کر دیا اور ہمارے حال رہا کہ زبردست آدمی ہی اپنی گھر جانے کو ڈرتا تھا دیکھنے
 میں کی شدت سے **سُحُلُ** الْكُرْبِيِّنَ مَا لَيْلٍ يَتَقُولُ جَاءَ أَهْلُ الْبَيْتِ إِلَيْنَا سُبْحًا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
 يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهَوَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَانْقَضَ الْحَدِيثُ وَلَا تَدْرَأُ بَابَ الشَّجَابَةِ يَتَذَكَّرُ كَأَنَّهُ الْمَلَكُ
 حِينَ يَطْوِي ثَرَجُ جَمْعِهِ انس بن مالک کہتے ہیں کہ ایک گاؤں کا آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر
 جمعہ کے دن اور وہ منبر پر تھے اور میان کی حدیث آخر تک اور زیادہ کیا اس میں اتنا کہ دیکھا میں نے
 بدلی کو گویا کہ ایک چادر تھی کہ پیٹ دی گئی اس طرح پھٹی تھی **سُحُلُ** الْكُرْبِيِّنَ قَالَ قَالَ أَصَابَا
 بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكْرًا قَالَ فَخَسِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 جَعَلِي أَصَابَ الْمُطَرِّقَ لَقَدْ بَايَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَذَا قَالَ وَكَأَنَّهُ حَدِيثٌ عَصِدٌ بِرُفْقِهِ
 عَصِدٌ وَجَلَّ ثَرَجُ جَمْعِهِ انس نے کہا کہ ہم پر بات ہوئی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
 سو کہل دیا آپ نے اپنا کپڑا یہاں تک کہ پہنچا آپ پر مینہ اور ہم نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایسا
 کیون کیا آپ نے فرمایا اس لیے کہ پہنچا یہی اپنے پروردگار کے پاس سے آیا ہے **ف**
 اس حدیث معلوم ہوا کہ پروردگار تعالیٰ شانہ کی ذات مقدسہ اور سچے اور مینہ اور یہی سے آتا ہے اور
 بعض متجانہ جیم فافہم جو یہ تاویل کرتے ہیں کہ وہ ابھی پروردگار کا پیدا کیا ہے یہ تاویل جب صحیح ہوئی
 میں نے ظاہری اس کے کوئی اور جب معنی ظاہری بلکہ کاف بنی ہوں تو تاویل کی کیا ضرورت ہو **سُحُلُ**
 عَائِشَةُ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ
 يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْحَمْدُ عُرِفَ ذَلِكَ فِي رُفْقِهِ أَقْبَلَ دَاوُدَ بْنَ نَازِةٍ مَضَتْ مَرْبِعًا وَذَهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ
 قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عَدَايَا سُلَيْطَانَ أُمِّي دَيُّوْلًا إِذَا رَأَى الْمَطَرَ

[illegible]

قیام ثانی میں ہی پڑھنا یہ مذہب شافعی اور مالک اور جہد و جہاد کا اور محمد بن سلمہ کا مالکیہ میں یہ قول ہو
 کہ قیام ثانی میں پڑھنا بجا ہے اور طول قرات باتفاق علماء فضل ہے اور قصر بھی روا ہے اور طول سجدہ کی یہی
 محققین کا ہے اور اسعد و پڑھنا یہی قیام میں قبل نماز کے مستحب ہے اور دو خطبہ بھی بعد نماز کے مستحب ہے
 مذہب شافعی اور اسحاق اور ابن جریر اور فقہائے محدثین کا اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک خطبہ مستحب
 نہیں اور شافعی کی دلیل احادیث صحیحہ میں جو صحیحین وغیرہ میں وارد ہوئی ہیں کہ اسلم نے اور بیان کیا
 ہم سے یہی روایت بھی بن تیحی نے ان سے ابو سعید نے ان سے شام بن عروہ نے اسی سند سے اور یہ
 زیادہ کیا کہ آپ نے فرمایا بعد حمد کے بیشک سوچ اور جائد اللہ کی نشانیوں سے ہیں اور یہ بھی زیادہ
 کیا کہ میرے آپ نے دونوں تہاتہ اٹھائے اور فرمایا کہ آگاہ ہو میں نے اس کا بیجا پڑھنا دیا **عَنْ عَائِشَةَ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ زَكَبًا وَصَفًا لِلنَّاسِ وَدَائًا فَأَقْرَأَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِذَاذَهُ طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَمَعَهُ
رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمِيدِهِ رَبَّنَا
وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ تَامَ فَأَمَّا قِذَاذُهُ طَوِيلَةٌ هِيَ آدُنْ مِنْ
الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَمَعَهُ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ آدُنْ مِنْ
الرُّكُوعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمِيدِهِ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ
ثُمَّ سَجَدَ وَكَمَدَ كُرْ أَبَوَالطَّاهِرِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ نَعَلَ فِي الرُّكُوعِ الْاٰخِرِ
مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى اسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رُكُوعَاتٍ وَارْبَعَ سَجَدَاتٍ وَاجْلَسَتْ
الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَتَى عَلَى اللَّهِ
بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ
لَا يَغِيْبَانِ لِمَوْكِدٍ أَحَدٍ لَكُمُوهُمْ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَأَنْشُرُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَقَالَ أَيُّهَا الصُّلَاةُ
لَا يَغِيْبَانِ عَنْكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا أَكُلْتُ رُغَدًا ثُمَّ
حَقَّ لَقَدْ رَأَيْتُكَ أُرِيدُ أَنْ أَخَذَ فَيُطْعَمُ مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَلَسْتُ أَتَدْمُ وَقَالَ لِلرَّادِيِّ

[illegible]

کہو یہی کہیوں پکار دو کہ رب لوگ مکر ناز ادا کرو غرض لوگ جمع ہو گئے اور آپ نے آگے ٹیکہ کھینچ کر رکھ لیا
 اہل اور چار رکوع کیسے دو رکعتوں میں اور چار رکعتوں میں **سُحْرٌ** عَائِشَةُ أَنَّ الشَّيْءَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَمِعَهُ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ يَقْرَأُ قَدْ فَصَّلَ أَنْ يَكُونَ دُعَايَاتٍ فِي دُرُكَتَيْنِ وَأَرْبَعٌ سَبَّحَاتٍ
 قَالِ اللَّهُ هَرِي وَالْخَبْرُ كَيْفَ دُعَايَاتٍ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ صَلَاتِي الْكَبِيرَ دُعَايَاتٍ
 فِي دُرُكَتَيْنِ وَأَرْبَعٌ سَبَّحَاتٍ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 سورج گرہن کی نماز میں قرأت پکار کر پڑھی اور چار رکوع کیسے اور چار رکعتوں میں دو رکعتوں میں زہری نے
 کہا کہ خبر دی چھو گئی بن عباس نے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع کیسے دو رکعتوں میں
 اور چار رکعتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا روایت کی محمد بن حباب بن الولید نے اون سے محمد بن حرب نے ان سے
 محمد بن الولید نے اون سے زہری نے اون سے گنہر بن عباس نے ان سے ابن عباس بیان کی ابن عباس نے
 نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سورج گرہن کے دن جیسے عودہ نے حضرت عائشہ سے **عَنْ عَائِشَةَ**
 ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ حَدَّثَنِي مَنْ أَصَدَّقَ حَسْبُنَا بِهِ رُوِيَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الشَّيْءَ
 أَنْكَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَاقَمَ قِيَامًا شَدِيدًا يَقُومُ قَائِمًا ثُمَّ
 يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَرْكَعُ فِي ثَلَاثِ دُعَايَاتٍ وَأَرْبَعِ سَبَّحَاتٍ
 فَأَصْرَفَ رَأْيَهُ فَبَكَى الشَّمْسُ وَكَانَ إِذَا دُرُكُ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ
 قَالَ سَمِعْتُ اللَّهَ لَمِنْ حَمْدِهِ لَا فَنَاقَمَ فَنَحْمَدُ اللَّهَ وَأَتَمُنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ
 لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ جَمَاعَةٍ أَيْلَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا كَذَا أَرَأَيْتُمْ كَسُوءَ مَا
 عَاذُوا اللَّهَ عَنِّي بِجَلِيكَا ترجمہ عبد بن عمر گنہر بن عباس کی روایت کی محمد بن حباب بن الولید نے
 جاسا ہوں مراد اس شخص سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں کہ ایک بار سورج گرہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے نہایت اداس نماز میں پڑھی دیر تک کھڑے رہی اس طرح کہ ایک بار کھڑے ہوئے پھر رکوع کر کر
 پھر کھڑے ہوئے پھر رکوع کرتے پھر کھڑے ہوئے پھر رکوع کرتے غرض پڑھتے دو رکعتیں کہ ہر رکعت میں تین رکوع
 ہوتے اور دونوں رکعتوں میں چار رکعتوں میں جب نماز ختم ہوئی آفتاب صاف ہو گیا اور جب رکوع کرتے الگ
 کھڑے پھر رکوع میں جاتے اور جب سر اٹھا کر جمع اللہ لیس حمد کہتے اور بعد نماز کے خطبہ پڑھ کر کھڑے ہوئے اور
 اللہ تعالیٰ کے حمد و ثنا کی پھر فرمایا کہ سورج اور چاند میں کسی کی موت و حیات کو سب سے گہن نہیں لگتا

[illegible]

ذالك

[illegible]

میں ابوشامہ عمرو بن ماسک کو دیکھا کہ اپنی انتہین دوزخ میں کھینچا ہے اور عرب کا خیال تھا کہ سوچ اور
 جانہ میں گہن نہیں لگتا مگر کسی شخص کے مرنے سے اور آپ نے فرمایا کہ وہ دلدور و نشانیاں ہیں اس کی نشان
 میں ہے کہ وہ گمراہ تھا ہے چہرہ بادن میں گہن لگے تو نماز پر ہر جب تک کہ وہ کہل نہ جاوے کہہا مسلم رحمہ اللہ
 علیہ نے کہا کہ یہاں کی ہی روایت ہے کہ ابوشامہ سمعی نے اون سے عبدالمکک ان کو شام نے اسی استلاو
 مثل اس کی کہ اس میں ہے کہ دیکھا میں نے الکندرت سے اور زوالی لنبی الالی کو اور یہ نہیں فرمایا کہ وہ نبی سرور
 میں کی تھی **ف** احمدیہ سے معلوم ہوا کہ ضعیف گناہوں پر یہی پڑھتی ہے اور یہی احتمال ہے کہ
 کا فر اور اہل کے سبب اب پر عذاب اور زیادہ ہو گیا یا مسلمان ہو اور سو دوزخ کے اور اگل کے اور کسی
 طرح کا عذاب اب پر ہوتا ہو چنانچہ حدیث میں یہ صاف نہیں ہے کہ وہ دوزخ میں تھی **حکم** جابر بن
 عبد اللہ قال انکسفت الشمس فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم مات ابراہیم
 ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الناس انما انکسفت لموت ابراہیم فقال الشیخ
 صلی اللہ علیہ وسلم فصل باناس مرت رکعت یا بعد سجدة ابت بد انکسبت ثم قد انا حال
 القراءۃ ثم رکعوا مائتا قام ثم رفع رأسه من الركوع فقرأ آية ذون القعدة لاول
 ثم رکعوا مائتا قام ثم رفع رأسه من الركوع فقرأ آية ذون القعدة الثانية ثم
 رکعوا مائتا قام ثم رفع رأسه من الركوع ثم احدث بالسجود سجدة ثانی ثم قام
 فركع ايضا ثلاث ركعات ليس بها ركعة الا التي قبلها اقول من التي بعد ها وركعوا
 نحو من سجود ثم تلووا نازل من الصفوف خلفه حتى انتهى وقال ابو بكر حتى انتهى الى
 النساء ثم تقدموا وتقدم الناس معه حتى قام في مقام فأنصرف وخير الصفوف وقد اصبحت
 الشمس فقال يا ايها الناس انما الشمس والقمر ايتان من آيات الله وانما لا ينكسران
 لموت احد من الناس قال ابو بكر لموت النبي فاذا رايت ثم شيدا من ذلك فصلوا حتى تجل ما
 من ثم نزلت سورة الفاتحة ورايت في ذلك يوم هذين في لفظ جبريل بالنار ورايت محمدا رايت
 نازل تحت حافة ان يصيبني من لفظها حتى رايت في ما صاحب الجن بعد فصب في النار
 كان يبرق الحاجر بعينه فان لم يكن قال انما اعلن رجوعي وان غفل عنه ذهب
 رضى ما ايت فيها صاحب العزة التي ربطها فلم تطعمها او لم تدعها تاكل من خشاين

نے خیال کیا کہ نہ کروں غرض جن چیزوں کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے اور میں کوئی چیز ایسی نہیں ہی جو میرے
 اپنی اس نماز میں نہ دیکھی ہو **عَنْهُ** اِسْمَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ تَصَلِّيُ فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ يَصْلَوْنَ
 فَأَشَارَتْ بِأَسْبَاطِ السَّجْدَةِ فَقُلْتُ آيَةُ كَالَتْ نَعَمْ فَأُطَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِيَامَ
 جَلَسَ حَتَّى تَجَلَّأَنِي الْفَتَى أَوْ الْغَشَى فَأَخَذَتْ قَرْنَيْهِ مِمَّا بَيْنَ الْيَدَيْنِ فَجَعَلَتْ أَصْبَحَ عَلَى رَأْسِي
 أَوْ عَلَى رَأْسِي مِنْ السَّجْدَةِ قَالَتْ فَأَنْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّأَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ مَا مِنْ شَيْءٍ فَرَأَيْتُمْ
 رَأَيْتُمْ كَذَا قَدْ رَأَيْتُمْهُ فِي مَنَاجِيهِ هَذَا أَحَدُ آيَاتِ اللَّهِ وَالْآيَاتُ دُرَاهِمٌ قَدْ أُدْخِلَ فِيهَا الْإِسْمُ فَتَقَرَّبُوا
 فِي الْقُبُورِ كَيْدِيًّا أَوْ مَخْلُوفَةً فِي السَّيْرِ الدَّخَالِ لَا أَدْرِي أَيْ ذَلِكَ قَالَتْ اِسْمَاءُ فَيَقُولُ أَحَدٌ
 فَيَقَالُ لَهُ مَا عَلَيْكَ يَا نَفْسُ أَوْ الْمُؤْمِنُ لَا أَدْرِي أَيْ ذَلِكَ قَالَتْ اِسْمَاءُ
 فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَرَ يَابِسَاتٍ وَالْأُصْدَى فَاجْتَبَا وَأَطْعَمْنَا ثَلَاثَ
 مَرَّاتٍ فَيَقَالُ لَهُ كَمْ قَدْ كَفَّ تَأَنُّمُكُمْ إِنَّكُمْ لَتُؤْمِنُونَ بِهِ قَدْ كَفَّ صَالِحًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُونَ أَوِ الْكُفَرَاءُ
 لَا أَدْرِي أَيْ ذَلِكَ قَالَتْ اِسْمَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ
 شَيْئًا فَقُلْتُ مَرَّحِمِهِ اسْمَاءُ نَعْنِي كَمَا رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَوَى عَنْهُ مِنْ حَضْرَتِ
 عائشة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْسَ بَاسَ لَكِي يَوْمَ نَمَازٍ تُرْبَتِي تَهْنِئِينَ سَمِعْتُمْ كَمَا لَوْ كُنْ كَمَا كَانُوا حَالُ هِيَ كَمَا نَمَازٍ تُرْبَتِي
 مَن تَوَانَهُونَ لَمْ يَنْزِلُوا مِنْ سَمَاءٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ
 اِتَهَنُوا لَمْ يَنْزِلُوا مِنْ سَمَاءٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْنِي لَمْ يَنْزِلُوا مِنْ سَمَاءٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ
 تَهْنِئِينَ سَمِعْتُمْ كَمَا لَوْ كُنْ كَمَا كَانُوا حَالُ هِيَ كَمَا نَمَازٍ تُرْبَتِي تَهْنِئِينَ سَمِعْتُمْ كَمَا لَوْ كُنْ
 أَقْنَابُ كَهْلُ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ
 جَزِيرِي نَهْنِئِينَ سَمِعْتُمْ كَمَا لَوْ كُنْ كَمَا كَانُوا حَالُ هِيَ كَمَا نَمَازٍ تُرْبَتِي تَهْنِئِينَ سَمِعْتُمْ كَمَا لَوْ كُنْ
 حَبْتِ أَوْ دُونَ خُ كَوَيْسَ بَاسَ لَكِي يَوْمَ نَمَازٍ تُرْبَتِي تَهْنِئِينَ سَمِعْتُمْ كَمَا لَوْ كُنْ كَمَا كَانُوا حَالُ
 كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ كَمَا نَمَازٍ

جاءنا

فقلت

مومن ہے تو کہے گا کہ وہ کچھ مین امر کے پیچھے ہوئے اور انہر حجت کرے اور اس سے پہلے اس کے پاس کچھ خبر کی
 اور یہ کیا آہ کی خبر لیکر آئے اور عقربا کی حد بشت قبول کی اور ان کا کہنا تھا مائین بار وہ یہی جواب دیکھا پھر
 (یعنی فرشتہ) اس کے کینکا کہ نزد سو جا اور ہم کو معلوم تھا کہ تو ایماندار ہے سو اچھا پہلا سوال ہے۔ اور ساقی کہتا
 ہے (یعنی فرشتہ) کہ مین نہیں جلتا مین لوگوں سے ملتا تھا کچھ کہتے تھے سو مین نے بھی کہہ دیا یا ریشہ لوگوں کی
 دیکھا پہلی سو مین ہی کچھ کہتا تھا کہ کوئی امر تحقیق سے میرے یقین مین نہیں تھا معلوم ہوا کہ وہ شخص لوگوں کا
 مقلد ہے مینی انہما اور مضمون رسالت کے دل سے تحقیق اور تصدیق نہ کرتا تھا مسلم نے کہا روایت کی ہے
 ابو بکر نے اور ابو کرینے دونوں نے ابواسامہ سے اس نے ہشام سے اس کے فاطمہ سے اس کے اسامہ سے روایت
 کی کہ انہوں نے کہا مین حضرت عائشہ کے پاس آئی اور لوگوں کو کہتا ہے دیکھا اور وہ نماز پڑھتی تھیں سو میں نے
 کہا کیا حال ہے لوگوں کا اور بیان کی حدیث مثل حدیث ابن عمر کی جو انہوں نے ہشام سے روایت کی۔
 عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَلَكِنْ قُلْتُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ جِئْتُ عُرْوَةَ فَسَمِعْتُهَا
 سورج کو کسوف ہوا کہہ دو بلکہ کہہ سورج کو خسوف ہوا **ف** کسوف اور خسوف دونوں کے سنو ایک ہیں
 اور چاند اور سورج دونوں کے لیے دو نوافظ ہوتا صحیح ہے اور ایک قول ضعیف ہے کہ سورج کے لیے کسوف
 کہنا چاہیے اور چاند کے لیے خسوف اور قاضی حیاض نے اس کی خلاف دعویٰ کیا ہے مگر قول ہاتھ اس آیت
 سے روایت ہے و خسف القمر اور جبہ و اعل علم کا قول ہے کہ خسوف اور کسوف دونوں جائز ہے کہ پورا کہیں
 نہ ہو اور کچھ روشنی باقی رہے اور بعضوں نے کہا کہ خسوف وہ ہے جس میں ذرا رنگ بدل جائے اور کسوف
 وہ ہے کہ پورا تغیر آجائے خواہ چاند مین خواہ سورج مین اور امام بشت نے کہا کہ خسوف وہ ہے جو پورے مین
 اور کسوف وہ جو تھوڑے مین اور یہ قول عروہ کا جو اور بزرگ ہوا اس کو وہی قائل ہیں اور کوئی قائل نہیں
 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا أَتَانَا قُلْتُ فَرَجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَتْ فَقَدْ رَأَيْتُكُمْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَذْتُ بِرَأْسِي وَدَخَلْتُ فِي بَيْتِي وَنَقَامَ لِلنَّاسِ قِيَامًا وَكَانُوا لَوْ
 أَنَّ النَّاسَ نَأَوْا لَكُنْ يَتَخَرَّاتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّكَ مَا حَدَّثَ أَنَّكَ لَكُم مِّنْ طَوْلِ الْيَوْمِ حَسْبُ
 اسامہ ابی بکر کی صاحبزادی نے کہا نبی صلو اللہ علیہ وسلم ایک دن گہرا تھی کہ جس دن سورج بڑ
 ہوا تھا اور آپ گہرا بٹ سو کسی عورت کی بیوی چادر اوڑھ لی اور چلو یہاں تک کہ آپ کی چادر آپ کو لاکر
 دی اور غار مین اتنی دیر کھڑے رہے کہ اگر کوئی شخص آتا تو ہم یہی بنانا کہ آپ نے کہہ دیا ہے جس کو مع آپ

برہن ہے اور دعا کرتے ہو بیان تک کہ آفتاب کھل گیا حساب فردوس و ریتین پڑھیں اور در کعبین تمام
 کین و اس صاف معلوم ہوا کہ وہ نماز میں گرنے لگے تھے جیسا ہم نے اوپر کہا تھا **عَنْ سَبِّهِ**
ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَتْرُحُّ بِأَسْهُمِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَكَدَ نَحْوَ حَذِيئَتِيَا مَرَحِمَهُ اسْكَدَ هِيَ جَوَادِرُكَ رَأَى عَنِ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ جُمَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُحْيِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْلَا أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ هُمَا آيَةٌ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتَهُمَا
فَصَلُّوا مَرَحِمَهُ عَبْدُ اللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَخِرَ دِي كَرَأَيْتَ مَا سَوَّجَ اسْمُ جَانِدِ كَسَى كَسَى
جَنِي سَ نَبِيْن كُنَا تَعْبَكِهِ دِه اسْدِي نَشَانِيْن مِيْن مِيْن جَبْنَم كَمُو دِكُو تَوْنَا زِيْرِي سَبِيْعِيْن الْخَيْرِي
ابْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ أَبُو رَاحِمٍ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَكُونُ كَسْفَانِ
لِمَوْلَا أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ كَذَا رَأَيْتُمُوهُمَا نَادَعُوا اللَّهَ مَلَكُو حَاحِي تِيْ كَسَفَتِ مَرَحِمَهُ اسْكَدَ هِيَ
جَوَادِرُكَ رَأَى عَنِ عَبْدِ اللَّهِ

جنازی کا بیان **ف** جنازہ مشفق ہے جبر سے کہ چھپانے کے معنی میں ہے اور جنازہ جیم کی زبردستی
 بھی درست ہے کہ جیم کی زیر سر وضوح ہے اور بعضوں نے کہا جب جیم کی زیر کہین تو مردہ مراد ہے اور
 جب زیر کہین تو وہ جبر مراد ہوگا جبر مردہ ہے اور بعضوں نے بالعکس کہا ہے اور جمع اس کی جنازہ
 زبردستی آتی ہے **عَنْ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَبُوا**
مَوْتَانَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَرَحِمَهُ ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِيْن كَرَأَيْتَ مَا سَوَّجَ اسْمُ جَانِدِ كَسَى كَسَى
 بیارو کو جو قریب مرنے کے ہوں انکو لا الہ الا اللہ کہنا اور **ف** اسلم کہ آخر کلام انکا لا الہ الا اللہ ہے
 کہ حدیث میں آیا ہے جب یاہ آخر کلام ہوگا وہ جنست میں جاوے گا اور بہر تغین کا حکم مستحب ہے اور اسکا
 ہے علماء کا اس پر اور مکر وہ ہے بیمار کو حکم کرنا اور بار بار اسکو کہنا کہ کہین **ف** تک اگر انکار کر دے بیشیہ بلکہ لازم
 ہے کہ اس کے پاس اس کلمہ کو پڑھیں تاکہ وہ بھی سنکر پڑھیں گے اور جب وہ ایسا پڑھ لے پھر چپ ہو
 مرنے مان اگر پھر کچھ اور بات کرے تو پھر تغین کر دین کہ اخیر کلمہ اسکا کلمہ توحید ہو مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے
 کہا اند بیان کی سہو بھی روایت قتیبہ بن سعید نے اون سے عبد الغفر نے مینے در اور وکی نے اور

فَنَفَّسَ لَهُ وَكَفَّرَ لَيْلٍ اَخْبَرُوهُ اَدَّ قَالَ خَالِدٌ اَلْحَمْدُ لِمَا دَعَاكَ اَخْبَرُوهُ سَابِعَةً سَيِّئَةً مَرَّجَةً خَالِدٌ اَخْبَرُوهُ
 نے اسی سنا دوسرا منہ اوپر کی روایت کی اور اس میں یہ کہا کہ حضرت فرید عا میں عرض کی کہ یا ابراہیم خلیفہ ہو تو
 ان کا انکے بال بچوں میں جو یہ چھوڑ کرے ہن اور کہا کہ یا ابراہیم انکی قبر چڑی کر اور فرح کا لفظ نہیں کہا
 اور یہ بھی زیادہ کیا کہ خالد نے کہا اور ایک نے علی اپنی ساتویں چیز کے لیے کہ وہ میں پہل گیا علی
 اَلْحَمْدُ لِمَا دَعَاكَ اَخْبَرُوهُ لَمْ يَكُنْ اَكْبَرُكَ اَلْحَمْدُ لِمَا دَعَاكَ اَخْبَرُوهُ لَمْ يَكُنْ اَكْبَرُكَ اَلْحَمْدُ لِمَا دَعَاكَ اَخْبَرُوهُ
 نفسہ ترجمہ ابوسریہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو آدمی کو کہ جب جاتا ہے تو انہیں
 کہلی رہ جاتی ہیں لوگوں نے کہا ان آپ نے فرمایا سب اسکا یہ ہو کہ نگاہ اسکی جان کے پیچھے جاتی ہے کہا
 سلم نے اور یہی حدیث روایت کی پھر سے قتیبہ بن سعید نے اون عبد الغزیز نے یعنی در اور دی سے ان کے
 علامہ نے اسی سند سے حسن بن عبد بن عمر نے کہا قال قال ام سلمة لما مات ابو سلمة قلت غفر
 لِي اَنْتَ غُفِرَ لِي لَوْلَا اَنْتَ لَمْ يَكُنْ اَكْبَرُكَ اَلْحَمْدُ لِمَا دَعَاكَ اَخْبَرُوهُ لَمْ يَكُنْ اَكْبَرُكَ اَلْحَمْدُ لِمَا دَعَاكَ اَخْبَرُوهُ
 اَمْرًا اَكْبَرُكَ اَلْحَمْدُ لِمَا دَعَاكَ اَخْبَرُوهُ لَمْ يَكُنْ اَكْبَرُكَ اَلْحَمْدُ لِمَا دَعَاكَ اَخْبَرُوهُ لَمْ يَكُنْ اَكْبَرُكَ اَلْحَمْدُ لِمَا دَعَاكَ اَخْبَرُوهُ
 اَنْ يَكُنْ لِكُلِّ الشَّيْطَانِ بَيْتًا فَاَخْرَجَهُ اللهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ فَكَفَفَتْ عَنْ اَبِيكَ فَكَلَّمَكَ اَبِيكَ تَرْجِمَهُ
 عبید بن عمیر نے کہا ام سلمہ نے کہا جب ابوسلمہ کا انتقال ہوا میں نے کہا یہ مسافر یا زین میں مر گیا
 میں اسکو لیے ایسا رو دئی کہ لوگوں میں اسکا خوب چرچا ہو گا غرض میں نے رونے کی تیاری کی کہ ایک مرتبہ
 اور انکی بیعت کے اوپر کے محلہ سے وہ جا رہی تھی کہ میرا ساتھ دو کہ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے
 آگے آکر اور فرمایا کہ کیا تو شیطان کو بلانا چاہتی ہے اس گھر میں جہین سے انہوں نے اسکو دوبار نکالا ہے
 ام سلمہ کہتی ہیں کہ یہ میں رونے سے باز رہی اور زوی ف نوکر نہا تو شیطان کو مہمان بلانا ہے
 اور یہ افلاق تیرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ام سلمہ کو کچھ نہ کہا اسلیو کہ وہ شدت غم میں تھیں اور
 دوسری صورت کو روک دیا کہ وہ بھی سمجھ کر رونے سے باز رہیں عَلَّقَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
 قَالَ مَتَاعُنَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّتْ اِلَيْهِ لِحْدَايَ بَنَاتِهِ تَدْعُوهُ وَتَحْكِي لَهُ
 اَنْ صَبَا كُنَّا اَرْبَابًا لَهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ لِلرَّسُولِ اَرْجِعْ اِلَيْهَا فَاخْبِرْهَا اَنَّ اللهَ مَا اخَذَ وَكَلَهُ
 مَا اَعْطَى وَكَسَلَهُ كَيْدًا كَالْاَجْلِ شَيْءٍ فَمَرَّهَا فَتَصَبَّرَ وَتَحْتَسِبُ فَقَادَ الرَّسُولُ فَقَالَ اَلَيْهَا تَدْعُو
 اَقْسَمْتُ لَنَا يَدْعُوهَا فَكُلْ نَقَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ

اور وہ ان کو کئی جگہ یاد رہنا پڑا جیسے دنیا داروں کے دروازے پر جوتا ہے) اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے آپ کو
 نہیں پہچانا آپ نے فرمایا میرے دو ہی ہے جو صدر کے شروع میں ہو مسلم نے کہا اور یہی روایت کی ہے توحید بن
 حبیب حاشی نے اپنے اوتار خالد نے لینے ابن ہارث اور روایت کی ہے سے عقبہ بن مکرم نے ان سے
 عبد الملک بن عمرو اور کہا مسلم نے روایت کی مجاہد بن احمد بن ابراہیم نے ان سے عبد الصمد نے سب سے کہا قوتا
 کی ہے عقبہ نے اسی اسناد سے مانعہ عثمان بن عمر کی روایت کی اور وہی عقبہ بیان کیا اور عبد الصمد کی روایت
 میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گدڑ کی عورت کو پاس سے کہہ قبر کے پاس بیٹھی تھی حکم بن عکرم رضی اللہ عنہ
 حُكْمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَكَتْ لِحَبْلِ عَصَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مَعَكَ كَابُ الْبَيْتِ الْكَافِرُ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّيْلَ يُعَذِّبُ بِيَكَاةِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد الصمد نے کہا انھیں
 روزِ نکیر حضرت عمر رب (بہنہ) صاحبِ زادی ہیں (تو حضرت عمر نے فرمایا چپ رہو اگر میری بیٹی کیا تم جانتی نہیں
 ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مرد سے پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے اس پر رونے سے
ف اس بارہ میں کئی روایتیں حضرت عمر اور ان کے صاحبِ زادی سے مروی ہوئی ہیں اور ام المومنین حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا جو سب فقہاء اور مجتہدوں کی ماں ہیں ان میں کلامِ فرمائی ہیں اور فرمائی ہیں کہ ان اور
 کوشبہ ہو گیا حضرت ایسا کیوں فرماتے لگے سلیو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا کہ اگر وہ زور و زور آخرت سے نیکی کرنی کسی کا جو
 نہ اٹھا دگا پہر اور ان کے رونے سے میت پر کیوں عذاب ہونے لگا اور ہم حدیث جس سے حضرت عمر استدلال
 کرتے ہیں ہم تو حضرت نے ایک یہودیہ عورت کو لیے فرمائی تھی کہ لوگ تو اس کے لیے رو رہے ہیں اور اس پر
 عذاب ہو رہا ہے غرض اس پر عذاب اس کے کفر کی وجہ سے تھا نہ ان کے رونے سے اور علماء نے حضرت عمر کی
 روایتوں کی تاویل یہی کہ مراد ان سے وہ مرد ہے جو وصیت کر گیا جو اپنے دلچورنے اور فحش کرنے
 کر اور اسکی وصیت پر عمل ہو تو بیشک اس پر عذاب ہوگا اور جس میت پر لوگ حذر و دیندار اسے وصیت
 نہ ہو یا اس کے دلیں کراہت ہو تو نہ ہو اس پر عذاب کے رونے سے کیوں عذاب ہو لگا اس لیے کہ اللہ خود
 فرماتا ہے کہ کوئی کسی کا جو نہ اٹھا دگا اور عرب کی عادت تھی کہ رونے کی وصیت کیا کرتے تھے اور بعض
 نے کہا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ میت اپنی لوگوں کے رونے کو سنا ہے اور اس سے نکلیض پاتا ہے اور انہر
 غم کہا پاتا ہے اور دل کہتا ہے قاضی عیاض نے اس قول کو بحد کیا ہے اور سب قولوں سے عمدہ کہا ہے
 (النودی) **عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا لَبِثْتُ فِي قَبْرِ ابْنِ مَرْثَدَةَ تَلَيْتُ**

پر بیٹھ گئے اور میں ان دونوں کے چہرے میں اتنی عداوت اور اس کے ایک سے دوسرے کی آواز گونجنے لگی
 سے آتی اور ابن عمر نے کہا گویا اشارہ کیا عمر کو طرف کو کہ کھڑے ہو کر ادا دے دے والوں کو منع کر دین (یعنی انکو
 سنانے کے لیے کہا) کہ شامیں بننے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اور کسی
 لوگوں کے روئے سے اور عبداللہ بن عمر نے اسکو عام فرمایا (یعنی قید اسکی نہ لگائی کہ یہ حدیث حضرت سے یہود
 کے لیے فرمائی تھی) اور سید ابن عباس نے کہا کہ ہم امیر المؤمنین حضرت عمر کے ساتھ تھے یہاں تک کہ جب ہم مہیا
 میں پہنچے (کہ نام ایک مقام ہے) یکایک ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک درخت کے سایہ میں اتر اٹھا ہوا ہے
 تو مجھ سے امیر المؤمنین نے فرمایا کہ جا کر اور معلوم کر دو کہ یہ کون شخص ہے پھر میں گیا اور میں نے دیکھا کہ وہ حبیب
 تھے پھر میں اٹھا اور میں نے کہا مجھے آپ نے حکم دیا تھا کہ دیکھو یہ کون ہے تو میں نے دیکھا کہ وہ حبیب بن ہبیر
 انہوں نے فرمایا کہ جاؤ اور انکو حکم دو کہ ہم سے ملین میں نے کہا ان کے ساتھ انکی بیوی ہی ہے حضرت عمر
 نے فرمایا کیا مصداق ہے اگرچہ وہ پھر جب مدینہ میں آئے تو کچھ دیر ہی نہ گئی کہ امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے اور حبیب
 آکر اور کہنے لگے کہ ہائے میرے بھائی اور ہائے میرے صاحب تو حضرت عمر نے فرمایا کہ تم جانتے نہیں ہو یا تم نے سنا
 نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مردہ اوس کے گھر والوں کے روئے سے عذاب پاتا ہے
 بھڑکھا کہ عبداللہ نے مطابق کہہ دیا کہ ادا دے دے روئے سے عذاب پاتا ہے اور حضرت عمر نے یہ کہا تھا کہ بعض
 لوگوں کے روئے سے عذاب پاتا ہے پھر میں کھڑا ہوا (یہ قول عبداللہ بن ابی ملیکہ کا ہے) اور حضرت عائشہ
 کے پاس گیا اور ان کے یہ بیان کیا جو ابن عمر نے کہا تھا تب انھوں نے (یعنی ام المؤمنین) فرمایا نہیں
 بات نہیں ہے قسم اللہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ یہی کہ مردے کو ادا دے کے لوگوں کے
 روئے سے عذاب ہوتا ہے بلکہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ کافر پر ادا دے کے گھر والوں کے روئے سے عذاب اور
 زیادہ ہو جاتا ہے اور مولا تاہی ہے اور منہ تانہی ہے (یعنی اللہ) اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا
 ایسا کہا ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا قاسم بن محمد نے کہ جب حضرت عائشہ کو خبر پہنچی حضرت
 عمر اور ابن عمر کے قول کی تو انہوں نے فرمایا کہ تم ایسے لوگوں کی بات کہتے ہو کہ وہ جھوٹ نہیں بولتے اور
 انکی بات کو کوئی جھوٹ سمجھ سکتا ہو مگر سنو میں کہی غلطی ہو جاتی ہے (یعنی مراد یہ کہ حضرت زینہ بات
 یہود یا کسی اور کافر کے لیے فرمائی تھی سنو والوں نے اسکو ہر شخص کے لیے عام سمجھ لیا) **ف**
 نودی نے کہا کہ اس حدیث میں ثابت ہوا کہ جبیر کا ظن غالب ہے اور میرے شرم کہا سکتی ہیں جسو ام المؤمنین

سوار ایک درخت کو سایہ کے نیچے دیکھے تو حضرت عمرؓ نے مجھ سے فرمایا کہ دیکھو یہ سوار کون ہیں میں نے دیکھا انکو وہ صہیبؓ تھے پھر میں نے حضرت عمرؓ کو خبر دی تو انہوں نے کہا انکو بلاؤ ابن عباسؓ نے کہا میں انکے پاس گیا اور صہیبؓ کے کہا کہ جلاؤ اور امیر المومنینؓ کو ملو پھر جب حضرت عمرؓ کو نظر لگا تو صہیبؓ ان کے پاس آئے اور رونے لگے اور کہنے لگے اے میرے بہائی اور اے میرے صاحب پہلے کہا عمرؓ نے صہیبؓ کو اسے صہیبؓ کیا تم میرے اور پرور ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیت پر بعض لوگوں کے رونے سے عذاب کیا جاتا ہے تب ابن عباسؓ نے کہا جب حضرت عمرؓ نے انتقال کیا میں نے اسکا ذکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا انہوں نے کہا اگر تم میرے عمرؓ کو حضرت عمرؓ نے ایسا نہیں فرمایا اللہ کی قسم کہ اللہ عذاب کرتا ہے مومن پر کسی کے رونے سے بلکہ یوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فر کا عذاب اسکو لوگوں کے رونے سے زیادہ کرتا ہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تم کو قرآن کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں فرماتا ہے کہ کوئی کفر کا جوچہ اٹھائیو الا نہیں اور ابن عباسؓ نے اسی بات پر فرمایا کہ اللہ ہی مہلتا ہے اور وہی اولاتا ہے ہر ابلیس کیسے کہا کہ قسم اللہ کی پھر ابن عمرؓ نے اس پر کچھ نہیں کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی تم سے عبدالرحمن بن ابی بکرؓ نے اون سے سفیان سے اون سے عرو سے اون کو ابن ابی ملیکہ نے کہا انہوں نے کہا ہم ایک جنازہ میں تھی کہ وہ ام ابان حضرت عثمانؓ کی صاحبزادی کا تھا اور بیان کی حارث اور مرفوع کیا ایوب اور ابن جریج نے اور حدیث ان دونوں کی پوری ہے عمرو کی حدیث صحیح عبد اللہ بن عمرؓ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان للیت یعذب ربکا لکنی ترجیہ عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے پر زندہ کر دینے سے عذاب ہوتا ہے صحیح ابن حنبلہ ابن عمرؓ عن ابن عباسؓ قال ذکر عند عائشہ قول ابن عمرؓ للیت یعذب ربکا و اھل عکبرہ فقال یحکم اللہ اباعبدالرحمن سمیع شیدا فکرم خطہ انما مکت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اذک فی یودی وہم یکتون علیہ فقال انتم تکتون و انہ لیکعذاب ترجیہ ابن عباسؓ وہ سے راوی ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے آگے ابن عمرؓ کس کہنے کا ذکر ہوا کہ مرد پر اوسکی لوگوں کے رونے سے عذاب ہوتا تھا انہوں نے فرمایا اللہ رحمت کرے ابو عبدالرحمنؓ پر کہ انہوں نے سنا کچھ اور اوسکو یاد رکھا حقیقت اسکی یوں ہے کہ ایک یہودی کا جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آیا اور لوگ اس پر روتے تھے تو آپؐ نے فرمایا کہ تم تو روتے ہو اور اس پر عذاب ہوتا ہے

عن هشام بن عمار عن أبيه قال ذكر عند عائشة أن أبا بكر من رفع الرأس إلى النبي صلى الله عليه وسلم أن النبي يعذب في قبره بجملة أهله فقال له وهل أهلك رسول الله صلى الله عليه وسلم رائحة ليعذب بخليلته أو يدنس به وإن أهلكه لم يكون عليه إلا أن وذلك مثل قول ابن مسعود أن رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء على القلب يوم بدر فبشيت ليدرسن المشركين فقال لهم ما قال انهم ليس معون ما أقول وقد وهل أهلك انهم ليس معون أن ما كنت أقول لهم حق فقرأت أنك لا تشعرون الموتى وما أنت بمنع من القبول يقول جليل بن عبد الله فيهم من النار ثم حمزة هشام نے وہی مضمون روایت کیا جاوے گا اور حضرت عائشہ فرمایا کہ وہ پہل گئے ایسے عبد اللہ بن عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا کہ اوپر عذاب ہوتا ہے اور کنگاہ اور خطا کے سبب اور لوگ اس پر دوسری میں اس وقت اور قبول ہوئے عبد اللہ کی ایسی ہی کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفود کے کنوین چرس میں بدر کے مشرکوں کے مقتول ہو کر پڑے ہو کر فرمایا جو فرمایا اور عبد اللہ نے یوں روایت کیا کہ وہ لوگ سنو زمین جو میں کہتا ہوں اور عبد اللہ پہل گئے حقیقت یہی کہ حضرت سے فرمایا کہ ابہ جاتی ہیں کہ جو میں اور کہتا کہ تمہارا یعنی اونکی زندگی میں (وہ سچ لکھا یہ حضرت عائشہ نے یہ آیت یہی کہ تو نہیں سنا سکتا مرد کو اور نہ سنا سکتا ہو اونکو جو قبروں میں ہیں یہ حال سے اور ان خبر دینا ہی جب وہ جگہ پر پہنچے یہ گھوڑوں میں دوزخ کے مسلم نے کہا اور روایت کی کہ ہم سے یہی حدیث ابو بکر نے اور ان سے و کچھ نے اور ان سے هشام نے اس سند سے ابوالکاسم کے روایت کے مثل مضمون میں اور حدیث اسانہ کی پوری ہی اس حدیث تہذیب اخلاق حضرت عائشہ کے معلوم ہوئی کہ مسائل مختلفہ میں کس اور جس سے عبد اللہ بن عمر کا ذکر کیا ایک جگہ فرمایا کہ اللہ ان پر رحم کرے دوسری بار فرمایا کہ وہیوں کے اخلاق اس مانہ کے کس نظرات باہمی ہیں کسی کسی خلاف تہذیب باتیں قلم و زبان سے نکلتی ہیں محض حسن و بدت عبد الرحمن انھا لکن کبرتہ انھا سمحت عائشہ و ذکر کھا ان عبد اللہ بن عمر سے ان ان المیت کعبہ بن جبرائیل فقال عائشہ بعفہ اللہ لابی عبد الرحمن اما انہ لکبر تذیب و کتہ نبی او اخطا انما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جو دیتہ میرے علیہ انقال انهم ليس يكون عليه او انما ليعذب في قبره ها ترجمہ عمرو نے خبر دی کہ انہوں نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمر نے پر عذاب ہوتا ہے زندہ کے دہنے سے

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اسے سختی اور عداوت کے ساتھ کہا کہ یہ جہنم کے لوگ ہیں جو کہ ہر گئی حقیقت یہی
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت پر گزرنے کو لوگ اس پر رو رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو مردے ہیں
 اور آپ پر ترس میں عذاب ہوتا ہے **عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْكَوْفَةِ قَرْطُةُ بَنِي**
كَعْبٍ فَقَالَ الْمُخَلِّفُ بْنُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَجَّحَ عَلَيْكَ يَأْتِ
يَعْتَذِرُ بِمَا نَجَّحَ عَلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ترجمہ علی بن ربیعہ کہہ رہا ہے کہ جو شخص اپنے من کو دھو دے اور کعب کی بیٹی قرتہ
 اتنی اور وغیرہ نے سنا کہ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص دھو دے گا اور کعب عذاب
 ہوگا اور اس کے سبب قیامت کو دن مسلم نے کہا روایت کی مجسری علی بن حجر نے اور ابو علی بن مسلم نے
 ابو محمد بن قیس نے اور ابو علی بن ربیعہ نے اور ابو وغیرہ بن شعبہ نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
 مثل اوپر کی روایت کی اور مسلم نے کہا روایت کی مجسری ابن ابی عمر نے اور ابو مروان بن معاویہ نے اور ابو
 سعید بن عبد اللہ طائی نے اور ابو علی بن ربیعہ نے اور ابو وغیرہ بن شعبہ نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل
 اسی روایت کی **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَدْبَعُ مِنْ**
أَدْبَعِ النَّبِيِّينَ لَا يَدْرِكُونَهُمْ فِي الْفَسْرِ وَالْإِحْسَانِ وَالطَّعْنِ فِي الْأَسْبَابِ إِلَّا سَتَفَاكُوا بِالْخَوْفِ وَالْتَّيَاضِ
وَقَالَ النَّاسُ إِذَا كَرِهْتُ قَبْلَ مَوْتِي أَتَقَامُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَعَلَيْكَ أَسْرَابُ الْخَيْرِ قَطْرَانِ وَدِرْعٌ مِنْ حَرْبٍ
 ترجمہ ابی مالک سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں ہیں پیکار میں جاہلیت کے لینے
 زمانہ کفر کی کہ لوگ انکو پھوٹیں گے ایک فتر کرنا اپنی حب پر دوسرے طعن کرنا دوسروں کی نسب پر اور تیسرے
 آزاروں پر پانی کی اسید رکھنا اور چوتھی بیان کر کے روٹنا اور بیان کر نیوالی اگر توبہ کرے اپنی مرنے سے پہلے تو
 قیامت جب ہوگی تو اس پر پھر میں ہوگا گندہک کا اور اور تہنی ہوگی کھجلی کی **ف** اس سے بیان کر کے
 روٹنے کی حرمت ثابت ہوئی اور یہ معلوم ہوا کہ جب تک موت کی علامات مثل خضہ کو ظاہر نہ ہوں تب تک
 توبہ قبول ہوتی ہے اور بعد نہیں **عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ لَمَّا جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَتَلَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَجَعَفَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعْرِضُ بِهِ الْحِزْنَ فَأَلَتْ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ مَاءِ الْبَابِ شِقَ الْبَابِ فَأَنَا كَرَجُلٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ لِي سَائِجَعًا وَزَوْدًا كَرَجَاءِ هُنَّ فَامَرَهُ أَنْ يَذْهَبَ فَيُبْعَاهُنَّ فَذَهَبَ فَأَنَا كَذَلِكَ كَسَر
الْهَقْنَ لَمْ يَطْعَمَ فَامَرَهُ الثَّانِيَةَ أَنْ يَذْهَبَ فَيُبْعَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَنَا كَذَلِكَ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ حَلَبْنَا

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَتْ فَرَعْتُكَ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَذْهَبَ كَأَحَدٍ وَأَقْبَرْتُ
مِنَ الْقُرَابِ قَالَتْ عَافَيْتُهُ فَقُلْتُ أَرْعَمَ اللَّهُ أَنْتَ وَاللَّهِ مَا أَفْعَلُ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَالَمِينَ تَرَجَمَ حَضْرَتُ عَائِشَةُ فَرَمَاتِي هِيَ كَتَبَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُوزِيدَ بِنِ جَارُثَةَ وَحُجْرَةَ ابْنِ طَالِبٍ وَرَبِيعَةَ ابْنِ رُوْحَانَ وَرَبِيعَةَ ابْنِ رُوْحَانَ
عَمَلِكِينَ بِطَبْعِهِمْ وَأَرْحَضَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَرَمَاتِي مِثْلَ الْكُوزِ وَرَأَى كِي وَرَأَى كِي وَرَأَى كِي وَرَأَى كِي
أَكْبَرُ تَخَفُضَ أَيْدِيهِمْ وَأَسْأَلُكُمْ كَيْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجْرَتَيْنِ رُوْمِي هِيَ ابْنِ رَيْبَعٍ حُجْرَتُهُ جَلَاكِرُ وَجُورَتُهُ مِثْلُ
مَنْعَ هِيَ (تَوَابُ) نَفَرَايَا كَيْدَ الْكُوزِ وَكُوزِيدَ بِنِ جَارُثَةَ وَرَبِيعَةَ ابْنِ رُوْحَانَ وَرَبِيعَةَ ابْنِ رُوْحَانَ وَرَبِيعَةَ ابْنِ رُوْحَانَ
دَوْبَارَهُ اسْكُوفَرَايَا كَيْدَ الْكُوزِ وَكُوزِيدَ بِنِ جَارُثَةَ وَرَبِيعَةَ ابْنِ رُوْحَانَ وَرَبِيعَةَ ابْنِ رُوْحَانَ وَرَبِيعَةَ ابْنِ رُوْحَانَ
هِيَ رُوْمِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضْرَتُ عَائِشَةُ فَرَمَاتِي مِثْلَ الْكُوزِ وَرَأَى كِي وَرَأَى كِي وَرَأَى كِي وَرَأَى كِي
مَوْثِقَهُ مِثْلَ خَالِدِ بْنِ الْوَلَدِ حَضْرَتُ عَائِشَةُ فَرَمَاتِي هِيَ ابْنِ رَيْبَعٍ حُجْرَتُهُ جَلَاكِرُ وَجُورَتُهُ مِثْلُ
كُوزِيدَ بِنِ جَارُثَةَ وَرَبِيعَةَ ابْنِ رُوْحَانَ وَرَبِيعَةَ ابْنِ رُوْحَانَ وَرَبِيعَةَ ابْنِ رُوْحَانَ وَرَبِيعَةَ ابْنِ رُوْحَانَ
مُسْلِمٌ لَمْ يَكُنْ كَيْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْدَ الْكُوزِ وَكُوزِيدَ بِنِ جَارُثَةَ وَرَبِيعَةَ ابْنِ رُوْحَانَ
كَرُوْمِي كَيْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْدَ الْكُوزِ وَكُوزِيدَ بِنِ جَارُثَةَ وَرَبِيعَةَ ابْنِ رُوْحَانَ
مُحَبِّبُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ هِيَ ابْنِ رَيْبَعٍ حُجْرَتُهُ جَلَاكِرُ وَجُورَتُهُ مِثْلُ
تَحْيِي بْنُ سَعِيدٍ هِيَ ابْنِ رَيْبَعٍ حُجْرَتُهُ جَلَاكِرُ وَجُورَتُهُ مِثْلُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّحْيِ لَيْسَ نَجِيذُ تَوَابُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْدَ الْكُوزِ وَكُوزِيدَ بِنِ جَارُثَةَ وَرَبِيعَةَ ابْنِ رُوْحَانَ
رُوْمِي كَيْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْدَ الْكُوزِ وَكُوزِيدَ بِنِ جَارُثَةَ وَرَبِيعَةَ ابْنِ رُوْحَانَ
اسْلِمُ كَيْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْدَ الْكُوزِ وَكُوزِيدَ بِنِ جَارُثَةَ وَرَبِيعَةَ ابْنِ رُوْحَانَ
اِسْتَدْرَجَ مِثْلُ هِيَ ابْنِ رَيْبَعٍ حُجْرَتُهُ جَلَاكِرُ وَجُورَتُهُ مِثْلُ
جِيكَرُ رُوْمِي هِيَ ابْنِ رَيْبَعٍ حُجْرَتُهُ جَلَاكِرُ وَجُورَتُهُ مِثْلُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا تَنْفُخَ فَنَادَتْ مَكَارِثُ الْأَحْسَنُ أَمَّ سَلِيمَةَ فَرَمَاتِي
الْعَلَاءُ دَابَّةُ أَبِي سَبْرَةَ أَمْرًا مُعَاذًا قَوَائِدُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةً مُعَاذًا تَرَجَمَ حَضْرَتُ عَائِشَةُ فَرَمَاتِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ كَيْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْدَ الْكُوزِ وَكُوزِيدَ بِنِ جَارُثَةَ وَرَبِيعَةَ ابْنِ رُوْحَانَ

نہ کیا گیا پھر عورتوں نے ام سلمہ اور ام عمار اور ابی اسرہ کی بیٹی جو عورت تھیں معاذی یا بنی کہا کہ ابی اسرہ
 کی بیٹی اور معاذی ابی اسرہ کی بیٹی تھیں۔ **عَلَيْهَا قَالَتْ اخَذَ عَلِيٌّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي**
الْبَيْعَةِ اَنْ لَا تَخُنَّ فَمَا دَفَّتْ مِثْلَ غَيْرِ خَمْسٍ مِّنْهُنَّ اُمُّ سَلِيْمٍ مَّرْحُومَةٍ اُمِّ عَلِيٍّ لَمْ يَصْنَعْنَ
 کیا اور پانچ عورتوں میں سے ام سلمہ کا نام لیا **عَلَيْهَا قَالَتْ لَمْ تَخُنْ هَذِهِ اَلَايَةُ بِأَيْدِيكَ**
عَلَى اَنْ لَا تُكِيْرَنَّ رَسُوْلَ اللهِ شَيْئًا وَلَا يُكِيْرَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ قَالَتْ كَانَ مِنْهُ الدِّيَارَةُ قَالَتْ قُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلَا اَلْ فَلَانِ فَاَبْرَهُمْ كَانُوا اسْعُدُوْنِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَلَامُ بَدَائِلٍ مِنْ اَنْ اسْعِدَ
هُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَلْ فَلَانِ مَرْحُومَةٍ اُمِّ عَلِيٍّ لَمْ يَصْنَعْنَ کہا جب یہ آیت
 اتری سیاہینک بنو جب ہوسن عورتمیں آویں تیری یا بنی کہ تیرہ بیت و کہ نہ شریک کریں وہ اس کے ساتھ
 کسی کو اور نہ فراموش کریں وہ تیری کسی دستور کی بات میں نون باتوں میں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ہم سے بیعت لی تو جب ہی تمہا پر میں نے حضرت سر عرض کی کہ یا رسول اللہ تو کہ کہیں نہ کردن کی
 مگر فلان شخص کے قبیلہ میں سلیم کہ وہ میرے نوجہ میں جا بیعت کر زمانہ میں شریک ہوتی تھی تو مجھے بھی
 ان کے ساتھ شریک ہونا ضروری ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر فلان قبیلہ میں بھی
 اس حدیث میں بھی حرام ہونا ضروری کہ ثابت ہو اگر آپ سب عورتوں سے اقرار لیا کہ کہیں تو نہ کریں اور
 ام عطیہ سے بھی اقرار لیا کہ وہ بھی کہیں تو نہ کریں۔ وہ اس قبیلہ کو اور اس کو اختیار ہو کہ بعض حکم میں
 گیا کو خاص کو **عَلَيْهَا قَالَتْ اَخَذَ عَلِيٌّ رَسُوْلَ اللهِ شَيْئًا وَلَا يُكِيْرَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ قَالَتْ كَانَ مِنْهُ الدِّيَارَةُ قَالَتْ قُلْتُ**
 و کہ ام سلمہ نے کہا کہ وہ کہہ کر دیکھا تا نہ جانوں کہ کیا ہے کہ نہ نہیں دیکھا تا نہ جانوں کہ کیا ہے کہ نہ نہیں
عَنْ اَيُّهَا الْجَاهِلِيْنَ لَمْ يَصْنَعْنَ عَلِيًّا مَرْحُومَةٍ اُمِّ عَلِيٍّ لَمْ يَصْنَعْنَ کہا کہ وہ کہہ کر دیکھا تا نہ جانوں کہ کیا ہے کہ نہ نہیں
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْنُوعٌ نَحْنُ اَنْتُمْ قَالَتْ اَخَذَ عَلِيٌّ رَسُوْلَ اللهِ شَيْئًا وَلَا يُكِيْرَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ قَالَتْ كَانَ مِنْهُ الدِّيَارَةُ قَالَتْ قُلْتُ
فِي الْاُخْرَى كَانُوا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَانُوا يَدْعُوْنَ اَدْعُوْنَ فَاَوْفَى تَلَمَّا فَرَعْنَا اَذْنَاهُ نَا لَقِيْ اَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ اشْرَفْنَا
 ایا کہ ترجمہ ام عطیہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 تو آپ فرمایا نہ تھا کہ میں بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر تم مناسب جاؤ ہاں سے اور پیری کو چون سو اور ڈالو
 اخیر میں کا نور یا فرمایا نہ تھا کہ میں بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر تم مناسب جاؤ ہاں سے اور پیری کو چون سو اور ڈالو
 ہماری طرف پہنچا کہ اس کو اندر رکھ کر دو ان کے گھن کار میں برکت کر لے اور اس سے

ثابت ہوا کہ مرد کے کپڑے سے عورت کو کفن ہے سکتا ہے میں نے معلوم ہوا کہ تین با غسل دینا تو ضرور ہو اور اگر وہ کہیں کہ ابھی اور طہارت کے لیے ضرور ہو تو پانچ بار سات بار نہلا دینا مگر طاق ہو اور اگر تین ہی بار صفائی حاصل ہو جاوے تو چوتھی بار ضرور نہین اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہ صاحبزادی ام کلثوم تین مگر صحیح ہے کہ یہ زینب تین اور اخیر بانی میں کا نور دینا مستحب ہے اور یہی قول ہے حنفیہ کا اور مالک اور احمد اور ابو حنیفہ کا اگرچہ حنفیہ اس کے احتیاج کو قائل نہیں مگر یہ حدیث اور نہر حجت ہے حالانکہ کا نور بدن کو پاک کرنا ہر جسم کو سخت کرنا ہے اور جلدی سرنے نہیں دیتا اور خوشبو ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ نیکون کے کپڑوں سے برکت لینا روا ہے **عَنْ** اُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ مَسَّطُنَا هَا ثَلَاثَةَ فُرُوقٍ **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا کہ ہم نے ان کے بالوں کی تین ٹہریں کر دین لگہی کر کے **ف** یعنی ایک ڈاگ کے بالوں کی اور دیکھو کہ جسے اور روایتوں میں آیا ہے اور اس کے لگہی کرنا بالوں میں میت کو مستحب ہوا اور یہی مذہب ہے شافعی اور احمد اور اسحاق اور ازہری کا اگرچہ حنفیہ کو نزدیک مستحب نہیں اور یہ حدیث اپنے حجت ہے **عَنْ** اُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ وَفُوتِ اِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَدِيٍّ قَالَتْ اَنَا نَارِ سَوَّلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَعْلُ ابْنَتَهُ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدْلِينَ وَفُوتِ ابْنَتُهُ فَبَدَّلَ حَدِيثَ بَيْنَ بَيْنِ رِيعٍ عَنِ ابْنِ عَدِيٍّ عَنِ مَدِينَةَ **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا وفات ہوئی ایک صاحبزادی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابن علیہ کی روایت میں ہے کہ آگے ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم غسل دیتی تھیں انہی صاحبزادی کو اور مالک کی روایت میں ہے کہ داخل ہوئے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبوبات ہوئی آپ کی صاحبزادی کی جس پر یزید بن زبیر کی حدیث میں ایوب بن موی ہے اور ایوب بن محمد سے وہ ام عطیہ سے روایت کرتے ہیں **عَنْ** حَفْصَةَ عَنِ اُمِّ عَطِيَّةٍ بِحُجْرَةٍ غَيْرِ اَنَّهَا قَالَتْ ثَلَاثًا اَنْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ اِنْ تَابَلْتِ ذَلِكَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةٍ سَبْعَلْنَا رَاَسَهَا ثَلَاثَةَ فُرُوقٍ **ترجمہ** حفصہ نے ام عطیہ سے کہا یہی روایت کیا مگر اتنا ہے کہ اس میں یزید کہا کہ غسل دوا کہو تین بار یا پانچ یا سات بار یا اس کو زیادہ اگر تم ضرورت جانو اور حفصہ نے کہا کہ ام عطیہ نے کہا کہ دیے ہم نے بال اوں کے سر کے تین ٹہریں **عَنْ** حَفْصَةَ عَنِ اُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ اَغْبَلْتُمَا وَرَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ اَكْثَرَ فَقَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةٍ مَسَّطُنَا هَا ثَلَاثَةَ فُرُوقٍ **ترجمہ**

[illegible]

مَحْرُکَہ فَوَیضُ دُنْیَا حَسْبَیْ کہنا ہجرت کی پہنچ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی
 راہ میں جاری غرض یہ تھی کہ اللہ راضی ہو سو مزدوری ہمارا اللہ پر ہو چکی سو تم کو کوئی تواب لگیا کہ انہی
 اپنی مزدوری کا کوئی حصہ دنیا میں نہ لکھایا انہی میں سے مصعب بن عمیر تھے جو جنگ احد میں شہید ہو
 کہ ان کے کفن کو ایک چادر کے سوا کچھ ملا وہ بھی ایسی تھی کہ جب ہم اون کے سر پر ڈالتے تو پیر نکلتے رہتے اور
 جو پیر پر ڈالتے تو سر نکلتا رہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چادر تو سر پر ڈال دو اور پیرون کو آخر
 سے چھاپ دو (وہ ایک گھانٹا ہے مدینہ میں بہت ہوتی ہے) اور ہم میں سے کوئی ایسا ہو کہ اس کی پہل بیک لگے
 اور وہ آہن بن چین کہتا ہے (انہی دنیا میں بھی ایمان کے سبب سے ترقی پائی) **ف** اس سے معلوم
 ہوا کہ کفن اس المال سویت کو دینا چاہیے اور وہ قرصون کی ادائی پر مقدم ہے ایسا کہ حضرت نو ان کے
 کفن کا حکم فرمایا اور یہ نہ پوچھا کہ اوپر دین ہے یا نہیں اور آخر ایک گھانٹا خود بخود دار ہوتی ہے اور
 اس سے معلوم ہوا کہ اگر کفن کم ہو تو سر کھڑک کر دین اور پیر کھلے رہیں اور کسی اور چیز سے ڈھانپ دین اور
 اگر اگر بہت کم ہوں تو سر عورت کر دین ایسا کہ انکا ڈھانپنا فرض ہے اور اس سے اخلاص و مزد صحابہ
 کرام کا معلوم ہوتا ہے کہ بغیر کسی لذت دنیاوی کے اللہ و رسول کے عاشق تھے اور خدا کی راہ میں جانا
 دینا فرماتے تھے اس حال میں بھی اللہ پاک کے فکر گذار اور شاگردان تھے **عَنْ** الْأَعْمَشِ
 بِحَدَّثِ الْأَسَدِ عَنْكَ عَنْ مَرْحُومَةِ عَمِّهِ سَبَّحَ بِہِیْ سَدَايَ مَرْوَى ہُوَی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ
 لَقِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضَ تَحْوِيَّةٍ مَرَّتَيْنِ كَرَسُ لَيْسَ فِيمَا
 قَبِيضٌ وَلَا حِمَامٌ شَدَا مَا لَمْ تَلَفْ شَبَّهَ عَلَى النَّاسِ فِيمَا أَتَى أَتَى تَرِيَتْ لَهُ لَيْكُنْ فِيمَا لَمْ تَلَفْ
 الْحُلَّةُ وَكُنْ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضَ تَحْوِيَّةٍ فَخَذَ مَا عَدَدُ اللَّهِ بِأَيْدِي بَيْنَ فَقَالَ (لَا حَبْسَ لَهَا)
 حَتَّى أَكْفَنَ فِيمَا لَقِنْتِي ثُمَّ قَالَ لَوْ رَضِيَ اللَّهُ لِنَدِيَةٍ لَكَفَنَتْهُ فِيمَا فَبَاعَهَا وَصَدَّقَ ثَمَنَهَا
 مَرْحُومَةُ حَضْرَتِ عَائِشَةَ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن دیا گیا تین سفید
 پیرون میں جو سحول کی بنی ہوئی تھی (وہ ایک جگہ کا نام ہے شام میں اجرو کی سے تھی کہ نہ اون میں
 کرتا تھا نہ عامہ اور حلہ کا لوگوں کو شبہ ہو گیا حقیقت یہ ہے کہ حلال کے لیے خرید لیا گیا تھا کہ اس میں آپ کو کفن
 دین پہن دیا اور تین چادر دن میں دیا جو سفید تھیں سحول کی بنی ہوئی اور حلہ کو عبد اللہ بن ابی بکر نے
 لیا اور کہا میں اس سے رکھ جو پیرون کا اور میں اپنا کفن اسی سے کروں پھر کہا اگر اللہ کرے پسند ہوتا تو آپ کو

نبی کے کفن کے کام آتا سو اسکو بیچ ڈالا اور اس کی قیمت خیرات کر دی **۱۰**
 حلقہ عرب میں جاوے اور نہد کو کہتے ہیں اور حضرت کو تین ہی کپڑوں میں کفن دیا کہ چوتھا
 کوئی کپڑا اس کے ساتھ نہ تھا اور یہی ظاہر حدیث ہے اور یہی تفسیر کی امام شافعی
 نے اور جمہور علماء نے اور امام مالک اور ابو حنیفہ نے کہا مستحب ہو کہ ان تین کے سوا
 قمیص اور عمامہ ہی ہو اور انہوں نے مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ یہ تین کپڑے عمامہ
 اور قمیص کے سوا بقے اور اس صورت میں پانچ کپڑے ہونگے مگر یہ ضعیف ہے اس
 لیے کہ کسی روایت معتبر میں ثابت نہیں ہوا کہ آپ کے کفن میں قمیص اور عمامہ
 تھا اور گویا اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جس قمیص میں آپ کو غسل دیا ہوا
 وہ بعد غسل اتار لیا گیا اور یہی جواب ہے اور ابن عباس سے عمروی ہے کہ آپ
 کو کفن دیا گیا تین کپڑوں میں اور ایک حلقہ میں اور ان دو کے تین میں جن میں آپ
 نے وفات پائی تو یہ روایت ضعیف ہے اور قابل حجت لانے کے نہیں اس لیے
 کہ یزید بن ابی زیاد ایک راوی اسکا ایسا ہے کہ اس کے ضعف پر سب نے اتفاق
 کیا ہے علی الخصوص جب اور ثقہ راویوں کے غلات کہے **۱۱**
 رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ اُذِیْرَجَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ فِی
 حُلَّةٍ یَّخْدِیْہُ کَاَنْتَ لِعَبْدِ اللہِ بْنِ اَبِی بَکْرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ
 ثُمَّ مَنَعَتْ عَنْہُ بِاُكْفَرٍ فِی ثَلَاثَةِ اَنْعَابٍ مَّعْوَلٍ یَّمَا یُیْقَہُ لَیْسَ
 فِیْہَا عِمَامَةٌ قَالَتْ فَمَنْعَہُ عَبْدُ اللہِ الْحُلَّةَ فَقَالَ اُكْفَرُنْ فِیْہَا
 ثُمَّ قَالَ لَمْ یُكْفَرَنَّ فِیْہَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ دَاکُنَّ
 فِیْہَا تَصَدَّقَ بِہَا **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے
 کہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں کے علم میں پہنچا تھا جو عبد اللہ
 بن ابی بکر کا ہوتا تھا اور اتنا زیادہ اور اخیر میں یہ ہے کہ اسی حلقہ کو خیرات کر دیا۔
عن ہِشَامِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِہَذَا الْاِسْنَادِ وَلَیْسَ فِیْہِمْ قِصَّةُ
 عَبْدِ اللہِ بْنِ اَبِی بَکْرٍ **ترجمہ** ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی روایت

میان کی مگر اس میں عبد اللہ کو ذکر نہیں ہے **عَنْ** اَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَكَرَّمَتْ لَهَا دِينَكَ كَيْفَ تَقُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فِي
 ثَلَاثَةِ أَقْوَابٍ عَشْرِينَ ترجمہ ابو سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفر
 کی کپڑے بوجھ کر انہوں نے فرمایا تین کپڑے تھے رسول کے **عَنْ** عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْبُرُ بَنِي بَنِي تَمِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بنات پانی تو ایک جادو میں کی آپ کو ارڈادی گئی **عَنْ** الزُّهْرِيِّ
 بِحَدَّثِهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْبُرُ بَنِي تَمِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
عَنْ اَلْأَشْجَبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّكَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 طَائِفَةٍ وَقِيلَ لَكَ فَزَجَّرَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَقْبَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهِ
 رَأَى أَنَّهُ يَضْطَرُّ مَكَانَ الْإِذْلَاقِ وَقَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتَ أَحَدًا كَرَّمَ رَأَى
 فَلْيَحْتَرِمْ كَفَنَهُ ترجمہ جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطیب پر
 اور ایک شخص کا اپنے حجاب میں سو کر کیا کہ انکا انتقال ہو گیا تھا اور انکو گفن ایسا دیا تھا جس سے سر
 نہیں ڈھپایا تھا اور شب کو دفن کر دیا تھا پس چڑکا ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر کہ رت
 کو انکو دفن کیا کہ حضرت نے نماز بھی نہ پڑھی اور ایسا نہ کرنا چاہیے مگر جب انسان لاچار ہو جاوے اور
 فرمایا اپنے جب نم میں سے کوئی گفن دے اپنے بہائی کو تو اچھا گفن دے دینے تاکہ خوب ڈھپائی والا
 ہو اور جس تمام بدن کا **ف** شادی خٹکی آپ کی ہودہ سے جوئی کہ بغیر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
 نماز کے انکو دفن کر دیا اور رات کو دفن کرنے میں نمازیوں کی قلت ہوئی ہے اور حرم و مقون میں نماز
 مکروہ ہے اور نماز جنازہ منع ہے اس میں امام شافعی کا مذہب ہے کہ دفن کرنا میت کا مکروہ نہیں مگر یہ مکروہ
 ہے کہ اسی وقت کو خواہ مخواہ تاکہ کو دفن کرے اور امام مالک نے کہا ہے کہ نماز جنازہ نہ پڑھیں بعد ہفتا
 کے جب تک آفتاب طلوع نہ ہو جاوے اور بعد آفتاب نہ پڑھو کے ہی جب تک مغرب نہ ہو جاوے مگر
 یہ کہ کسی بات کا خوف ہو اور ابو حنیفہ کے نزدیک نماز نہ پڑھیں جب تک کہ پر طلوع و مغرب اور شام یک دہر
 کی وقت اور لیسٹ نے ہی جمیع اوقات میں مکروہ کہا ہے دفن کو اور اچھا گفن دینے سے میرا فائدہ

کہ اسراف کرے اور بیش قیمت کپڑے ملکہ راویہ پر کہ کپڑا پاک وصاف ہو اور بیش قیمت ہو (اللودی)
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ كَأَنَّ تِلْكَ صَلَاتُكُمْ
 فَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ مَوْتِهَا الْكَبِيرِ وَإِنْ تَلَّكَ غَيْرَ ذَلِكَ فَتَرْتَضِعُونَ عَنْ تِلْكَ تِلْكَ ثُمَّ جُمِعَ أَبُو سَرِيحٍ فِي كَهَانِي
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا يَجَازَنَهُ لِيَجَانِيَ مِنْ جَلْدِي كَرَأْسِي كَأَنَّ رُءُوسَ نِكَاسٍ لَوْ أَنَّ خَيْرَ كَيْفِيفٍ لِيَجَانِيَ
 ہو اور اگر بد ہو تو اس پر اپنی گردن سے مارے ہو **ف** جنازہ لیکر طہری چلنا سبب ہو نہ دوشا کہ جنازہ
 کے گریبا خوف ہو اور جنازہ کا اٹھانا فرض کفایہ ہے اور سبب اتفاق ہو کہ مرد ہی اٹھا دین اگرچہ جنازہ
 عورت کا ہو ایسی کہ مرد قوی ہیں عورتوں سے اور اس سے نجات ہو کہ صحبت پر کسی چنا ضرر ہو اگرچہ وہ
 بد جانا ہی ہو کہ آپ فرمایا جلدی اسے گردن سے تارو پر جو بد زندہ ہو اس کے سر صاحب کے پناہ مسلم
 نے کہا اور روایت کی مجاہد سے محمد بن رافع اور عبد بن حمید نے دونوں نے عبد الزراق سے انہوں
 سے اور کہا مسلم نے روایت کی مجاہد بن جہش بن حبیب نے ان سے روح بن عبادہ نے ان کے محمد
 بن ابی حنفہ نے دونوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے سعید بن انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں
 نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر عمر کی حدیث میں یہ کہ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے مرفوع کیا اس کو یا
 نہیں **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ**
كَأَنَّكَ تَلَّ صَلَاتُكَ فَخَيْرٌ لَكَ مِنْ مَوْتِهَا الْكَبِيرِ وَإِنْ تَلَّكَ غَيْرَ ذَلِكَ فَتَرْتَضِعُونَ عَنْ تِلْكَ تِلْكَ ثُمَّ جُمِعَ أَبُو سَرِيحٍ فِي كَهَانِي
 ابو ہریرہ نے وہی مضمون بیان کیا جو اوپر مذکور ہوا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ**
كَأَنَّكَ تَلَّ صَلَاتُكَ فَخَيْرٌ لَكَ مِنْ مَوْتِهَا الْكَبِيرِ وَإِنْ تَلَّكَ غَيْرَ ذَلِكَ فَتَرْتَضِعُونَ عَنْ تِلْكَ تِلْكَ ثُمَّ جُمِعَ أَبُو سَرِيحٍ فِي كَهَانِي
 فَكَأَنَّكَ تَلَّ صَلَاتُكَ فَخَيْرٌ لَكَ مِنْ مَوْتِهَا الْكَبِيرِ وَإِنْ تَلَّكَ غَيْرَ ذَلِكَ فَتَرْتَضِعُونَ عَنْ تِلْكَ تِلْكَ ثُمَّ جُمِعَ أَبُو سَرِيحٍ فِي كَهَانِي
 الْاُخْدَانِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَلَّمَ بِنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلَيْكَ هَذَا مَكْرَفٌ
 فَلَمَّا بَلَغَ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ ضَيَعْتُ فِي رَأْيِي طَعْمَ ثِيَرَةٍ ثُمَّ جُمِعَ أَبُو سَرِيحٍ فِي كَهَانِي
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حاضر ہے جنازہ پر جب کہ نماز پڑھی جاوے اس کو قیراط ثواب
 ہے اور جو دفن تک حاضر ہے اس کو دو قیراط ہے راوی نے کہا دو قیراط کتنی ہیں کہا دو بڑے پیاروں
 کے برابر ہے اور ظاہر کجی پریش تمام ہو گئی اور دوسرا راوی نے یہ زیادہ کہا کہ ابن شہاب نے کہا کہ مسلم
 نے کہا کہ ابن عمر کی عادت تھی کہ نماز پڑھ کر جنازہ پر پہنچے جاتے تھے پھر جب ابو ہریرہ کی روایت سنی

کہ دو ہزاروں کا ذکر کیا اور عبداللہ علیہ السلام

ترکہا کہ تم نے بہت سو فی ارباض لکھیں یعنی نو سو کیا اسکا **ابن ہشیرہ** عن **عمر الشیخ** **صلی اللہ**
علیہ وسلم قال قولہ الجبلین العظیمین ولکن ذکرنا بعد کافہ حدیث عبد اللہ علیہ السلام
 منہما فی حدیث عبد الرزاق حتی قوضت فی اللحد ترجمہ ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
 وہی روایت کی ہے یہاں تک کہ فانی جو جاوین اسکو دفن سے (یہ لفظ کہا) اور عبد الرزاق نے کہا کہ
 یہاں تک کہ رکھا جاوے جو جنازہ قبر میں **فت** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوسرا قبر اطراف کا جب
 بلکہ کہ دفن سے فانی ہونے تک حاضر ہو سکے **ابن ہشیرہ** عن **عمر الشیخ** **صلی اللہ علیہ وسلم** کہ
 حدیث میں مذکور دفن اتبعوا حتی تدفن ترجمہ ابو ہریرہ نے وہی مضمون روایت کیا جیسے عمر
 کی روایت میں گذر ادر کہا (یعنی دو قبر اطراف اسکو دیں گے) جو ساتھ ہی یہاں تک کہ دفن ہو جاوے جنازہ
عمر **ابن ہشیرہ** عن **عمر الشیخ** **صلی اللہ علیہ وسلم** قال من صلی علی جنازۃ ولکم فیہا ثلثہ فضلہ
 فیکون من ثلثہ فضلہ فیہا ثلثہ فضلہ فیہا ثلثہ فضلہ **فت** اس حدیث میں مذکور ہے کہ جو جنازہ پر نماز پڑھے اور ساتھ نہ جاوے اسکو ایک قبر اطراف ہے
 اور جو ساتھ جاوے اسکو دو قبر اطراف ہیں کہ میں جو چاہے دو قبر اطراف کیا میں فرمایا جو نماز ان میں کا احیکے برابر
 ہے **عمر** **ابن ہشیرہ** عن **عمر الشیخ** **صلی اللہ علیہ وسلم** قال من صلی علی جنازۃ فیکون من ثلثہ فضلہ
 اتبعوا حتی قوضت فی اللحد **فت** اس حدیث میں مذکور ہے کہ جو جنازہ پر نماز پڑھے اور ساتھ نہ جاوے اسکو ایک قبر اطراف ہے
 اسکا وہی جو ادر گذر اسکا **ابن ہشیرہ** عن **عمر الشیخ** **صلی اللہ علیہ وسلم** قال من صلی علی جنازۃ فیکون من ثلثہ فضلہ
 من ثلثہ فضلہ فیکون من ثلثہ فضلہ **فت** اس حدیث میں مذکور ہے کہ جو جنازہ پر نماز پڑھے اور ساتھ نہ جاوے اسکو ایک قبر اطراف ہے
 عائشہ نے کہا کہ کافہ فضلہ **فت** اس حدیث میں مذکور ہے کہ جو جنازہ پر نماز پڑھے اور ساتھ نہ جاوے اسکو ایک قبر اطراف ہے
 ابو ہریرہ نے اشارت اسکو صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو جنازہ کے ساتھ جاوے اسکو ایک قبر اطراف ہے تو اب میں عمر
 نے کہا ابو ہریرہ بہت روایتیں کرتے ہیں (یعنی انکی روایت میں شک کیا) پھر حضرت عائشہ رضی اللہ
 عنہا سے پوچھا تو انہوں نے ابو ہریرہ کی بات کو سچا کہا تب اب میں عمر نے کہا کہ میں بہت سو فی ارباض
 کا نقصان کیا **فت** اس کو کمال علم جناب حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کا اور کمال سچیت
 اچھی معلوم ہوئی کہ صحابہ کے خیال میں علم الکونم یہ بات جی ہوتی تھی کہ جس روایت میں شک ہو یا جس سلسلہ
 دین میں شبہ ہو ان کے دریافت کروں سبحان اللہ ایسی مان کس امت کو غیبت ہوئی ہے وہ کس فضل سے

عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من ميت جاءني عليه من المؤمنين
 يلقون مائة كاهن فينفون له الا شفعا اذ به قال فحدثت به شعيب بن الحباب فقال
 حدثني به الترمذي ما لا عن النبي صلى الله عليه وسلم ترجمه حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپؐ فرمایا کوئی مردہ ایسا نہیں کہ اوپر ایک گروہ مسلمانوں کا
 نماز پڑھے جس کی گنتی سو کم ہو بخیر ہو اور پھر سب اسکی شفاعت کریں (یعنی اللہ سے مغفرت کی دعا کریں)
 مگر ضرور اسکی شفاعت قبول ہوگی راوی نے کہا میں نے یہ روایت شعیب بن حباب سے بیان کی تو انھوں
 نے کہا جہس انس بن مالک نے روایت کی ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** میں اسید رکھتا ہوں
 کہ اللہ تعالیٰ میرے جنازہ پر مومنان ہاں عقیدت کو جمع فرماوے اور اسکی شفاعت میرے حق میں قبول کرے
عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ما اتت ابنہ یقید یا یوسفان فقال یاکویہ
 انظر ما اجتمع لک من الناس قال فخرجت فاذا ناس قد اجتمعوا فاخبرک فقال یقولون انکم
 اربعون قال نعم قال اخبرک فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل فلی
 یقوم علی جنازۃ اربعون رجلا لا یسرکون باللہ تسکنا الا شفعه عند اللہ فلی
 ینی راویان محمد بن عمرو بن شریک بن ابی نضر عن کرب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک فرزند مر گیا قیدی میں یعصفان میں (نام مقام کے ہیں) تو انہوں نے
 کرب کو کہا کہ دیکھو کتنے لوگ جمع ہوئے ہیں (یعنی جنازہ کے لیے) اگر میں نے کہا میں گیا اور دیکھا
 لوگ جمع ہیں اور انکو خبر کی ابن عباس نے کھاتہ ہارے اندر میں وہ چالیس ہیں میں نے کہا ان کہا
 جنازہ نکالو اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جس مسلمان کے جنازہ پر چالیس آدمی
 ایسے ہوں جنھوں نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو تو اللہ کو حقین ضرور اسکی شفاعت قبول کرے
 ہے ابن معروف کی روایت میں یوں ہے کہ انہوں نے شریک سے روایت کی انہوں نے کرب کو انہوں نے ابن
 عباس رضی اللہ عنہما سے **عن** الترمذی ما لا عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مؤمن يجازي فائتي عليه كذا
 فقال يوشى الله صلى الله عليه وسلم وجبت وجبت وجبت وممن يجازي فائتي عليه كذا
 فقال يوشى الله صلى الله عليه وسلم وجبت وجبت وجبت فقال عمن رضى الله عنه فذا
 ابو ابي سر جنازة فائتي عليه فقلت وجبت وجبت وممن يجازي فائتي عليه كذا فقلت وجبت وجبت

کی دونوں سندوں کے حوالے سے صحابہ کرام و ائیمہ عقیلہ بالاسنادین جیسے اسکا
 وہی جو اور پکڑ چکا ہو کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم صلی علی اصحابہ الثیابی فکذب علیہ ارجا ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 نماز پڑھی احمد کی جگہ الثب بخاشی تھا اور جابر بن عبد اللہ کہیں حوالہ جابر بن عبد اللہ قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمات الیوم عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام کائنات و صلی
 علیہ ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج ایک نیک بندہ نے انتقال کیا احمد نے
 اور کہہ دیا کہ ہوا اور ہمارے امام بنے اور انکی نماز پڑھی حوالہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخالکم قد مات فقوموا فصلوا علیہ قال
 فقوموا فصلوا علیہ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بابر
 تمہارا مر گیا سو کھڑے ہو اور انکی نماز پڑھو پھر ہم کھڑے ہوئے اور دو صفین باندھ لیں حوالہ جابر
 ابن حصین رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخالکم قد مات
 فقوموا فصلوا علیہ یعنی الثیابی رضی اللہ عنہما اخالکم ترجمہ جابر و جابر
 حوالہ الشیخی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی قبری بعد ما دفن
 فکبر علیہ ارجا قال الثیابی فقلت للشیخی من حدثک هذا قال الثیابی عن اللہ
 ابن عباس رضی اللہ عنہما هذا القطح حدیث حسن و فی روایاتین کہ یہ قال انتہی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارجا کہ یہ مراد طلب فصلی علیہ صلی اللہ علیہ وسلم و کہ یہ مراد بکا قلت
 لعمیر من حدیثک قال الثیابی من شہد کما بن عباس رضی اللہ عنہما ترجمہ تابعی نے کہا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر نماز پڑھی بعد دفن میت کو اور جابر بن عبد اللہ کہیں شیبانی نے
 شعبی سے پوچھا کہ آپ سے یہ حدیث کس نے بیان کی انہوں نے کہا ایک مستبر نے عبد اللہ بن عباس
 سے یہ لفظ حسن کی حدیث کر مین اور ابن نمیر کی روایت مین کہ یہ پوچھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ناری
 قبر پر اور نماز پڑھی اسکی اور لوگوں نے آپکے پیچھے صف باندھ لی اور جابر بن عبد اللہ کہیں نے عمار سے
 پوچھا کس نے تم سے کہا انہوں نے کہا ایک شخص نے جسکی پاس ابن عباس آئے تھے مسلح تھے کہا روایت
 کی اسکی مین نے ان کو شیم سے اور روایت کی مجھ سے حسن بن علی اور ابو کمال نے دونوں نے روایت

دلیل بچڑھی ہے کہ بیون بن مہران نے روایت کی ابن عباس سے کہ فرشتوں نے جب آدم علیہ السلام پر ناز ٹپڑی تو چار نگیر کھڑی اور کہا یہ تمہاری لیے منبت ہے ایسی آدم اور اس حدیث کا حال سنیں کہ انہوں نے کہا کہ محمد بن معاذ پر نیا پوری کا ذکر ابو عبد اللہ کے پاس آیا یعنی امام احمد کے پاس تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس کی حدیثوں کو دل سے گٹھری سوئی جاتا ہوں پھر ذکر کیا اسی روایت کو ابی الملیح سے کہ وہ راوی ہیں بیون سے وہ ابن عباس سے کہ ناز ٹپڑی آدم علیہ السلام کی فرشتوں نے اور چار نگیر بن کہیں تو اسکو ابو عبد اللہ امام احمد نے بڑی انوکھی بات جابجاء اور کہا کہ ابو الملیح کی روایتیں بہت صحیح ہیں اور وہ اس سے بہت ڈر لے تھے اور پاک تھے کہ ایسی روایتیں بیان کریں اور یہ بات کہ اس روایت کو ابو الملیح کی طرف منسوب کریں انکو بہت ناگوار ہوئی اور دلیل بچڑھی منہ کرنے والوں نے بھتی کی روایت جو عجیبی نے ابی سے روایت کی انہوں نے نبی صلو اللہ علیہ وسلم سے کہ فرشتوں نے آدم علیہ السلام پر ناز ٹپڑی اور چار نگیر کھڑی یہ روایت صحیح نہیں ہے اور مردود کا اور سو قوقا دونو طرح مروی ہے کہ معاذ کے یار سب چار نگیر ہیں کہا کرتے تھے چنانچہ علقمہ نے عبد اللہ کہا کہ معاذ کے چند یار شام کو آکر ہیں اور انہوں نے ایک جنازہ پر پانچ نگیر بن کہیں تو عبد اللہ نے کہا نگیر بن کچھ قرینہ بن امام حنفی نگیر بن کہے تھے ہی کہو اور جب وہ سلام پیر دی تو تم بھی سلام پیر دو مگر عمار بن ربیعہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا راى منکم ایتنا زنة فقوموا الھما حق فھما ۹۹ اودھنہ ترجمہ عمار نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم جنازہ دیکھو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ آگے جاوے یا زمین پر اتار جاوے ۱۰ امام نووی نے فرمایا کہ جنازہ دیکھ کر اٹھ کھڑا ہونے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے بعضوں نے کہا یہ حکم منسوخ ہے چنانچہ مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہم کا یہی مذہب ہے اور امام احمد اور حنفی اور ابن حنیفہ نے اور ابن حنیفہ انکی نے کہا ہے کہ اختیار ہے چاہے کہ کھڑے ہو یا نہ ہو اور جنازہ کے ساتھ گیا ہو اسکو بیٹھنے میں ہی اختلاف ہے بعضوں نے کہا صحابہ اور سلف میں سے کہ جب کسی جنازہ رکھا بنیاد پر نہ بیٹھو اور اونچی اور احمد اور اسحاق اور محمد بن حسن کا یہی قول ہے اور قبر پر جب تک جنازہ دفن نہ ہو کھڑا ہونے میں ہی اختلاف ہے بعضوں نے مکرر کہا ہے بعضوں نے یہ عمل کیا ہے اور مشہور مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ کھڑا ہونا مستحب نہیں اور یہ حدیث منسوخ ہے حضرت علی کی روایت سے

اور متولی نے صحابہ فقیہ کو کہا ہے کہ کٹر اہلنا متھیجے اور یہی مذہب پسندیدہ ہے غرض کٹر اہلنا متھیجے
ہے اور کٹر اہلنا متھیجے اور دعویٰ منہوخ ہو گیا ایسی جگہ ٹھیک نہیں جہاں تطبیق ہو سکتی ہو ورنہ یہ
بین مسلم نے کہا اور روایت کی ہے کہ یہی حدیث تثنیہ ہے اور یونیش فر اور روایت کی ہے کہ یہ
برج نے ان لیکٹ فر اور روایت کی ہے کہ یہی حدیث تثنیہ ہے اور یونیش فر اور روایت کی ہے کہ یہ
ابن شہاب سے اسی ہندو اور یونیش کے روایت میں ہے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے کہ فرماتے تھے (اگے وہی روایت ہو جو اوپر مذکور ہوئی) **سُئِلَ عَنْ عِلْمِ بْنِ سَبْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَأْشِيًا فَخُذْهَا وَلَا تَقُمْ
حَتَّى تُخْلِفَ أَوْ تُوَضَّعَ مِنْ تَحْتِ أَنْ تُخْلِفَ ترجمہ عامر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کوئی شخص جنازہ دیکھ کر اگے جانے سے پہلے کہا مسلم نے اور روایت کی ہے کہ یہی حدیث تثنیہ ہے اور یونیش فر اور روایت کی ہے کہ یہ
یازمین پر کہا جاوے اگے جانے سے پہلے کہا مسلم نے اور روایت کی ہے کہ یہی حدیث تثنیہ ہے اور یونیش فر اور روایت کی ہے کہ یہ
حماد نے اور روایت کی ہے کہ یہی حدیث تثنیہ ہے اور یونیش فر اور روایت کی ہے کہ یہ
کی ہے ابن شہاب نے ان سے کہیے نے ان سے عبید اللہ نے اور روایت کی ہے کہ یہی حدیث تثنیہ ہے اور یونیش فر اور روایت کی ہے کہ یہ
ابی عدی نے ان سے ابن عون نے اور روایت کی ہے کہ یہی حدیث تثنیہ ہے اور یونیش فر اور روایت کی ہے کہ یہ
جس نے ان سے نافع سے اسی ہندو اور یونیش کے روایت میں ہے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
لفظ میں کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اگے وہی روایت ہو جو اوپر مذکور ہوئی) **سُئِلَ عَنْ عِلْمِ بْنِ سَبْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَأْشِيًا فَخُذْهَا وَلَا تَقُمْ
حَتَّى تُخْلِفَ أَوْ تُوَضَّعَ مِنْ تَحْتِ أَنْ تُخْلِفَ ترجمہ عامر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
اگے چلا جاوے اگر اس جنازہ کے ساتھ جانا نہیں ہے **سُئِلَ عَنْ عِلْمِ بْنِ سَبْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَأْشِيًا فَخُذْهَا وَلَا تَقُمْ
حَتَّى تُخْلِفَ أَوْ تُوَضَّعَ مِنْ تَحْتِ أَنْ تُخْلِفَ ترجمہ عامر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
ابو سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جنازہ کے ساتھ جاوے تو جب تک کہ
نہ جاوے جب تک کہ نہ بیٹھ کر **سُئِلَ عَنْ عِلْمِ بْنِ سَبْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَأْشِيًا فَخُذْهَا وَلَا تَقُمْ
حَتَّى تُخْلِفَ أَوْ تُوَضَّعَ مِنْ تَحْتِ أَنْ تُخْلِفَ ترجمہ عامر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
ابو سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جنازہ کے ساتھ جاوے تو جب تک کہ
نہ جاوے جب تک کہ نہ بیٹھ کر **سُئِلَ عَنْ عِلْمِ بْنِ سَبْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَأْشِيًا فَخُذْهَا وَلَا تَقُمْ
حَتَّى تُخْلِفَ أَوْ تُوَضَّعَ مِنْ تَحْتِ أَنْ تُخْلِفَ ترجمہ عامر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

جنازہ کے گھنڑ کا اس حدیث کو خیال ہو جو روایت کی ابو سعید خدری نے کہ منافح نے کہا کہ مسعود بن الحکم
 نے روایت کی حضرت علی سے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پہر بیٹھ گئے کھڑے
 مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی مجاہد بن مسعود بن ثنی اور اسحق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر نے روایت کی
 نقض اسے ابن ثنی نے کہا کہ عبدالوہاب نے کہا سنا میں شیخ بن سعید کہ کہ خبری مجھے واقعہ بن عمرو بن
 سعد بن معاذ انصاری نے کہ منافح بن جبر نے خبر دی کہ مسعود بن الحکم انصاری نے انکو خبر دی کہ سنا انہوں
 نے علی بن ابیطالب سے کہ فرماتے تھے جنازوں کے حتمین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہو جاتے
 تھے یعنی جنازہ دیکھ کر پہر بیٹھنے لگے اور یہ حدیث اس پر روایت کی کہ منافح بن جبر نے دیکھا واقعہ بن عمرو
 کو کہ وہ کھڑے ہو رہا تھا کہ جنازہ رکھا گیا اور کہہ سنا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہ روایت کی ہے یہی حدیث
 ابو کریم نے اون سے ابی زائدہ نے ان سے یکے نے اسی اسناد سے علی بن
 رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَأَيْتَا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَامَ
 فَقَامَا وَقَعَدَا فَقَعَدَا فَاَيْفَعْنِي فِي الْجَنَازَةِ **ترجمہ** حضرت علی نے کہا دیکھا
 ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے پہر ہم بھی کھڑے
 ہوئے اور وہ بیٹھنے لگے پہر ہم بھی بیٹھنے لگے یعنی جنازہ میں **ف**
 اب تم کو یقین ہو گیا کہ ہم جو اوپر کہہ آئے تھے کہ کھڑا ہونا امر
 مستحب ہے اور بیٹھ جانا روایات میں بات روایتوں کے رو سے بہت ٹھیک
 ہے مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے یہی حدیث محمد بن بکر نے
 اور عبد اللہ بن سعید دونوں نے کہا روایت کی ہم سے یکے نے
 اور وہ قطان بن انہوں نے شعبہ سے اسی اسناد سے علی بن
 عَوْثِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَلَى جَنَازَةٍ خَفِظَتْ مِنْ مَعَالِمِ
 وَهُوَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اَخْفِیْہَا وَارْحَمْہَا وَعَافِہَا وَاعْمَدْہَا وَ اَکْرِمْ
 لُزْلَہَا وَوَسِّحْ مَدْخَلَہَا وَاعْبُدْہَا بِاَمْسَاءٍ وَالشَّيْءِ
 وَالْبَرِّ وَتَقْبِہُ مِنْ اَلْخَطَايَا كَمَا تَقْبَلُ التَّوْبَ اَلَا جِئْتُ مِنَ الدَّائِرِ

دَاخِلًا خَيْرًا مِنْ دَاخِلِهِ وَرَدَّوْا خَيْرًا مِنْ نَارِهِ وَادْخُلْهُ الْجَنَّةَ وَاعْلَمُوا
 مِنْ عَذَابِ الْعَذَابِ مِمَّنْ عَذَابُ النَّارِ قَالَ حَتَّى تَمُوتَ اَنْ اَكُوْنَ اَكْذَلِكَ لَلَّيْتِ تَرْجِمُهُ عَوْفُ
 کہتر ہے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پڑا دینے کی دعا میں سے یہ لفظ یاد کرو
 اللہم سے الہا تک یعنی یا اللہ بخش سکھ اور رحم کر اور معاف کر کہہ اور معاف کر اور معافی اسکی عنایت
 سے کر اور گھر اسکا کشادہ کر (یعنی قبر) اور وہ ہو اسکو پانی اور برکت اور اولون سے اور معاف کر دے
 اسکو گناہوں پر جو یہ غیور پڑا صاف ہو جاتا ہے میل سدا در اسکو گھر کے بدلے اسکو بہتر گھر دے اور اسکو
 لوگوں پر بہتر لوگ دیو اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی دیو اور جنت میں لیجا اور عذاب قبر سے بچا یا یہ فرمایا
 کہ عذاب دوزخ سے بچا یا تاکہ کہ میں آنرو کی کہ یہ مردہ میں ہوتا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
 دعا مجھے پہنچتی اور فقیر مترجم آنرو کرتا ہے کہ یہ مردہ میں ہوتا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نئے
 میں لوٹتا اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے عبدالرحمن بن جبیر نے اون کے باب نے اون سے عوف
 بن مالک فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس روایت کی یہی حدیث مسلم نے کہا اور روایت
 کی ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے انہوں نے معاذ بن اسحاق دونوں سندوں سے ابن ابراہیم کی روایت
 کی انہوں نے عوف بن مالک الا فتحی عنہ قال سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَلَّى عَلَيْهِ جَزَاةً يَقُولُ اللَّهُمَّ اَعْزِلْهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ وَارْحَمْهُ وَارْحَمْهُ وَارْحَمْهُ
 مَدَّ يَدَهُ وَارْحَمْهُ بِمَا رَزَقَهُ وَكَرِهَ وَرَزَقَهُ مِنْ الْجَنَّةِ اَيَاكَ كَمَا يَنْفَعُ النَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ النَّارِ
 اَجْبَلُ لَهُ دَاخِلًا خَيْرًا مِنْ دَاخِلِهِ وَرَدَّوْا خَيْرًا مِنْ نَارِهِ وَادْخُلْهُ الْجَنَّةَ وَاعْلَمُوا
 وَعَذَابُ النَّارِ قَالَ عَوْفٌ وَتَمَنَّاكَ اَنْ لَوْ كُنْتُ اَنَا لَلَّيْتِ لِدَاخِلِهِ سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ ذِيكَ لَلَّيْتِ تَرْجِمُهُ عَوْفُ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ
 ایک جنازہ پڑا پڑھی آخر حدیث تک جبکہ ترجمہ اور پڑھا کہ **حَسْبُكَ سَمَدَةٌ بَنُ جَنْدَلٍ** غفرلہ
 عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْتُ عَلَيْهِ اَمَّا كَيْفَ مَا تَبَتْ وَهِيَ تَفْأَدُ
 فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَتَفْأَدُ تَرْجِمُهُ مَرَّةً كَمَا مَنِ لَ رَسُولُ اللَّهِ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے چچے نماز پڑھی اور اس کے گویا کی مان پڑھا پڑھی اور وہ نفاس میں تھیں اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پہلے انکی کمر کے برابر گھرے ہوئے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت

کی ہم سے یہی حدیث البکر بن ابی شیبہ نے ادن بن ابی مبارک ازادیریدین ہارون نے اور کہا روایت
 کی جبہ سر علی بن حجر نے ان بن مبارک نواد فضل بن موسیٰ نے ان سے روایت کی حسین سے
 اسی اسناد سے اور نہیں ذکر کیا کعبہ کی ماں کا حکم سَمُرَةُ بْنُ جُهْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ
 كُنْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ لَمْ أَكُنْ أَحْفَظُ عَنْهُ فَمَا
 يَمْنَعُنِي مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا أَنَّ هَذَا كَرِجًا لَهَا هَذَا اسْتَمِنَنِي وَقَدْ صَلَّيْتُ وَدَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نَفْسِهَا فَأَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
 الصَّلَاةِ وَسَطَهَا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَكْنُي قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثُودَةَ قَالَ تَقَامَ عَلَيْهَا لِلصَّلَاةِ
 وَسَطُهَا ثُمَّ سَمِعَ سَمِعَ سَمِعَ سَمِعَ سَمِعَ سَمِعَ سَمِعَ سَمِعَ سَمِعَ سَمِعَ سَمِعَ سَمِعَ سَمِعَ سَمِعَ سَمِعَ
 حَدِيثِينَ يَأْتِيَانِ لَهَا اسْمُ لَيْلَى بِنْتُ لَهَا تَبَاكَ بِسَبْعِينَ لَوْ كُنَّ وَثْنٌ سَوْجِدَ مَوْتِي قَبْلِي (سبحان اللہ یہ
 کمال سعادت مندی ہے اور بزرگوں کا ادب ہر آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے منانہ
 ٹہری ایک عورت پر کہ وہ نفاس میں تھی اور آپ کو بیچ میں کھڑے ہوئے نماز کی وقت اور ابن مثنیٰ
 کی روایت کا مضمون یہی بھی ہے سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أُمِّي السَّبِيحُ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ أَخْرَجَ بَعْضَ بَنِي الْأَنْصَارِ فَرَجَّكَارَةً ابْنُ الدَّحْدَاجِ وَخَتَنُ
 فَنَشِئَتْ حَوْلَهُ ثُمَّ جَاءَ بَنِي كَهَانِي صُلَى اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گھوڑا آیا ان کے پیٹھ کا اور آپ پر
 سوار ہو لیے اور ہم آپ کو گرد پھیل تھے حبیب بن دحاح کے جنازہ سواپ لے رہے تھے **فائدہ**
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑے وقت جنازے سوار ہو کر چلتے تھے جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 تَقَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ الدَّحْدَاجِ لَمْ أَتِ بَنِي
 عُمَيْرٍ فَعَقَلَهُ رَجُلٌ فَرَجَّكَارَةً يَتَوَقَّعُ بِهِ وَخَتَنُ لَدَيْهِ كَشَيْ خَلْفَهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ
 مِّنَ الْقَوْمِ إِنَّ السَّبِيحَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمِ مِّنْ عِلَقٍ مُُّخَلَّوٍ أَوْ مُدَلَّى فِي الْجَنَّةِ
 لَا بَرَّ إِلَّا خَدَّاجٌ وَقَالَ شُعْبَةُ بْنُ الدَّحْدَاجِ لَمْ أَتِ بَنِي كَهَانِي صُلَى اللہ علیہ وسلم کے
 سلم نے ابن دحاح کی پہر ایک لنگی پیٹھ کا گھوڑا لائے اور پڑا اس کو ایک شخص نے پہر اپنے ارہنڈے
 اور وہ گودا تھا اور ہم سب آپ کے پیچھے تھے اور دوڑتے تھے سوا ایک شخص نے کہا قوم میں سوا ایک
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتنی خوشی نکلتی ہے میں حبشہ میں ابن دحاح کے لئے عَنِ

کی مجھے ابو بکر بن خالد نے انہوں نے کیجئے سوانہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے کہ روایت ،
 جہیجی اسی اسناد وہی حدیث آدمین یہ لفظ میں ولا صودۃ الاطستعا یعنی نہ چڑھوں میں کوئی
 قصور کہ نہ شادون اسکو عَنِ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اَنْ يَّجْصَصَ الْقُبُورَ وَاَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَاَنْ يُنْبَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ جَمِعَ جَابِرٌ كَهَارَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَمْ يَنْفَعْ فَرَمَا اس سے کہ قبروں کو بچتہ کریں اور اس سے کہ اس پر بیٹھیں اور اس سے کہ اوپر گنبد بناویں
و امام نووی نے کہا اس سے بچتہ قبروں کی نفی ثابت ہوئی اور منع نہوا اس سے کہ اوپر بنانا
 عمارتوں کا اور حرام نہوا بیٹھنا قبروں پر یہی مذہب ہر شافعی کا اور جمہور علماء کا اور امام مالک نے
 سوطا میں کہا ہے کہ مراد اس سے قبروں کے اوپر بیٹھنا ہے اور اسی طرح تکیہ لگانا اور مکان بنانا اور
 امام شافعی نے ام میں کہا ہے کہ بہت سے اماموں کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ قبروں کے گنبدوں وغیرہ
 کے گرائیکا حکم دیتے تھے اور فقہائے وہ مٹی جو قبر سے نکلے اور اس سے زیادہ مٹی لگانا تک قبر میں مکروہ
 کہا ہے بچتہ بنانا اور عمارت کھڑی کرنے کا تو کیا ذکر ہے کھاسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی مجھ
 سے ماروں نے اون کے حجاج نے اور کہا روایت کی مجھ سے محمد بن افع نے اون سے عبد الرزاق نے دونوں
 نے روایت کی ابن جریر سے انہوں نے ابن زبیر سے کہ سنا انہوں نے جابر سے کہ کہتے تھے ہم نے سنا میں نے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی جو اوپر مذکور ہوا **عَنِ جَابِرِ قَالَ فَخَى عَنْ تَقْصِصِ الْقُبُورِ**
 ترجمہ جابر نے کہا اپنے منع فرمایا قبروں کے بچتہ بنانے سے **عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ يَجْلِسُ أَحَدُكُمْ عَلَى جَسَدٍ فَتَحْرَقُ ثِيَابُهُ فَتَقْلُصُ الرِّجْلُ دَهْ
خَيْدًا مِّنْ أَنْ يَّجْلِسَ عَلَى قَبْرِ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی
 ایک چمکاڑی پر بیٹھیں اور اس کے کپڑے جلجا دیں اور اسکی کہال پہنچے تو یہی بہتر ہے اس سے کہ قبر پر بیٹھیں
 کھاسلم نے اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے ان سے عبد الغزیز نے اور کہا روایت کی مجھ سے محمد بن عمار
 نے ان سے ابو احمد نے اون سے سفیان نے اندونوں نے روایت کی سہیل سے اسی اسناد سے ماخذ اس کے
 جو اوپر پہلے **عَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تَقْلُصُوا إِلَيْهَا ترجمہ ابی مرثد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا قبر پر نہ بیٹھو اور نہ اسکی طرف نماز پڑھو **عَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**

ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا إِلَّا الْقَوْرَ وَلَا تَجْلِسُوا عَلَيْهَا رَحِمَهُمَا
 دہی ہے جو اور پر ہو چکا **ع** عباد بن عبد اللہ بن الشائبہ کہ ان عائشہ امیرت نے عیسیٰ بن ماریہ
 اِنْ قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّ عَلَى كَذَلِكَ النَّاسِ ذَكَرَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ مَا نَسِيَ النَّاسُ مَا عَلَى
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ بن ماریہ کے لیے مسجد میں ایسا کیا کہ اگر وہ مسجد میں آئے تو لوگوں نے اسے تعجب
 رضی اللہ عنہا نے حکم دیا کہ سعد بن قاص کا جنازہ مسجد میں لاوین تاکہ آپ بنی نماز پڑھیں تو لوگوں نے اسے تعجب
 کیا تب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا طہری پہل کر لوگ اسکو کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے پہل میں بیٹھا پر مسجد ہی میں **ف** ایک روایت میں آیا کہ عیسیٰ کو دو بیٹوں پر نماز پڑھی آپ نے مسجد
 میں اور ایک روایت میں ان کا نام ہی آیا پہل اور انکو بہائی کا علماء نے کہا ہے کہ عیسیٰ کے تین بیٹے پہل
 اور پہل اور صفوان اور مان انھی بیٹھا تھی کہ نام انکا وعدہ تھا اور بیٹھا انکا وصف تھا اور باپ ان مگر ان
 کا وصف تھا اور حدیث میں دلیل ہے امام شافعی کو اور اکثر لوگوں کو کہ وہ نماز جنازہ کو مسجد میں پڑھا کرتے ہیں
 اور یہی مذہب سب مانگی کا اور احمد اور حنابلہ اور ابن ابی ذئب کا اور ابو حنیفہ اور مالک مذہب کے جائز
 نہیں نماز جنازہ کی مسجد میں اور دلیل لائے ہیں بلوگ ابو داؤد کی روایت کو کہ آپ نے فرمایا جو نماز پڑھے جنازہ
 کی مسجد میں اسکی یہ کچھ نہیں ہے اور دلیل شافعی وغیرہ کی یہی حدیث پہل کی اور ابو داؤد کی روایت کی
 ان لوگوں نے بہت جواب دیے میں ایک یہ ہے کہ وہ ضعیف ہے قابل دلیل لائیکر نہیں چنانچہ امام احمد نے فرمایا
 ہے یہ حدیث ضعیف ہے کہ ایک صالحہ مولیٰ قوم نے روایت کی ہے اور وہ ضعیف ہیں اور اگر ثابت بھی ہو تو
 ناشی طلب کے معنی میں ہے کہ یہ کہ ملاست نہیں **ع** عائشہ امیرت نے عیسیٰ بن ماریہ کو اپنے درمیان
 اَرْسَلَتْ اَرْوَاحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَجْعَلُوا جَنَازَتَهُ فِي الْمَسْجِدِ فَيُصَلُّ عَلَيْهِ فَعَلُوا وَفُتِّحَ عَلَيْهِ
 جَدُّهُنَّ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ اَخْرَجَ بِهِمْ رَبُّ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلْكَافَرُ الَّذِي كَانَ اِلَى الْقَاعِدِ بَلَّغَهُمْ اَنَّ النَّاسَ عَابُوا اَنَّا
 وَقَالُوا مَا كُنْتَ اِلَّا نَجَارًا كُنَّا عَلَى رِجَالِنَا الْمَسْجِدَ فَلَمْ ذَكَرْ ذَلِكَ عَائِشَةُ فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ مَا نَسِيَ النَّاسُ اَلَا اَنْ يَجْعَلُوا مَا
 عَلَّمْتُمْ بِمَا عَابُوا عَلَيْنَا اَنْ يُمْرَ جَنَازَتُهُ فِي الْمَسْجِدِ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَهِيلِ بْنِ جَحْشٍ
 اَلَا فِي حُجْرَةِ الْمَسْجِدِ قَالَ مُسْلِمٌ سَهِيلُ بْنُ دَعْلَجٍ وَهُوَ ابْنُ الْبَيْضَاءِ اَمْرٌ بِيَعْنَاهُ رَحِمَهُمَا حضرت عائشہ رضی
 اللہ عنہا نے فرمایا جب سعد بن قاص نے انتقال فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں نے کہا اے
 کہ انکا جنازہ مسجد میں کر لیا جائے کہ ہم لوگ بھی نماز پڑھ لیں سو ایسا ہی کیا اور ان کے حجرہ کے آگے جنازہ پڑھ دیا کہ

صحیح نامہ کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد ثانی

[illegible]

صفحہ	نمبر	خطا	صواب	صفحہ	نمبر	خطا	صواب
۶۰۶	۱۳	مبارک	مبارک	۵۱۹	۱۹	کیا	کیا کیا
۶۰۹	۴	گر سے	گر سے	۵۱۰	۲۲	نے	سے
۶۱۱	۵	جب	اموت	۵۱۱	۴	پایا	پایا
۱۳	۱۳	کس کس	کسی کسی	۱۳	۱۳	جاؤں کو ایک	جاؤں ایک
۱۰	۱۰	بشریت	بشریت سے	۵۱۲	۲	ک	میں
۱۳	۱۳	کسی	کسی کسی	۱۳	۱۳	عقبان مارک	عقبان بن مارک
۶۱۲	۴	کما کا صنی	کما کا صنی	۵۱۴	۱۰	ہے	ہے
۶۱۳	۳	عمر بن	عمر بن	۵۱۵	۱	کی	کیا
۶۱۵	۱۳	حجر	حجر	۱۱	۱۱	پر	پر نماز
۱۹	۱۹	حجرہ	حجرہ	۵۱۹	۲۱	کی	کیا
۲۲	۲۲	غار نماز	غار نماز	۲۲	۲۲	پر خیر	خیر
۶۱۶	۱۰	اڈسی	اڈسی	۱۰	۱۰	کیا	کیا
۱۹	۱۹	ہوتی	ہوتی ہے	۵۲۱	۳	ہی	ہی
۲۰	۲۰	فتحا	فتحا کا	۵۲۲	۱۳	اور	اور
۲۳	۲۳	کہتا	کہتا	۱۶	۱۶	پیر سے	پیر سے
۶۱۸	۳	بہرہ	بہرہ	۵۲۳	۲	کری	کری
۶۱۹	۱۳	بہاب	بہاب	۵۲۵	۵	ار	اور
۵۱	۵۱	کی رسول	کی رسول	۵۲۶	۱۹	اور	اور ہم
۲۱	۲۱	سائے	سائے	۵۲۷	۱	ہی	ہی
۶۲۱	۳	سائے	سائے	۵۲۸	۹	میں	میں
۱۶	۱۶	مجھے دوسرا	مجھے دوسرا	۵۳۰	۱۳	میک	میک قنوت
۶۲۳	۱۲	جو جی	جو جی	۵۳۱	۱۵	ار سے	ار سے
۶۲۴	۲۲	بہو جی	بہو جی	۵۳۲	۲۲	باردون	باردون
۱۰	۱۰	بہو جی	بہو جی	۵۳۳	۱۳	نیکا	نیکا
۱۰	۱۰	ہوئے	ہوئے	۵۳۴	۱۵	تا کہ آپ گر	تا کہ آپ گر
۱۳	۱۳	منقول	منقول ہے	۵۳۵	۳	کہتا	کہتا
۶۲۵	۱۱	ساب	ساب	۵۳۶	۱۲	اور	اور
۶۲۶	۱	ہوتی	ہوتی	۵۳۷	۶	ہی	ہی
۶۲۹	۱۱	انہوں	انہوں نے	۵۳۸	۲۲	بر سے	بر سے
۵۰۰	۸	انتظار	انتظار	۵۳۹	۲۲	ہی	ہی
۱۰	۱۰	ظہری	ظہری	۵۴۰	۴	جا بیٹے	جا بیٹے
۵۰۲	۱۹	کہتا	کہتا ہے	۵۴۱	۲	ہوتی	ہوتی
۵۰۳	۱۱	کما نماز	کما نماز	۵۴۲	۲۱	پر خیر	پر خیر
۱۰	۱۰	آپ کا	آپ کا	۵۴۳	۱۱	عبر	عبر
۵۰۵	۱	لومنی	لومنی	۵۴۴	۲۲	سفر	سفر
۱۰	۱۰	کمانی جان	کمانی جان	۵۴۵	۲۰	کیا	کیا
۱۰۴	۱۲	پوچھتے	پوچھتے	۵۴۶	۲۰	کیا	کیا

صفحہ	۴	خط	خواب	صفحہ	۴	خط	صواب
۹۰	۱۲	۴	بیاتنگ کر	۸۳۱	۱۲	۴	صواب
۹۱	۱۴	۴	و سلم نے فرمایا	۸۳۲	۱۴	۴	صواب
۹۱	۱۲	۴	اور	۸۳۳	۱۲	۴	صواب
۹۲	۲	۴	جادین کے	۸۳۴	۲	۴	صواب
۹۳	۱۴	۴	جاگتا	۸۳۵	۱۴	۴	صواب
۹۴	۱۴	۴	بہر	۸۳۶	۱۴	۴	صواب
۹۵	۱۱	۴	آہن	۸۳۷	۱۱	۴	صواب
۹۶	۴	۴	چوران	۸۳۸	۴	۴	صواب
۹۷	۴	۴	ہولی	۸۳۹	۴	۴	صواب
۹۸	۳	۴	حضرت	۸۴۰	۳	۴	صواب
۹۹	۵	۴	اور کردہ	۸۴۱	۵	۴	صواب
۱۰۰	۴	۴	کردہ اور کس	۸۴۲	۴	۴	صواب
۱۰۱	۱۴	۴	فرستے	۸۴۳	۱۴	۴	صواب
۱۰۲	۲۱	۴	باب	۸۴۴	۲۱	۴	صواب
۱۰۳	۱۸	۴	اور کہا	۸۴۵	۱۸	۴	صواب
۱۰۴	۱۲	۴	تغور	۸۴۶	۱۲	۴	صواب
۱۰۵	۱۳	۴	قریب	۸۴۷	۱۳	۴	صواب
۱۰۶	۲۲	۴	مین	۸۴۸	۲۲	۴	صواب
۱۰۷	۱۱	۴	ہوئے مین	۸۴۹	۱۱	۴	صواب
۱۰۸	۱۹	۴	کہا	۸۵۰	۱۹	۴	صواب
۱۰۹	۴	۴	تھے بنی	۸۵۱	۴	۴	صواب
۱۱۰	۲۱	۴	مین	۸۵۲	۲۱	۴	صواب
۱۱۱	۲۲	۴	چھوڑ دیا تھا	۸۵۳	۲۲	۴	صواب
۱۱۲	۱۴	۴	آواز کی قرآن	۸۵۴	۱۴	۴	صواب
۱۱۳	۱۱	۴	میں	۸۵۵	۱۱	۴	صواب
۱۱۴	۱۹	۴	بچے	۸۵۶	۱۹	۴	صواب
۱۱۵	۱۴	۴	مزا	۸۵۷	۱۴	۴	صواب
۱۱۶	۲	۴	روایت کی	۸۵۸	۲	۴	صواب
۱۱۷	۱۳	۴	انہوں نے	۸۵۹	۱۳	۴	صواب
۱۱۸	۱۵	۴	نتیجہ	۸۶۰	۱۵	۴	صواب
۱۱۹	۲۱	۴	زبان کا	۸۶۱	۲۱	۴	صواب
۱۲۰	۲	۴	ہر گئی	۸۶۲	۲	۴	صواب
۱۲۱	۴	۴	بقدر اور	۸۶۳	۴	۴	صواب
۱۲۲	۴	۴	بڑے	۸۶۴	۴	۴	صواب
۱۲۳	۵	۴	آفتون	۸۶۵	۵	۴	صواب
۱۲۴	۲۱	۴	بچکا	۸۶۶	۲۱	۴	صواب
۱۲۵	۸	۴	صدق	۸۶۷	۸	۴	صواب
۱۲۶	۱۳	۴	ہو گیا	۸۶۸	۱۳	۴	صواب

